www.novelsclubb.com
میں ہاری پیا
فاطمہ
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

میں ہاری پیا

از

فاطمہ

www.novelsclubb.com

جولائی کی گرمی اپنے جوبن پر تھی سورج گویا آگ برسا رہا تھا یہ حیدر آباد کے ایک عام سے علاقے کا منظر تھا یہاں تقریبا تمام ہی معمولی سے مکانات تھے ہر کوئی اپنی زندگی میں مصروف نظر آ رہا تھا کچھ لوگ درختوں کے سائے تلے کھڑے تھے تو کوئی گنے کے ٹھیلے کے پاس کھڑا اس گرمی سے بچنے کے لیے گنے کے جوس سے لطف اندوز ہو رہا تھا

اس تپتی دھوپ میں وہ تیز تیز قدم بڑھا رہی تھی معمولی سا ایک سفید رنگ کا لان کا سوٹ پہنے وہ بڑی سی مہرون چادر سر پر سلیقے سے اوڑھے ہوئے تھی وقفے وقفے سے اسی چادر سے چہرے اور گردن پر آیا پسینہ صاف کر رہی تھی عمر لگ بھگ بائیس سال تھی مگر جانے کیوں اس لڑکی کے چہرے پر زمانوں کی تھکن تھی جیسے لمبا سفر طے کر کے آ رہی ہو

www.novelsclubb.com

وہ چھوٹی تنگ گلی میں داخل ہو کر تیز تیز قدم بڑھاتی ایک ہاتھ میں دوائیوں کا شاپر تھامے کچھ تھکی تھکی سی لگ رہی تھی

ایک معمولی سے تین کمرے کے مکان کے گھر میں جب وہ داخل ہوئی تو ہمیشہ کی طرح سلائی مشین کی آواز نے اس کا استقبال کیا

کچے پکے مکان کے چھوٹے سے صحن کو عبور کرتی ہوئی وہ ایک کمرے میں داخل ہوئی جہاں دو چار پائیاں اس طرح پڑیں تھیں کہ ایک کمرے کے وسط میں اور دوسری چار پائی کھڑکی کے پاس تھی کمرے میں مزید کوئی چیز نہ تھی

حرّہ نے کمرے میں داخل ہو کر چادر اتار کر دوائیوں کے شاپر سمیت اسی چار پائی پر رکھی جو کھڑکی کے ساتھ تھی اور خود بھی اب وہ اسی چار پائی پر براجمان ہو چکی تھی

بیٹھے سے اب وہ چپل سمیت ہی لیٹ گئی تھی کئی دن سے بے آرامی کے باعث آج وہ اپنے سر میں بھی شدید سر درد محسوس کر رہی تھی لیکن نہیں یہ سر درد تو اسے اب ہمیشہ ہی رہنے لگا تھا بیشک وہ بہت زیادہ خوبصورت نہیں تھی مگر جانے کیا دکھ

www.novelsclubb.com

تھے اسے کہ اچھی خاصی ہونے کے باوجود اپنی حالت یوں بگاڑ کر رکھتی کہ بالوں کی لمبی چٹیا میں سے آدھے بال نکلے رہتے اور آنکھیں ہمہ وقت نم رہتیں

چارپائی پر چت لیٹی وہ آنکھیں میچے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی ابھی اس کا پسینہ خشک نہ ہوا تھا کہ چھت پر لگا پنکھا بند ہو گیا مگر حرّہ نے آنکھیں وا نہ کیں اور نہ اس کے وجود نے کوئی حرکت کی جیسے اسے معلوم تھا کہ بجلی بند ہونے والی ہے

"ماما۔۔ماما۔۔"

وہ ہنوز آنکھیں موند کر لیٹی ہوئی تھی جب ایک تین سالہ بچی کی چہکتی آواز نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کیا حرّہ کے تھکان زدہ چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھری تھی آنکھیں کھول کر اس نے اپنے پاس کھڑی بچی کو دیکھا جس کی خوبصورت آنکھیں بھی آج مسکرا رہیں تھی اس بچی کی مسکراہٹ دیکھ کر حرّہ کی ساری تھکاوٹ اور سر درد جیسے دور ہو گیا خود بیٹھ کر اس نے بچی کو اپنی گود میں بیٹھایا اور اس کے چہرے پر بوسا دیتے ہوئے ماما کی پیاس بجھانے لگی

"ماما کی جان اتنی خوش ہے آج تو لگتا ہے ماسی ماں نے پرنسز کی ساری باتیں مانی۔۔"

حُرّہ دُعا کو پیار کرتی ہوئی مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی جب اسے آدھے ٹوٹے پھوٹے فرش پر کسی بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی یہ آواز اس کے دل کو شدت سے دھڑکنے پر مجبور کر گئی ہاتھوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی ہونٹ کپکپا گئے دل نے بس اُسی کی آمد کی گواہی دی جس سے وہ ہمیشہ سے بھاگ رہی تھی مگر شاید آج وہ وقت آن پہنچا تھا جس سے وہ فرار چاہ رہی تھی رکی ہوئی سانس کو بحال کرتی وہ خشک ہونٹوں پر لب پھیرتی اٹھی اس نے دعا پر گرفت سخت کی جیسے آنے والا اس سے اس کی دعا کو چھین لے گا

عباس نے خستہ حال دروازے پر ہلکی سی دستک دی جیسے اپنے آنے کا احساس دلایا ہو مگر وہ جانتا تھا کہ حُرّہ تو دور سے ہی اس کی خوشبو پہچان گئی ہو گی دستک دے کر وہ چند پل وہیں کھڑا رہا جبکہ اس کی جائزہ لیتی نگاہیں اس کمرے سے ہوتی ہوئیں حُرّہ پر جا ٹھہریں جو رخ موڑے یوں بے حرکت کھڑی تھی جیسے پتھر کی ہو عباس نے اپنے

سیاہ کوٹ کے بٹن کو کھول دیا شاید اسے گرمی کا احساس ہوا تھا پینٹ کی جیب سے رمال نکال کر پیشانی پر آئے پسینے کو صاف کر کے وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا حُرّہ تک پہنچ چکا تھا دعا، حُرّہ سے خود کو چھڑوا کر لپک کر عباس کی ٹانگوں سے آلپٹی جبکہ عباس نے لمحہ ضائع کیے بنا دعا کو اپنی گود میں اٹھا کر پیار کیا اب حُرّہ بھی مڑ چکی تھی جھکی نگاہوں سے بھی وہ عباس کی شخصیت کے سحر میں جکڑ چکی تھی جبکہ عباس کی نگاہیں حُرّہ کے وجود کو یوں تکنے لگی جیسے صدیوں کی پیاس بجھا رہیں ہوں حُرّہ کو اس طرح عجیب حالت میں دیکھ کر عباس کے دل پر جانے کیوں بوجھ سا محسوس ہوا اپنے تڑپتے دل کو مضبوط کرتے ہوئے عباس نے بھاری آواز میں اسے پکارا جو سر اور نگاہیں جھکائے کھڑی جیسے سانسیں بھی روکے کھڑی تھی

www.novelsclubb.com

"کیسی ہیں حُرّہ۔۔؟"

دعا کو گود میں اٹھائے عباس بولا تو پہلی مرتبہ حُرّہ نے پلکوں کے گھنے جھالڑ اٹھا کر اس مہرباں کو دیکھا یقیناً وہ اس سوال کی توقع تو ہرگز نہیں کر رہی تھی دونوں کی

آنکھیں ملیں تو دل بے قابو ہو گئے عباس اور اس کی گود میں دعا کو دیکھ کر حُرّہ کے حلق سے دبی دبی سسکی نکلی جس کا منہ پر ہاتھ رکھ کر حُرّہ نے گلا گھونٹ دیا جبکہ عباس نے تڑپ کر حُرّہ کو دیکھا وہ جو سوچ رہا تھا آج ہر سوال کا جواب لے گا حُرّہ سے ہر حساب برابر کرے گا مگر ہونٹ قفل ہو گئے تھے

"کیوں اتنا بڑا ظلم کیا حُرّہ آپ نے۔۔آپ اتنی ظالم کیسے ہو سکتیں ہیں۔۔ کس چیز کی سزا دی آپ نے مجھے۔۔؟"

یہ وہ سارے سوال تھے جو وہ حُرّہ سے پوچھنا چاہتا تھا مگر وہ یہ سوال کر کے حُرّہ کو اذیت نہیں دے سکتا تھا اس لیے

کچھ پل گزرے تھے کہ عباس نے بولنے کی ہمت جمع کی

"بات نہیں کریں گی کیا۔۔؟"

عباس کے دھیمے لہجے اور محبت بھرے انداز پر حُرّہ کا دل تڑپ اٹھا

www.novelsclubb.com

"آج بھی غصہ نہیں آرہا اس شخص کو۔۔؟؟ نفرت کیوں نہیں کرتا یہ شخص مجھ سے۔۔؟"

عباس کے سینے سے لگی دعا کو دیکھتی وہ دل میں سوچ رہی تھی

جب عباس کی پینٹ کی جیب میں موجود موبائل بج اٹھا عباس سیل فون نکال کر ہاتھ میں لیتے سکرین پر موجود نام دیکھ کر ٹھٹھکا اور حُرّہ اس کے چہرے کو دیکھ کر پہچان گئی کہ کال کرنے والی ہستی کون ہے

"میں کبھی بھی نورے اور آپ کے درمیان نہیں آسکتی چھوٹے سرکار۔۔آپ بات کرلیں ان سے۔۔"

عباس کو کال کاٹ کر موبائل واپس جیب میں رکھتے دیکھ کر حُرّہ نگاہیں چرا کر بولی اور ساتھ ہی وہ دُعا کو اپنی گود میں لے چکی تھی

"آپ آج بھی غلطی پر ہیں حُرّہ۔۔"

حُرّہ کی بات پر عباس مٹھیاں سختی سے بھینچتا سرد مہری سے بولا

"میں ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنی تمام غلطیاں قبول کرتی ہوں۔۔ سرکار"

وہ آنسو حلق میں اتارتی دھیمی آواز میں بولی

"دُعا کے ساتھ ظلم کر رہیں ہیں آپ۔۔"

وہ ملامت بھری نگاہوں سے حُرّہ کی جھکی آنکھوں میں دیکھتا شکایت کر رہا تھا جبکہ دعا اپنی جانب کسی کو متوجہ نہ پاکر ہاتھ میں پکڑی گڑیا کو لے کر کمرے سے بھاگتی ہوئی چلی گئی

"ظلم تو قسمت نے کیا ہے ہم پر۔۔ عباس ہمدانی صاحب۔۔"

پہلی بار وہ عباس کی آنکھوں میں اپنی نم آنکھوں سے دیکھتی دبی دبی آواز میں غرائی تھی جب عباس نے حُرّہ کی جانب قدم بڑھائے ہوش حُرّہ کو تب آیا جب عباس نے اس کے قریب جاکر اس کی پیشانی پر اپنے گرم لبوں کا لمس چھوڑا

//////////////////////////

وہ قبرستان میں ایک قبر کے قریب بیٹھی آنسو بہا رہی تھی جب ماں نے اس کا شانہ ہلا کر اپنی جانب متوجہ کیا تو سیاہ چادر سے آنسو صاف کرتی حُرّہ نے چہرہ بلند کیا اور ماں کو اپنی پر نم آنکھوں سے دیکھنے لگی جن کی خود کی بھی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئیں تھیں حُرّہ نے ماں کے چہرے کی اذیت دیکھ کر پھر سے آنکھوں میں امڈ آنے والے آنسو ہاتھوں کی پشت سے صاف کیے اور پھر سے قبر کی مٹی پر ہاتھ رکھتی شدت سے رونے لگی

"آپ جانتے تھے نا کہ یہ معاشرے ہمیں جینے نہیں دے گا پھر کیسے آپ نے ہمیں اکیلا چھوڑ دیا۔۔ کیوں بابا کیوں چھوڑ کر چلے گئے آپ ہمیں۔۔ جانتے ہیں ایک مرد کے بغیر اکیلی دو عورتوں کا یہ معاشرہ کس طرح جینا محال کرتا ہے۔۔ آپ کے بغیر ان سات سالوں میں یہ امی اور میں جان گئے ہیں۔۔ پل پل یاد آتی ہے بابا آپ کی ۔۔ اگر آپ ہوتے تو آج یہ ظلم نہ ہوتا مجھ پہ۔۔"

www.novelsclubb.com

قبرستان کے سناٹے میں حُرّہ کی دبی دبی سسکیاں گونج رہی تھیں وہ سسکتے ہوئے ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنے باپ کی قبر کے قریب بیٹھ کر زمانے کی ستم ظریفی سنا رہی تھی اس کی ماں سینے پر ہاتھ رکھے قریب کھڑی اپنی بیٹی کے دکھ سن رہی تھی مگر ان میں سکت نہیں تھی کہ وہ آج اسے خاموش کروا کر دلاسہ دے سکتیں آخر آج تو ان دونوں پر ظلم کی انتہا ہی ہو گئی تھی

دس سال کی عمر میں حُرّہ نے اپنے شفیق باپ کو کھو دیا تھا اور اس وقت سے زندگی ان دونوں ماں بیٹی پر تنگ کر دی گئی تھی جیٹھ اور جیٹھانی کے در پر انہوں نے اور حُرّہ نے کیسے سات سال اذیت اور ذلت بھرے گزارے تھے یہ وہ دونوں ماں بیٹی جانتی تھیں یا ان کا خدا جانتا تھا جو سب کے دلوں کے حال جانتا ہے

www.novelsclubb.com

"بابا مجھے اپنے پاس بلا لیں نا۔۔مجھے اس ظالم دنیا میں مزید نہیں رہنا۔۔مجھے مزید نہیں جینا۔۔ مم میں مر کیوں نہیں جاتی بابا۔۔ کیا میرے اللہ میں اتنی بری ہوں کہ میں موت مانگ رہی ہوں اور تو وہ بھی نہیں دے رہا مجھے۔۔"

حُرّہ نے اپنے آنسوؤں سے بھرے چہرے کو اب چادر میں چھپا کر بلند آواز میں رونا شروع کر دیا

"حُرّہ میری جان میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔۔ خدا کے لیے مت رو میری بچی۔۔ یہ خدا کی طرف سے آئی آزمائش سمجھ کر صبر کر لے۔۔"

راحت بی بی نے حُرّہ کے برابر بیٹھتے ہوئے اسے سینے سے لگاتے ہوئے رو کر کہا تو حُرّہ کی سسکیوں میں مزید شدت آگئی

"صبر۔۔؟؟ماں صبر کروں۔۔؟ پلیز آج آپ مجھے صبر کا نہ کہیں پلیز آج میری بات مان لیں۔۔ مم مجھے۔۔ مم مجھے مار دیں ماں۔۔ ویسے بھی پل پل مرنے سے بہتر ہے ایک بار ہی ختم ہو جاؤں۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ شدت سے روتے ہوئے پاگلوں کے سے انداز میں اپنی ماں کے ہاتھ اپنی گردن پر رکھ کر کہنے لگی تو انہوں نے فوراً اسے سینے میں بھینچتے ہوئے اپنا ہاتھ حُرّہ کے لبوں پر رکھ دیا آخر کو ماں تھیں اپنی اکلوتی اولاد کو یوں سسکتے دیکھ تڑپ رہیں تھیں

وہ حُرّہ جس نے کبھی ماں کے سامنے بلند آواز میں بات تک نہ کی تھی وہ حُرّہ جس نے باپ کے بعد ماں سے کوئی خواہش کرنا ہی چھوڑ دی تھی کہ ماں کو تکلیف نہ ہو وہ حُرّہ جس نے تایا اور تائی کی ہر ظلم و زیادتی کو ماں کی صبر و تحمل کے درس پر خاموشی سے برداشت کیا تھا آج اس حُرّہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا

بہت دیر رونے کے بعد راحت بی بی نے حُرّہ کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر ایسے تکنے لگیں جیسے آخری مرتبہ دیکھ رہیں ہوں ہاں شاید آخری مرتبہ ہی تو دیکھ رہیں تھیں وہ اپنی بیٹی کو

حُرّہ ان کی اتنی صابر شاکر بیٹی تھی کہ انہیں اس پر فخر محسوس ہوتا تھا اتنی چھوٹی سی عمر میں بنا کہے وہ ماں کو سمجھتی تھی کبھی کوئی خواہش تک نہ کی تھی اس نے کبھی شکوہ تک نہ کیا تھا جانتی تھی مجبور ماں ضرورتیں پوری نہیں کر سکتیں تھی پھر خواہشات کیسے پوری کرتیں مگر آج پنچایت میں ہوئے فیصلے کو سن کر وہ اس قدر دل برداشتہ ہو گئی تھی کہ باپ کی قبر پر بیٹھی خدا سے موت مانگ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"حُرّہ میری جان آج آخری مرتبہ میری بات مان لوں صبر کرو۔۔اور اٹھو جلدی یہاں سے نکاح کا وقت ہو رہا ہے۔۔مزید تاخیر ہوئی تو سردار شیر دل کے آدمی بے رحمی سے پیش آئیں گے۔۔"

اپنے سینے سے لگی حُرّہ کو سہارے سے کھڑا کرتے ہوئے انہوں نے اس کا ماتھا چوم کر کہا اور چند پل حُرّہ کا بے بسی کی تصویر بنا چہرہ دیکھتی رہیں اور پھر سہارا دیے قبرستان سے باہر آہستہ آہستہ قدم بڑھائے اور حُرّہ اب ساکت آنکھیں لیے مردہ ہوتے وجود کو گھسیٹتی چلنے لگی جہاں سردار شیر دل کے آدمی ان کے منتظر تھے

////////////////////////////

پورے گاؤں میں ایک عجیب سوگ کی کیفیت تھی گاؤں کے سردار شیر دل کی بیٹی کی لاش کو زیادتی کے بعد بڑی نہر کے کنارے پھینک دیا گیا تھا سردار شیر دل نے جب اپنی اکلوتی بیٹی کی برہنہ لاش دیکھی تو سارا گاؤں ان کے غم و غصے کا شکار ہوا تھا تفتیش پر معلوم ہوا کہ گاؤں کے رہائشی خاور کو عابی کے ساتھ واقعہ سے پہلے دیکھا

گیا تھااور اس بات کی تصدیق خاور کی گمشدگی نے کردی تھی جو اس الم ناک واقعہ کے بعد ایسا غائب ہوا تھا کہ پھر کسی کو اس کی خبر ہی نہ ہوئی تھی

بیٹی کو دفنانے کے بعد آج چوتھے دن انہوں نے پنچایت بیٹھائی تھی جس کا فیصلہ خون کے بدلے خون، زمین یا زر یا پھر زن کے مطابق طے پانا تھااور زمانے کی رسوم کے مطابق سردار شیر دل نے زن کا مطالبہ کیا تھا جسے رشید (حُرّہ کے تایا) کو ہر حال میں ماننا تھا چونکہ خاور ان کا اکلوتا بیٹا تھااور کوئی بیٹی نہ تھی اور رہا زن کا مطالبہ تو حُرّہ کی کفالت چونکہ اس کے تایا کی ذمہ داری تھی اس لیے فیصلے کے مطابق خون بہا میں حُرّہ کا نکاح سردار شیر دل ہمدانی کے بیٹے سردار عباس ہمدانی کے ساتھ ہونا طے پایا یہ خبر گاؤں میں آگ کی مانند پھیلی جسے سنتے ہی حُرّہ اور راحت بی بی کے اوسان خطا ہو گئے کیونکہ وہ دونوں ماں بیٹی بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ خون بہا میں جانے والی لڑکی کے ساتھ کتنا وحشانہ سلوک رواں رکھا جاتا ہے اس لڑکی کو

www.novelsclubb.com

انتقام کی بھینٹ چڑھا کر نہ صرف اس کی نسوانیت تباہ کی جاتی ہے بلکہ غیر انسانی سلوک رکھنے میں کوئی آڑ نہیں محسوس کی جاتی

سردار عباس ہمدانی بہن کی موت کی خبر سن کے شہر سے جب سے واپس آیا تھا بپھرے ہوئے شیر کی مانند خاور کو ڈھونڈ رہا تھا مگر پنچایت میں باپ کے فیصلے پر بے یقینی کے عالم میں باپ کو دیکھتا رہ گیا

"کیا میری بہن اتنی بے مول ہے جس کے بے رحمانہ قتل پر آپ سودے بازی کر رہے ہیں بابا جان۔۔؟"

وہ باپ کے سامنے نگاہیں نیچی کیے دھیمی آواز مگر سرد انداز میں لفظ چبا چبا کر ادا کرتے ہوئے گویا ہوا

"یہ سودے بازی نہیں ہے عباس۔۔یہی ہوتا آیا ہے ہمیشہ سے اور اب بھی یہی ہو گا۔۔"

www.novelsclubb.com

سردار شیر دل نے بیٹے کی دھیمی آواز پر فخر سے سر بلند کرتے ہوئے جواب دیا

بیشک ان کا بیٹا ہر حال میں ان سے ادب سے مخاطب ہوا کرتا تھا

"مگر مجھے خون کے بدلے خون چاہیے بابا۔۔"

عباس نے شولے برساتی آنکھوں سے زمین کو گھورتے ہوئے اس مرتبہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا

"تم بے فکر رہو عباس۔۔ خون کا بدلہ خون ہی ہوگا۔۔"

سردار شیر دل نے عباس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈالتے ہوئے اسے یقین دہانی کروائی اور پھر سے اپنی بات جاری رکھی

"لڑکی کا اس لیے مطالبہ کیا ہے کہ فی الوقت ہمیں یہی مناسب لگ رہا ہے۔۔"

"مگر میں نکاح نہیں کروں گا۔۔ مجھے محض اپنی بہن کا قاتل چاہیے۔۔ لڑکی نہیں چاہیے۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس نے صاف الفاظ میں انکار کیا تھا اس کا دل و دماغ ہرگز یہ بات ماننے کو تیار نہ تھا

"عباس۔۔اگر لڑکی کے ساتھ نکاح نہیں کرو گے تو بھی ہم خون بہا میں لڑکی ہی لیں گے چاہے نکاح حویلی کے کسی ملازم کے ساتھ ہی کیوں نہ کروانا پڑا اس لڑکی کا۔۔"

سردار شیر دل نے حتمی فیصلہ کرتے ہوئے گردن اکڑا کر کہا تو عباس نے بے یقینی سے باپ کو پکارا

"بابا جان۔۔!"

"پھر کیا فیصلہ ہے تمہارا۔۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے بات سمیٹتے ہوئے نگاہیں اب عباس کی جھکی آنکھوں پر جمائے پوچھا

"آپ جانتے ہیں میری نسبت نورے کے ساتھ طے ہے۔۔"

عباس نے نگاہیں اب باپ کے چہرے پر رکھتے ہوئے ان کو یاد دلایا مبادہ وہ بھول تو نہیں رہے

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔ یہ نکاح محض انتقام ہے۔۔ جبکہ تمہاری شادی میں خود شان و شوکت سے نورے سے کرواؤں گا۔۔"

سردار شیر دل نے رخ مکمل عباس کی جانب کرتے ہوئے کہا

"بہر حال میں یہ نکاح نہیں کر سکتا۔۔"

عباس اپنی بات پر قائم تھا

"وجہ۔۔؟؟"

"مجھے اپنی بہن کے قاتل کے خاندان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا بابا۔۔"

عباس کے لہجے میں جھلکتی نفرت کو سردار شیر دل نے باخوبی محسوس کیا

www.novelsclubb.com

"کون کہہ رہا ہے تعلق رکھنے کو۔۔ میں خود بھی نہیں چاہتا کہ تم اس لڑکی سے کوئی تعلق رکھو۔۔"

انہوں نے عباس کے کاندھوں کے گرد اپنا بازو حمائل کیا

"کیا یہ سب ضروری ہے۔۔؟؟"

عباس نے جھنجھلا کر پوچھا تو سردار شیر دل نے اپنے فرمانبردار، بہادر اور پر وقار بیٹے کو دیکھتے ہوئے سرد آہ بھری

"اسلام میں چار شادیاں جائز ہیں اور تم دو پہ انکار کر رہے ہو۔۔"

انہوں نے اب التجائیہ انداز میں کہا

www.novelsclubb.com

"چار شادیاں جائز ہیں مگر اس کے بھی اصول ہیں۔۔ برابر کا انصاف رکھنا پڑتا ہے ۔۔اور یہ بہت نازک معاملہ ہوتا ہے۔۔"

عباس نے باپ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے معاملے کی سنگینی کا احساس دلانا چاہا

"میرے اکلوتے بیٹے ہو تم عباس۔۔ سرداد ہو تم گاؤں کے۔۔ سرداروں کی طرح بات کرو۔۔بتاؤ نکاح کرو گے یا لوگ اسے تمہاری رکھیل سمجھیں۔۔؟"

سردار شیر دل کی بات پر عباس نے جبڑے سختی سے بھینچ لیے یقیناً لفظ رکھیل سننا اس جیسے غیرت مند مرد کے لیے خاصا اذیت ناک تھا اپنے غصے پر قابو پانے کے لئے عباس نے کرسی کے ہینڈل پر اپنی گرفت سخت سے سخت کرلی یہاں تک کہ اس کا ہاتھ بے تحاشہ سرخ ہو گیا سردار شیر دل نے جب بیٹے کا ضبط کے باعث سرخ ہوا چہرہ دیکھا تو فاتحانہ انداز میں مسکرائے

"ہاں تو سردار عباس ہمدانی کیا فیصلہ ہے اب آپ کا۔۔؟؟"

سردار شیر دل نے چند لمحوں بعد عباس کو پھر مخاطب کیا تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا اور پھر کچھ دیر بعد نکاح شروع ہوا

//////////////////////////

"مم میں نن نہیں کروں گی نکاح۔۔!"

حُرّہ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہونے تھے کہ ایک تیس پینتیس سال کی کرخت عورت جو کہ سردار شیر دل کی حویلی کی ملازمہ تھی کے زوردار طمانچے نے حُرّہ کے وجود کو زمین بوس کر دیا

"کے کہا تو نے۔۔؟اک بار پھر سے بول۔۔!"

ناہید جھک کر حُرّہ کے بالوں کو اپنے شکنجے میں سختی سے لیتے ہوئے غرائی کہ شدت درد سے بلکتی حُرّہ کراہنے لگی

"شکر کر لڑکی بڑے سردار کا کہ چھوٹے سردار کو راضی کر لیا انہوں نے۔۔ نہیں تو حویلی میں چھوٹے سردار کی رکھیل بن کے رہ جاتی تو۔۔اور نخرے تو یوں کر رہی ہے تو جیسے آسمانوں سے اتری ہوئی حور ہے۔۔ خبردار اگر مولوی صاحب کے سامنے نکاح کے لیے انکار کیا تو نے۔۔اتنا ماروں گی نا تجھے کہ ساری اکڑ ختم ہو جائے گی تیری۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ناہید مسلسل حُرّہ کو جھنجوڑتی ہوئی غرا رہی تھی اور حُرّہ جیسی دبلی پتلی سی نازک لڑکی اس وقت ناہید کی بے رحمی کا شکار بنی ہوئی تھی وہاں موجود ایک دوسری ملازمہ ناہید کو چاہ کر بھی نہیں روک سکتی تھی جانتی تھی کہ یہ حکم بڑے سردار کا ہوگا

"مم میری جج جان لے لو مم مگر مم میں نکاح نہیں کروں گی۔۔"

ناہید کے بے رحمانہ تشدد کے بعد بھی حُرّہ کی زبان پر یہی الفاظ سن کر ناہید کا غصہ مزید بڑھ گیا

"ٹھیک ہے۔۔ میں بڑے سردار کو پیغام بجھواتی ہوں کہ یہ لڑکی انکار کر رہی ہے ۔۔اور تو سوچ نہیں سکتی اس کے بعد تیرا کیا حال ہوگا۔۔ ارے سزا کے طور پر تجھے وحشیوں کے آگے نہ ڈلوادیا تو میرا نام بدل دینا۔۔"

www.novelsclubb.com

ناہید نے حُرّہ کے بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے دھمکی دی اور اس کی معنی خیز بات سن کر حُرّہ نے اس پل اپنے لیے موت کی دعا کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوئی روشنی کی کرن نظر نہ آتے دیکھ حُرّہ نے خاموشی سے نکاح کر لیا بہر حال جو بھی تھا چاہے زندگی مزید کتنی ہی مشکل ہو گی مگر وہ کسی کی رکھیل نہیں بن سکتی تھی

کالے جوڑے میں نکاح کے بعد حُرّہ کو ناہید ہی گھسیٹتی ہوئی گاڑی تک لائی اور کب حویلی کی حدود میں گاڑی داخل ہوئی کب حُرّہ کو گھسیٹتے ہوئے حویلی میں لے جایا گیا ہوش اسے تب آیا جب سردار بی بی کے قدموں میں اسے کسی بے کار شے کی طرح پھینکا گیا بے تحاشہ درد کرتے وجود سے جان نکلتی محسوس کرتی حُرّہ نے جب سر اٹھایا تو سردار بی بی کی زوردار ٹھوکر سے ایک مرتبہ پھر دور جا گری

"ری ناہید اٹھا اس کو۔۔۔!"

سردار بی بی (سردار شیر دل کی زوجہ اور سردار عباس کی ماں) اپنے کاندھے پر پھیلائی ہوئی چادر کو درست کرتی ہوئیں دھاڑی وہاں موجود ہر ملازم ان کی دھاڑ پر کانپ گیا ناہید نے فوراً درد سے تڑپتی حُرّہ کو سختی سے بازو سے پکڑتے ہوئے سردار بی بی کے سامنے کھڑا کیا مگر جسم میں اٹھتی ٹیسوں سے حُرّہ کا اپنے پیروں پر کھڑا ہونا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مشکل ترین تھا اسی لیے ایک مرتبہ پھر سردار بی بی کے قدموں میں گر پڑی سردار بی بی نے حُرّہ کے کاندھوں سے پکڑتے ہوئے اپنے سامنے کیا اور اسے سر سے پاؤں تک دیکھنے لگی

کالے منجھے ہوئے لباس میں بڑی سی کالی چادر جو کہ اس ساری کاروائی میں سر سے اتر کر کاندھوں پر آگئی تھی لمبی چٹیا سے آدھے بال نکلے ہوئے تھے مار پیٹ کے باعث چہرہ اور ہاتھ سرخ ہو رہے تھے مسلسل بہتے آنسو، سردار بی بی کو وہ لڑکی بمشکل سترہ اٹھارہ سال کی لگی تھی ایک پل کو اس لڑکی کی اجڑی بکھری حالت دیکھ کر ان کا ہاتھ اپنے دل پر گیا مگر وہ ان لڑکی ان کی بیٹی کے قاتل کے گھر سے آئی تھی یہ سوچ آتے ہی سردار بی بی نے حُرّہ کے رخسار پر زور سے طمانچہ رسید کیا

www.novelsclubb.com

"تت تو ایک بات اپنے ذہن میں بیٹھا لے۔۔ تو میرے بیٹے کے نکاح میں ضرور ہے مگر اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کریں کہ تو خون بہا میں آئی ہوئی ہے۔۔ تو

محض انتقام ہے ہمارا۔۔ جس طرح ظالموں نے میری بیٹی کو مارا ہے نا اس سے برا حال کرے گا میرا عباس تیرا۔۔"

سردار بی بی حُرّہ کے رخساروں پر پے در پے طمانچہ رسید کرتی دھاڑ رہیں تھیں جب چیختی چنگھاڑتی اس کا گلا بیٹھ گیا تو انہوں نے روتی بلکتی حُرّہ کو اسی ناپسندیدہ چیز کی طرح زمین پر دے مارا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

سردار بی بی کے جانے کے بعد ہر کوئی وہاں سے بوتل کے جن کی طرح غائب ہوا تھا مگر حُرّہ نے اپنے قریب آتے کسی کو محسوس کیا جب درد کرتے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر تھوڑا بلند کیا تو آنسوؤں کے باعث دھندلائی ہوئی آنکھوں سے سامنے کھڑی ایک نہایت خوبصورت لڑکی کو دیکھنے لگی جو گہرے رنگ کے جوڑے میں سر پر دوپٹہ لیے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی بے تاثر چہرہ لیے حُرّہ کے زخمی وجود کو دیکھ رہی تھی

////////////////////////

نورے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی حُرّہ تک پہنچی تو حُرّہ سہم کر اپنے زخمی وجود کو گھسیٹتی پیچھے کو ہوئی رونے میں مزید شدت آگئی تھی کہ اب بے بسی کی انتہا تھی وہ اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتی تھی یہاں تو ہر کوئی ہی ظالموں کی صف میں کھڑا تھا اس وقت سامنے کھڑی اس خوبصورت لڑکی کی آنکھوں میں بے چینی اور اضطراب دیکھ کر حُرّہ کا دل کانپنے لگا

"یقیناً تمہاری حالت اس وقت قابل رحم ہے مگر۔۔ مگر۔۔ میرے دل میں بہت چاہ کر بھی تمہارے لئے کبھی بھی نرم گوشہ پیدا نہیں ہو پائے گا۔۔"

تھوڑا جھک کر جب نورے جذبات سے عاری انداز میں بولی تو حُرّہ کی آنکھیں ڈگمگا گئیں اور وہ بے آواز رونے لگی

www.novelsclubb.com

"جاننا چاہو گی کیوں۔۔؟؟"

نورے نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکا کر پوچھا تو حُرّہ نے سہم کر اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھا بیشک وہ اس پل کوئی بھی بات سمجھنے سے قاصر تھی

"تم ہمارے سے پہلے سردار کے نکاح میں آئی ہو۔۔ جانتی ہو بچپن سے دل میں بستے ہیں وہ اور۔۔اور تم نے آج انجانے میں ہی مگر میرا عباس حاصل کر لیا یہ بات نورے ہمدانی کو اندر سے کاٹ رہی ہے۔۔"

نورے بھیگی آواز میں ہزیانی انداز میں چیخی تو حُرّہ نے خوف سے آنکھیں میچ لیں

"مم مگر۔۔ مگر۔۔ عباس کبھی بھی اپنی بہن کے قتل کو فراموش نہیں کریں گے اور اسی بات کی وجہ سے نفرت کریں گے وہ تم سے۔۔ کک کبھی بھی۔۔ کبھی بھی اپنی اوقات مت بھولنا۔۔اور میرے حق پر پہلے ہی تم نقب لگا چکی ہو مزید اگر اوقات سے باہر ہوئی تم اپنی تو۔۔ تو تمہیں بھی مار دوں گی اور خخ خود بھی مم مر جاؤں گی۔۔ "

www.novelsclubb.com

نورے کے چنگھاڑتے ہوئے کہنے پر حُرّہ حیرت و پریشانی کے عالم میں اسے دیکھ رہی تھی جو اس وقت شدید صدمے میں لگ رہی تھی حُرّہ کو وہ لڑکی اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی تبھی ایک ملازمہ نورے کے قریب آئی اور اسے تھام لیا

"بی بی آپ کیوں پریشان ہو رہیں ہیں۔۔یہ لڑکی آپ کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے ۔۔نہ آپ جتنی خوبصورت ہے اور نہ آپ جیسا خاندانی مرتبہ رکھتی ہے۔۔اور سب سے بڑی بات اس کا تعلق قاتل کے خاندان سے ہے۔۔ چھوٹے سردار تو اس کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔۔"

ملازمہ نورے کو سنبھالتی بول رہی تھی جس کے لیے عباس کا نکاح کرنا کسی صورت قابل قبول نہیں تھا

بیشک وہ بُری لڑکی نہیں تھی آج تک کبھی بھی حویلی میں اس کی اس قدر بلند آواز نہیں سنی گئی تھی یہاں تک کہ ملازمہ سے بھی نرم اور دھیمے لہجے میں بات کرنے والی نورے آج پاگلوں کے سے انداز میں رو رہی تھی کہ اسے قرب سے روتے دیکھ کر حُرّہ اپنے وجود کے سارے زخموں کے درد بھول کر ساکت آنکھوں سمیت اسے تکنے لگی وہ کافی حد تک اس کی باتیں اور رونا سمجھ رہی تھی مگر وہ کیا کر سکتی تھی وہ تو سامنے کھڑی اس لڑکی کو اتنا بھی نہ کہہ سکی کہ تم کیوں خوفزدہ ہو رہی ہو خون بہا

www.novelsclubb.com

میں آئی ہوئی لڑکی تو فقط سائیوں کے انتقام کے لیے ہوتی ہے اسے بیوی کون سمجھتا ہے

حُرّہ زمین پر بیٹھی ٹانگوں کے گرد بازو حمائل کیے روتی ہوئی نورے کو دیکھتی دل میں سوچ رہی تھی جب ایک عورت نے آکر نورے کو گلے سے لگا لیا

"نورے میری بیٹی ایسے کیوں رو کر ماں کو تکلیف دے رہی ہو۔۔؟"

ناعمہ ہمدانی بیٹی کو سینے سے لگائے تڑپ کر کہہ رہیں تھیں

"مم ماں جی۔۔ماں جی یہ لڑکی عباس کی بیوی ہے کیسے برداشت کر لوں میں۔۔"

نورے روتے ہوئے اب حُرّہ کی جانب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بولی تو حُرّہ گھبرا گئی اور اپنی چادر کو سر پہ درست کرنے لگی نورے کے اشارہ کرنے پہ انہوں نے فرش پر سمٹی بیٹھی لڑکی کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"بیٹا خون بہا میں آئی لڑکیاں کسی کی بیویاں نہیں ہوتیں۔۔وہ صرف ونی ہوتی ہیں ۔۔اور اس لڑکی کی اوقات کچھ نہیں ہے تمہارے آگے۔۔ تمہارے تایا سردار تمہاری شادی عباس سے ضرور کروائیں گے تم فکر مت کرو۔۔ تم بہت عزیز ہو انہیں۔۔ تم ان کے بھائی کی نشانی ہو۔۔وہ زیادتی نہیں کریں گے تمہارے ساتھ ۔۔اور عباس پر بھی یقین رکھو آج تک ہمیشہ اس نے تمہارا ساتھ دیا ہے۔۔ جو جگہ تمہاری ہے وہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔یہ معمولی سی لڑکی تو ہر گز نہیں۔۔"

نورے کو دونوں بازوؤں سے تھام کر وہ ایک حقارت بھری نگاہ حُرّہ کے سوجے چہرے پر ڈال کر بولی

بیشک سامنے زمین پر بیٹھی لڑکی پر کسی کو بھی ترس آسکتا تھا اگر انجانے میں اس نے ان کی بیٹی کے حق پر ڈاکا نہ ڈالا ہوتا تو اس وقت وہ اس لڑکی کے ساتھ یقیناً ہمدردی سے پیش آتیں مگر یہی دکھ انہیں بے چین کر رہا تھا کہ بہر حال جو بھی ہے وہ لڑکی عباس کے نکاح میں تھی

www.novelsclubb.com

"اا گر۔۔اگر عباس نے اسے بیوی مان لیا تو میں مر جاؤں گی ماں جی۔۔"

نورے بھرائی آواز میں بولتی ہوئی رونے لگی

"کیا تم جانتی نہیں عباس کو۔۔ سرداروں کا خون ہے وہ۔۔اور یہ لڑکی انتقام کی صورت آئی ہے۔۔ تم دیکھنا یہ لڑکی سونے کی بھی بن جائے مگر حویلی میں کبھی سردار کی بیوی کی حیثیت نہیں مل سکتی اسے۔۔"

وہ نورے کو سینے سے لگائے سمجھا رہیں تھیں جب نورے کچھ سنبھلی تو وہ اسے تھام کر ایک حقارت بھری نگاہ حُرّہ پر ڈال کر جا چکیں تھیں اور زمین پر بیٹھی حُرّہ کے دکھوں میں مزید اضافہ ہوا تھا بیشک وہ ان جتنا بلند خاندانی مرتبہ نہیں رکھتی تھی مگر اس قدر ہتک آمیز رویے کی مستحق تو وہ قطعی نہ تھی جو ان سب نے اس سے رواں رکھا تھا

اپنی آنے والی زندگی کو سوچتی وہ رونے لگی کیونکہ اسے دلاسہ دینے والی ماں اس سے بہت دور کردی گئی تھی یہاں تو کوئی اسے حوصلہ دینے والا نہ تھا فقط زخم دینے والے تھے جن کے لیے اسے ناکردہ گناہوں کی سزا دینا واجب تھا

چند لمحوں بعد کسی نے آکر اسے اپنے پیچھے آنے کا کہا تو حُرّہ اپنی چادر سنبھالتی بمشکل چلتی ہوئی ایک کمرے میں داخل ہوئی ملازمہ اسے اس سٹور نما کمرے میں چھوڑ کر جا چکی تھی حُرّہ نے اس نیم اندھیرے نما کمرے کو دیکھا تو وہاں کچھ ٹوٹے ہوئے سامان کے علاوہ ایک چٹائی تھی حُرّہ چٹائی پر آبیٹھی

پہلے جب وہ تایا کے گھر پر تھی تو بابا کو یاد کر کے روتی تھی آج ماں کی یاد زیادہ ستا رہی تھی مگر بے بس تھی اپنی بے بسی پر آنسو بہانے لگی ایک دن میں ہی اسے اس کی اوقات بتادی گئی تھی مگر حُرّہ پہلے سے جانتی تھی کہ اس کے ساتھ یہ ظلم ہوں گے اس کا وجود اس وقت زخموں سے چور تھا جسم میں اس قدر درد کی لہریں اٹھ رہیں تھیں کہ حُرّہ شدت درد سے کراہ رہی تھی اس فرش پر لیٹنا اسے مزید تکلیف سے

www.novelsclubb.com

دو چار کر رہا تھا نہ کوئی تکیہ نہ کوئی چادر، روشنی بھی تو نہ تھی سرد موسم کے باعث کمرے کی فضاء میں ہلکی سی خنکی تھی مسلسل رونے اور چیخنے کے باعث اس کا گلا درد کر رہا تھا آج سب کا رویہ اسے یاد آ رہا تھا اس قدر ذلت، حقارت اور ظلم یاد کر کے وہ رونے لگی مگر جو چیز حُرّہ کا دل چیر رہی تھی وہ نورے کی باتیں تھیں اس کی باتوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ یقیناً چھوٹے سردار کے ساتھ اس کا کوئی رشتہ تھا اس نے کبھی بھی چھوٹے سردار کو نہیں دیکھا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس طرح کا انسان ہے مگر اتنا ضرور جانتی تھی کہ نورے کے ساتھ ان کی شادی ضرور ہو گی کیونکہ سردار اپنی زبان کے بہت پکے ہوتے ہیں اگر نورے کے ساتھ رشتہ طے تھا تو اس کا مطلب ہے کہ نورے سردار عباس ہمدانی کی بیوی ضرور بنے گی

www.novelsclubb.com

"ہاں وہی تو بیوی ہو گی میں تو ونی ہوں نا۔۔"

یہ تکلیف دہ سوچ ذہن میں آتے ہی حُرّہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

زندگی پہلے بھی آسان نہیں تھی مگر اب تو دل پہ بوجھ ہی بڑھ گئے تھے

//////////////////////////////

شام کے سائے اترے تو سردار شیر دل نے حویلی میں قدم رکھا جب وہ چلتے ہوئے لاؤنج میں آئے تو حویلی کے ماحول میں عابی کی موت کے باعث چھائی افسردگی ابھی بھی تھی صوفے پر براجمان ہونے کے بعد انہوں نے ملازمہ کو سردار بی بی کو بلانے کا حکم دیا ملازمہ تھوڑی دیر بعد ہی سردار بی بی کے پیچھے دوبارہ حاضر ہوئی

سردار شیر دل نے صوفے پر اپنے ساتھ براجمان ہونے والی سردار بی بی کو دیکھا جو بیٹی کی موت کے صدمے میں اس قدر تھیں کہ محض ہر وقت سوگ کے عالم میں رہتیں

"سلام۔۔"

www.novelsclubb.com

سردار بی بی نے ادب سے نگاہیں جھکا کر کہا تو سردار شیر دل نے سر کو ہلایا

"عباس نہیں آیا آپ کے ساتھ۔۔؟"

سوال کرتے ہوئے انہوں نے بے چینی سے ادھر ادھر نگاہیں گھمائیں

"بدلے کی آگ میں جل رہا ہے وہ۔۔جب تک عابی کے قاتلوں کو اپنے ہاتھوں سے عبرت ناک موت نہیں دے دیتا تب تک چین نہیں آئے گا اسے۔۔"

سردار شیر دل اپنے دل کے درد کو عشرت ہمدانی سے بیان کر رہے تھے لیکن ان کی تو ایک بات پر سانس ہی رک گئی تھی

"قق قاتلوں۔۔اس بات کا کیا مطلب ہے سردار جی۔۔کک کتنے لوگ تھے۔۔"

ماں کا دل تھا تو بیٹی کی بے کسی سنتے ہوئے زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی یہ انکشاف انہیں مزید دکھ سے دوچار کرنے والا تھا سردار شیر دل نے لب بھینچ لیے یقیناً انہیں یہ بات بتانے سے عباس نے منع کیا تھا

"بتائیں نا۔۔سردار جی۔۔"

شوہر کو خاموشی سے خود کو تکتا پا کر سردار بی بی نے بے چینی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"تت تین لوگ۔۔"

یہ الفاظ سننے تھے کہ سردار بی بی بلند آواز میں رونے لگیں

"کک کیا بگاڑا تھا میری معصوم بچی نے کسی کا۔۔وحشیوں کو رحم نہ آیا۔۔"

یزہانی انداز میں رونے چیختے وہ بولیں تو سردار شیر دل نے ناہید کو اشارہ کیا ناہید سردار بی بی کے قدموں میں بیٹھ کر انہیں دلاسہ دینے لگی کافی دیر بعد لاؤنج میں ناعمہ ہمدانی اور نورے داخل ہوئیں

نورے کا سرخ رویا رویا چہرہ دیکھ کر سردار شیر دل اور سردار بی بی نے ایک دوسرے کو دیکھا بیشک انہوں نے نورے کو ہمیشہ عابی کی طرح سمجھا تھا وہ دونوں سمجھ چکے تھے کہ نورے کا رونا محض عابی کے لیے نہیں ہے بلکہ عباس کے نکاح کی خبر نے اسے رلا دیا

"نورے بیٹا یہاں آؤ۔۔"

سردار شیر دل نے نورے کو پیار سے دیکھتے ہوئے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو نورے دوپٹہ سر پر کرتی سر جھکا کر ان دونوں کے درمیان بیٹھ گئی

"کسی بھی بات کی وجہ سے پریشان مت ہونا۔۔آپ کی اور عباس کی شادی ہم دھوم دھام سے کریں گے اب آپ ہی تو ہماری بیٹی ہیں۔۔"

سردار شیر دل نے نورے کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو نورے نے سر کو جنبش دی

مگر دل میں اٹھتے قرب کا وہ کیا کرتی جو عباس کو کسی صورت بانٹنے کو تیار نہ تھا اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ خون بہا میں آئی لڑکی کو طلاق بھی نہیں دی جاتی ایک پل کو حُرّہ کا سوجا رویا ہوا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آیا اسے حُرّہ کے لیے برا لگا تھا دکھ ہو رہا تھا مگر اس دل کا کیا کرتی جو عباس کے نکاح کا سنتے رو رہا تھا

////////////////////////////

کوئی زور زور سے اس کا شانہ ہلا کر اسے جگا رہا تھا چند پل میں ہی حُرّہ نے آنکھیں کھولیں تو سامنے ملازمہ جھکی ہوئی اسے نیند سے جگا رہی تھی حُرّہ نے ہلنے کی کوشش کی مگر جسم بری طرح اکڑا ہوا تھا سارے وجود میں درد کی لہریں اٹھ رہیں تھیں ایک ہاتھ سر پر رکھتے ہوئے وہ قدرے مشکل سے اٹھی

"جلدی کرو اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔۔"

ملازمہ اس کی چادر اس کے سر پر دیتی عجلت میں بولی تو حُرّہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"ک کہاں۔۔"

بمشکل حلق سے آواز نکلی تھی پیاس کی وجہ سے گلا خشک تھا اور سوجے ہوئے زخمی لبوں میں مزید درد ہوا

"ناہید نے بلایا ہے تمہیں۔۔ جلدی کرو اگر دیر ہو گئی تو تمہارے ساتھ میری بھی شامت آجائے گی۔۔"

اس بار ملازمہ نے کہتے ہوئے حُرّہ کو خود ہی سہارا دے کر اٹھایا اور چلنے لگی اور حُرّہ کے حواس مکمل بیدار ہو چکے تھے اس کا دل سوکھے پتے کی مانند لرزنے لگا جانے اب اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا

جب وہ ملازمہ کے سہارے پر چلتی اس وسیع باورچی خانے میں داخل ہوئی تو اس کی نظر ہال میں لگی گھڑی پر پڑی جہاں صبح کے پانچ بج رہے تھے

"آ گئی مہارانی۔۔"

حُرّہ کے آتے ہی ناہید اس کی جانب لپکی جبکہ حُرّہ سہم کر پیچھے ہوئی

"پوری کرلیں نیندیں مہارانی نے۔۔اب کام پہ لگو چلو۔۔رضیہ اسے سارے کام سمجھادو۔۔اگر آگے سے سستی دیکھائی اس نے تو الٹے ہاتھ کا ایک تھپڑ مارنا اسے ۔۔ساری سستی اتر جائے گی۔۔"

ناہید پاس کھڑی ملازمہ کو حکم دیتی آگے بڑھ گئی اور وہ ملازمہ حُرّہ کو سر سے پاؤں تک گھورنے لگی

"یہ چھٹانک بھر کی لڑکی کہاں کر سکے گی اتنے کام۔۔اسے تو ہاتھ لگاؤ یہ گرنے کو تیار کھڑی ہے۔۔سردار بی بی بھی نا۔۔"

وہ ملازمہ بڑبڑاتی ہوئی حُرّہ تک آئی

"سن۔۔اب سے سارے کام تجھے ہی کرنے ہیں۔۔اگر کوئی گڑبڑ کی تو نے تو یہ موٹی جلادنی تجھے بخشے گی نہیں۔۔"

وہ ملازمہ حُرّہ کو آنکھیں دکھاتے کام بتانے لگی اور حُرّہ کے آنسو دل پر گرنے لگے

اس نے خود کو مضبوط کرتے ہوئے سرد آہ بھری اور بے حسی سے خود کو کاموں میں لگادیا اسے پہلے معلوم تھا کہ اس کے ساتھ یہی سب ہو گا مگر افسوس ہو رہا تھا کہ بنا کسی قصور کے اس پر ظلم ہو رہا تھا مگر چاہ کر بھی وہ مزاحمت نہیں کر سکتی تھی کیونکہ کسی بات سے انکار کرنے یا مخالفت کرنے پر اس کی زندگی مزید مشکل ہو جانی تھی

سیاہ چادر کو اچھی طرح اوڑھتے ہوئے اس نے اپنے درد کرتے سر کو نظر انداز کرتی، بھوک اور پیاس کو پس پشت ڈالتی اس ملازمہ کے حکم کے مطابق سارے کام سر انجام دینے لگی

////////////////////////////

شاید دو ہفتے گزر گئے تھے اسے حویلی میں آئے ہوئے یا اس سے زیادہ مگر اسے ٹھیک طرح دن یاد نہیں تھے کیونکہ اس نے دن رات کا حساب رکھنا ہی چھوڑ دیا تھا

دن بھر اس سے ہر مشقت والا کام کروایا جاتا یہاں تک کہ ملازمہ بھی اکثر اپنے حصے کے کام اسی سے کروانے لگیں تھی وہ بے حس بنی خاموشی سے سب کر دیتی تھی

www.novelsclubb.com

حُرّہ نے ایک بات شدت سے محسوس کی تھی کہ یہاں اس کے ساتھ مالک تو برا سلوک کرتے ہی تھے نوکر بھی اسے حقیر سمجھتے تھے مگر وہ کسی کو کچھ جواب نہ دیتی اس کے باوجود سردار بی بی اور ناہید کا جب دل چاہتا اس پر تشدد کرتی جب دل چاہتا اس کی تذلیل کر دیتی مگر حُرّہ نے صبر کر لیا تھا اور زبان پر قفل لگا لیا تھا

اس کی ماں کہا کرتی تھیں کہ حُرّہ تم بہت صابر ہو مگر تب اس نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا تھا آج جب ماں کی بات یاد آتی تو بے بسی سے ہنسنے لگتی اور تصور میں ماں کو مخاطب کر کے کہتی

"ماں یہ صبر نہیں ہے بلکہ بے حسی ہے۔۔آپ کی بیٹی صابر نہیں۔۔بے حس بن گئی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ خاموش طبیعت تو پہلے بھی تھی مگر اب تو سوائے لفظ 'جی' کے کوئی حرف اس کی زبان سے کسی نے نہ سنا تھا

اس دوران نورے سے اس کا سامنا ہوتا رہتا تھا مگر اس دن کے بعد نورے نے اسے کچھ نہیں کہا بلکہ وہ ہمیشہ حُرّہ کو نظر انداز کرتی تھی

حُرّہ بھی اس سے نگاہیں چرائے رہتی تھی ناہید کے ہاتھ نورے کے چند کپڑوں کے جوڑے اسے دیے گئے تھے جسے صبر کا کڑوا گھونٹ سمجھ کر پیتے ہوئے حُرّہ نے لے لیے تھے

اپنی ماں کی طرف سے اس کا دل ہر وقت بے چین رہتا تھا مگر وہ کیسے مل سکتی تھی یہاں تو کوئی ذرا برابر اپنے دل میں اس کے لیے گنجائش نہیں رکھتا تھا مگر پھر بھی اس نے ہمت جمع کر کے سردار بی بی سے التجا کی

"سس سردار بی بی۔۔ مم مجھے اایک بار میری ماں سے مم ملوادیں۔۔"

سردار بی بی کے قدموں میں بیٹھ کر سر جھکائے حُرّہ نے التجا کرتے ہوئے کہا تو ایک ٹھوکر مار کر انہوں نے حقارت سے اسے دیکھا اس کے بعد وہ کافی دیر منتیں کرتی رہی مگر اجازت نہ ملی بلکہ مزید ظلم کے نشان اس کے وجود اور روح پر دیے گئے

"خدا کے لیے اتنے ظالم مت بنیں۔۔کچھ رحم کریں۔۔خدا کے لیے سردار بی بی میری ماں مر جائے گی میرے بغیر۔۔"

اس نے روتے ہوئے دہائی دی تو سردار بی بی کے اشارے پر ناہید نے حُرّہ کو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا

"ہاں تو مر جائے۔۔اور تو لڑکی ہم سے رحم نہ ہی مانگ تو تیرے لیے اچھا ہے۔۔"

سردار بی بی رخ موڑتے ہوئے حقارت سے بولیں تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"بس ایک بار ملنے دیں۔۔پھر کچھ نہیں مانگوں گی۔۔"

اس قدر برے سلوک کے بعد بھی حُرّہ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے التجا کی کہ ناہید اسے بالوں سے گھسیٹتی لاؤنج سے لے گئی وہ چیختی رہی، دہائیاں دیتی رہی مگر حویلی ہی صرف بڑی تھی یہاں رہنے والوں کے دل بہت قلیل تھے

www.novelsclubb.com

جبکہ نورے اور ناعمہ ہمدانی خاموش تماشائی بنی بیٹھی رہیں حُرّہ کے ساتھ جیا جانے والا سلوک انہیں برا لگتا تھا مگر وہ دونوں چاہ کر بھی اس سے ہمدردی نہیں کر سکتی تھیں

//////////////////////////////

آج سزا کے طور پر سارا کھانا اکیلے بنانے کی ذمہ داری حُرّہ کی تھی جب کھانا ڈائننگ ہال میں لگا رہی تھی تو آج پہلی مرتبہ سردار شیر دل کے روبرو آئی تھی جو اپنی مخصوص شان و شوکت سے سربراہی کرسی پر براجمان کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے

"یہ آوازیں کیسی آرہیں ہیں۔۔؟"

www.novelsclubb.com

ڈائننگ ہال میں اس وقت سردار شیر دل، سردار بی بی، ناعمہ اور نورے کھانا کھا رہے تھے باقی ملازمین کے ساتھ حُرّہ بھی اپنی سیاہ چادر سے اپنا وجود چھپائے پاس سر جھکائے کھڑی تھی جب کچھ آوازوں پر سردار شیر دل نے ناسمجھی سے سردار بی بی کو

دیکھا تو انہوں نے ناہید کو اشارہ کیا اتنے میں ایک ملازمہ ڈری سہمی ہوئی ڈائننگ ہال میں داخل ی

"اے کیا ہوا۔۔"

سردار بی بی نے ملازمہ کو اپنی کرخت آواز میں مخاطب کیا تو وہ ہڑ بڑا گئی

"وووہ سردار بی بی وہ۔۔ چھوٹے سردار۔۔!"

دوسری ملازمہ ہاتھوں میں ٹوٹی ہوئی ٹرے اور گلاس لیے ڈائننگ ہال میں داخل ہوئی تو وہ ملازمہ خاموش ہو گئی

"ارے منہ سے بول بھی دو کیا ہوا ہے۔۔؟"

سردار شیر دل دھاڑے تو ہال میں موجود سب کانپ گئے حُرّہ سختی سے چادر کا کونا تھامے سہم گئی

www.novelsclubb.com

"وہ وہ جی۔۔ سردار جی۔۔ چھوٹے سردار غغ غصے میں تھے۔۔پہلے کبھی بھی وہ غصہ نہیں کرتے تھے آج تو وہ۔۔۔"

ملازمہ ڈر کی وجہ سے مزید نہ بول سکی تو دوسری ملازمہ کہنے لگی

"وہ جی باہر سب کو چھوٹے سردار مار رہے ہیں۔۔بی بی یہ دیکھ کر اس کے ہاتھ سے گلاس بیچ چھوٹ گیا۔۔"

عباس کے ذکر پر وہاں موجود دو نفوس کی دھڑکن معمول سے زیادہ تیز ہوئی تھی اور وہ دو نورے اور حُرّہ تھیں

نورے کی اتنے دن بعد عباس کی آمد پر کچھ خوشی میں جبکہ حُرّہ کی خوف و ہراس کی وجہ سے دل کانپنے لگا

www.novelsclubb.com

ایک یہی سکون تھا اسے کہ کم از کم عباس یہاں نہیں موجود تھا کم از کم وہ کسی کے تو ظلم سے بچی ہوئی تھی مگر اب اس کی حویلی آمد پر حُرّہ کے وجود میں کپکپی طاری ہو

گئی تھی سردار شیر دل، سردار بی بی، نائمہ ہمدانی اور نورے سمیت سب باہر کی سمت چلے گئے تھے مگر حُرّہ سانس روکے پیچھے کی جانب قدم کرنے لگی یہاں تک وہ دیوار سے جا لگی مگر ملازمہ کے منہ سے ادا ہوئے الفاظ سن کر اس کی خوف وہراس کے باعث حالت غیر ہونے لگی

////////////////////////

وہ سب جب حویلی کے صحن میں پہنچے تو عباس حویلی کے پرانے اور وفادار ملازمین اور گارڈز پر چیخ چنگھاڑ رہا تھا بیشک عباس کا اس طرح بلند آواز میں چلانا حویلی کے مکینوں سمیت نوکروں کو بھی حیرت میں مبتلا کر رہا تھا آج تک کسی نے عباس کو اس قدر طیش میں نہیں دیکھا تھا سردار شیر دل آگے بڑھے اور ایک گارڈ کو عباس کی جارحانہ گرفت سے نکال کر دور کیا

"کیا ہو گیا ہے عباس۔۔ میرے شیر۔۔"

www.novelsclubb.com

سردار شیر دل نے بیٹے کو دونوں بازوؤں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بلند آواز میں کہا

"ایک ایک کو جان سے مار دوں گا بابا میں۔۔اتنے لوگوں کے پہرے کے باوجود میری بہن کے ساتھ یہ سانحہ کیسے ہو گزرا۔۔کسی کام کے نہیں ہیں یہ۔۔"

عباس غراتا ہوا ایک نظر تمام ملازمین اور گارڈز پر ڈالتا آخر میں باپ کی گرفت سے نکلا

"کیوں اپنے آپ کو اس انتقام کی آگ میں جلا رہے ہو۔۔میں نے کہا تھا نا تمہیں کہ ہم خون کا بدلہ ضرور لیں گے۔۔پھر کیوں اذیت دے رہے ہو خود کو۔۔"

عباس کو دکھ سے دیکھتے وہ بولے

www.novelsclubb.com

انہوں نے اپنے ٹھنڈے مزاج بیٹے کو اس قدر طیش کے عالم میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا اتنے دن بعد وہ حویلی آیا بھی تو اس قدر عجب حالت میں تھا کہ آنکھیں سوجی ہوئیں تھیں اور داڑھی بڑھی ہوئی

سردار بی بی بھی بیٹے کو اس قدر غصے میں دیکھ کر تڑپ گئیں جبکہ نورے کی آنکھیں عباس کی یہ بکھری حالت دیکھ کر بھیگنے لگیں

"بابا ان لوگوں نے اگر اپنا کام صحیح سے کیا ہوا تو۔۔!!"

اس سے آگے عباس بول ہی نہیں سکا اور قرب کے باعث آنکھیں میچ گیا حویلی کے وسیع صحن میں موجود ہر ذی روح سردار کو پہلی مرتبہ اس طرح دیکھ کر رو پڑا جبکہ ملازمین اور گارڈز عباس کے ڈر و خوف کے باعث کانپ رہے تھے

"عباس میرے شیر۔۔ سمبھالو خود کو۔۔ تمہاری ماں مر جائے گی تمہیں اس طرح دیکھ کر۔۔"

www.novelsclubb.com

سردار شیر دل نے عباس کو خود میں بھینچتے ہوئے وہاں کھڑی سردار بی بی کی جانب متوجہ کرتے ہوئے کہا تو عباس کی نگاہیں اپنی ماں کی جانب اٹھیں جو روتی ہوئی غم کی تصویر بنی کھڑی تھیں انہیں دیکھ کر عباس کا دل مزید تڑپ گیا وہ ماں جنہیں اس نے ہمیشہ سج سنور کر شان و شوکت سے حویلی میں حکمرانی کرتے دیکھا تھا آج اجڑی ہوئی حالت میں دیکھ کر دل کو ٹھیس پہنچی اور قدم ماں کی جانب خود بخود بڑھے

"انہیں رحم کیوں نہیں آیا میری بیٹی پر۔۔؟؟"

عباس جب ان کے قریب پہنچا تو وہ سسکتی ہوئیں اس کے سینے سے لگ کر بھرائی آواز میں پوچھنے لگیں

نورے، عباس کے قریب آنے پر نم آنکھوں سے اسے بغور دیکھنے لگی

کالی پینٹ کے اوپر کالی ہی شرٹ اور اس کے اوپر کالی کی لیدر کی جیکٹ پہنے کھڑا تھا چہرہ غم و غصے کے زیر اثر تھا پر وقار شخصیت رکھنے والے عباس کو اس قدر عجب حالت میں دیکھ کر اس کا دل رونے لگا آخر کو دل میں جو بستا تھا

"میں بھی رحم نہیں کروں گا ان پر ماں۔۔آپ سے وعدہ ہے یہ میرا۔۔"

عباس نے ماں کے ہاتھ کو تھام کر یقین دلاتے ہوئے کہا اور پھر ایک مرتبہ مڑا

"شہزاد۔۔"

مڑ کر اس نے اپنے خاص آدمی کو پکارا جو کچھ فاصلے پر سر جھکائے ہاتھ باندھے کھڑا تھا

"جی حکم سردار۔۔"

شہزاد نے عباس کے قریب آکر نہایت ادب سے کہا

"ان پر سختی کرو۔۔یہ مفت کی روٹیاں توڑنے کے لیے نہیں رکھے ہوئے ہم نے ۔۔اور ان میں سے بھی کوئی غدار ہے۔۔یہ بات یاد رکھنا۔۔

www.novelsclubb.com

عباس نے نخوت سے وہاں موجود سب گارڈز کو دیکھتے ہوئے کہا اور بارعب انداز میں آگے بڑھ گیا جبکہ پیچھے کھڑا شہزاد جی سردار کرتا ہوا جانے لگا جب سردار شیر

دل نے اسے اپنی بھاری رعب دار آواز میں پکارا اور ناہید کو خواتین کو اندر لے جانے کا حکم دیا اب حویلی کے صحن میں فقط سردار شیر دل اور شہزاد موجود تھے

"ایک ایک پل ساتھ رہے ہو نا تم میرے بیٹے کے۔۔؟؟"

سردار شیر دل نے سامنے کھڑے وفادار آدمی سے پوچھا جس کو انہوں نے بچپن سے عباس کے ساتھ رکھا تھا

"جی بڑے سردار۔۔آپ کے کہے کے مطابق میں پل پل چھوٹے سردار کے ساتھ رہا ہوں۔۔ایک لمحہ بھی انہیں اکیلے نہیں چھوڑا۔۔"

شہزاد نے سر جھکائے ادب سے کہا وہ جانتا تھا اب سردار شیر دل ساری روداد پوچھیں گے

www.novelsclubb.com

"اتنے دن کہاں گزارے۔۔"

انہوں نے سوال کرتے ہوئے ماتھے پر بل ڈالے

"شہر میں۔۔

جو چھوٹے سردار کے دوست ایس پی ہیں ان سے ملاقاتیں کافی رہتی تھیں چھوٹے سردار کی۔۔ چھوٹی بی بی کے کیس کے تحت۔۔"

شہزاد نے ان کے سوال کا جواب دینے کے بعد تفصیلاً بتایا

"تو کچھ معلوم ہوا۔۔خاور کے علاوہ دو اور کون لوگ قاتل ہیں۔۔"

انہوں نے بے چینی سے اگلا سوال کیا

"جی چھوٹے سردار نے دن رات ایک کر دی انہیں ڈھونڈنے میں۔۔ایک مل گیا ہے اور جیل میں نیم مردہ حالت میں ہے چھوٹے سردار نے بے رحمی سے اسے مارا ہے۔۔ باقی دو تک بھی جلد ہی پہنچ جائیں گے۔۔"

www.novelsclubb.com

شہزاد نے تفصیلاً سر جھکائے بتایا تو سردار شیر دل کے دل کے گوشے میں سکون اترا انہیں عباس پر فخر محسوس ہوا وہ جانتے تھے عباس ضرور ڈھونڈ نکالے گا مگر پریشانی

انہیں پھر بھی ب حد ہو رہی تھی کیونکہ عباس کا اس قدر طیش انہوں نے پہلے نہیں دیکھا تھا وہ جانتے تھے ان کا غیرت مند بیٹا بہت تکلیف دہ مرحلے سے گزر رہا ہے

"اور کوئی حکم سردار جی۔۔"

شہزاد نے سردار شیر دل کو ہنوز خاموش دیکھ کر ذرا سا سر اٹھا کر پوچھا

"نہیں۔۔بس تم ہر وقت عباس کے ساتھ رہا کرو جب بھی وہ حویلی سے باہر ہو ۔۔!!"

سردار شیر دل نے حکمیہ انداز میں کہا اور خود حویلی کے اندورنی حصے کی جانب قدم بڑھانے لگے جبکہ شہزاد سر ہلاتا حویلی سے نکل گیا

www.novelsclubb.com

//////////////////////////////

"چھوٹے سردار۔۔!"

عباس بڑے بڑے قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب نورے تیز تیز چلتی ہانپتی ہوئی اس تک پہنچی اور جلدی سے پکارا

نورے کی آواز پر عباس کے قدم پہلے دھیمے ہوئے پھر رک گئے اور پھر مڑ کر اپنا رخ نورے کی جانب کیا سامنے سر پر دوپٹہ اوڑھے نورے اسی کو دیکھ رہی تھی

"السلام علیکم چھوٹے سرکار۔۔"

عباس کو مڑتا دیکھ کر نورے نے فوراً سنبھلتے ہوئے اسے سلام کیا جس کا جواب عباس نے سر کو ہلا کر دیا

"کیسی ہیں آپ۔۔؟"

نگاہیں جھکا کر اس بار عباس نے تھکی ہوئی آواز میں پوچھا اس کی بوجھل آواز اس کی بے آرامی کا پتہ دے رہی تھی عباس کے پوچھنے پر نورے کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی

"آپ کو اس طرح دیکھ کر کیسی ہو سکتی ہوں میں۔۔؟"

بے خودی کے عالم میں وہ بولی تھی

عباس کے نگاہیں جھکا لینے پر نورے کے دل میں شور برپا ہوا یہ عادت اسے ہمیشہ سے عباس کی پسند تھی کہ کبھی بھی اس نے اس کی جانب نہیں دیکھا تھا بلکہ نگاہیں جھکی ہوئی رہتیں اور انداز احترام سے بھرپور رہتا

"ہمیں یقین ہے آپ عابی کے قاتل کو اس کے انجام تک ضرور پہنچائیں گے۔۔"

عباس کو خاموشی سے نگاہیں جھکا کر سر ہلاتے دیکھ کر نورے پھر سے بولی تو عباس نے ایک سرسری نگاہ نورے پر ڈال کر نگاہوں کا رخ دوسری جانب کرتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی

"آپ کیسے ہیں۔۔؟"

www.novelsclubb.com

نورے کا ہمیشہ کی طرح جی چاہ رہا تھا کہ وہ اسی طرح عباس سے باتیں کر کے اس کو دیکھتی رہے یہ پل طویل ہوتے جائیں اسی لیے ایک بار پھر اس نے عباس کو مخاطب کیا

"ٹھیک۔۔"

عباس نے یک لفظی جواب دیا اور قمیض کی جیب میں مسلسل وائبریٹ ہوتے موبائل کو نکالا اور کال کاٹ کر ایس پی احمد کا بھیجا گیا میسیج پڑھا اور میسیج پڑھ کر عباس کی گردن کی رگیں تن گئیں ایک پل کو قرب سے آنکھیں بند کرتے ہوئے دوبارہ کھولیں اور پھر موبائل بند کر کے جیب میں رکھ دیا نورے، عباس کی حالت سے مکمل بے خبر تھی

www.novelsclubb.com

"آپ جانتے ہیں ہمارے دل کی پرانی خواہش ہے کہ آپ ہمیں ایک مرتبہ آنکھ بھر کر دیکھیں۔۔"

عباس کی جھکی نگاہوں پر اپنی نگاہیں جمائے نورے کے لبوں سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے تھے جبکہ عباس نے نورے کی بے باکی پر چونک کر اسے دیکھا مگر اپنی عادت کے مطابق فوراً نگاہوں کا رخ دوسری جانب کر لیا

"مگر میں جانتی ہوں۔۔ میری یہ خواہش تب پوری ہو گی جب ہم دونوں میں محرم رشتہ قائم ہو جائے گا۔۔ اور یقیناً وہ وقت بہت قریب ہے۔۔"

نورے پھر سے بے خودی میں بولی تھی اور عباس کی آنکھوں میں جواب تلاش کرنے لگی تھی مگر عباس نے نگاہیں چرا لیں

"میں بہت تھکا ہوا ہوں۔۔ پھر ملاقات ہو گی آپ سے۔۔"

دھیمی آواز میں کہتے ہوئے عباس نے رخ موڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا

جبکہ نورے کو اس کے جانے کے بعد احساس ہوا کہ آج اس نے بے خودی میں عباس کے سامنے بہت بول دیا اور اب اسے شرمندگی نے آن گھیرا مگر وہ اپنے دل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کا کیا کرتی جو بچپن سے عباس کے نام پر دھڑکتا تھا اور عباس کو سامنے دیکھ کر تو بے خود سا ہوا جاتا تھا

"اے خدا ہمیں جدا مت کرنا ورنہ میں مر جاؤں گی۔۔"

بے ساختہ دعا مانگتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

////////////////////////

"اے لڑکی یہاں چھپ کے بیٹھی کیا کر رہی ہے۔۔ چل اٹھ سارا کام ایسے ہی پڑا ہے۔۔ برتن دھو جا کے۔۔"

سب کے اپنے اپنے کمروں میں جانے کے بعد ناہید ڈائننگ ہال میں داخل ہوئی تو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے سکڑی سمٹی بیٹھی حُرّہ کو کانپتے ہوئے روتے دیکھ کر پھنکاری تو حُرّہ اچھل کر اٹھی اور فوراً باورچی خانے کی جانب بھاگی باورچی خانے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں آکر وہ سینک کے سامنے کھڑی ہوئی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی آنسو ہنوز اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے جسم میں کپکپی بھی ہنوز طاری تھی

جب تنفس بہتر ہوا تو ایک نظر آس پاس دیکھا جہاں ایک ملازمہ ڈائننگ ہال سے برتن اکٹھے کر کے لا رہی تھی حُرّہ کو حیرانی سے دیکھنے لگی حُرّہ نے فوراً چادر درست کی اور اس سے نگاہیں چرائے سینک میں پڑے برتن دھونے لگی

مگر دل کی دھڑکن ابھی بھی تیز تھی آہستہ آہستہ کاموں میں مصروف ہو کر وہ کافی بہتر ہو گئی اور اپنے ڈر پر کافی حد تک قابو پا چکی تھی

//////////////////////////

حُرّہ کچن کے کام کرنے کے بعد دبے پاؤں اپنے کمرے میں جانے لگی تھی کیونکہ وہ بے حد تھک چکی تھی اس وقت اسے تھوڑا آرام چاہیے تھا مگر اس سے پہلے ناہید کا پیغام آن پہنچا

"ارے جا کہاں رہی ہو۔۔اتنے کپڑے دھونے والے پڑے ہیں اور استری بھی کرنے ہیں۔۔جلدی کرو حویلی کی پچھلے حصے کی طرف جاؤ رضیہ تمہارا انتظار کر رہی ہے۔۔"

ایک ملازمہ نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا تو حُرّہ سرد آہ بھر کر رہ گئی مردہ قدموں سے چلتے ہوئے وہ حویلی کے پچھلے حصے کی جانب بڑھی

جب وہ ڈھیروں کپڑے دھو کر تھک کر دوبارہ باورچی خانے کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اندر سے آتی کچھ سرگوشی نما آوازوں نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا ایک دل کیا کہ اندر نا جائے اور واپس پلٹ جائے مگر پھر نا چاہتے ہوئے بھی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہیں رک گئی

www.novelsclubb.com

"پہلے وعدہ کرو کہ تم کسی کو نہیں بتاؤ گی۔۔اگر بات پھیل گئی حویلی میں تو سردار بی بی تو بعد میں پہلے وہ موٹی ناہید ہی مجھے سولی پر لٹکا دے گی۔۔"

ایک ملازمہ دوسری سے کہہ رہی تھی

"ہاں ہاں کسی کو نہیں بتاتی۔"

دوسری ملازمہ نے پہلی سے کہا

"رات کو خبر آئی تھی اس لڑکی کی ماں کے مرنے کی۔۔ مگر سردار بی بی نے ناہید کو اس لڑکی کو بتانے سے منع کر دیا۔۔ بھئی خون بہا میں آئی لڑکی ہے پچھلوں سے کیا تعلق۔۔"

وہ ملازمہ جانے اور کیا کیا کہہ رہی تھی مگر حُرّہ تو سنتے ہی سکتے میں آگئی

صدمے کی وجہ سے وہ کچھ بول ہی نہ سکی تھی غم ہی اتنا بڑا تھا کہ دنیا میں ایک واحد ماں ہی تو تھی اس کی اب وہ بھی نہ رہی تھی

وہ وہیں باورچی خانے کے دروازے کے پاس بیٹھتی چلی گئی جب اندر کھڑی ملازمہ کی نگاہ حُرّہ پر پڑی وہ فوراً لپک کر اس کے قریب آئی

"تت تم۔۔؟ دھو لیے کپڑے۔۔؟ یہاں کک کیوں بیٹھی ہو۔۔؟"

www.novelsclubb.com

حُرّہ کا بے حس و حرکت وجود اور خشک آنکھیں دیکھ کر ملازمہ کے تو جیسے اوسان خطا ہو گئے گھبراہٹ کے باعث ہکلا کر بول رہی تھی مگر حُرّہ کے کچھ جواب نہ دینے پر اس نے حُرّہ کو بازوؤں سے تھام کر جھنجھوڑا تو چند پل حُرّہ نے اسے ساکن آنکھوں سے دیکھا پھر آہستہ آہستہ جب حواس میں آئی تو آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے اور رونے میں شدت آ گئی حُرّہ بلند آواز میں چلانے لگی آخر غم ہی ایسا تھا

"ماں۔۔مم میری ماں۔۔ نہیں ہو سکتا ایسا۔۔مجھے جانے دو۔۔مم ماں۔۔"

حُرّہ بلند آواز میں روتے ہوئے اٹھنے لگی

"سنبھالو خود کو۔۔ہوش کرو۔۔جانتی ہو نا حویلی سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالنے دیں گے تمہیں۔۔اور زیادہ ظلم کریں گے تم پر خاموش ہو جاؤ۔۔"

ملازمہ نے حُرّہ کو شدت سے روتے دیکھتے ہوئے معاملے کی سنگینی کا احساس دلایا

"ظالم۔۔بے رحم لوگ۔۔خدا کے قہر سے نہیں ڈرتے یہ لوگ۔۔میرے خدا بنے بیٹھے ہیں۔۔مر گئی ناماں میری۔۔ایک بار جانے دیتے تو کیا تھا۔۔مگر رحم نہیں آیا انہیں۔۔ظالم۔۔ گھٹیا۔۔"

حُرّہ صدمے سی کیفیت میں چیختی چلاتی جانے کیا کیا بول رہی تھی اسے خود بھی خبر نہیں تھی جب اسے مزید بولنے سے روکنے کے لیے ملازمہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر نفی میں سر ہلایا

"ہوش میں آؤ۔۔مر گئی ماں تو فاتحہ پڑھ لوں تم انہیں اور سوگ منالو صبح تک۔۔ مگر چیخو مت۔۔رحم کرو خود پر اور ہمارے اوپر۔۔میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں سردار شیر دل جان سے ماردیں گے۔۔اور تمہاری یہ آہ و بکا سن کر مزید ظلم ہو گا تم پر۔۔رحم کروا اپنے آپ پر۔۔جاؤ اپنے کمرے میں۔۔"

www.novelsclubb.com

ملازمہ اس کے بازو تھامے اسے سنجیدگی سے مگر سختی سے سمجھا رہی تھی اور پھر ایک پلیٹ میں روٹی سالن اور پانی کا گلاس رکھ کر حُرّہ کو ساتھ لیے سب کی نظروں سے بچ کر کمرے کی جانب بڑھی

حُرّہ کو کمرے میں چٹائی پر بیٹھا کر ٹرے ایک طرف رکھ کر ایک نظر ہمدردی سے حُرّہ کو دیکھ کر دروازہ بند کرتی چلی گئی جبکہ آج ہوئے نقصان پر حُرّہ رونے لگی وہ اس طرح تڑپ کر رو رہی تھی کہ اگر کوئی پتھر دل بھی اسے اس طرح سسکتے دیکھ لیتا تو یقیناً کچھ رحم تو آجاتا آج اس نے دنیا میں اپنا سب سے زیادہ پیارا رشتہ کھو دیا تھا آج اس کمرے میں وہ روتی چیختی سسکتی رہی تھی ماں کے آخری وقت پر ان کے پاس نہ ہونا، جانے تایا تائی نے کیا سلوک کیا ہوگا ماں کا آخری دیدار نہ کرنے دینا بھی تو ایک ظلم تھا جو اس کے ساتھ ہوا تھا

www.novelsclubb.com

//////////////////////////////

عباس اپنے کمرے میں داخل ہوا تو کمرا بلکل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا لائٹ آن کر کے اس نے دروازہ لاکڈ کیا اور سیاہ جیکٹ اتار کر بیڈ پر پھینکی اور طیش کے عالم میں ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار پر مارنے لگا بار بار ایس پی احمد کا میسج کی تحریر اس کی آنکھوں کے سامنے آ کر اسے بے قابو کر رہی تھی اور مزید طیش میں لے آئی تھی ایک مرتبہ دو مرتبہ تین مرتبہ اور جب چوتھی مرتبہ مارنے لگا تو جیب میں موجود موبائل پھر سے وائبریٹ ہوا اس نے اس بار فوراً موبائل نکالا اور بغیر سکرین پر نام دیکھے کان سے لگا لیا

"یہ سب کیسے ہوا ایس پی۔۔؟ وہ کیسے مر گیا۔۔؟"

دوسری طرف سے کچھ بولنے سے پہلے عباس نے بے چینی سے اپنی بھاری آواز میں پوچھا

"وعلیکم السلام۔۔"

www.novelsclubb.com

دوسری جانب سے سلام کیا گیا تھا عباس نے اپنے بالوں میں انگلیاں پھنستاتے ہوئے آنکھیں بلند کر کے سلام کا جواب دیا اور پھر آنکھیں کھول کر قدم قدم چلتا صوفے پر آبیٹھا اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر پھر سے آنکھیں موند لیں

"ہاں حویلی میں ہی ہوں۔۔"

عباس نے آنکھیں موندے ہی جواب دیا اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ایس پی احمد کو کچھ معلوم نہیں پڑا

"میں ٹھیک ہوں۔۔ تم بتاؤ جو میں پوچھ رہا ہوں۔۔؟"

دوسری جانب سے شاید اس کا حال احوال پوچھا گیا تھا جس کا جواب دے کر عباس نے ذرا سا جھک کر ایک ہاتھ سے اپنے جوتے اتارے اور پھر شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"احمد میں نے اسے اتنا نہیں مارا تھا کہ وہ مر جاتا۔۔ تم اس بات کو سیریس لو یار۔۔ کوئی ایسا ہے جس نے تمہاری ناک کے نیچے اس کا قتل کیا ہے۔۔"

اب وہ مکمل فون کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور سنجیدگی سے کہنے لگا پھر بغیر کوئی بات سنے کال کاٹ کر موبائل سامنے پڑے میز پر پٹخ دیا

تین قاتلوں میں سے جو ایک پکڑا گیا تھا اب جیل میں وہ مردہ حالت میں پایا گیا تھا ابھی تو وہ جیل سے ہی آرہا تھا تب تو وہ قاتل محض بے ہوش ہوا تھا پھر اس کے حویلی پہنچنے سے پہلے وہ کیسے مر سکتا ہے جب نورے اس سے بات کر رہی تھی اس وقت اس نے ایس پی کی کال کاٹ دی تھی اور صرف میسیج پڑھا تھا جسے پڑھ کر جانے کیسے اس نے خود پر ضبط کیا تھا اب کمرے میں آکر اس کا دل کر رہا تھا ہر چیز تہس نہس کر دے

کچھ دیر سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر بیٹھا رہا اور پھر صوفے سے اٹھ کر اس نے اپنی شرٹ اتاری اور الماری کی جانب بڑھا الماری کا پٹ کھول کر ٹراؤزر اور شرٹ

www.novelsclubb.com

نکالی اور واشروم میں چلا گیا تھوڑی دیر بعد جب وہ نہا کر واپس آیا تو ڈریسنگ ٹیبل کے دراز سے رومال نکالا اور اپنے سر پر باندھا اور پھر الماری سے مصلہ لے کر بچھایا نماز ادا کرنے کے بعد جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

عباس جیسا اٹھائیس سال کا مرد اس وقت اپنے خالق کے سامنے بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا آنکھیں اشک بار تھیں جبکہ لب ساکن تھے

"میرے مالک یہ کیسی آزمائش ہے۔۔اتنا بڑا امتحان۔۔میں اس قابل تو نہیں تھا۔۔ کیوں عزت لوٹی گئی میری بہن کی۔۔ نہیں برداشت ہو رہی یہ بات مجھ سے۔۔ کیسے صبر کرو۔۔میرے مالک۔۔کیسے صبر کرو۔۔دیمک کی طرح کاٹ رہی ہے یہ بات مجھے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

گاؤں کا سردار اپنے مالک سے ہمکلام تھا کہ جیسے اس کا حکم تھا

عباس وکیل ہونے کے باعث زیادہ تر شہر میں ہی اپنے بنگلے میں رہائش پذیر رہتا تھا حویلی بیس پچیس دن بعد ہی چکر لگتا تھا اس دوران جب عابی والا سانحہ ہوا تو وہ

کورٹ میں کسی کیس کے سلسلے میں موجود تھا یہ الم ناک خبر سن کر ہر چیز چھوڑ کر گاؤں کے لیے روانہ ہوا تھا بہن کو سپرد خاک کرنے کے بعد عباس ایک پل چین سے نہیں بیٹھا تھا اور جیسے جیسے وہ اپنے ایس پی دوست کی مدد سے تحقیق کر رہا تھا اسے کافی کچھ پتا چلا اس دوران اس کا نکاح بھی ہوا مگر اسے اس وقت کسی بات یا کسی چیز سے فرق نہیں پڑ رہا تھا ابھی فقط اسے اپنی بہن کے قاتلوں کو انجام تک پہنچانا تھا

"میرے مالک۔۔مجھے سکون دے۔۔میرا دل پھٹ رہا ہے۔۔میں نے تو آج تک کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا پھر میری بہن کے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔۔"

ابھی عباس نم آنکھوں سے خالق کے ساتھ ہمکلام تھا کہ موبائل کے بجنے پر مصلہ سمیٹ کر موبائل کان سے لگایا

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔احمد بولو۔۔؟"

فون کان سے لگائے وہ پوچھنے لگا

"ہمم اچھا۔۔ میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کوئی قریبی ہے۔۔ خیر تم اپنی کوشش جاری رکھو۔۔ میں کل پھر آؤں گا۔۔۔

"تم دیکھنا میں نہیں چھوڑوں گا کسی کو بھی۔۔ آگ لگادو گا سب کو۔۔ ختم کردو گا۔۔
"

دوسری جانب کی گئی بات کے جواب میں عباس نے گرجدار آواز میں کہا اور موبائل بیڈ پر پھینک کر خود بھی بیڈ پر ڈھے گیا اور نم آنکھیں موندلیں

///////////////////////////////

جانے رات اس نے کیسے گزاری تھی کب تک روتی رہی تھی، سسکتی رہی تھی، کبھی ماں کو پکارتی رہی، کبھی اپنے بابا کو یاد کرکے دھاڑیں مار کر روتی رہی، کبھی تایا تائی کی کیں گئیں زیادتی یاد آتی رہیں، کبھی ہر بار دل مارنا یاد آتا رہا، کبھی خواہشات کا دل میں دبانا یاد آرہا تھا تو کبھی خون بہا میں آئی ہوئی لڑکی کا اعزاز یاد آرہا تھا، کبھی سردار بی بی کی حقارت اور نفرت انگیز رویہ یاد آرہا تھا تو کبھی ناہید کا تشدد، کبھی

نورے کی بے چین اور اضطرابی کیفیت یاد آ رہی تھی، تو کبھی نام کے شوہر کی بے خبری، کبھی ماں کا بچھڑنا یاد آ رہا تھا تو کبھی ماں کو آخری بار نہ دیکھنے کا افسوس ہو رہا تھا

انسانی فطرت ہے جب ایک دکھ ملتا ہے تو پچھلے سارے دکھ بھی تازے ہو جاتے ہیں کچھ یہی معاملہ حُرّہ کے ساتھ بھی ہوا تھا آج تو ہر تکلیف، ہر اذیت یاد آ رہی تھی وجود پر تو زخم تھے ہی اس کے اب روح ہی چھلنی تھی دکھ اتنے تھے کہ کبھی کبھی روتے ہوئے اس کی سانس ہی رک جاتی تھی اس وقت وہ سمجھتی کہ شاید اب مشکل ٹلنے والی ہے مگر پھر سے جب سانسیں بحال ہوتیں تو حُرّہ کو سمجھ نہ آتی کہ زندگی بخشنے پر شکر ادا کرے یا موت نہ واقع ہونے پر افسوس کرے جب کوئی مرتا ہے تو لوگ اس کے لواحقین سے اظہار افسوس کرتے ہیں اور کوئی گلے لگا کر دلاسہ دیتا ہے تو کوئی صبر کی دعا

مگر ہائے افسوس کہ حُرّہ اپنی زندگی میں اس قدر تکلیفیں، رنجشیں، اذیتیں اور محرومیوں سے گزر چکی تھی کہ اب جینے کی آرزو مٹ چکی تھی جہاں اس کی عمر کی

لڑکیاں رنگوں سے بھرپور زندگی گزار رہی ہوتی ہیں اس عمر میں وہ فقط زمانے کی ستم ظریفی سہہ رہی تھی

جانے رات کے کس پہر وہ روتی، سسکتی زمین پر سر رکھے لیٹی تھی اور پھر نینداس کے حواس پر طاری ہوئی تھی پھر اسے کوئی ہوش نہ رہا صدمے کے باعث سر میں اور سارا دن مشقت بھرے کام کرنے کی وجہ سے جسم میں شدید درد کی لہریں اٹھ رہیں تھیں پھر اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اسے ہلا رہا ہے کچھ بول بھی رہا ہے مگر اس نے بہت کوشش کی آنکھیں کھولنے کی اور ہونٹ وا کرنے کی مگر نہ آنکھیں کھولنے کی سکت رہی نہ حلق سے آواز نکلی

معمول کے برخلاف صبح حُرّہ کو باورچی خانے میں نہ پا کر ناہید نے ملازمہ کو پتہ کرنے کا کہا

"یہ مہارانی ابھی تک آئی کیوں نہیں۔۔؟ لگتا ہے آج پھر اکڑ آگئی ہے اس میں۔۔ جا ذرا بولا کر لا اسے۔۔ آج تو ساری کی ساری اکڑ نکالتی ہوں میں اس کی۔۔"

ماتھے پر بل ڈالے ملازمہ کو کہا تو وہ بھاگتی ہوئی حُرّہ کے کمرے میں آئی دروازہ کھول کر دیکھا تو حُرّہ زمین پر سکڑی سمٹی گٹھڑی بنی پڑی تھی ملازمہ نے اسے ہلایا اسے پکارا مگر اس کا بخار میں تپتا وجود بے حس و حرکت تھا ملازمہ فوراً الٹے قدم ہولی

"وہ ناہید بی۔۔ وہ لڑکی تو بخار میں تپ رہی ہے۔۔ بے ہوش پڑی ہے۔۔ رنگ پیلا زرد ہو گیا ہے جی اس کا۔۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے مرنے کے قریب ہے۔۔"

ناہید حویلی کے صحن کی جانب بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے ہانپتی ہوئی ملازمہ آئی اور حُرّہ کی حالت کی بابت بتانے لگی

"اے کیا بکواس کر رہی ہے کل تک تو بلکل ٹھیک ٹھاک تھی۔۔ ایک رات میں کیا ہو گیا۔۔ تو رک میں خود جاتی ہوں۔۔ بہانے کر رہی ہو گی۔۔"

ناہید ملازمہ کی بات سنتے ہی اپنی کہتی ہوئی سٹور کی جانب بڑھی جب سردار بی بی کی آواز دینے پر اس کے قدم رک گئے

www.novelsclubb.com

"رہنے دے ناہید۔۔ایک دو دن چھوڑ دے اسے۔۔جب ٹھیک ہو جائے تو دو گنا کام کروانا اس سے۔۔"

سردار بی بی زینے اترتے ہوئے کرخت آواز میں کہہ رہیں تھیں

"جو حکم بی بی۔۔"

ان کی بات پر ناہید نے سر ہلایا جب وہ دوبارہ بولیں

"اور یہ بات یاد رکھی ناہید وہ مرنی نہیں چاہیے۔۔کیونکہ میں اسے اپنی نظروں کے سامنے سسکتا ہوا ہر پل دیکھنا چاہتی ہوں۔۔"

ان کے لہجے میں حقارت اور نفرت جھلک رہی تھی ناہید ان کی بات سمجھتی جی کہتی آگے بڑھ گئی

www.novelsclubb.com

حُرّہ کے کمرے میں حویلی کی حکیمہ کو لے کر گئی اس نے حُرّہ کی حالت دیکھ کر افسوس کا اظہار کیا مگر ناہید کے گھورنے پر سر جھکا گئی اور حُرّہ کے ماتھے پر حرارت کم کرنے کی غرض سے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے لگی

مگر دو دن وہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ رہی تھی اس دوران وہی حکیمہ اس کا علاج کرتی رہی جب کچھ کھانے پینے اور چلنے پھرنے کے قابل ہوئی تو حویلی سے بلاوا آ گیا

حُرّہ آنسو دل پر گراتی پھر سے اپنے معمول پر آ گئی یہ بات تو طے تھی اسے اپنے حصے کے غم مکمل کر کے ہی دنیا سے جانا تھا اور وہ بے حس بنی ایک نظر آسمان کی جانب سر اٹھا کر حسرت بھری نگاہ ڈال کر کام میں لگ گئی

//////////////////////////

www.novelsclubb.com

آج پھر وہ ساری رات بے چین رہا تھا نیند تو اسے اس سانحے کے بعد ویسے بھی نہیں آتی تھی اور پچھلے کچھ دن سے کیس میں الجھنے کے باعث وہ ٹھیک سے سو ہی نہیں پاتا تھا مگر آج حویلی میں تو اس کا دل عجیب طرح بے چین ہو رہا تھا کتنی ہی دیر بیڈ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے اٹھ کر کمرے میں چکر کاٹتا رہا مگر بے چینی اور بے سکونی بڑھتی ہی جا رہی تھی جب اضطرابی کیفیت برداشت سے باہر ہوئی تو عباس وضو کی غرض سے واشروم کی سمت بڑھا نماز شب پڑھ کر کچھ اضطرابی کیفیت کم ہوئی پھر کپڑے بدل کر اپنا لیپ ٹاپ اور کچھ کیسیز کی فائلز اٹھائیں اور پہلے کمرے سے نکلا پھر تیز تیز قدم اٹھاتا حویلی سے ہی نکل گیا اسے لگا تھا اتنے دن سے جو بے چینی ہے وہ شاید حویلی جا کر کچھ بہتر ہو جائے مگر پتہ نہیں کیوں حویلی میں تو وہ زیادہ بے چین ہو رہا تھا

اپنی گاڑی نکال کر اس نے کسی بھی گارڈ یا شہزاد کو ساتھ لینے کے بجائے خود گاڑی ڈرائیو کی اور شہر پہنچنے تک سورج نکل آیا تھا اپنے بنگلے میں پہنچ کر اس نے تھوڑا آرام کیا پھر فریش ہو کر ایس پی احمد کے پاس جا پہنچا جہاں ایس پی احمد کے علاوہ ان دونوں کا مشترکہ دوست عالیان بھی موجود تھا

www.novelsclubb.com

"عباس میرے بھائی۔۔ حوصلہ رکھ یار۔۔ تیرے جیسے صابر بندے کو اس طرح دیکھ کر دکھ ہوتا ہے یار مجھے۔۔ پلیز خود کو سنبھال۔۔"

گم سم بیٹھے عباس کو عالیان نے مخاطب کیا تو محض عباس سر ہلا کر پھر سے لیپ ٹاپ پر جھک گیا

احمد اور عالیان نے بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھا

" قاتل جلد مل جائیں گے ہمیں۔۔!"

احمد نے دھیمی آواز میں اسے تسلی دی

"کاٹ رہی ہے مجھے یہ بات میں اپنی بہن کی حفاظت نہ کر سکا۔۔"

عباس نے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نگاہیں جمائے ہوئے قرب کی کیفیت میں کہا جبکہ احمد اور عالیان اس کی آنکھوں کی نمی باخوبی دیکھ چکے تھے

www.novelsclubb.com

"خود کو قصوروار مت سمجھ یار۔۔تجھے ایسے دیکھ کر تکلیف ہو رہی ہے ہمیں۔۔تو ہم تینوں میں سب سے زیادہ حوصلے،ہمت والا، صبر والا بندہ ہے اور اب تجھے ایسے دیکھنا آسان نہیں ہے ہمارے لئے۔۔"

عالیان نے عباس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو عباس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"یہ دکھ ایسا ناسور ہے میری زندگی کا جو قبر تک میرے ساتھ جائے گا۔۔"

قرب سے کہتے ہوئے عباس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی

پھر کمرے کی فضاء میں خاموشی چھا گئی وہ دونوں جانتے تھے عباس جیسے غیرت مند مرد کے لیے اپنی بہن کے ساتھ ہوئے ظلم کے بعد کیا گزر رہی ہو گی یا شاید ہر محبت و پیار کرنے والے بھائی کا عباس جیسا ہی حال ہوتا ہو گا

وہ تینوں الگ الگ پیشے سے تعلق رکھتے تھے عباس وکالت، عالیان بزنس اور احمد ایس پی تھا وہ تینوں کالج کے زمانوں سے ایک دوسرے کے ساتھ تھے تینوں میں ایک بات مشترک تھی کہ تینوں محنتی بہت تھے امیر کبیر جاگیر دار ہونے کے باوجود عباس تعلیم حاصل کرنے کے بعد وکالت کے پیشے میں آیا جبکہ عالیان بھی رئیس باپ کا بیٹا تھا اور رئیسوں والے کچھ شوق اس میں بھی پائے جاتے جو کہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس اور احمد سے دوستی کے باوجود ہنوز قائم تھے احمد، عباس اور عالیان کی طرح امیر نہیں تھا مگر اپنی محنت کے باعث اچھے عہدے پر تھا

چار پانچ دن گزر گئے تھے اسے شہر آئے ہوئے وہ اپنے آفس میں اپنی کرسی پر براجمان، کیس کی فائل پر جھکا ملاحظہ فرما رہا تھا جب عالیان اور احمد اسے لنچ پر ساتھ لے جانے کے لیے آ پہنچے

فائیو اسٹار ہوٹل میں کھانے کے بعد جب تینوں بیٹھے باتوں میں مشغول تھے کہ اچانک عباس نے تھکاوٹ کے باعث کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں مگر اسے معلوم ہی نہیں پڑا اس کی آنکھ لگ گئی عالیان اور احمد، عباس کو آنکھیں موند کر لیٹا دیکھ کر دھیمی آواز میں باتیں کرنے لگے

www.novelsclubb.com

بمشکل تین سے چار منٹ بعد عباس یکدم آنکھیں کھول کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

"عباس تو ٹھیک۔۔۔؟"

احمد نے بے چینی سے پوچھا

"ہاں۔۔"

سرسری سا جواب دے کر اب عباس اپنے کالے کوٹ کے بٹن کو بند کرتا اپنا موبائل اور چابیاں میز سے اٹھا کر خود بھی اٹھا اور ان دونوں کو خدا حافظ کرتا ہوٹل سے نکل گیا

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے کچھ سوچ کر گاڑی اسٹارٹ کی اور حویلی کی سمت گاڑی بڑھانے لگا بہت آہستہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے جب وہ حویلی پہنچا تو ہر سو رات کی تاریکی چھا گئی تھی چوکیدار نے عباس کی گاڑی کو آتے دیکھ کر حویلی کو گیٹ کھول دیا عباس کو گاڑی سے نکلتا دیکھ کر سب گارڈز الرٹ ہو گئے عباس ایک سخت نگاہ گارڈز اور نوکروں پر ڈال کر آگے بڑھنے لگا جب شہزاد سرعت سے اس تک پہنچا

"چھوٹے سرکار میرے لیے کوئی حکم۔۔؟؟"

عباس کے پیچھے چلتے ہوئے شہزاد نے ہاتھ باندھے مؤدبانہ کہا تو عباس نے ہاتھ کے اشارے سے انکار کیا اور حویلی کے اندر چلا گیا

لاؤنج میں داخل ہوا تو اس وقت تقریباً حویلی کے تمام مکین وہاں موجود تھے چند ایک ملازم بھی سر جھکائے کھڑے تھے عباس کو آتا دیکھ کر سردار بی بی نے اٹھ کر اپنے بازو پھیلا لیے عباس ماں سے مل کر باپ سے ملا اور بلند آواز میں سلام کیا ناعمہ ہمدانی اور نورے نے ہلکا سا مسکرا کر اس کے سلام کا جواب دیا

"بیٹی کی جدائی برداشت کر لی میں نے۔۔ تمہارا کئی کئی دن حویلی سے دور رہنا نہیں سہا جاتا میرے شیر۔۔"

جب وہ سردار بی بی کے ساتھ براجمان ہوا تو وہ اس کے سینے سے لگتیں شکوہ کرنے لگیں

"آپ جانتی ہیں میرے سارے کام ہوتے ہی شہر میں ہیں۔۔اس لیے وقت نہیں ملتا۔۔"

عباس نے ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا تو وہ سر جھٹک کر رہ گئی

"سچ کہو نا کہ ماں سے زیادہ۔۔ شہر کی فضاء پسند ہے تمہیں۔۔"

سردار بی بی ایک مرتبہ پھر شکوہ کناں تھیں

"ماں مجھے آفس جانا ہوتا ہے۔۔اب روز روز تو میں اتنے لمبے سفر طے کرنے سے قاصر ہوں۔۔"

عباس نے صفائی دیتے ہوئے کہا جبکہ نورے کی دلکش نگاہیں عباس کی سمت ہی تھیں وہ نظروں کے ذریعے جیسے اسے دل میں اتار رہی تھی

"چھوڑ کیوں نہیں دیتے یہ سب۔۔ارے ہمیں کسی چیز کی کمی ہے کیا۔۔؟ ہماری نسلیں بیٹھ کر کھا سکتیں ہیں اتنے سرمائے تو ہیں ہمارے۔۔"

www.novelsclubb.com

اس مرتبہ سردار شیر دل نے بیٹے کو کہا جبکہ ان کی بات پر عباس سرد آہ بھر کر رہ گیا بیشک یہ لمبی بحث تھیں اور عباس کو بحث سے چڑ تھی اسی لیے خاموش ہونے میں ہی بہتری جانی

"اے ناہید۔۔دستر خوان لگا۔۔پتہ نہیں کچھ کھایا بھی ہے میرے بیٹے نے۔۔"

کچھ دیر بعد سردار بی بی نے کچھ فاصلے پر کھڑی ناہید کو مخاطب کیا

"میں کھانا نہیں کھاؤں گا کیونکہ لنچ کافی لیٹ کیا تھا میں نے۔۔بس چائے بھجوا دیجیئے میرے کمرے میں۔۔"

ماں کو دیکھتے ہوئے عباس نے آہستگی سے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا

"ٹھیک ہے میرے شیر تم آرام کرو چائے بھجواتی ہوں میں۔۔!"

سردار بی بی نے اپنے بیٹے کو دل میں ہزاروں دعائیں دیتے ہوئے کہا جبکہ عباس سر ہلاتا لاؤنج سے نکل کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

"اے ناہید اس لڑکی کو بولا۔۔"

عباس کے جانے کے بعد سردار بی بی نے پھر سے ناہید کو حکم دیا اور پھر اگلے دو منٹوں میں حُرّہ سر جھکائے ان کے سامنے کھڑی تھی

"اے لڑکی چائے بنا کر لے کر جا سردار کے لیے۔۔"

دماغ میں چلتی سازش کے تحت انہوں نے حُرّہ پر حکم صادر کیا جسے سنتے ہی حُرّہ کی آنکھیں خوف کے باعث پھیل گئیں جبکہ نورے نے بے یقینی سے سردار بی بی کو دیکھا

"اسے مت بھیجو۔۔! وہ پہلے ہی آج کل غصے میں رہتا ہے۔۔اسے دیکھ کر پتہ نہیں کیا کر بیٹھے۔۔"

www.novelsclubb.com

سردار شیر دل نے حقارت سے چادر میں اچھی طرح لپٹی ہوئی حُرّہ کو دیکھتے ہوئے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردار بی بی یہی تو چاہتیں تھیں کہ عباس اپنا غصہ اس لڑکی پر نکالے تاکہ ان کے دل کو سکون پہنچے اور شاید عباس بھی اپنی بھڑاس نکالے وہ جانتی تھی عباس کو غصہ بہت کم آتا ہے مگر جب آتا ہے تو وہ کسی کو نہیں بخشتا تھا اور آج کل تو وہ جس ذہنی پریشانی سے گزر رہا تھا اس دوران گارڈز اور ملازمین بھی اس کے عتاب کا شکار ہو رہے تھے پھر یہ لڑکی کیسے بچ سکتی تھی

"ہممم۔۔"

سردار شیر دل کی بات سے انکار بھی وہ نہیں کر سکتی تھیں اس لیے خاموش ہو گئیں جبکہ سردار شیر دل اٹھ کھڑے ہوئے اور لاؤنج سے نکل گئے

"ناہید تم دے آؤ عباس کو چائے۔۔اور تم لڑکی پاؤں دباؤ میرے"

www.novelsclubb.com

ان کے جاتے ہی سردار بی بی نے پہلے ناہید کو کہا اور پھر حُرّہ کو حکم دیا حُرّہ دل میں شکر ادا کرتی سردار بی بی کے پاس آئی اور فرش پر بیٹھ کر ان کے پاؤں دبانے لگی

///////////////////////////

وہ کمرے میں آنے کے بعد اپنا سیاہ کوٹ اتارنے کے بعد صوفے پر ٹیک لگا کر آنکھیں موند کر بیٹھا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی

"کون۔۔؟"

آنکھیں بند کیے ہی اس نے سرد انداز میں پوچھا

"مم میں۔۔نن ناہید۔۔چائے لے کر آئیں ہوں سرکار۔۔"

عباس کی کرخت آواز سن کر ناہید بمشکل بول سکی

"آجاؤ۔۔!"

ہنوز آنکھیں موندے اس نے اجازت دی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی ناہید نے عباس کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا وہ جلدی جلدی میز پر چائے کا کپ رکھ کر جانے لگی

www.novelsclubb.com

"اس لڑکی کو بھیجو میرے کمرے میں۔۔"

ہنوز آنکھیں بند کیے اس نے کمرے کے وسط میں کھڑی ناہید کو اپنی مخصوص بھاری آواز میں حکم دیا تو ناہید ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"کک کون سی لڑکی سرکار۔۔؟؟"

عباس کی بند آنکھوں کو دیکھتی ناہید نے ناسمجھی سے پوچھا اس کی بات پر عباس نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

"اوہ وہ خون بہا میں آئی لڑکی۔۔؟"

عباس کو آنکھیں کھولتا دیکھ کر ناہید کی زبان سے پھسلا جوابًا عباس نے اسے سخت نگاہوں سے دیکھا تو ناہید کانپ گئی

"جج جی جو حکم سرکار۔۔ مم میں ابھی لے کر آتی ہوں اسے۔۔"

www.novelsclubb.com

سر جھکا کر ناہید بولی اور الٹے قدموں کمرے سے باہر نکلی تقریباً بھاگتی ہوئی وہ لاؤنج میں پہنچی جہاں سردار بی بی نورے سے بہت پیار سے بات کر رہیں تھیں

"اے تیرے پیچھے کون لگ گیا جو تو ہانپی پڑی ہے۔۔"

ناہید کو لاؤنج میں آتا دیکھ کر سردار بی بی نے قدموں میں بیٹھی حُرّہ کو ٹھوکر مارتے ہوئے پیچھے کیا اور ماتھے پہ بل ڈالے ناہید سے پوچھنے لگیں جو کہ زمین پر بیٹھی حُرّہ کو دیکھ رہی تھی

"وہ سردار بی بی۔۔ وہ جی اس لڑکی کو۔۔ چھوٹے سردار نے بلایا ہے۔۔"

وہ حُرّہ کی جانب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بولی تو لاؤنج میں سکوت چھا گیا سردار بی بی کے ماتھے پر شکن بڑھے جبکہ حُرّہ نے اپنی چادر کے پلو کو مٹھی میں جکڑ لیا اور نورے کی تو جیسے سانسیں رکنے لگیں

www.novelsclubb.com

"کیا بکواس کر رہی ہو یہ تم۔۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ چھوٹے سردار اس لڑکی کی شکل بھی دیکھنا گوارہ کریں۔۔"

نورے دل کو قابو کرتی غصے میں ناہید کو دیکھتی غرائی اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا

"ہماری مجال کہ ہم کچھ اپنے پاس سے کہیں چھوٹی بی بی۔۔ سرکار کے حکم کے غلام ہیں ہم۔۔"

ناہید نے ہاتھ باندھے ہوئے کہا تو ناعمہ ہمدانی نے بیٹی کے ہاتھ کو تھام کر خاموش ہونے کا اشارہ کیا

www.novelsclubb.com

"نورے سنبھالو خود کو۔۔!"

"نورے میری جان۔۔ خود کو پریشان مت کرو۔۔ یقیناً عباس اس لڑکی کو اوقات میں ہی رکھے گا۔۔ خون بہا میں آئی کی حیثیت وہ اچھی طرح جانتا ہے۔۔ کبھی بیوی

کی حیثیت نہیں دے گا اسے۔۔یہ مرتے دم تک خون بہا میں آئی لڑکی ہی کہلائے گی ونی ہی رہے گی۔۔اور بہت جلد تم بنو گی ہمارے بیٹے کی دلہن تمہارے سے نسل بڑھے گی اس کی وہ یہ بات باخوبی جانتا ہے۔۔آخر کو سردار ہے وہ۔۔"

سردار بی بی، نورے کا سرخ چہرہ اور آنکھیں دیکھتی ہوئیں باقاعدہ حُرّہ کو جتاتے ہوئے بولیں تو حُرّہ کا جھکا سر مزید جھک گیا جبکہ نورے کو ان کی بات سن کر بھی تسلی نہیں ہوئی وہ تو کسی اور لڑکی کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی عباس کے ساتھ

"مگر سردار بی بی۔۔"

"نورے یقین رکھو بیٹا ہم پہ۔۔"

نورے کی بات کاٹ کر پھر سے سردار بی بی گویا ہوئیں تو نورے محض بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گئی

www.novelsclubb.com

"اے لڑکی سن۔۔اپنی حیثیت کبھی نہ بھولی۔۔اور اس بات پر زیادہ خوش مت ہو کہ سردار نے تجھے بلوایا ہے۔۔کیونکہ ونی مرتے دم تک ونی ہی رہتی ہے بیوی کی حیثیت تجھے کبھی نہیں ملے گی۔۔ تجھ جیسی خون بہا میں آئی ہوئی کے نصیب میں ایک آدھ رات ہی آتی ہے جو سائیوں کا دل بہلانے یا انتقام کی غرض سے بخشی جاتی ہیں۔۔اور فکر نہیں کرو نورے اول تو عباس اس جیسیوں کو منہ ہی نہیں لگاتا اور اگر لگا بھی لے تو اس کی حیثیت رکھیل سے زیادہ نہیں ہوگی اس کی زندگی میں ۔۔"

حُرّہ کو نفرت سے دیکھ کر کہتے ہوئے آخری بات انہوں نے نورے کو مخاطب کر کے کہی اور پھر ناہید کو اشارہ کیا ناہید نے حُرّہ کا بازو جکڑا اور اسے لے کر عباس کے کمرے کی سمت ہو لی جبکہ حُرّہ کپکپاتے ہوئے ناہید کے پیچھے چلنے لگی

"چادر صحیح سے لے اور خبردار اگر اپنی ادائیں دکھائیں تو نے سرکار کو۔۔"

www.novelsclubb.com

تیز تیز چلتے ناہید نے حُرّہ کا بازو سختی سے دبا کر دھمکی دی تو حُرّہ کی خوف کے باعث آنکھیں بھیگنے لگیں

"ان آنسوؤں سے سردار نہیں پگھلنے والے۔۔جان سے پیاری بہن مری ہے ان کی ۔۔ قاتل کے خاندان سے نفرت کرتے ہیں وہ۔۔ان کے سامنے آنسو بہانے کی غلطی مت کرنا۔۔"

اس بار رک کر حُرّہ کے بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے اس نے دھمکی دی تو حُرّہ آنسو صاف کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی عباس کے کمرے کے دروازے کے سامنے رک کر دستک دینے کے بعد وہ اجازت ملنے کا انتظار کرنے لگی

عباس چائے کے دو گھونٹ بھرنے کے بعد کپ میز پر رکھ کر ایک مرتبہ پھر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند کر اپنا سر ہاتھ کہ انگلیوں سے ہلکا ہلکا دبانے لگا جب کچھ دیر بعد دستک ہوئی

"آجاؤ۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرخت آواز میں آنے والے کو اجازت دی تو ناہید، حُرّہ کا بازو تھام کر اسے اپنے ساتھ لیے کمرے میں داخل ہوئی عباس ہنوز سر دباتے ہوئے آنکھیں بلند کیے بیٹھا تھا

"سرکار یہ آگئی ہے۔۔ کوئی اور حکم۔۔؟"

ناہید نے حُرّہ کا بازو چھوڑتے ہوئے نہایت ادب سے پوچھا جبکہ حُرّہ خوف کے مارے سر ہی نہیں اٹھا رہی تھی

"نہیں۔۔ جاؤ۔۔!"

عباس کے سرد انداز میں کہنے پر ناہید دروازے کی جانب مڑی اور کمرے سے نکل کر دروازہ بند کر دیا جبکہ حُرّہ کو اپنے جسم سے جان نکلتے ہوئے محسوس ہو رہا تھا چند پل کمرے میں خاموشی چھائی رہی تو حُرّہ نے لرزتی پلکوں کے جھالر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں سردار عباس ہمدانی آنکھیں بند کیے بیٹھا اپنا سر دبا رہا تھا کالی پینٹ، سفید شرٹ پہنے آستین کہنیوں تک موڑے، کسرتی جسامت اور سفید رنگت، سیاہ بال

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

داڑھی بڑھی ہوئی وہ ایک خوبصورت اور وجیہہ مرد تھا ایک پل کو حُرّہ کی نگاہ اس پر ٹھہر سی گئی دل کی دھڑکن معمول سے زیادہ تیز ہوئی تھی حُرّہ نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے فوراً نگاہیں جھکا لیں

چند پل سرکے تھے جب عباس نے بوجھل آنکھیں وا کیں اور نگاہوں کا رخ دروازے کے ساتھ چپکی حُرّہ کی جانب کیا

میلے سے کالے جوڑے میں کالی بڑی سی چادر سے اپنے آپ کو چھپائے سر جھکائے کھڑی وہ شاید کانپ رہی تھی چادر نے اس کا آدھا چہرہ بھی احاطے میں لیا ہوا تھا عباس اس کا سرسری سا جائزہ لے رہا تھا جبکہ حُرّہ عباس کی گہری نگاہوں سے مزید گھبرا گئی اور مزید چادر میں سمٹنے لگی

www.novelsclubb.com

"نام کیا ہے۔۔؟"

حُرّہ کی لرزتی پلکوں پر اپنی تھکان سے بوجھل آنکھیں جمائے اس نے سرد انداز میں پوچھا

"کک کس کا۔۔؟"

ہنوز آنکھیں جھکائے حُرّہ نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا اس کے لہجے میں ناسمجھی تھی درا صل عباس کی نگاہیں اسے گھبرانے پر مجبور کر رہیں تھی

"آپ کا۔۔!"

ہنوز سرد انداز میں پوچھا گیا حُرّہ کی غائب دماغی پر عباس کے ماتھے پر ایک لکیر ابھری تھی

"ح حُرّہ۔۔"

کپکپاتی آواز میں بولتے ہوئے حُرّہ نے اپنی چادر کو سر سے مزید ماتھے پر کیا عباس اس کی حرکت کو بغور دیکھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"حُرّہ۔۔! یہ کیسا نام ہے۔۔؟ کیا مطلب ہے حُرّہ کا۔۔؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نام واقعی عباس نے پہلی مرتبہ سنا تھا اس لیے اسے دلچسپی ہوئی جبکہ چند پل حُرّہ خاموش رہی عباس کو لگا اسے اپنے نام کا مطلب نہیں آتا اس لیے خاموش ہو گئی

"آزاد عورت۔۔!"

الفاظ ادا کرتے ہوئے حُرّہ کی آواز بھیگ گئی ناہید کی دھمکی یاد کرتے ہوئے اس نے بمشکل آنکھیں جھپکا کر اپنے آنسو نکلنے سے روکے

"حُرّہ مطلب۔۔آزاد عورت۔۔"

عباس نے دہراتے ہوئے تمسخرانہ ہنسی لبوں پر سجائی جبکہ اسی پل حُرّہ نے نگاہیں اٹھا کر عباس کو دیکھا عباس کا یوں ہنسنا وہ سمجھ گئی تھی کیونکہ وہ تو اس کی قید میں تھی اپنے نام کے بلکل الٹ

www.novelsclubb.com

"عمر کیا ہے۔۔؟"

حُرّہ کے وجود سے نگاہیں ہٹاتے ہوئے عباس نے اگلا سوال کیا

"انیس سال۔۔"

جواب دیتے ہوئے حُرّہ نے پھر سے نگاہیں جھکالیں جبکہ عباس نے پھر سے نگاہوں کارخ حُرّہ کی جانب کیااور اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھااسے وہ کم عمر لگ رہی تھی

"پڑھتی تھی۔۔؟"

عباس کے 'تھی' کہنے پر حُرّہ نے چونک کر اسے دیکھا

"جج جی۔۔"

وہ صحیح ہی تو کہہ رہاتھااب کہاں وہ پڑھ سکے گی

"کیا۔۔؟"

"بی اے۔۔!"

www.novelsclubb.com

عباس کے اگلے سوال پر حُرّہ نے جواب دیا تو عباس چند پل خاموش رہا جبکہ حُرّہ بھی سر اور نگاہیں جھکائے کھڑی رہی اسے عباس کا یوں سوال پہ سوال کرنا عجیب لگ رہا تھا اور پھر اس کا انداز اتنا سرد تھا اور نگاہیں اتنی گہری تھیں کہ حُرّہ دل میں خدا سے رحم کی دعائیں مانگنے لگی

"یہاں آئیں۔۔!"

عباس نے حکمیہ انداز میں کہتے ہوئے آنکھیں موند لیں جبکہ عباس کے حکم پر حُرّہ لرز گئی مگر ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا اس کے پاس تبھی مردہ چال چلتی عباس کے قریب پہنچی

"بیٹھیں۔۔!"

www.novelsclubb.com

ہنوز آنکھیں موندے عباس نے اگلا حکم دیا تو حُرّہ لرزتے ہوئے عباس کے قدموں میں بیٹھ گئی اسی پل عباس نے آنکھیں وا کیں حُرّہ کو اپنے قدموں میں بیٹھے دیکھ کر ماتھے پر بلوں میں اضافہ ہوا اور سرعت سے ہاتھ بڑھا کر حُرّہ کی کلائی اپنے سخت

شکنجے میں لی اور اپنی جانب کھینچا اچانک افتاد پر حُرّہ کے حلق سے دبی دبی چیخ نکلی عباس کے سینے سے مس ہونے کے بعد وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے اور عباس کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ قائم کر گئی جبکہ لرزتا ہاتھ ابھی بھی عباس کے شکنجے میں تھا عباس ہنوز نگاہیں اس پر جمائے ہوئے تھا جب موبائل کی ٹون بجی

"میں حویلی میں ہوں۔۔"

کال اٹینڈ کرتے ہی دوسری جانب سے کچھ پوچھا گیا تھا جس کا جواب عباس نے دیتے ہوئے حُرّہ کو دیکھا جو کہ رخ موڑے شاید رو رہی تھی

"ٹھیک ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

دوسری جانب موجود عالیان نے اس کا حال پوچھا تھا یقیناً اسے عباس کی فکر تھی جبکہ عباس ایک ہاتھ سے موبائل کان سے لگائے دوسرے سے حُرّہ کی کلائی جکڑے ہوئے تھا

"دیکھ غم بھلانے کے دو طریقے ہیں ایک شراب اور دوسرا شباب، اور تو ان دونوں چیزوں سے فاصلہ رکھتا ہے۔۔ تبھی تیری یہ حالت ہے۔۔ میں نے تو تجھے کہا تھا ایک سپ لے گا تو سب بھول جائے گا۔۔ یا پھر ششش۔۔"

ابھی وہ آگے کچھ بولتا اس سے پہلے عباس نے کال کاٹ دی اور موبائل میز پر پٹخا اس کی اس حرکت پر حُرّہ کانپ گئی اور اپنی کلائی اس کی آہنی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ عباس کے دماغ میں عالیان کی باتیں گردش کر رہیں تھیں

"پلیز چھوڑ دیں مجھے۔۔"

حُرّہ کی لرزتی آواز پر عباس نے چونک کر اسے دیکھا پھر اپنے ہاتھ میں موجود اس کا ہاتھ دیکھا اگلے پل عباس نے اس کی کلائی چھوڑ دی اور اٹھ کھڑا ہوا دروازے کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے وہ اپنی شرٹ کر بٹن کھول رہا تھا جبکہ حُرّہ اپنی کلائی کو سہلاتی ہوئی پھٹی آنکھوں سے عباس کو اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھ رہی تھی عباس نے دروازہ لاکڈ کیا اور پھر سے حُرّہ کی جانب بڑھا اس دوران وہ اپنی شرٹ

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اتار چکا تھا صوفے سے چپکی حُرّہ کو اپنی باہوں میں لے کر جب وہ بیڈ پر لایا تو حُرّہ نفی میں سر ہلانے لگی

"نن نہیں۔۔پلیز زررر رحم کریں۔۔رحم کریں سرکار۔۔"

عباس کو اپنی چادر کھینچتے دیکھ کر حُرّہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ التجا کرنے لگی

"شششش سکون چاہیے فی الحال مجھے۔۔"

حُرّہ کے اپنے سینے سے ہاتھ ہٹا کر اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اس نے اس کا چہرہ اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھا

ہاتھ بڑھا کر لیمپ کی روشنی بھی بند کر دی کمرے میں تاریکی چھا گئی جبکہ حُرّہ نے مزاحمت کرنا بھی چھوڑ دی تو عباس نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیے حُرّہ نے ایک ہاتھ سے آنسو صاف کرتے ہوئے عباس کے سینے کے بالوں کو سختی سے پکڑ لیا اتنے دن میں پہلی بار عباس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا پھر کمرے میں خاموشی چھا گئی

//////////////////////////////

وہ عباس کی جانب سے رخ موڑے کروٹ لیے لیٹی ہوئی تھی مگر مسلسل اپنے گھنے لمبے سیاہ بالوں میں عباس کی انگلیوں کا لمس محسوس کر رہی تھی چند لمحوں پہلے اسی احساس کے تحت وہ بیدار ہوئی تھی مگر خفت کے باعث عباس کی جانب نہیں مڑ رہی تھی رات کو عباس نے اس سے پورے استحقاق سے اپنا تعلق بنالیا تھا وہ مزاحمت بھی نہ کر سکی تھی اسے محسوس ہو گیا تھا اس کی مزاحمت کسی کام کی نہیں ہو گی عباس کی آنکھوں میں وہ اس کا پختہ ارادہ دیکھ چکی تھی اور پھر وہ کون ہوتی تھی انکار کرنے والی، اس کا انکار کوئی حیثیت کہاں رکھتا تھا

ہاں دکھ ہوا تھا، بلکہ وہ گھبرا گئی تھی اس طرح اچانک سے عباس کا اس کی جانب قدم بڑھانا بلکہ اس کی تو روح کانپ گئی تھی یہ سوچتے ہوئے کہ عباس اس کے وجود سے اپنا جی بہلا رہا ہے پھر اس کے انداز میں اس قدر شدت تھی کہ حُرّہ نے مزاحمت

کرنا ہی چھوڑ دی تھی اسے عباس سے ڈر لگ رہا تھا وہ عباس کو طیش نہیں دلانا چاہتی تھی

اپنی طلب پوری کر کے جب وہ پر سکون ہو کر سو گیا تو پہلی مرتبہ حُرّہ تکیے میں منہ چھپا کر رو دی شاید یہ رونا ہی تو اس کی زندگی میں رہ گیا تھا سردار بی بی کی باتیں سوچ کر اس کا دل کر رہا تھا کہ عباس کو روک دے کیوں وہ اس کی رکھیل بنے کیونکہ جانتی تھی عباس محض دل بہلا رہا ہے بیوی تو اس کی نورے بنے گی نورے کا سوچ کر اسے جانے کیوں ملال ہوا تھا جانے انجانے میں اس کے باعث نورے کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی اور مگر ہر سوچ سے زیادہ تکلیف دہ یہ سوچ تھی کہ وہ چاہ کر بھی عباس کو نہ روک سکی کہ وہ استحقاق سے اس کے وجود کو حاصل کر چکا تھا

"حُرّہ۔۔!"

عباس کی نیند میں ڈوبی آواز سے حُرّہ کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا اور اس نے بیڈ شیٹ کو مٹھی میں سختی سے جکڑ لیا اسے لگ رہا تھا وہ اب کبھی بھی عباس کی آنکھوں میں نہیں

www.novelsclubb.com

دیکھ پائے گی رات کے بارے میں سوچ کر اب اس کا رنگ سرخ ہونے لگا سانسیں تیز ہو گئیں جب عباس نے پھر بو جھل آواز میں اسے پکارا

"حُرّہ۔۔!"

وہ حُرّہ کی پشت پر بکھرے بالوں کو ہٹاتا اب اپنی انگشت شہادت اس کی کمر پر پھیرنے لگا حُرّہ کا وجود اس کے نرم لمس پر کانپ گیا مگر ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی رخ عباس کی سمت موڑنے کی

عباس جانتا تھا حُرّہ بیدار ہو چکی ہے مگر حُرّہ کا اس کی پکار پر جواب نہ دینا بھی اسے شدت سے محسوس ہوا تھا وہ اس کی دلی کیفیت سمجھ رہا تھا کہ یوں اچانک سب ہوا تو حُرّہ کے دل میں اس کے لیے ڈر بیٹھ گیا تھا گہرا سانس خارج کرتے ہوئے ایک ہاتھ حُرّہ کی کمر کے نیچے سے نکال کر وہ حُرّہ کو سیدھا کرتا ہوا اس پر جھکا جبکہ حُرّہ، عباس کے اس طرح اسے سختی سے جکڑنے اور پھر پورا جھکنے پر سہم گئی اور سختی سے آنکھیں میچ گئی

www.novelsclubb.com

"غصہ ہیں مجھ پہ۔۔؟"

اپنا چہرہ حُرّہ کے چہرے کے بے حد قریب کرتے ہوئے وہ لیمپ کی مدھم روشنی میں اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا بات کرتے ہوئے اس کے دہکتے لب حُرّہ کے سرخ رخسار سے مس ہوئے

"نن نہیں۔۔"

عباس کی ہوش اڑا دینے والی قربت وہ رات سے کس طرح سہہ رہی تھی یہ وہ جانتی تھی ابھی بھی اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا عباس پوری طرح اس کے وجود پر قابض تھا کہ بمشکل اس کے حلق سے دھیمی سی آواز نکلی مگر آنکھیں ہنوز سختی سے میچی ہوئیں تھیں

www.novelsclubb.com

"پھر ناراض ہیں۔۔؟؟"

اس کی بند آنکھوں سے نکلتے موتیوں کو اپنے لبوں سے چنتے ہوئے وہ پھر سے پوچھ رہا تھا جبکہ حُرّہ اس کا نرم لمس اپنی آنکھوں پر محسوس کر کے سسک اٹھی

"نن نہیں۔۔!"

کپکپاتے لبوں سے بمشکل وہ بول پائی

"پھر یہ آنسو کیسے۔۔؟"

عباس اب اس کے برابر لیٹتے ہوئے پوچھ رہا تھا کہ حُرّہ نے عباس کے پیچھے ہٹتے ہی رخ موڑنا چاہا جب عباس نے اس کا ارادہ سمجھتے ہوئے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا دیا چند لمحوں بعد حُرّہ اس کے سینے کے بالوں کی چبھن اپنے چہرے پر محسوس کرتی پیچھے ہونے کی کوشش کی عباس نے مسکرا کے اسے جدا کیا مگر حُرّہ تکیے میں منہ چھپا کر خفت مٹانے لگی

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔!"

www.novelsclubb.com

اس بار عباس نے آواز میں تھوڑی سختی آتے ہوئے پوچھا تو حُرّہ اس کی بلند آواز سن کر لرز گئی

"ج ج جی۔۔؟؟"

حُرّہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بولے آنکھیں جھکائے مدھم سا بولی

"کل رات جو ہوا اس پر دکھ کے آنسو بہا رہیں ہیں۔۔؟"

نہایت سرد مہری سے پوچھا گیا کہ حُرّہ نے بے ساختہ نگاہ عباس کی جانب کی

"نن نہیں ااایسا تت تو نہیں ہے۔۔"

عباس کا سخت لب ولہجہ حُرّہ کو سہمنے پر مجبور کر گیا لفظ بمشکل اس کے حلق سے نکلے تھے

www.novelsclubb.com

"کیا چاہتی ہیں آپ کہ رات کے لیے میں شرمندہ ہو کر معافی مانگو۔۔؟؟"

حُرّہ کے کان میں موجود چھوٹی سی بالی کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے حرکت دیتے ہوئے وہ نگاہیں حُرّہ کی سہمی ہوئی آنکھوں پر جمائے پوچھ رہا تھا

"نن نہیں۔۔!"

حُرّہ بمشکل سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے بول سکی

"ہممم"

"فی الحال آپ کے لیے اتنا جاننا ضروری ہے کہ میں بہک کر آپ کے قریب نہیں آیا تھا۔۔ بلکہ بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا تھا میں نے۔۔"

وہ حُرّہ کی دلی کیفیت جانتا تھا اس لیے اسے سمجھاتا ہوا بولا جبکہ حُرّہ کو اس کی بات کچھ خاص سمجھ نہیں آئی تھی مگر خاموش رہی

"آپ کے وجود پر یہ زخم کیسے۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

حُرّہ کے بازوؤں اور چہرے پر انگلیوں کے سرخ نشان اور کہیں نیلے پڑتے نشان دیکھ کر تورات کو ہی عباس کو شدید غصہ آیا تھا وہ کچھ کچھ تو معاملے کو سمجھ رہا تھا مگر جو سمجھ آرہا تھا وہ کافی تکلیف دہ تھا جبکہ عباس کے سوال پر حُرّہ کا رنگ زرد پڑا تھا

"کس نے کیا ہے یہ سب۔۔؟"

حُرّہ کے چہرے پر نرمی سے انگلی پھرتے ہوئے وہ پوچھ رہا تھا جبکہ حُرّہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا جواب دے اس سے پہلے عباس ایک مرتبہ پھر پوچھتا کہ دروازے پر دستک ہوئی اور مسلسل دستک ہونے پر عباس جھنجھلا کر اٹھا اور حُرّہ پر کمفرٹر اوڑھا اور خود پاس پڑی شرٹ پہنتا ہوا بٹن بند کرتا دروازے کی جانب بڑھا جبکہ حُرّہ چہرہ بھی کمفرٹر میں چھپا گئی جانے کون ہو گا دروازے پہ اور اس طرح دیکھ کر کیا سوچے گا یہ سوچتے ہی حُرّہ کا دل گھبرا گیا

"یہ کیا طریقہ ہے۔۔؟؟ جب دروازہ نہیں کھل رہا تو خاموشی سے واپس مڑ جاؤ۔۔ ڈھٹائی سے کھڑے رہنے کا کیا مقصد ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

دروازہ کھول کر ناہید کو سامنے دیکھ کر تو عباس کو شدید غصہ آیا خاصی بلند آواز میں وہ چلایا تھا جبکہ ناہید، عباس کے چنگھاڑنے پر کانپ کر دو قدم پیچھے ہوئی

"وووہ سرکار معاف کردیں وہ جی۔۔ سردار بی بی آپ کو ناشتے کے لیے بُلا رہے ہیں ۔۔"

ناہید نے دونوں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتے ہوئے کہا

"ہمم۔۔ ٹھیک ہے جاؤ۔۔!"

درشتی سے کہتے ہوئے عباس نے دروازہ اُس کے منہ پر بند کر دیا جب مڑا تو حُرّہ کو کمفرٹر میں چھپا دیکھ کر اس کے سپاٹ چہرے پر تبسم بکھرا

"میں شاور لینے جا رہا ہوں۔۔ ناشتہ یہاں نہیں کر پاؤں گا۔۔ کیونکہ لیٹ ہو گیا ہوں میں آج میرے کیس کی ہئیرنگ ہے۔۔ آپ فریش ہو کر ناشتہ کر لیجئے گا۔۔ جلد حویلی آنے کی کوشش کروں گا۔۔"

www.novelsclubb.com

الماری سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے اس نے خاصی بلند آواز میں کہا اور پھر ایک مسکراتی نگاہ حُرّہ کے چھپے ہوئے وجود پر ڈال کر واشروم کی سمت بڑھ گیا جبکہ حُرّہ کو جب یقین ہو گیا ہے اب عباس روم میں نہیں ہے تو چہرے سے کمفرٹر ہٹایا اور کپڑے درست کرتی بیڈ سے اتری قریب پڑی ہوئی چادر کو اٹھا کر اپنے اوپر اچھی طرح اوڑھا اور ایک نظر واشروم کے بند دروازے کو دیکھ کر کمرے سے نکل گئی

///////////////////

رات اس نے آنکھوں میں گزاری تھی یہی سوچ بے چینی میں اضافہ کر رہی تھی کہ وہ لڑکی عباس کے پاس، اس کے کمرے میں موجود ہے کتنی دیر تو وہ کمرے میں بے چینی سے ٹہلتی رہی کئی مرتبہ کمرے سے نکلی مگر دروازے سے ہی واپس مڑ گئی

"نہیں عباس اسے بیوی کا درجہ نہیں دیں گے۔۔ وہ تو نگاہ اٹھا کر کسی لڑکی کو بھی نہیں دیکھتے کتنی بار میں نے نوٹ کیا ہے۔۔ وہ تو میرے سے بھی نظر جھکا کر بات کرتے ہیں۔۔ میرے حُسن کے آگے بھی بہکتے نہیں ہیں۔۔ پھر وہ عام سی لڑکی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر۔۔ مم مگر وہ لڑکی ان کے نکاح میں ہے۔۔ اگر۔۔ اگر عع عباس نے اسے۔۔ نن نہیں۔۔ میں نہیں برداشت کر پاؤں گی۔۔ میرے خدا میں کیا کروں۔۔"

دونوں ہاتھوں میں سر تھامے جانے وہ کیا کیا سوچ رہی تھی ساری رات اضطراب میں گزارنے کے بعد کچھ دیر سو پائی تھی آٹھ بجے معمول کے مطابق کمرے سے باہر نکلی تو ملازمہ سے حُرّہ کے بارے میں پوچھا

"وووہ۔۔ وہ لڑکی کہاں ہے۔۔"

اسے حُرّہ کا نام تو معلوم نہیں تھا سب کی طرح اس نے بھی 'لڑکی' کہا

"جی وہ تو ابھی چھوٹے سرکار کے کمرے میں ہی۔۔"

www.novelsclubb.com

ملازمہ اس کی بات سمجھتے ہوئے بولی

ابھی وہ بتا ہی رہی تھی جب اسے سردار بی بی کی پریشان آواز آئی

"ارے جا کر ناشتے کے لیے بلا کر لا سردار کو۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردار بی بی کو جب معلوم ہوا کہ حُرّہ ابھی تک عباس کے ساتھ ہے تو ان سے رہا نہیں گیا اور ناہید کو فوراً بھیجا جبکہ نورے کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا وہ شکستہ قدموں سے چلتے ہوئے اپنے کمرے میں آگئی

بچپن سے بچوں کے دل میں یہ نازک باتیں نہیں ڈالتے خاص کر لڑکیوں کے دلوں میں کیونکہ لڑکیوں کے دل بہت نازک ہوتے ہیں وہ ٹوٹ جاتی ہیں بکھر جاتی ہیں پھر ساری عمر دل میں یہ روگ رکھتی ہیں

ہر لڑکی خوش قسمت نہیں ہوتی کہ جسے ایسا ہمسفر ملے جو اس کے دل کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو جوڑنے کی صلاحیت اور ظرف رکھتا ہو

نورے ایسی غلطی کی منہ بولتی مثال ہے بچپن سے عباس کے ساتھ اس کا نام جوڑا گیا مگر یہ تو قسمت کے کھیل ہیں کی کس کے نصیب میں کون ہوتا ہے آپ کون ہوتے ہیں خدا کے کاموں میں دخل دینے والے

www.novelsclubb.com

جانے نورے کی زندگی آگے جا کر کیا موڑ لیتی ہے وہ نہیں جانتی تھی خاندانی اصولوں کے تحت وہ عباس کی دوسری بیوی کا مرتبہ حاصل کرتی ہے یا سخت اصولوں کے تحت ساری عمر اسی کے نام سے بندھ کر بے رنگ زندگی گزارتی ہے

///////////////////////////

وہ دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی مگر مسلسل عباس کا خیال اس کے ذہن میں گردش کر رہا تھا وہ گزری رات کے حصار سے ابھی نہیں نکل پائی تھی اپنے وجود پر عباس کا لمس اسے ابھی بھی محسوس ہو رہا تھا

"او بی بی۔۔ حویلی کی سردار بی بی بننے کے خواب دیکھنا بند کرو۔۔اور کھانے کی تیاری کرو۔۔ ختم کرو جلدی سے کام۔۔"

حُرّہ کو شیلف کے پاس کسی گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر ناہید پھنکاری تو حُرّہ یکدم خیالوں سے نکلی اور ناہید کا غصہ دیکھ کر سر جھٹکتی کھانا بنانے لگی

www.novelsclubb.com

"نہیں حُرّہ مت سوچو کچھ بھی۔۔یہ سب ایک جیسے ہیں۔۔بے رحم۔۔ظالم۔۔ سب کو اپنا اپنا مطلب پورا کرنا ہوتا ہے۔۔چھوٹے سردار نے بھی محض ضرورت پوری کرنی تھی سو کرلی۔۔اس سے زیادہ تمہارا وجود ان کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔"

دل میں خود سے مخاطب ہوتے ہوئے اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے اپنی سفید چادر کے پلو سے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے ایک گہرا سانس لیا اور اپنا دھیان عباس سے ہٹا کر کام میں لگا لیا کیونکہ اس نے اب امیدیں رکھنی ہی چھوڑ دیں تھیں دل میں کوئی خوش فہمی پال کر وہ خود اذیتی سے نہیں گزرنا چاہتی تھی پہلے ہی بڑی مشکل زندگی تھی اور پھر یہ بات بھی جانتی تھی کہ عباس کی زندگی میں نور پہلے سے موجود ہے اور یہاں سے آگے وہ خود نہیں سوچنا چاہتی تھی

//////////////////////////////

"نائمہ تم پریشان کیوں ہوتی ہو۔۔ کیا تمہیں ہم پر یا سردار صاحب پر یقین نہیں ہے ۔۔ کیا نورے صرف تمہاری بیٹی ہے۔۔؟؟ تم سے زیادہ فکر ہے سردار جی کو اس کی ۔۔"

سردار بی بی اور نائمہ اس وقت حویلی کے صحن میں بیٹھی دھیمی آواز میں باتیں کر رہیں تھیں نائمہ ہمدانی رات سے نورے کی بکھری حالت دیکھ کر کڑھ رہیں تھیں

"ایسی بات نہیں ہے۔۔ میں جانتی ہوں آپ دونوں نورے کو بیٹی کی طرح سمجھتے ہیں مگر۔۔ ایک بات آپ بتائیں سردار بی بی کے ایک عورت یہ کیسے برداشت کر سکتی ہے کہ۔۔ جس شخص کے ساتھ ہمیشہ سے اس کا نام جوڑا تھا اب کوئی دوسری زندگی میں آگئی ہے۔۔ اور پھر آپ نورے کو جانتی ہیں وہ کتنی حساس ہے۔۔ رو رو کے برا حال کیا ہوا ہے اس نے اپنا جب سے چھوٹے سردار کا نکاح ہوا ہے۔۔"

نائمہ چہرے پر پریشانی لیے کہہ رہیں تھیں

"میرا بس چلے تو اس لڑکی کا گلا دبا کر مار دوں۔۔ مگر سردار جی نے سختی سے کہا ہے کہ اس لڑکی کو زندہ رکھا جائے۔۔"

سردار بی بی لہجے میں حُرّہ کے لیے نفرت لیے بولیں تھیں جبکہ ان کی بات پر ناعمہ نے نفی میں سر ہلایا

"میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ اس لڑکی کو عباس چھوڑ دے۔۔"

ناعمہ نے کہا تو سردار بی بی نے ان کی بات کی نفی کی

"تم جانتی تو ہو خون بہا میں آئی لڑکیوں کو طلاق نہیں دے سکتے۔۔"

انہوں نے ماتھے پر بل ڈالے کہا وہ ناعمہ کو کیا بتاتی ان کو خود حُرّہ کا وجود برداشت نہیں تھا

www.novelsclubb.com

"زیادتی ہو رہی ہے میری بیٹی کے ساتھ۔۔"

انہوں نے بھیگی آواز میں کہا وہ جانتی تھیں کہ عباس اور نورے کا رشتہ بھی نہیں ختم ہو سکتا

"ہر گز زیادتی نہیں ہو گی نورے کے ساتھ۔۔ ہم بہت جلد اس کی شادی عباس سے کر دیں گے۔۔اور یہ بات تو تم جانتی ہو عباس اپنے باپ کی کوئی بات نہیں ٹالتا ۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے اس لڑکی کے ساتھ نکاح اس نے اپنی خوشی سے کیا ہے۔۔ نہیں۔۔ سردار جی نے زور دیا تھا اس پر۔۔ورنہ وہ کہاں کرتا۔۔"

سردار بی بی ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دیتے ہوئے بولیں تو ناعمہ ہمدانی نے خاموشی اختیار کر لی

"وہ مرد ہے وہ چار شادیاں بھی کر سکتا ہے۔۔ مگر جو حیثیت نورے کی ہے وہ اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔۔اور عباس جانتا ہے یہ بات۔۔ تم نہیں جانتی ہم تو خود چاہتے ہیں کہ بس جلد سے جلد نورے اور عباس کے بچے دیکھیں۔۔"

سردار بی بی پھر سے بولیں تھیں جبکہ ناعمہ محض سر ہلا کر رہ گئیں

//////////////////////////////

اسے کام نمٹاتے ہوئے رات ہو گئی تھی اپنے بنگلے میں آ کر وہ فریش ہو کر لیٹ گیا تھا آج سارا دن وقفے وقفے سے اسے حُرّہ کا خیال آتا رہا تھا ایک تو پہلے ہی وہ عابی والے حادثے کے بعد اتنے دنوں سے ذہنی اذیت سے گزر رہا تھا پھر جب اس لڑکی کا خیال آتا جس سے اس نے چند دن پہلے بابا کے کہنے پر نکاح کیا تھا تو مزید بے چینی ہونے لگتی اور پھر تو جیسے اس کی بے سکونی بڑھتی رہتی وہ اس دن حویلی گیا کوشش کے باوجود وہ اس لڑکی سے نہیں مل سکا شاید ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی مگر کبھی کبھی عالیان کے مذاق میں کی ہوئی باتیں اسے بے چین کرتی تھیں جب وہ کبھی کبھی شراب کا گلاس تھما کر لڑکی کے ساتھ رات گزارنے کا مشورہ دیتا تھا اس وقت تو وہ بھاگ جاتا تھا مگر سوچ حُرّہ کی جانب مبذول ہو جاتی تھی شاید اس لیے کہ وہ اس کی محرم تھی

www.novelsclubb.com

کل جب وہ ہوٹل میں احمد اور عالیان کے ساتھ لنچ کر رہا تھا تب بھی یکدم اسے اس لڑکی کا خیال آیا جس کے ساتھ اس کا بہت مضبوط رشتہ قائم ہو چکا تھا مگر وہ تو اس کا نام بھی فراموش کر چکا تھا اسی وقت اس نے حویلی جانے کا فیصلہ کیا گاڑی دھیمی رفتار سے چلائی کہ وہ مزید ہر پہلو سے سوچنا چاہتا تھا

پہلی نظر جب اس نے حُرّہ پر ڈالی تھی اسی وقت اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ اس سے ڈر رہی ہے حُرّہ نے خود کو چادر میں لپیٹا ہوا تھا آدھا چہرہ بھی وہ اس سے چھپا رہی تھی مگر چونکہ نکاح کی کشش تھی کہ کسی لڑکی کو ایک آنکھ نہ دیکھنے والا سامنے کھڑی لڑکی کو گہری نگاہوں سے پورے حق سے دیکھ رہا تھا دونوں نے ہی پہلی مرتبہ ایک دوسرے کو دیکھا تھا وہ ایک عام سے خاندان سے تعلق رکھتی تھی، پھر خون بہا میں آئی ہوئی تھی یہ ساری باتیں سمجھتے ہوئے وہ جان گیا تھا کہ حُرّہ کس قدر سہمی ہوئی تھی مگر وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا بے شک نکاح اس نے باپ کے کہنے پر کیا تھا مگر

www.novelsclubb.com

نکاح کرتے وقت اس نے دل میں خود سے عہد لیا تھا کہ اس لڑکی کے حقوق پورے کرے گا

حُرّہ کے جسم پر نیل کر نشان دیکھ کر اسے شدید غصہ آیا اس نے حُرّہ سے پوچھا بھی تھا مگر اس نے بتایا نہیں وہ واپس جا کر حُرّہ سے اس بارے میں مزید بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ بہت سی باتیں اسے پریشان کر رہیں تھیں

"آج چاند کہاں سے نکلا ہے احمد۔۔؟؟"

وہ رات کا کھانا کھانے کے بعد لاؤنج میں بیٹھا سوچوں میں گم تھا جب عالیان کی شرارت بھری آواز سے ہوش میں آیا اور اب آرام سے صوفے پر بیٹھتے احمد اور عالیان کو دیکھنے لگا یہ وہ دوست تھے جو اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑتے تھے

"مغرب سے۔۔"

احمد نے ٹی وی آن کرتے ہوئے عالیان کے مذاق کا حشر کرتے ہوئے کہا تو عباس مسکرانے لگا

"مجھے تو لگ رہا ہے جنوب سے نکلا ہے۔۔"

عالیان نے جانچتی نظروں سے عباس کو دیکھتے ہوئے کہا تو اس بار عباس نے اسے گھورا

"اوئے ٹی وی سے نظریں ہٹا کر دیکھ آج واقعی کچھ گڑبڑ ہے۔۔"

عالیان نے عباس کی گھوری کو نظرانداز کرتے ہوئے احمد سے ریموٹ لیتے ہوئے کہا تو اس نے ناسمجھی سے عالیان کو دیکھا عالیان نے فوراً ادھر ادھر دیکھا پھر صوفے کے نیچے دیکھا

"کیا ڈھونڈ رہا ہے۔۔؟"

اس بار عباس نے بھی ناسمجھی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"ناشراب کی بوتل نظر آرہی ہے ناشباب نظر آرہی ہے۔۔پھر یہ مسکراہٹیں۔۔ ؟؟کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔"

عالیان نے چہرے پر مصنوعی معصومیت سجائے عباس کو کہاتواس کی بات سمجھتے ہوئے بے اختیار عباس نے قہقہہ لگایااتنے دن بعد عباس کو کھل کر مسکراتے دیکھ کر عالیان اوراحمد دونوں ششدررہ گئے

"احمد تومان نہ مان۔۔ہمارا شریف بچہ غلط کاموں میں پڑ گیا ہے۔۔"

عالیان نے عباس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے احمد سے کہاتوعباس نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی

"عباس توٹھیک ہے نا۔۔؟"

www.novelsclubb.com

اس بار احمد نے پوچھااس کے لہجے میں پریشانی واضح تھی

"تم لوگوں کولگ رہاہے میں صدمے کی وجہ پاگل ہوگیاہوں۔۔؟"

عباس نے اس بار سنجیدگی سے پوچھا

"خدا تجھے ہمیشہ مسکراتا ہی رکھے یار۔۔ لیکن سب ٹھیک ہے نا۔۔؟"

احمد، عباس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اس بار سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"ہاں سب ٹھیک ہے۔۔"

عباس نے مختصر جواب دیا جبکہ عالیان ابھی بھی اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

"ہاں احمد سب کچھ زیادہ ہی ٹھیک لگ رہا ہے۔۔"

عالیان ابھی بھی باز نہ آیا تھا عباس نے اٹھ کر ایک مکہ اس ک کمر میں مارا

www.novelsclubb.com

"پہلے ہی میرا سر درد ہو رہا ہے۔۔ مزید دماغ نہ خراب کر میرا۔۔"

سنجیدگی سے کہتے ہوئے عباس نے ٹی وی کا ریموٹ ہاتھ میں لیا اور نیوز چینل لگا کر عالیان کے ساتھ بیٹھ گیا جبکہ عالیان کراہ کر رہ طیا

"چل میں تیرے لیے چائے بناتا ہوں۔۔"

احمد مسکراکر کہتا ہوا کچن کی جانب چل پڑا

"اصل شریف تو یہ بندہ ہے یار۔۔ جو چائے بنا کر دے رہا ہے۔۔ تیرے تو آج کل لچھن ٹھیک نہیں لگ رہے مجھے۔۔ نظر رکھنی پڑے گی۔۔"

عالیان بلند آواز میں بڑبڑا رہا تھا جبکہ عباس نے نظریں ٹی وی سکرین پر رکھتے ہوئے بمشکل مسکراہٹ دبائی

////////////////////////

"نورے اور ناعمہ کہاں ہیں۔۔؟؟ کھانے کے لیے کیوں نہیں آئیں ابھی تک۔۔؟؟ سب خیر ہے نا۔۔؟"

سردار شیر دل نے سربراہی کرسی پر براجمان ہوتے ہوئے نورے اور ناعمہ کی کرسیاں خالی دیکھ کر سردار بی بی سے استفسار کیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ناعمہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔"

سردار بی بی نے شوہر کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے ہوئے کہا

"کیوں کیا ہوا ہے۔۔؟"

سردار شیر دل نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا

"بیٹی کی پریشانی کھائے جا رہی ہے اسے۔۔یہ سوچ کر پریشان ہے کہ عباس کے نکاح میں پہلے سے ہی کوئی لڑکی موجود ہے۔۔"

سردار بی بی اب اپنی پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے گویا ہوئیں

"تو تم نے کہنا تھا کہ وہ لڑکی کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہمارے اور ہمارے بیٹے کے لیے۔۔ہماری بہو نورے ہی بنے گی۔۔"

www.novelsclubb.com

سردار شیر دل نے کھانا کھاتے ہوئے حتمی انداز میں کہا

"کہا ہے میں نے مگر۔۔پریشانی کم نہیں ہوئی اس کی۔۔بس آپ اب جلدی کریں عباس اور نورے کی شادی میں۔۔!"

سردار بی بی اس بار سنجیدگی اور پریشانی سے بولیں

"ہاں میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔۔ جلد ہی عباس سے شادی کی بات کرتا ہوں۔۔"

انہوں نے سردار بی بی کی بات سے متفق ہوتے ہوئے کہا تو سردار بی بی نے اثبات میں سر ہلایا

"اور نورے کہاں پر ہے۔۔؟"

www.novelsclubb.com

سردار شیر دل نے انہیں دیکھتے ہوئے پھر سے پوچھا

"وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔"

سردار بی بی نے دھیمی آواز میں کہا

"جاؤ نورے بی بی کو بولو۔۔ ہم نے بلوایا ہے انہیں۔۔!"

سردار شیر دل نے ناہید کی جانب دیکھتے ہوئے اسے حکم دیا تو وہ جی کہتے ہوئے نورے کے کمرے کی جانب بڑھ گئی

"کافی دن ہو گئے عباس نہیں آیا۔۔"

اس مرتبہ سردار بی بی نے بے چینی سے کہا

"ہاں بات ہوئی تھی میری اس سے۔۔ مصروف ہے بہت۔۔ مگر جلد آنے کے لیے کہا ہے میں نے اسے۔۔"

سردار شیر دل نے سرسری سا بتایا انہیں تو سردار بی بی سرد آہ بھر کر رہ گئیں

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم تایا سردار۔۔!"

نورے نے ڈائننگ ہال میں داخل ہو کر سردار شیر دل کو سلام کیا

"وعلیکم السلام میری بیٹی آؤ بیٹھو۔۔ کھانا کھاؤ۔۔!"

انہوں نے نورے کو دیکھتے ہوئے سلام کا جواب دی اور کرسی کی سمت اشارہ کر کے بیٹھنے کا حکم دیا نورے دوپٹہ درست کرتی کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ سردار بی بی نورے کو بغور دیکھنے لگیں خوش باش ہنسنے مسکرانے والی نورے کس قدر مرجھا گئی تھی کہ سفید خوبصورت چہرے کی رونق ماند پڑ گئی تھی آنکھیں شاید رونے کے باعث سرخ تھیں نورے کو اس طرح دیکھتے ہوئے انہوں نے دل میں عہد کیا کہ جلد سے جلد نورے کے اداس چہرے پر مسکراہٹ لانے کا سامان ضرور کریں گی

"نورے میری جان۔۔ صحیح طرح کھانا کھاؤ۔۔دیکھو اتنی کمزور ہو گئی ہو۔۔!"

سردار بی بی نورے کو ایسے ہی سر جھکائے بیٹھا دیکھ کر محبت سے بولیں تو نورے بمشکل مسکرا کر کھانا کھانے لگی اسی وقت حُرّہ کچن سے سویٹ ڈش لا کر میز پر رکھ رہی تھی جب سردار شیر دل کے خوف کے باعث اس کے ہاتھ کپکپائے اور اسی وقت کھیر کا ڈونگا اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گر گیا اس کے کچھ چھینٹے سردار شیر دل کی سفید شلوار پر بھی گر گئے

www.novelsclubb.com

"لڑکی کیا اندھی ہو تم۔۔؟دفع ہو جاؤ یہاں سے اب !"

وہ حُرّہ کو دیکھتے دھاڑے تھے جبکہ حُرّہ ان کی دھاڑ پر مزید سہم گئی اور چند قدم پیچھے ہوئی پھر دونوں ہاتھ لبوں پر رکھتے روتے ہوئے کچن کی جانب بھاگی

"یہ تو کسی کام کی نہیں ہے بس۔۔ مفت کی روٹیاں توڑتی ہے۔۔ حرام خور۔۔"

سردار شیر دل کو اٹھتا دیکھ کر سردار بی بی حُرّہ کو لعن طعن کرتی ان کے پیچھے ڈائننگ ہال سے نکل گئیں جبکہ نورے کو ہمیشہ کی طرح آج بھی حُرّہ کے ساتھ ہوتے سلوک پر دکھ ہوا

"ناہید یہ صاف کرو۔۔!"

ناہید کو حکم دے کر وہ کچن کی جانب بڑھی جہاں حُرّہ چادر سے چہرہ چھپائے شدت سے رو رہی تھی اس کے رونے میں اتنا درد تھا کہ نورے کو اس پر بے تحاشہ ترس آیا

www.novelsclubb.com

"سنو۔۔!"

بے اختیار ہی نورے نے اسے پکارا جبکہ حُرّہ نے چونک کر سامنے کھڑی نورے کو دیکھا

"جج جی۔۔؟"

اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے حُرّہ نے نگاہیں چرا کر پوچھا مگر نورے ہنوز خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی اس کے دیے ہوئے گلابی سادہ سے جوڑے میں بڑی سی کالی چادر اوڑھے وہ دبلی پتلی سی لڑکی جس کا رونے کے باعث چہرہ اور آنکھیں سرخ تھیں اسے دیکھ کر نورے کو جانے کیوں افسوس ہوا اسے ہمیشہ اس لڑکی کے لیے برا لگتا تھا مگر اس لڑکی کے عباس سے رشتے کے باعث ہمیشہ وہ اسے نظرانداز کرتی تھی

"آآپ کو کک کچھ چاہیے۔۔؟؟"

نورے کو اپنی جانب تکتا پا کر حُرّہ گھبرائی ہوئی بولی

"میں جانتی ہوں تم بے قصور ہو۔۔ پھر بھی سزا تمہیں مل رہی ہے۔۔"

نورے نے آہستگی سے کہا تو حُرّہ نے دکھ سے سر جھکا لیا مگر خاموش رہی

"تت تم کیسے سہہ لیتی ہو اتنا کچھ۔۔؟ مجھ سے تو یہ برداشت نہیں ہو رہا کہ تم عباس کے نکاح میں ہو۔۔"

یہ کہتے ہوئے نورے کی آنکھیں بھیگنے لگیں جبکہ نورے کا جھکا سر اس بار شرمندگی سے مزید جھک گیا

"کہتے ہیں اگر آپ پہلے دوسروں کے لیے دعا کرو تو آپ کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔۔ میں دعا کرتی ہوں کہ خدا تمہاری مشکلات آسان کریں۔۔"

بھیگی آواز میں کہتے ہوئے نورے سسک کر واپس مڑ گئی جبکہ حُرّہ بے یقینی سے اسے دیکھتی رہ گئی

"فرش صاف کرو باہر کا جا کر۔۔ خود کو مالکن سمجھ کر یہاں آ گئی ہے۔۔"

نورے کو باورچی خانے سے نکلتا دیکھ کر ناہید غصے سے حُرّہ کو دیکھتی پھنکاری

جبکہ حُرّہ آنسو پیتی ہوئی ڈائننگ ہال میں چلی گئی سارے کام ختم کر کے جب وہ اپنے سٹور نما کمرے میں داخل ہوئی تو کافی رات ہو چکی تھی دروازہ بند کر کے چٹائی پر آ لیٹی اور چادر اتار کر سر کے نیچے رکھ لی تھکان اتنی تھی کہ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو سو جاتا مگر اسے ابھی اپنی قسمت پر آنسو بہانے تھے ہمیشہ کی طرح سارے دن میں ہوئے واقعات یاد کرنے لگی سردار شیر دل اور سردار بی بی کے ہاتھوں اپنی توہین یاد آئی تو آنسو خود بخود آنکھوں کے راستے بہنے لگے پھر نورے کے الفاظ یاد آئے تو نئے سرے سے ملال ہونے لگا مالکان سے لے کر ملازمین تک کا برا اور ہتک آمیز رویہ اس نے دیکھا تھا مگر نورے نے کبھی توہین نہیں کی تھی اس کی نہ باقیوں کی طرح کبھی تشدد کیا تھا مگر آج اس کا رونا اور اس کے الفاظ حُرّہ کے دل پر بوجھ ڈال رہے تھے

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نورے میں بھی آپ کے لیے دعا کے سوا کچھ نہیں کر سکتی۔۔ کچھ بھی نہیں کر سکتی۔۔ خدا کی قسم اگر مجھے اس حویلی کے علاوہ کوئی ہمدرد چھت میسر ہوتی تو آپ کی اور سردار کی زندگی سے بہت دور چلی جاتی۔۔ کم از کم اپنی وجہ سے آپ کو کوئی دکھ نہ دیتی۔۔ مگر۔۔ مگر میں کیا کروں۔۔ میرا کوئی نہیں ہے۔۔ مرد کے بغیر زندگی گزارنے میں جتنی مشکلات پیش آتیں ہیں عورت کو وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں میں۔۔ باہر درندے ہیں بہت جو ہمہ وقت نوچنے کو تیار کھڑے رہتے ہیں۔۔ کیا کروں آپ کے لیے۔۔ کچھ نہیں کر سکتی۔۔ بے شک حویلی میں غلامی کی زندگی گزارنا ناقابل برداشت ہے۔۔ مگر بے بس ہوں میں۔۔ کم از کم حویلی میں مجھے اپنی آبرو ریزہ ریزہ ہونے کا ڈر نہیں ہے۔۔ پھر یہ غلامی کا سودا برا نہیں ہے میرے لیے۔۔ میں یہ چھت نہیں چھوڑ سکتی۔۔ مگر آپ ڈر کیوں رہیں ہیں نورے۔۔ سردار تو آپ کے ہی ہیں میں تو کچھ بھی نہیں آپ کے آگے۔۔ کوئی اوقات نہیں میری۔۔"

www.novelsclubb.com

کمرے کی چھت کو خالی آنکھوں سے تکتے ہوئے وہ دکھ سے بڑبڑا رہی تھی زندگی میں تکلیفیں بڑھتی ہی جارہیں تھیں یا یوں کہنا بہتر تھا کہ اس نے شاید ہی کوئی خوشی دیکھی ہو

حُرّہ جیسی خوددار لڑکی کے لیے حویلی میں اس طرح زندگی گزارنے سے بہتر موت تھی مگر افسوس کہ اپنے حصے کی سانسیں اسے ہر حال میں پوری کرنی تھیں اس رات کے بعد عباس حویلی نہیں آیا تھا وہ جلد آنے کا کہہ کر گیا تھا مگر بہت سارے دن گزر گئے تھے نامحسوس انداز میں وہ اس کا انتظار کرتی تھی مگر پھر اپنی بے وقوفی پر خود کو پچکارتی

"سب اپنے پرائیوں نے تو غلط کیا تمہارے ساتھ حُرّہ اب خود اپنے دل کو مزید تکلیف سے دوچار مت کرو۔۔وہ گاؤں کا سردار ہے۔۔اور تم کیا ہو۔۔؟۔۔ صحیح کہا تھا سردار بی بی نے خون بہا میں آئی ہوئیں کے حصے میں فقط ایک آدھ رات آتی ہے ۔۔انہیں کوئی بیوی کی حیثیت تھوڑی دیتا ہے۔۔وہ تو دل بہلانے کے لیے۔۔"

www.novelsclubb.com

اور اب پھر وہ شدت سے رو دی تھی کی فقط آنسوؤں پر اختیار تھا

جیسے جیسے رات بڑھ رہی تھی کمرے میں خنکی بھی بڑھ رہی تھی روتے ہوئے جب

وہ سو گئی تو نیند میں ہی سر کے نیچے رکھی چادر اٹھا کر اپنے وجود پر ڈال دی

//////////////////////////

کچھ عابی کے کیس کی وجہ سے اور کچھ دوسرے کیسز کی وجہ سے وہ اس قدر

مصروف رہا تھا کہ کوشش کے باوجود بیس بائیس دنوں سے حویلی جا ہی نہیں سکا تھا

سارے دن مصروفیت کے باعث جب وہ سونے کے لیے لیٹتا تو حُرّہ کا خیال اسے

مسکرانے پر مجبور کر دیتا وہ ڈری سہمی سمٹی ہوئی لڑکی اسے اپنی جانب جیسے کھینچ رہی

تھی میلے کالے کپڑوں میں چھپی ہوئی، بار بار چادر سے خود کو چھپانا، یکدم سہم جانا،

اس سے نگاہیں نہ ملانا، بے آواز رونا، اس کی شرارت پر خفت کے مارے رخ موڑنا،

ایک ملاقات میں ہی وہ اس کی قربت سے اس قدر سرشار ہوا تھا کہ اس کا خیال اسے

مسکرانے پر مجبور کر دیتا تھا آج اس نے خود سے عہد کیا تھا کہ بے شک کام چھوڑ کر

ہی جانا پڑے مگر وہ آج حویلی ضرور جائے گا مزید حُرّہ سے دوری اسے برداشت نہیں ہو رہی تھی اس دوران اسے بابا سرکار کی بھی کال آئی تھی کچھ ان کا سوچتا وہ جلدی سے کام نبٹا کر حویلی کی جانب روانہ ہوا مگر موسم کی وجہ سے گاڑی آہستہ چلانی پڑی جب وہ حویلی پہنچا اس وقت گھڑی کی سوئیاں رات کے دس بجا رہیں تھیں حویلی کے تمام مکین خنکی کے باعث اپنے اپنے کمروں میں لحاف اوڑھے آرام کر رہے تھے

عباس آس پاس جائزہ لیتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا کمرے کی لائٹ آن کرنے کے بعد چونک کر ایک نظر کمرے پر ڈالی مگر کمرا ویسا ہی تھا جیسا ہمیشہ ہوتا تھا مگر اس مرتبہ وہ حُرّہ کا وجود اس کمرے میں چاہتا تھا اس کے خیال کے برخلاف کمرہ خالی تھا

www.novelsclubb.com

"حُرّہ کا کمرا کون سا ہے۔۔؟"

دل میں سوچتے ہوئے اس نے اپنے لیپ ٹاپ والا بیگ میز پر رکھا

"بہت خوب عباس ہمدانی۔۔لاپرواہی کی انتہا ہے۔۔ تمہیں یہ ہی نہیں معلوم کہ تمہاری بیوی کس کمرے میں رہتی ہے۔۔تف ہے مجھ پہ۔۔"

اپنی لاپرواہی پر دل میں شرمندہ ہوتا وہ بڑبڑاتے ہوئے اب حُرّہ کی تلاش میں کمرے سے نکلا

جب اسے گرم چادر میں لپٹی ہوئی نورے کچن سے نکلتی ہوئی نظر آئی شاید وہ پانی لینے آئی تھی اس کے ہاتھ میں موجود جگ دیکھ کر عباس کو اندازہ ہو گیا نورے بھی عباس کو دیکھ چکی تھی یقیناً وہ ابھی ہی حویلی پہنچا تھا کیونکہ اس نے اپنا وکیلوں والا کالا کوٹ ابھی تک پہنا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!"

جب وہ نورے کے قریب پہنچا تو سنبھلتے ہوئے نورے نے سلام کیا

"وعلیکم السلام۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس نے نگاہیں ادھر ادھر کرتے ہوئے جواب دیا

"کیسی ہیں۔۔"

عباس نے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے نرم لہجے میں پوچھا تو نورے نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا جتنی سامنے کھڑے شخص کی وجہ سے وہ اذیت میں رہتی تھی اب اس کو سامنے دیکھ کر جیسے ہر تکلیف پل میں ختم ہوئی تھی

"ٹھیک۔۔آپ کیسے ہیں۔۔؟"

عباس کے ہاتھ میں تھامے موبائل کو تکتے ہوئے اس مرتبہ نورے نے پوچھا جبکہ نورے کے نگاہیں چرانے پر عباس نے اپنی جھکی نظریں بھی اپنے موبائل کی جانب کیں

www.novelsclubb.com

"ہمم ٹھیک۔۔"

"چچی کیسی ہیں۔۔؟"

عباس نے سرسری نظر میسیجز پر ڈالتے ہوئے پوچھا تو اس بار پھر نورے نے اس کے وجاہت سے بھرپور چہرے کو دیکھا

"ٹھیک ہیں۔۔"

وہ دھیمی آواز میں بولی

" چلیں کافی رات ہو گئی ہے۔۔ آپ آرام کریں۔۔ پھر بات ہو گی۔۔"

عباس دھیمی آواز میں کہتا آگے بڑھ گیا جبکہ نورے اس کی پشت کو دیکھتی رہ گئی پھر شکستہ قدموں سے چلتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جانے یہ شخص اس کا کبھی ہو سکتا تھا بھی یا نہیں

www.novelsclubb.com

////////////////////////////

وہ بارش آنے پر دھلے ہوئے کپڑے حویلی کے پیچھلے حصے سے لا رہی تھی جب دور سے عباس اور نورے اسے بات کرتے نظر آئے عباس کو دیکھ کر تو جیسے اس کی

سانسیں ہی رک گئیں تیز تیز قدم اٹھاتی وہ چل رہی تھی کہ ناہید سے بری طرح ٹکرا گئی

"ہائے ہائے بیڑا غرق ہو تیرا۔۔مار دیا۔۔"

ناہید سر پہ ہاتھ رکھتی غرائی جبکہ حُرّہ بھی سر پہ ہاتھ رکھتی ڈر کے پیچھے ہوئی اس کا سر بری طرح چکرایا تھا جبکہ ناہید خونخوار نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی

"اندھی ہے کیا۔۔؟ کوئی کام جو تیرا سیدھا ہو۔۔ منحوس ہے پوری۔۔ سر پھاڑ دیا میرا۔۔"

ناہید اسے مزید گالیوں سے نواز رہی تھی وہ لب بھینچے کھڑی رہی

"ایسی کیا آفت آگئی تھی جو بھاگی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

حُرّہ کا بازو زور سے دباتے ہوئے وہ پھر سے غرائی

"کیا ہو رہا ہے یہ۔۔؟؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس آواز سن کے اس سمت آیا تھا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس نے سختی سے مٹھیاں بھینچی جبکہ عباس کی دھاڑتی آواز سن کر ناہید کانپ گئی اور حُرّہ کا بازو چھوڑ دیا حُرّہ اب اپنا بازو دوسرے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے عباس کو طیش میں اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر سہم کر چند قدم پیچھے ہوئی

"کس انداز میں بات کر رہی تھی میری بیوی سے۔۔؟ ہوش میں ہو۔۔؟؟"

حُرّہ کے برابر میں کھڑے ہو کر وہ اس قدر بری طرح جھڑکتا ہوا پوچھ رہا تھا کہ ناہید جی جان سے کانپ گئی زبان تالو سے لگ گئی اسے سمجھ ہی نہ آئی کہ کیا کہے تبھی سر جھکا لیا جبکہ حُرّہ آنکھیں پھیلائے عباس کو دیکھ رہی تھی جس کا غصے کے باعث چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں

www.novelsclubb.com

"سر اٹھاؤ اور اچھی طرح دیکھو۔۔یہ لڑکی بیوی ہے میری۔۔ خبردار آئندہ اس انداز میں بات کرنا تو دور ذرا سی بلند آواز میں بات کی حُرّہ سے تو تم مجھے اچھی طرح جانتی ہو۔۔"

وہ پھر سے دھاڑا تھا جبکہ اس کی آواز کی کرختی ناہید اور حُرّہ دونوں کو کانپنے پر مجبور کر گئی ناہید اپنے تحمل مزاج سردار کو اس قدر طیش میں دیکھتی باقاعدہ کانپنے لگی حواس بحال ہونے پر عباس کے قدموں میں بیٹھ گئی

"مم مجھے معاف کر دیں سرکار۔۔ آئیندہ ایسی گستاخی نہیں ہو گی۔۔ بس ایک مرتبہ معاف کر دیں مجھے۔۔"

عباس کے قدموں میں بیٹھی وہ بلند آواز میں روتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ عباس دو قدم پیچھے ہوا

"حُرّہ سے معافی مانگیں۔۔! اگر وہ معاف کر تیں ہیں تو ٹھیک۔۔"

حکمانہ انداز میں کہتے ہوئے اس نے اپنے پیچھے کھڑی گم سم سی حُرّہ کی کلائی تھام کر اپنے برابر کیا جبکہ ناہید ایک پل کو عباس کا حکم سن کر ٹھٹھک گئی

"مم مجھے معاف کر دیں۔۔"

حُرّہ کے سامنے جھکی وہ ہاتھ جوڑے معافی مانگ رہی تھی جبکہ حُرّہ بے یقینی کی کیفیت میں عباس کے ساتھ لگ گئی عباس نے بھی اس کی کلائی چھوڑ کر اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کر لیے

"معاف کر دیں جانم۔۔ معاف کرنا اچھی بات ہوتی ہے۔۔!"

حُرّہ کی سہمی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے عباس نے اس بار لہجے میں نرمی لیے کہا تو حُرّہ کبھی عباس کا چہرہ دیکھے تو کبھی ناہید کا مسکینوں والا چہرہ اور بندھے ہاتھ دیکھنے لگی پھر محض سر ہلا یا

"دور ہو جاو اب میری نظروں سے۔۔ جب میں حویلی میں موجود ہوں تو بھول کے بھی میرے سامنے مت آنا۔۔گٹ لاسٹ۔۔"

www.novelsclubb.com

درشتی سے کہتے ہوئے اب عباس نے اسے جانے کا اشارہ کیا ناہید جان بخشی جانے پر سر جھکا کر الٹے قدموں بھاگی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جبکہ ناہید کے جاتے ہی عباس نے حُرّہ کو خود سے جدا کیا اور سخت نگاہوں سے دیکھنے لگا عباس کے دور کرنے پر حُرّہ گرتے گرتے بمشکل بچی اور عباس کی سرد نگاہیں خود پر محسوس کرتی ڈر کے پیچھے ہوئی

"فوراً کمرے میں آئیں۔۔!!"

سرد انداز میں حکم دیتا وہ تیز تیز قدموں سے آگے بڑھ گیا جبکہ حُرّہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی کانپتی ٹانگوں سے عباس کے پیچھے چلنے لگی جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو عباس کمرے میں تیز تیز چکر کاٹ رہا تھا حُرّہ کو آتا دیکھ کر اس کی جانب بڑھا اور ہاتھ سے پکڑ کر اسے دروازے کے پاس سے ہٹایا اور دروازہ لاکڈ کرتا پھر سے کمرے میں چکر لگانے لگا جبکہ حُرّہ دیوار سے چپک گئی عباس کے خطرناک تیور دیکھ کر اس کے وجود سے جیسے جان نکل رہی تھی

"آئی کانٹ بیلیو اٹ۔۔وہ کیسے آپ سے اس انداز میں بات کر سکتی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

چکر لگاتے ہوئے وہ حُرّہ کے قریب آکر بے یقینی سے بولا تھا اسے واقعی حیرت ہو رہی تھی

"آپ کس طرح خاموشی سے کھڑی اس کی بد تمیزی برداشت کر سکتی ہیں۔۔ چلیں میں مانتا ہوں آپ بہت انوسینٹ ہیں مگر یہ کیا کوئی طریقہ ہے حُرّہ کہ آپ خاموشی سے سنتی رہیں۔۔ میں نے ویٹ کیا کہ مے بی آپ کچھ بولیں۔۔ لیکن نہیں ۔۔اگر کوئی آپ سے اتنی بد تمیزی کر رہا ہے وہ بھی ملازم۔۔ تو کیسے آپ خاموش رہ سکتی ہیں۔۔"

عباس دیوار سے چپکی حُرّہ کو دیکھتا سرد انداز میں خاصا بلند آواز میں پوچھ رہا تھا جبکہ دونوں کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ تھا حُرّہ سانسیں روکے کھڑی رونے کو تیار تھی مگر عباس کے ڈر کی وجہ سے رو بھی نہیں پا رہی تھی

"آپ نے مجھے بہت مایوس کیا ہے حُرّہ۔۔"

عباس کے لہجے میں واقعی مایوسی تھی جسے حُرّہ نے محسوس کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ ملازمہ ہے اور آپ مالکن ہیں۔۔ پھر اس کی اتنی ہمت کیسے ہوئی کی وہ اس طرح آپ سے بات کرے۔۔ جانم میں خود کو اجازت نہیں دیتا کہ میں خود اپنی بیوی سے اس قدر بدتمیزی سے بات کروں پھر وہ تو میری ملازمہ ہے۔۔ کیسے کر سکتی ہے وہ ۔۔"

عباس کو دلی دکھ پہنچا تھا یہ سب دیکھ کر مگر مایوسی حُرّہ کی خاموشی سے ہوئی تھی وہ سر کو نفی میں ہلاتا اپنی ہی دھن میں بول رہا تھا جب حُرّہ دل برداشتہ ہوتی اس کے سینے لگ کر رونے لگی صحیح معنوں میں تو اب عباس گھبرایا تھا حُرّہ کو اس قدر شدت اور دکھ سے روتا دیکھ کر

"اب آپ اس طرح مجھے ایموشنل کر کے میری ڈانٹ سے نہیں بچ سکتیں۔۔"

خود بھی حُرّہ کی کمر کے گرد دونوں بازو حمائل کرتے ہوئے وہ نرمی سے بولا تو حُرّہ کے رونے میں مزید شدت آ گئی وہ جب تک اچھی طرح آنسو نہ بہا چکی تب تک

عباس خاموشی سے اس کا رونا سنتا رہا جب کافی دیر بعد حُرّہ کچھ سنبھلی تو خود ہی عباس سے فاصلہ قائم کرتی اپنی چادر سے چہرہ صاف کرنے لگی

"رولیا جتنا رونا تھا۔۔اب وہیں سے اسٹارٹ کرتے ہیں۔۔"

حُرّہ کو پیچھے ہٹتا دیکھ کر عباس بھویں اچکا کر سنجیدگی سے کہنے لگا تو حُرّہ نے سرخ آنکھوں سے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"خود کو اتنا مضبوط کریں حُرّہ کہ کسی کی ہمت ہی نہ ہو آپ سے اس طرح بات کرنے کی۔۔"

حُرّہ کو دیکھتے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تو حُرّہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سرد آہ بھری اب وہ اسے کیسے بتاتی کہ وہ کس کس حال سے گزری تھی بغاوت کرنے پر کس طرح تشدد کیا جاتا تھا تبھی اس نے خدا پر ڈور چھوڑتے ہوئے صبر کر لیا تھا

"سمجھ رہیں ہیں نا میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔؟"

حُرّہ کو خاموش دیکھ کر عباس نے اسے اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے پوچھا

"ج ج جی۔۔"

عباس کی قربت کو محسوس کرتی وہ نگاہیں شرم و حیا کے باعث جھکاتے ہوئے بولی

اس کی چادر سر سے سرک کر کاندھے پر آگئی تھی مگر عباس کے مکمل حصار میں وہ

ہل بھی نہیں پا رہی تھی کجا کہ چادر کو درست کرتی

"میں نے بہت مس کیا آپ کو۔۔ جانتا ہوں آپ نے بھی مجھے مس کیا ہو گا۔۔"

حُرّہ کے چہرے پر جھکتا اپنے لبوں کو اس کے نقوش سے مس کرتا وہ سرگوشی میں

بولا جبکہ حُرّہ آنکھیں سختی سے میچے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے لرز رہی تھی

"آپ کے بال بہت خوبصورت ہیں۔۔"

حُرّہ کے گھنے لمبے بالوں میں انگلیوں سے حرکت دیتے ہوئے وہ اس کے بالوں کو

لبوں سے چھونے لگا

"مم مجھے نن نیند آر ر رہی ہے۔۔"

عباس کی بڑھتی جسارتیں محسوس کرتی وہ آنکھیں بند کیے بولی تو عباس کی نگاہ اس کے لرزتے لبوں پر ٹھہر گئی

"مضبوط بہانہ بنائیں۔۔تو شاید میں پیچھے ہو جاؤ۔۔"

دلکش مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ سخاوت سے بولا تو حُرّہ نے بے بسی آنکھیں وا کیں بلاشبہ عباس کی قربت اس کے حواسوں پر سوار ہو رہی تھی عباس نے اس کے دیکھنے پر کاندھے اچکائے تو حُرّہ نے سر اس کے سینے سے ٹکا لیا یوں عباس نے اسے مزید خود میں بھینچ لیا

www.novelsclubb.com

///////////////////////////

"سردار بی بی غضب ہو گیا۔۔ہائے اب کیا ہو گا۔۔بی بی۔۔کیا ہو گا اب۔۔؟"

صبح سردار بی بی کے لاؤنج میں آتے ہی ناہید انہیں دیکھتی بین کرنے لگی سردار بی بی کے ماتھے پر شکن ابھرے

"کیا ہو گیا جو اس طرح پیٹ رہی ہے۔۔؟"

ناہید کے عجیب وغریب چہرے کے زاویے بنا کر رونے پر سردار بی بی اسے ڈپٹ کر بولیں

"ہائے بی بی میں کیسے بتاؤ آپ کو۔۔یہ گزری رات کیسی انہونی لے کر آئی تھی حویلی میں۔۔"

ناہید نے آنسو بہاتے ہوئے سر اور ہاتھ لہراتے ہوئے بین کیا

www.novelsclubb.com

"ناہید اب بک بھی دے۔۔"

سردار بی بی جھنجھلا کر بولیں

"جانے اب اور کیا کیا ہو گا۔۔اس لڑکی نے اور کیا کیا چھوٹے سردار کو کہا ہے۔۔"

ناہید کی بات پر سردار بی بی اب پوری طرح اس کی جانب متوجہ ہو چکیں تھیں

"کک کس لڑکی نے۔۔؟"

انہوں نے ماتھے پر شکن ڈالے پوچھا

"بی بی۔۔اسی ونی نے۔۔"

ناہید اب آس پاس نگاہیں گھمائے بولی

"کیا کہا ہے اس نے عباس سے۔۔؟"

سردار بی بی لہجے میں حیرت لیے پوچھ رہیں تھیں

"پتہ نہیں آپ کے بارے میں کیا کہا ہو گا بی جی۔۔ چھوٹے سردار تو بہت غصے میں تھے رات کو۔۔"

www.novelsclubb.com

ناہید جھوٹ بولنے میں خاصی ماہر تھی تبھی خود سے باتیں بنا کر بتانے لگی آخر کو وہ رات ہوئی چھوٹے سردار کے ہاتھوں اپنی بے عزتی وہ بھی حُرّہ کے سامنے کیسے فراموش کر سکتی تھی

"عباس حویلی آیا ہوا ہے۔۔؟"

ناہید کی بات سن کر پہلے تو وہ ٹھٹھک گئیں تھی

"جی سردار بی بی۔۔ سرکار تو رات کو ہی آ گئے تھے۔۔ مگر۔۔"

ناہید اپنا پہلا تیر چلا چکی تھی

"مگر کیا۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

انہیں نے فوراً پوچھا

"پہلے وہ اگر دیر رات کو بھی آتے تھے تو آپ کے متعلق ضرور پوچھتے تھے مگر کل تو ۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ پھر سے بولتے ہوئے رکی تھی کہ سردار بی بی نے سر ہلاتے ہوئے اسے دوبارہ ڈپٹا

"مگر کیا۔۔؟؟اب بول بھی دے۔۔!"

"مگر کل تو انہوں نے آپ کا پوچھا ہی نہیں۔۔اور۔۔"

وہ بولنے کے بعد رک کر سردار بی بی کا اترا چہرہ دیکھنے لگی

"اور کیا۔۔؟"

"اور بی بی سردار صاحب نے کہا کہ ان کی بیوی سے اگر کسی نے اونچی آواز میں بات بھی کی تو وہ اپنی بیوی کو لے کر حویلی سے چلے جائیں گے بتا دینا سب کو۔۔"

ناہید بولتی جا رہی تھی اور سردار بی بی کا غصہ ساتویں آسمان تک پہنچ گیا

"بی بی اس نے کالا علم کر دیا ہے چھوٹے سرکار پر۔۔وہ لڑکی جادوگیرنی ہے۔۔میں کیا بتاؤں آپ کو۔۔بتاتے ہوئے شرم آرہی ہے کہ رات کو کیا کیا ہوا۔۔"

www.novelsclubb.com

ناہید بھرپور اداکاری کر رہی تھی اور سردار بی بی کے بڑھتے ہوئے غصے کو دیکھ کر دل میں خوش بھی ہو رہی تھی

"کیا بکواس کر رہی ہے تو۔"

سردار بی بی چلا کر بولیں

"سرکار اسے باہوں میں اٹھا کر اپنے کمرے میں لے کر گئے تھے سب ملازمین کے سامنے۔"

ناہید نے اپنی بات مکمل کر کے سردار بی بی کو دیکھا جن کا چہرہ غصے کے باعث سرخ ہو رہا تھا

"بی بی۔۔"

"دفع ہو جا!"

www.novelsclubb.com

ناہید کے پکارنے پر وہ دھاڑیں تو ناہید دل میں فتح کی خوشی مناتی ہاتھ جوڑے لاؤنج سے نکل گئی یقیناً اس نے اچھا کھیل کھیلا تھا

//////////////////////////

مسلسل بجتے موبائل کی وجہ سے ان دونوں کی آنکھ کھلی تھی کمرے میں مدھم سی روشنی تھی حُرّہ نے بوجھل آنکھیں کھولیں تو عباس سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھا رہا تھا عباس کو اٹھتا دیکھ کر حُرّہ بھی ایک ہاتھ سے آنکھیں ملتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوئی مگر پھر عباس کے کسرتی جسم کو شرٹ کے بغیر دیکھ کر نگاہیں جھکا لیں

"ہاں احمد بولو۔۔؟"

عباس کی نیند میں ڈوبی بھاری آواز نے کمرے کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا

"میں گھر پہ نہیں ہوں۔۔ارے نہیں میں حویلی آیا ہوا ہوں رات سے۔۔"

عباس نے سر سری سا جواب دیتے ہوئے اپنے بائیں جانب دیکھا جہاں حُرّہ بلنکٹ اوڑھے لیٹی ہوئی تھی

"ہاں بول سن رہا ہوں۔"

حُرّہ کے وجود سے نگاہیں ہٹاتے ہوئے عباس اس مرتبہ نہایت توجہ سے پوچھ رہا تھا

"ہمم احمد وہ نکلنا نہیں چاہیے ہمارے ہاتھ سے۔۔اپنی پوری کوشش کر اسے حراست میں لینے کی۔۔!!"

بولتے ہوئے عباس کے لہجے میں نفرت اور سختی آگئی تھی جو کہ اس کی باتیں توجہ سے سنتی حُرّہ نے بھی محسوس کی

"نہیں۔۔میں آج حویلی میں ہی رہوں گا۔۔"

عباس نے کہتے ہوئے دوبارہ مدھم روشنی میں حُرّہ کو دیکھا جس نے اس بار اپنی نگاہیں بند کر لیں

www.novelsclubb.com

"دو تین دن تک رو کوں گا ابھی یہاں۔۔"

عباس نے اس بار بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے جواب دیا

"او کے خدا حافظ۔۔!"

الوداعی کلمات ادا کرنے کے بعد عباس نے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا جبکہ حُرّہ نے آنکھیں وا کیں تو عباس کو سر جھکائے بیٹھے دیکھ کر پریشان ہو گئی اور اٹھ کر بیٹھنے کے بعد جھجھکتے ہوئے اپنا کپکپاتا ہاتھ عباس کے کاندھے پر رکھا مگر نگاہیں عباس کے سر اٹھانے پر جھکا لیں

"آآپ ٹھیک ہہ ہیں نن نا۔۔؟"

عباس کے متوجہ ہونے پر فوراً اپنا ہاتھ اس کے کاندھے سے اٹھاتے ہوئے وہ دھیمی آواز میں پوچھ رہی تھی جبکہ اس کے لہجے میں پریشانی واضح تھی

www.novelsclubb.com

"دعا کریں میری بہن کے قاتل مل جائیں۔۔جب تک انہیں انجام تک نہیں پہنچاؤں گا مجھے سکون نہیں ملے گا۔۔"

حُرّہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے وہ لہجے میں دکھ لیے بول رہا تھا مدھم روشنی ہونے کے باوجود حُرّہ اس کی آنکھوں میں نمی باآسانی دیکھ سکتی تھی

"آپ دعا کریں گیں نا۔۔؟"

حُرّہ کو خاموشی سے خود کو تکتا پا کر وہ دوبارہ بولا

"آآپ کی بہن کے۔۔ساتھ بب بہت بڑا ظلم ہوا ہے۔۔ایسا ظلم کہ نا جس کی معافی ہے۔۔اور نا تلافی۔۔ محض سزا ہے۔۔اور میری دعا ہے کہ خدا جلد ظالموں کو ان کے انجام تک پہنچائے۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ بے حد دھیمی آواز میں بول رہی تھی جبکہ اس کی بات پر عباس نے محض سر ہلایا

"آآپ پریشان نہ ہوں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس کے چہرے پر درد کی تحریر پڑھتے ہوئے حُرّہ نے اسے تسلی دینی چاہی

"آپ جانتی ہیں حُرّہ۔۔ یہ وہ دکھ ہے جو میں۔۔ کبھی نہیں بھول سکتا۔۔ یہ دکھ میرے سارے حواس سلب کر دیتا ہے۔۔ کئی کئی دن تک سکون نہیں ملتا مجھے۔۔ یہ سوچ کے کہ مظلوم مٹی تلے دفن ہے اور ظالم، وحشی کھلے عام گھوم رہے ہیں۔۔ "

وہ شدید کرب کی حالت میں بول رہا تھا اور حُرّہ اپنے محسن کو اس طرح تکلیف میں دیکھ کر تڑپ گئی

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔ ظالم اپنے انجام تک ضرور پہنچیں گے۔۔!"

اس بار بے اختیار حُرّہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی تو عباس نے سرد آہ بھر کر سر ہلایا

"مجھے اب نیند نہیں آئے گی۔۔اگر آپ سونا چاہتی ہیں تو سو جائیں۔۔آئی تھنک آپ کی نیند پوری نہیں ہوئی۔۔میں فریش ہو کر ماں اور بابا کے پاس جاؤں گا ملنے کے لیے۔۔"

عباس نے حُرّہ کی سرخ اور بوجھل آنکھیں دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی وہ دونوں سوئے تھے

"نن نہیں مم میں بھی جا رہی ہوں۔۔سات بج گئے ہیں۔۔"

حُرّہ نے سامنے دیوار پر نصب گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے کپڑے درست کرتی چادر اٹھانے لگی

www.novelsclubb.com

"آپ کہاں جا رہیں ہیں۔۔"

حُرّہ کا بازو تھام کر اسے دوبارہ بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے عباس نے پوچھا

"ااپنے کمرے میں۔۔"

عباس کے حد درجہ نرم طبیعت کے باعث اب حُرّہ اس سے کچھ بات کرنے لگی تھی

"ہمم مگر اپنا سامان اس کمرے میں شفٹ کر لیں۔۔اب یہی آپ کا کمرہ ہے۔۔"

عباس نے حُرّہ کے حیران چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھے اپنے والٹ سے چند پانچ ہزار کے نوٹ نکال کر حُرّہ کی جانب مڑا اور نوٹ اس کی جانب بڑھا کر ہاتھ میں تھمائے

"یہ یہ۔۔؟"

حُرّہ نے نا سمجھی سے عباس کو دیکھا

"آپ کی پاکٹ منی ہے۔۔کوئی بھی چیز کی ضرورت ہو تو ملازمہ سے کہہ کر منگوا لیجیئے گا۔۔سوری تھوڑی لاپرواہی کی ہے میں نے۔۔بس کچھ مصروف رہا اور کچھ ذہنی پریشانی رہی۔۔مگر آپ ذمہ داری ہیں میری۔۔یہ بات بہت اچھے سے سمجھتا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوں میں۔۔ بہت سی ضروریات ہوں گی آپ کی جن کا خیال رکھنا میرا فرض ہے

۔۔ باقی شاپنگ کرواؤں گا آپ کو ایک دو دن تک۔۔"

عباس سرسری سے انداز میں کہتا الماری کی جانب بڑھ گیا جبکہ حُرّہ اثبات میں سر

ہلاتی اٹھ گئی

"ناشتہ سب کے ساتھ کریں گے۔۔ آپ تیار ہو کر ڈائننگ ہال میں آ جائیں۔۔!"

حُرّہ کو دروازے کی جانب بڑھتے دیکھ کر عباس نے ہلکا سا مسکرا کر کہا اور کپڑے

ہاتھوں میں تھامے واشروم کی جانب بڑھ گیا جبکہ حُرّہ ایک پل کو چونکی اور پھر

سوچوں میں الجھی کمرے سے نکل گئی

www.novelsclubb.com

///////////////////////////

عباس جب ڈائننگ ہال میں پہنچا تو وہاں پہلے سے ہی سردار شیر دل، سردار بی بی،

نائمہ ہمدانی اور نورے اپنی اپنی کرسیوں پر براجمان تھے عباس نے سب کو سلام کر

کے اپنی کرسی سنبھالی ناہید عباس کو ہال میں دیکھ کر فوراً باورچی خانے میں چلی گئی جبکہ نورے، عباس کو دیکھنے لگی جو کریم کلر کی شلوار قمیض میں ملبوس تھا صاف رنگت، کسرتی جسامت، نم بال، چہرے پر مخصوص مسکراہٹ، جو کسی کا بھی دل موہ لے جبکہ نورے کی نگاہوں کو خود پر محسوس کر کے عباس نے ایک پل کو نگاہ اٹھائی اسی پل ڈائننگ ہال میں حُرّہ داخل ہوئی عباس کی نگاہ حُرّہ کے نکھرے وجود پر ٹھہر گئی نیلے رنگ کے سادہ سے جوڑے میں اپنی بڑی سی چادر اوڑھے نکھرا نکھرا چہرہ، عباس مبہوت سا اسے تکنے لگا جبکہ سردار بی بی کی نگاہیں بھی عباس کی نگاہوں کے تعاقب میں تھیں عباس کی گہری نگاہوں میں حُرّہ کے لیے جذبات دیکھ کر ناہید کی باتیں ان کے کانوں میں گونجنے لگیں

www.novelsclubb.com

"عباس مجھے کچھ ہو رہا ہے۔۔"

سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سردار بی بی اس قدر بلند آواز میں بولیں کہ عباس سمیت سب نے چونک کر انہیں دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا ہوا اماں۔۔؟"

سردار بی بی کو سینے پر ہاتھ رکھ کر گہرا گہرا سانس لیتے دیکھ کر عباس پریشانی کے عالم میں ان کی جانب بڑھا مگر ان کی تو حالت ہی بگڑنے لگی سب ہی پریشان سے سردار بی بی کو پکار رہے تھے مگر ان کی آنکھیں بند ہونے کے درپہ تھیں

"شہزاد گاڑی نکالو۔۔!"

بلند آواز میں شہزاد کو حکم دیتے ہوئے عباس نے سردار بی بی کو اٹھایا اور باہر کی سمت بڑھے سردار شیر دل، ناعمہ ہمدانی اور نورے بھی اس کے پیچھے لپکے جبکہ حُرّہ اچانک ہوئی اس کاروائی پر حقیقتاً پریشان ہو گئی

www.novelsclubb.com

//////////////////////////

سردار بی بی کو مائنز اٹیک ہوا تھا جس باعث سب پریشان تھے اگلے چند دن انہیں ہسپتال میں رکھا گیا تھا اس دوران سردار بی بی ہر وقت عباس کو اپنے پاس رکھتیں وہ

محض کپڑے بدلنے یا کھانا کھانے حویلی جاتا پھر ہسپتال چلا جاتا تقریباً ایک ہفتہ انہیں ہسپتال رکھا گیا اس دوران عباس کی ایک مرتبہ حُرّہ سے حویلی میں سرسری سی ملاقات ہوئی جبکہ باقی گھر والوں کی طرح حُرّہ بھی پریشان تھی بیشک سردار بی بی نے ہمیشہ اسے اپنی نفرت اور تشدد کا نشانہ بنایا تھا مگر تھیں تو وہ ایک ماں اور ماں کیا ہوتی ہے یہ کوئی حُرّہ سے پوچھے جو آخری وقت میں اپنی ماں سے بھی نہ مل سکی پھر عباس اس قدر پریشان رہتا تھا کہ حُرّہ سردار بی بی کی صحت اور زندگی کی دعائیں مانگنے لگی

اس دن کے بعد ناہید نے پھر کبھی اس سے بدتمیزی سے بات نہیں کی تھی مگر کام وہ پورے اپنے حصے کے کرتی تھی

www.novelsclubb.com

دو دن پہلے ہی سردار بی بی کو طبیعت بہتر ہونے پر عباس گھر لے آیا تھا اور پھر فوراً ہی شہر کو روانہ ہو گیا تھا جبکہ آج سردار بی بی نے اپنے کمرے میں نورے کو بلوایا تھا

"ناہید میرے کنگن لے کر آ۔۔!"

ناہید کو ڈریسنگ ٹیبل کے دراز کی جانب اشارہ کرتے ہوئے سردار بی بی نے حکم دیا اس وقت ناعمہ اور نورے دونوں ہی ان کے پاس ان کے کمرے میں موجود تھیں

"بی بی جی یہاں تو کنگن نہیں ہیں۔۔"

دراز کھنگارنے کے بعد ناہید نے کہا تو سردار بی بی کے ماتھے پر بل پڑے یہ وہ کنگن تھے جو وہ ہر وقت پہنے رکھتی تھیں بیماری کے دوران ہسپتال میں اتارے گئے تھے

"ارے باولی ہو گئی ہے کیا۔۔یہیں ہوں گے دیکھ صحیح سے۔۔!"

اسے کہتے ہوئے وہ خود بھی بیڈ سے اٹھ گئیں

"سردار بی بی آپ بیٹھیں آرام کریں نورے تم دیکھو ذرا۔۔"

ناعمہ نے انہیں اٹھتا دیکھ کر نورے کو کہا تو نورے فوراًا ٹھی اور دراز کھنگالنے لگی

"یہاں تو نہیں ہیں سردار بی جی۔۔"

نورے کا جواب سن کر سردار بی بی خود اٹھیں اور دیکھنے لگیں مگر بے سود

www.novelsclubb.com

"کہاں جا سکتے ہیں۔۔ارے ناعمہ ہر وقت پہننے کی عادت تھی مجھے۔۔زندگی میں پہلی بار اتارے تو سوچا اپنی ہونے والی بہو کو پہناؤں گی اب۔۔ مگر یہ کیا بدشگونی ہو گئی۔۔عباس کی دادی نے عباس کے پیدا ہونے پر مجھے دیے تھے"

مایوس ہو کر وہ بولیں تھی

"مگر بی بی آج تک کبھی حویلی میں کوئی چیز ادھر سے ادھر نہیں ہوئی۔پھر آج کیسے ہو سکتی ہے۔"

ناہید،ان کے قریب جا کر کہتی ہے تو سردار بی بی اس کی بات سن کر ٹھٹھک جاتیں ہیں

"ہاں۔۔آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا۔۔تو آج چوری کیسے ہو سکتی ہے۔۔"

انہوں نے سر ہلاتے ہوئے پر سوچ انداز میں کہا

"بی بی مجھے سب ملازمین پر بھروسہ ہے مگر وہ جو لڑکی ہے نا اس پر شک ہو رہا ہے۔"

سردار بی بی کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے کہا کہ اس کی آواز اتنی مدھم تھی کہ وہاں موجود نورے اور ناعمہ نہ سن سکیں جبکہ سردار بی بی یکدم غصے میں بولیں

"اس لڑکی کو بلواؤ"

پھر اگلے چند لمحوں میں حُرّہ ان کے سامنے موجود تھی

"اے لڑکی مجھے سچ سچ بتادے۔ کہ میرے کنگن تو نے چوری کیے ہیں۔۔؟؟"

حُرّہ کے بال جکڑے وہ دھاڑیں جبکہ ان کی بات سن کر حُرّہ کے پیروں سے زمین نکل گئی

"نن نہیں۔۔ مم میں نے نہیں کی۔۔ مم میں چچ چور نہیں ہوں۔"

حُرّہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی آنکھیں اس کی آنسوؤں سے بھر گئیں

"جھوٹ بولی تو زبان کاٹ دوں گی تیری۔۔ بول کہاں ہیں کنگن۔۔؟؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حُرّہ کا چہرہ دبوچے وہ دھاڑیں تھیں ناعمہ اور نورے پریشانی سے ساری صورتحال دیکھ رہیں تھیں جبکہ ناہید کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی

"مم مجھے نن نہیں مم معلوم۔۔"

روتی ہوئی وہ بمشکل بول سکی تھی

" گھٹیا، نیچ خاندان کی لڑکی ہے تو۔۔ تجھ سے کوئی بھی امید کی جاسکتی ہے۔۔ شرافت سے بتادے نہیں تو ہاتھ کٹوادوں گی۔۔"

انہوں نے ایک جھٹکے سے اسے زمین پر پھینکتے ہوئے دھمکی دی جبکہ اب حُرّہ مسلسل روتے ہوئے نفی میں سر ہلارہی تھی اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کنگن کہاں ہیں مگر چوری کا الزام لگ گیا تھا

"مم میں چچ چور نہیں ہوں۔۔ مم مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔"

حُرّہ سسکتی ہوئی کہہ رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ناہید میرے کمرے کی صفائی کون کرتا ہے۔۔؟"

سردار بی بی نے مڑ کر ناہید سے پوچھا

"یہی کرتی ہے بی بی جی۔۔"

ناہید نے فرش پر گری سہمی ہوئی حُرّہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ابھی اس کے کمرے کی تلاشی لیتے ہیں پتہ چل جائے گا کہ چوری کس نے کی ہے ۔۔"

سردار بی بی نے کہتے ہوئے حُرّہ کا بازو پکڑ کر اپنے ساتھ چلنے لگیں جبکہ ناعمہ نورے اور ناہید بھی ان کے پیچھے تھیں

www.novelsclubb.com

کمرے میں داخل ہو کر سردار بی بی نے ملازمہ سے کمرے کی تلاشی لینے کو کہا جبکہ حُرّہ سہمی آنکھوں سے ملازمہ کو دیکھ رہی تھی جانے آگے کون کون سے امتحان دینے باقی تھے

"بی بی جی یہ۔۔"

چٹائی کے اوپر رکھی حُرّہ کی چادر کے پلوں میں سے سردار بی بی کے کنگن اور چند نوٹ برآمد ہوئے تھے اور وہاں موجود تمام نفوس اپنی جگہ ساکت ہو گئے تھے حُرّہ نے بے یقینی سے ان کنگن کو دیکھا جیسے وہ پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی

"ہاں اب بول کہ تو نے چوری نہیں کی۔۔"

سردار بی بی کنگن ہاتھ میں لیتے ہوئے حُرّہ کی جانب مڑتے ہوئے غرائیں

"مم میں نے سچ چوری نہیں کی۔۔"

حُرّہ خوف سے چند قدم پیچھے ہوتی ہوئی روتے ہوئے بولی

"ہمم اور یہ اتنے سارے پیسے تیرے پاس کہاں سے آئے۔۔؟؟"

اب انہوں نے نوٹ حُرّہ کی جانب اچھالتے ہوئے پوچھا

"یی یہ مجھے۔۔ سس سردار۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لڑکی تو، تو واقعی بہت بڑی چور ہے میرے کنگن بھی چرا لیے اور اتنے سارے پیسے بھی۔۔"

حُرّہ کے بولنے سے پہلے ہی وہ اس کی بات کاٹ کر بولیں

"اچھا اگر تو نے چوری نہیں کی تو یہ تیری چادر کے پلو میں کیا کر رہیں ہیں۔۔؟"

سردار بی بی کنگن ہاتھ میں لیے دھاڑیں

"مم مجھے نہیں پتہ۔۔ مم میں نہیں جانتی۔۔"

حُرّہ نفی میں سر ہلاتی آنکھوں میں خوف لیے بولی تو سردار بی بی نے بازو سے جکڑ کر اسے سامنے کیا اور اس کے چہرے پر زوردار طمانچے مارنے لگیں یہ ہولناک منظر دیکھ کر نورے سے رہا نہیں گیا اور آگے بڑھی جب نائمہ نے اس کا بازو تھام کر اسے روک دیا

"اپنے کمرے میں جاؤ نورے۔۔!"

ناعمہ دھیمی آواز میں حکمیہ انداز میں بولیں تھیں

"ماں وہ۔۔"

"تم چلو یہاں سے۔۔!"

نورے نے کچھ بولنا چاہا تھا جب ناعمہ نے اسے روک دیا اور اسے لے کر کمرے سے نکل گئیں جبکہ پیچھے سردار بی بی حُرّہ کو بری طرح مار رہیں تھیں یہاں تک کہ وہ شدت درد ست نڈھال ہو گئی

"میرے بیٹے کے ساتھ کے خواب دیکھے نا تو نے تو آنکھیں نوچ لوں گی تیری۔۔"

حُرّہ کو فرش پر پٹخ کر وہ دندناتی ہوئی کمرے سے نکل گئیں ان کے پیچھے ناہید بھی لبوں پر مکروہ مسکراہٹ سجائے نکل گئی جبکہ حُرّہ بری طرح رونے لگی

www.novelsclubb.com

"یی یا اللہ اور کتنے امتحان باقی ہیں۔۔اتنی نفرت۔۔اتنی حقارت۔۔اتنے الزام۔۔ اور نہیں برداشت ہوتا مجھ سے۔۔ماں بابا مجھے اپنے پاس بلالیں پلیز۔۔اور نہیں سہہ سکتی۔۔"

زمین پر اوندھے منہ گری وہ شدت سے رو رہی تھی

مگر ابھی اس کے امتحان باقی تھے ہر ملے گئے دکھ کی طرح اس دکھ،اذیت کو ساری رات رو لینے کے بعد اگلے طلوع ہونے والے دن پھر سے وہی نفرت،وہی ذلت اس کی زندگی میں شروع ہو گئ

مگر اگلے دو دن سزا کے طور پر اسے ایک وقت کا کھانا دیا جاتا کھاتی تو وہ پہلے بھی بچا ہوا تھا اور پھر جب وہ رات کو سارے اپنے ذمے کے کام نبٹا کر اس کمرے میں بچھی چٹائی پر آ لیٹی تھی تو اس کی طبیعت اچانک خراب ہونے لگی جی متلی کرنے لگا، ابکائیاں آنے لگیں، سر بری طرح چکرانے لگا مگر اس بڑی سی حویلی میں کسی کو اس کے دکھوں، تکلیفوں کا احساس نہ تھا جانے ابھی اس کی اور کتنی آزمائشیں باقی تھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

//////////////////////////

"منصور یہ شور کیسا ہے۔۔؟؟"

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کیس کی فائل چیک کر رہا تھا جب اسے باہر کچھ ہل چل محسوس ہوئی

"سر وہ ایک عورت اور اس کی بیٹی آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔آپ نے ڈسٹرب کرنے سے منع کیا تھا اس لیے میں نے انہیں ویٹ کرنے کو کہا مگر وہ مان ہی نہیں رہیں۔۔"

منصور جو کہ اس کا گارڈ تھا عباس کے پوچھنے پر بتانے لگا

www.novelsclubb.com

"اچھا انہیں بھیجو۔۔!"

عباس نے سامنے رکھی فائل بند کرتے ہوئے حکم دیا کچھ دیر میں ایک عورت اپنی بیٹی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی

"تشریف رکھئیے۔۔!"

عباس نے ایک سر سری سی نگاہ ان پر ڈال کر سامنے رکھیں کرسیوں کی جانب اشارہ کیا عباس کو وہ عام طبقے سے تعلق رکھنے والی لگیں

"پانی لاؤ۔۔!"

ان کے پیچھے کھڑے منصور کو حکم دے کر وہ ان ماں بیٹی کی جانب متوجہ ہوا

"جی میں کیا مدد کر سکتا ہوں آپ کی۔۔؟"

دھیمے نرم انداز میں اس نے پوچھا تو ان دونوں ماں بیٹی کی کچھ ہمت بندھی

"وکیل صاحب ہم آپ کی فیس ادا نہیں کر سکتے۔۔ مگر میں چاہتی ہوں آپ ہی میری بیٹی کا کیس لڑیں۔۔"

اس عورت نے اپنی سترہ اٹھارہ سالہ بیٹی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

"آپ بتائیں کے مسئلہ کیا ہے۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

عباس نے بھرپور سنجیدگی سے پوچھا

"میری بیٹی کے ساتھ بڑا ظلم ہوا ہے صاحب۔۔ میں نے سال پہلے اپنے بھائی کے بیٹے کے ساتھ بیاہ دیا تھا اسے۔۔ شادی کے ایک ماہ بعد میرا داماد باہر چلا گیا۔۔ پھر تو جیسے میری بیٹی کی زندگی ہی اجیرن ہو گئی۔۔ مگر صبر کر لیا ہم نے۔۔ لیکن اب تو ظلم کی انتہا ہو گئی۔۔ میری بیٹی کے ساتھ۔۔"

وہ عورت بولتے ہوئے رونے لگی تو عباس نے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا جبکہ دوسرا گلاس عباس نے عبائے میں لپٹی اس لڑکی کی جانب بڑھایا جو چہرہ چھپائے رو رہی تھی

www.novelsclubb.com

"دیور نے۔۔!"

وہ دکھی ماں پھر سے بمشکل دو لفظ ادا کر پائی تھی کہ رونے لگی جبکہ وہ لڑکی بھی اب اس قدر رونے لگی تھی کہ عباس لب بھینچے سر جھکا گیا یقیناً آگے کی بات وہ سمجھ گیا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ کیا ظلم ہوا تھا بے ساختہ اسے عابی کے ساتھ ہوئے ظلم کا

خیال آیا اور سامنے بیٹھی لڑکی میں اسے عابی کا عکس نظر آیا جس باعث اس کا دل پھٹنے لگا

"آپ نے مقدمہ درج کروایا۔۔؟"

چند لمحوں بعد عباس اپنی ذہنی حالت پر قابو پا پایا تھا تو اس عورت سے پوچھا لگا جو خود بھی رو رہی تھی

"ہم اپنی عزت کی خاطر خاموش ہو گئے۔۔"

عورت نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو عباس نے چونک کر انہیں دیکھا

"کیا مطلب۔۔؟"

ناسمجھی سے پوچھا گیا

www.novelsclubb.com

"آپ کی بیٹی بے قصور ہے۔۔ ظلم اس کے ساتھ ہوا ہے۔۔اگر عزت خراب ہوئی ہے تو وہ اس شخص کی ہوئی ہے جس نے یہ شرمناک حرکت کی ہے۔۔ کہ اپنی ہی بھابھی۔۔!!

دیکھیں یہی تو ہمارے معاشرے کی خرابی ہے کہ جس کے ساتھ یہ ظلم ہوتا ہے ہم اسے ہی کہتے ہیں کہ اس کی عزت خراب ہو گئی۔۔ ہم اس سے ہی نفرت کرنے لگتے ہیں۔۔ جبکہ نفرت کے قابل تو وہ درندہ ہے۔۔ جس نے یہ انسانیت سے گری ہوئی حرکت کی ہے۔۔آپ کیسے اس ظلم پر خاموش ہو سکتیں ہیں۔۔؟"

عباس کے لہجے میں درد بول رہا تھا وہ سمجھ سکتا تھا کہ سامنے بیٹھی ماں اور بیٹی کس اذیت سے گزر رہیں ہیں عابی کے کیس کی وجہ سے بھی تو سردار شیر دل بھی عزت کی خاطر خاموش ہو گئے تھے اور کتنی مشکل سے اس نے انہیں کیس پر راضی کیا تھا

"صاحب انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر کسی کو بتایا تو وہ میری بیٹی کو بدنام کر دیں گے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ عورت دوبارہ بولی

"اب بھی تو آپ میرے پاس آئیں ہیں نا۔۔"

عباس نہ چاہنے کے باوجود کہہ گیا جبکہ اس عورت نے شرمندگی سے سر جھکا لیا

"کتنا عرصہ ہوا اس بات کو۔۔؟"

عورت کا جھکا سر دیکھ کر عباس نے لب بھینچ لیے پھر اگلا سوال کیا

"دو ماہ۔۔؟"

اس عورت کے لہجے میں مزید شرمندگی در آئی تھی

"آپ نے میڈیکل تو نہیں کروایا ہو گا۔۔؟"

www.novelsclubb.com

عباس کے اگلے سوال پوچھنے پر ماں نے پھر سے سر جھکا لیا

"ایف آئی آر بھی نہیں کروائی۔۔؟؟"

توقع کے مطابق تمام جواب پانے کے بعد اگلا سوال پوچھا

"یہاں آنے سے پہلے کروائی تھی صاحب۔۔۔آپ نے میری بیٹی سے کوئی سوال تک نہیں کیا۔۔ مگر وہ پولیس والے بہت عجیب سوال کر رہے تھے اس لیے۔۔"

وہ ماں بتاتے ہوئے پھر سے رونے لگی جبکہ عباس اس کی بات سمجھ گیا اور خاموش ہو گیا

"ظلم کے خلاف جتنا دیر سے اٹھیں گے۔۔اتنا ہی لمبا اور کٹھن سفر طے کرنا پڑے گا۔۔"

عباس نے کہتے ہوئے گہرا سانس لیا اس کے لہجے میں دکھ کی آمیزش واضح تھی

"آپ ہماری مدد کریں گے نا۔۔؟"

اس سارے وقت میں پہلی بار وہ لڑکی عباس سے مخاطب ہوئی تھی شاید عباس کا نظریں جھکی رکھنا اور نرمی سے بات کرنے سے اس لڑکی کا حوصلہ کچھ بحال ہوا تھا

عباس نے سرد آہ بھری اور اپنی جگہ سے اٹھا اس لڑکی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اثبات

میں سر ہلایا

///////////////////////////

"کیا ہوا آج بہت پریشان لگ رہا ہے۔۔؟؟"

عباس کال نہیں اٹھا رہا تھا تو عالیان اور احمد پریشان سے اس کے بنگلے پہنچ گئے اور

عباس کو لاؤنج میں گم سم سا کسی گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر احمد نے سوال کیا جواباً

عباس نے سرسری سا آج آئے کیس کے بارے میں اسے بتا دیا جبکہ عالیان کافی بناتا

ہوا سرسری انداز میں سن رہا تھا

عباس اور احمد کو اکثر اپنے کیسز میں ایک دوسرے کی مدد درکار ہوتی تھی اور اس

کیس میں بھی اسے احمد کی مدد درکار تھی اسی لیے بتانے لگا جسے سن کر احمد کو افسوس

ہوا

"اتنا عرصہ ہو گیا تم دونوں کو اس طرح کے کیس حل کرتے ہوئے لیکن آج بھی تم دونوں اپنے پہلے کیس کی طرح ایسے پریشان ہو جاتے ہو جیسے وکٹم سے تم لوگوں کا گہرا رشتہ ہے۔۔ چل یار۔۔ دل پہ مت لیا کرو اتنا تم دونوں۔۔ ایسے تو جلدی ہی تم دونوں دل کے مریض بن جاؤ گے۔۔"

ان دونوں کے چہرے پر بے انتہا افسردگی دیکھ کر عالیان نے کہا تو احمد اور عباس اس کا اس وقت مذاق کرنا سخت ناگوار گزرا

"وہ جو آئے روز تمہیں شدید والی محبت ہو جاتی ہے اس سے دل پہ بہت اچھا اثر پڑتا ہے نا۔۔؟"

احمد نے خاصا چڑ کر کہا تو عالیان دانت نکالنے لگا

www.novelsclubb.com

"یار ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتی یہ جو مرد باہر کمانے چلے جاتے ہیں وہ اپنی بیوی بچوں کو اس ہوس پرست دور میں کسی کے بھروسے کیسے چھوڑ جاتے ہیں۔۔؟ چاہے وہ اس کے اپنے گھر والے ہی کیوں نا ہوں۔۔ یہ بات کسی صورت صحیح نہیں ہے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس مرتبہ عالیان نے سنجیدگی سے کہا تو احمد نے بھی اس کی تائید میں سر ہلایا

"بہت کیس آتے ہیں میرے پاس بھی کہ شوہر آؤٹ آف سٹی ہے یا کنٹری۔۔ پیچھے سے اس کے گھر والے اس کی بیوی بچوں سے کیسا سلوک کر رہے ہیں۔۔ کن حالات سے وہ گزر رہی ہے۔۔ ان جناب کو معلوم ہی نہیں ہوتا۔ اور اگر معلوم ہو تو وہ کس پر یقین کرے ماں باپ بہن بھائی پر یا بیوی پر۔۔"

احمد نے پھر بات کو جاری رکھتے ہوئے اپنی رائے دی جبکہ عباس خاموشی سے بیٹھا ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا مگر کچھ بولا نہیں

"ہاں بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے تو۔۔ ساری غلطی ہی ایسے مردوں کی ہوتی ہے۔۔ جو دو دو تین تین سال گھر نہیں آتے۔۔ بھئی بیوی کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں جو مرد پر لازم ہوتے ہیں۔۔ اب آپ چار سال محض کمانے کی خاطر بیوی سے دور رہ کر گزارو گے تو ایسی نوکری پر لعنت ہے جو اپنی بیوی بچوں سے دور رکھے۔۔"

www.novelsclubb.com

عالیان دوٹوک انداز میں بولا تھا جبکہ احمد نے بھی اس کی بات پر متفق ہوتے ہوئے سر ہلایا

عباس بہت دھیان سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا بے ساختہ اس کو حُرّہ کا خیال آیا تھا جانے کیوں اچانک اس کا دل ہر شے سے اچاٹ ہو گیا اور حُرّہ کا بار بار ڈرا سہا چہرہ اس کی نگاہوں کے سامنے آنے لگا جو اس کا دل بے چین کرنے لگا

///////////////////////////

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو شدید نقاہت محسوس ہو رہی تھی مگر جانتی تھی کہ اگر ذرا سی بھی کسی کام میں دیر ہوئی تو مزید ذلت اور سزا دی جائے گی تبھی خود کو مضبوط کرتی اٹھ بیٹھی

www.novelsclubb.com

"یا اللہ میں اتنی سخت جان کیسے ہو سکتی ہوں۔۔ کہ اتنا سب ہونے کے بعد بھی زندہ ہوں۔۔ میرے بابا تو مجھے ایک کانٹا بھی چبھنے نہیں دیتے تھے۔۔ اور اب روز اتنی ذلت و رسوائی اور اذیت کے بعد بھی زندہ ہوں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چکراتے سر کو ہاتھوں میں گرائے حُرّہ بے انتہا اذیت میں مبتلا بولی تھی

پھر چادر اٹھا کر خود پر اوڑھی اور بمشکل اٹھ کھڑی ہوئی چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھپکے مارے اور چادر سے چہرہ صاف کرتی لڑکھڑاتے قدموں سے باورچی خانے کی جانب بڑھی رات سے قے کی وجہ سے جو تھوڑی بہت طاقت تھی جسم میں اب وہ بھی نہیں رہی تھی مگر اپنا درد کرتا وجود گھسیٹے وہ بے حسی کی چادر اوڑھے ناشتے کی تیاری میں لگ گئی مگر سر شدید چکرانے لگا اور انڈے کو دیکھ کر تو اسے ابکائیاں آنے لگیں منہ پہ ہاتھ رکھتی وہ واشروم کی جانب بڑھی

"یا اللہ اب کیا کروں میں۔۔ یہاں تو کوئی دوائی بھی نہیں دے گا مجھے۔۔ ایسے تو کام نہیں ہو گا مجھ سے۔۔ کیا کروں۔۔"

www.novelsclubb.com

دیوار کا سہارا لیے وہ کھڑی سوچ رہی تھی پھر بمشکل چلتے ہوئے دوبارہ باورچی خانے میں آئی

کاش سردار بی بی وہ پیسے اس سے نہ لیتی جو عباس نے اسے دیے تھے اگر وہ پیسے بھی اس کے پاس ہوتے تو کم از کم اپنے لیے دوائی تو منگوا لیتی

"سنیں پلیز مجھے کوئی سر درد کی دوائی دے دیں۔۔"

ہاتھ میں جھاڑو لیے ایک ملازمہ کو دیکھ کر حُرّہ نے التجائیہ کہا

"دیکھو تمہاری کسی بھی طرح مدد کرنا منع ہے۔۔اگر کسی نے کی تو وہ جان سے جائے گا۔۔اس لیے میں تو تمہاری مدد نہیں کر سکتی۔۔"

ملازمہ نے حُرّہ کا زرد رنگ دیکھ کر افسوس سے کہا

"آپ کے پاس درد کم کرنے کی کوئی تو دوا ہو گی۔وہی دے دیں۔۔پلیز کسی کو معلوم نہیں ہو گا۔۔"

www.novelsclubb.com

بات کرتے ہوئے حُرّہ کی آواز بھیگ گئی تو ملازمہ کو اس پر بہت ترس آیا مگر سردار بی بی کے خوف کے باعث وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی

"صرف اتنا بتا سکتی ہوں کہ وہ حویلی کہ پچھلی طرف ایک دو کمرے نظر آئیں گے تمہیں وہاں حکیمہ رہتی ہے شاید وہ تمہیں دوائی دیدے۔۔"

ملازمہ سرسری انداز میں بتاتی باورچی خانے سے نکل گئی جبکہ حُرّہ کے قدم اب حویلی کی پچھلی جانب تھے

وہ کمرے کے باہر کھڑی ہوئی تو اندر روشنی دیکھ کر دروازے پر دستک دینے لگی اور دل میں دعا مانگنے لگی کہ یہ عورت اس کی مدد کردے تھوڑی دیر بعد بھی جب دروازہ نہ کھلا تو حُرّہ مایوس ہو کر واپس جانے لگی

"کون۔۔"

ایک ادھیڑ عمر کی خاتون نکلی تو حُرّہ نے اس کی آواز سن کر اپنا رخ موڑا یہ وہی عورت تھی جس نے بخار میں اس کا علاج کیا تھا وہ عورت بھی حُرّہ کو پہچان چکی تھی ادھر ادھر نگاہیں گھمانے کے بعد اس نے حُرّہ کو بازو سے پکڑ کر اپنے کمرے میں کیا اور دروازہ بند کر دیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا بات ہے لڑکی تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟"

حُرّہ کا پیلا زرد رنگ اور تھکے تھکے چہرے کا طائرانہ جائزہ لیتی وہ عورت پوچھ رہی تھی

"مم میرا سر بہت درد کر رہا ہے چکر بھی بہت آ رہے ہیں۔۔اور۔۔"

"تو میں کیا کر سکتی ہوں۔۔ تمہیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا لڑکی۔۔"

حُرّہ ابھی دھیمی اور نقاہت بھری آواز میں بول ہی رہی تھی کہ وہ عورت اس کی بات کاٹتی بولی

"پلیز مجھے کوئی دوا دے دیں۔۔پلیز"

یہ بے بسی کی انتہا تھی کہ سردار کی بیوی ملازمین کی منتیں کر رہی تھی یہ سوچتے ہی پھر سے حُرّہ کی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے

www.novelsclubb.com

"تمہاری مدد کرنا حویلی میں جرم ہے۔۔تم جانتی ہو اگر کسی کو معلوم ہوا تو میری پناہ گاہ چھن جائے گی مجھ سے۔"

وہ عورت دوٹوک انداز میں بولی جبکہ اب حُرّہ اپنے آنسو صاف کرتی واپس جانے کے لیے مڑی

"اچھا سنو۔۔"

شاید اسے حُرّہ کی تکلیف اور بے بسی پر ترس آگیا تھا تبھی ہاتھ پکڑ لیا اور چارپائی پر لیٹنے کا اشارہ کیا

اپنے تجربے کے مطابق حُرّہ کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گئیں تھی کہ حُرّہ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے مگر معائنہ کرنے کے بعد شک پر یقین کی تصدیق ہو گئی

"تم امید سے ہو۔۔"

حُرّہ کا معائنہ کرنے کے بعد اس عورت نے یقین سے کہا تو حُرّہ کی سماعتوں میں یہ الفاظ کسی ہتھوڑے کی مانند لگے

"بی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔آپ یقین سے کہہ سکتی ہیں۔۔؟"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نفی میں سر ہلاتے وہ بے یقینی سے بولی

"سو فیصد یقین سے کہہ رہی ہوں میں۔۔"

اس عورت نے حُرّہ کے اس خنکی میں بھی چہرے پر آئے پسینے کو دیکھ کر کہا

"ااایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔ سردار بی بی تو مجھے مار دیں گی۔۔"

مسلسل سر ہلاتی حُرّہ بولی تھی جبکہ اس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک جا رہا تھا

"میں سمجھ سکتی ہوں تمہیں۔۔ تو کیا بچہ ضائع کرنا چاہتی ہو۔۔؟"

وہ عورت دھیمی آواز میں رازداری سے پوچھ رہی تھی جبکہ اس کی بات سن کر حُرّہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

www.novelsclubb.com

"ضض ضائع۔۔ مم میں کک کیسے۔۔؟"

خوف اور تکلیف کے ملے جلے تاثرات لیے وہ بولی تھی بچے کو خود ہی مارنا یہ سوچ ہی اس قدر تکلیف دہ تھی کہ حُرّہ رونے لگی

"پھر چھوٹے سردار کو بتادو کہ تم امید سے ہو۔۔اگر بیٹا پیدا کر دیا نا تم نے تو بڑے سردار اور سردار بی بی بھی شاید تم سے خوش ہو جائیں اور وارث پا کر یقیناً خوش ہی ہوں گے وہ۔۔"

وہ عورت حُرّہ کے شانے پر ہاتھ رکھے کہنے لگی

"اور اگر بیٹی پیدا ہو گئی تو۔۔؟"

حُرّہ نے ڈرتے ہوئے اس سے پوچھا

"ارے کیوں ایسی بات نکال رہی ہو زبان سے۔۔اگر بیٹی پیدا ہوئی تو تمہاری زندگی مزید مشکل ہو جائے گی۔۔"

وہ عورت ماتھے پر ہاتھ مارتی بولی تو حُرّہ سسک اٹھی

"یہ رکھو دوا۔۔اس سے طبیعت بہتر ہو جائے گی تمہاری۔۔"

اب وہ عورت حُرّہ کو ایک شاپر تھماتے ہوئے کہہ رہی تھی

"کب معلوم ہو گا کہ بیٹا ہے یہ بیٹی۔۔؟"

شاپر تھامتے ہوئے حُرّہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

"اس کے لیے تھوڑا صبر کرنا پڑے گا تمہیں۔۔"

اس نے دھیمی آواز میں کہا تو حُرّہ نے سر ہلا یا

"شکریہ آپ کا بہت۔۔"

حُرّہ دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے گویا ہوئی تو حکیمہ نے محض سر ہلا یا

www.novelsclubb.com

"اگر تم خون بہا میں نہ آئی ہوتی تو یہ خبر سن کر حویلی میں جشن منایا جاتا۔۔"

اس عورت کے الفاظ سن کر حُرّہ کے اٹھتے قدم وہی زمین پر تھم گئے اور ایک تیز اس کے دل میں پیوست ہوا پھر بغیر کچھ کہے حُرّہ آنسو پونچھتے وہاں سے نکل گئی مگر افسوس کہ کسی نے اسے حکیمہ کے کمرے سے نکلتے دیکھ لیا تھا

اس عورت کی دی ہوئی دوا کھانے کے بعد حُرّہ کی طبیعت کچھ سنبھلی تو اپنے ذمے کے کام نبٹانے لگی مگر یہ خبر جب سے اس نے سنی تھی تب سے اس کے آنسو جیسے تھم گئے تھے یا شاید اپنے وجود میں اس ننھی جان کا تصور کرتے اب حُرّہ کو صبر آ گیا تھا مگر پریشانی تو اس کی مزید بڑھ گئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی یہ خبر حویلی میں طوفان لے کر آئے گی

"چھوٹے سردار یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔ حویلی میں تو جب مجھے عزت نہیں دی جاتی تو میری اولاد کو کیسے دی جائے گی۔۔ خدایا یہ کیسی خوشی ہے جس میں دکھ پوشیدہ ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ نہیں جانتی تھی کہ عباس یہ خبر سن کر کیسا تاثر دے گا مگر اس کا اپنا دل بے چین ہو رہا تھا بار بار اس عورت کی بات یاد آرہی تھی کہ بچہ ضائع۔۔

اور اس سے آگے سوچتے ہوئے حُرّہ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے

"سنو۔۔"

حُرّہ لاؤنج کی صفائی کر رہی تھی جب نورے نے اسے مخاطب کیا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی

"جی۔۔؟"

حُرّہ اس کی جانب مڑتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"کیا نام ہے تمہارا۔۔؟"

حُرّہ کو بغور دیکھتے ہوئے نورے نے پوچھا

"حُرّہ۔۔"

حُرّہ نے بتاتے ہوئے سر جھکا لیا اسے بے اختیار عباس کا خیال آیا تھا اس سے ہوئی اپنی پہلی ملاقات یاد آئی بے ساختہ اس ملاقات کو یاد کرتے ہوئے اس کا چہرہ حیا کے باعث سرخ ہوا جبکہ نورے نے اس پل اس کا جھکا چہرہ بغور دیکھا تھا

"تم بیمار ہو کیا۔۔؟"

نورے نے اس کا طائرانہ جائزہ لیتے ہوئے پوچھا

"جج جی۔۔وہ بس۔۔"

حُرّہ کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا جواب دے تبھی بات ادھوری چھوڑ دی

"کاش تم ہماری زندگیوں میں نہ آئی ہوتی۔۔تو آج چھوٹے سرکار صرف میرے ہوتے۔۔"

www.novelsclubb.com

نورے کی بات پر حُرّہ نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا اس کے انداز میں خفگی کے علاوہ کچھ نہیں تھا

"آپ کو میرے وجود سے کوئی خطرا نہیں ہے نورے۔۔ میں نہ کبھی سردار اور آپ کے بیچ میں تھی اور نہ کبھی آؤں گی۔۔"

حُرّہ نے نگاہیں نورے کے خوبصورت چہرے پر جما کر کہا

"تمہارا وجود اتنا بھی بے ضرر نہیں ہے جس سے بے خبر رہا جائے۔۔!"

نورے نے حُرّہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں اسے ایک الگ سکون نظر آرہا تھا اتنی مشکل زندگی کے باوجود چہرے پر سکون ہونا شاید اس کے صبر کے باعث خالق کی عطا تھی جبکہ حُرّہ نورے کی بات کا مطلب سمجھ نہیں سکی تھی

"میں ہمیشہ اپنی بات پر قائم رہوں گی۔۔ کہ میں آپ کے اور سردار کے بیچ کبھی نہیں آؤں گی۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ لہجے میں یقین لیے بولی تھی

"تم ہمارے بیچ اسی وقت آ گئی تھی جب ان کا تمہارے ساتھ نکاح ہوا تھا۔۔"

نورے نے جتا کر کہا تو کچھ پل تو حُرّہ کچھ بول ہی نہ سکی

"میں جانتی ہوں کہ تم بہت اذیت سے گزر رہی ہو۔۔ مگر تم یہ نہیں جانتی کہ میں کس اذیت سے گزر رہی ہوں۔۔ یہ سوچ ہی کتنی اذیت ناک ہے کہ جو آپ کا ہو اسے کسی اور کی دسترس میں دیکھنا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔۔اس سے بڑی اذیت کیا ہو گی کہ میں دیکھ کر بھی زندہ ہوں۔۔"

نورے نے حُرّہ کو خاموش پا کر دوبارہ کہا تو حُرّہ نے نفی میں سر ہلایا

"مم میں سمجھ سکتی ہوں۔۔"

"نہیں سمجھ سکتی تم۔۔ جانتی ہو کیوں۔۔؟"

نورے نے ہاتھ کے اشارے سے حُرّہ کو چپ رہنے کا کہا

"کیونکہ تمہیں ہر ظلم کے بدلے میں عباس جیسا ہمسفر ملا ہے۔۔ تمہاری خوش بختی پر رشک آتا ہے مجھے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نورے بول رہی تھی اور حُرّہ کے آنسو دل پر گر رہے تھے

"لاکھ برا رویہ ہے سب کا تمہارے ساتھ مگر۔۔ تم نہیں جانتی کہ عباس جیسا ہمسفر ہر دکھ کا مداوا ہے۔۔ ہر خزاں میں بہار ہے۔۔"

"خیر میں نے اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا ہے۔۔ وہ جو کرے مجھے منظور ہے۔۔"

حُرّہ کے بہتے آنسو دیکھ کر نورے نے بات ختم کر دی اور اپنے آنسو نکلنے سے پہلے لاؤنج سے نکل گئی جبکہ حُرّہ کے کرب سے آنکھیں میچ لیں

//////////////////////////

"سلام سرکار۔۔!"

www.novelsclubb.com

عباس کو گاڑی سے نکلتا دیکھ کر شہزاد نے فوراً باادب ہو کر سلام کیا

جبکہ باقی گارڈز اور ملازمین بھی اچانک عباس کی حویلی آمد پر ہڑ بڑا گئے اور مؤدب ہو کر کھڑے ہو گئے عباس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور اپنا بیگ اور لیپ ٹاپ گاڑی

سے نکالا جسے آگے بڑھ کر شہزاد نے تھام لیا اب وہ اپنے کالے کوٹ کا بٹن کھول کر اپنی سفید شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک موڑتے ہوئے ایک نظر ملازمین اور گارڈز پر ڈالتا قدم قدم چلتا آگے بڑھ رہا تھا

وہ آفس سے سیدھا حویلی کے لیے نکل گیا تھا کل عالیان اور احمد کی باتوں کے بعد وہ بہت بے چین ہو گیا تھا رہ رہ کر حُرّہ کا خیال ستا رہا تھا

"اور شہزاد سب ٹھیک رہا۔۔؟ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوتا۔۔؟"

اپنے پیچھے چلتے شہزاد سے سر سری سا پوچھا

"جی سرکار سب ٹھیک ہے۔۔ لیکن۔۔!"

شہزاد کہتا کہتا جھجھکتے ہوئے رک گیا تو عباس کے قدم رک گئے عباس کے رکنے پر شہزاد بھی رک گیا

"کیا ہوا۔۔؟؟ کیا کہنا چاہتے ہو۔۔؟"

www.novelsclubb.com

عباس ماتھے پر بل ڈالے پوچھ رہا تھا

"صاحب آپ نے کہا تھا کہ ہر ایک پر نظر رکھنی ہے۔۔ حویلی میں کون آرہا ہے کون جارہا ہے۔۔ تو۔۔"

شہزاد کہتے ہوئے پھر سے رک گیا

"آگے بولو شہزاد۔۔؟ کیا بات ہے۔۔؟"

عباس کے لہجے میں سختی تھی جسے محسوس کر کے شہزاد کانپ گیا

"سرکار آپ جانتے ہیں میری چھوٹی بہن سردار بی بی کی خدمت کرتی ہے وہ بتارہی تھی کہ چھوٹی بی بی کے ساتھ حویلی میں بہت برا سلوک۔۔"

www.novelsclubb.com

شہزاد پھر بتاتا ہوا خاموش ہو گیا اور سر جھکا لیا جبکہ عباس پورا اس کی جانب متوجہ ہو چکا تھا

"حُرّہ کے بارے میں بات کر رہے ہو تم۔۔؟؟"

عباس نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا

"جج جی سرکار۔۔"

شہزاد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"ہاں بولو۔۔!"

حُرّہ کے ذکر پر عباس کو تشویش ہوئی تھی

اور پھر شہزاد نے ایک ایک بات جو جو حُرّہ کے ساتھ ہو رہا تھا جو حویلی کے مالکان کرتے تھے اور جو ملازمین کرتے تھے سب عباس کے گوش گزار کر دیا کہ کیسے سردار بی بی اور ناہید نے کتنی مرتبہ اس پر تشدد کیا، اور اس کے ساتھ نوکروں سے بدتر سلوک کیا جاتا ہے، وہ کام جو چار ملازمہ مل کر کرتیں تھیں وہ اکیلی حُرّہ سے کروائے جاتے ہیں، سٹور کی طرح کے کمرے میں رکھا گیا ہے اسے جہاں بستر تک

میسر نہیں ہے، یہاں تک کہ چوری کا الزام بھی اس پر لگایا گیا، پھر سزا کے طور پر اس کا کھانا پینا بند کر دیا گیا، بات بات پر تذلیل کرنا،

شہزاد نے سب بتا دیا اور جیسے جیسے وہ بتاتا جا رہا تھا عباس کا چہرہ غصے کے باعث سرخ ہو رہا تھا، گردن کی رگیں تن گئی وہ جبڑے سختی سے بھینچے کھڑا ساری باتیں سن رہا تھا شہزاد نے اپنی بات مکمل کر کے سر اٹھا کر عباس کو دیکھا اور عباس کے چہرے پر سختی دیکھ کر کانپ کر چند قدم پیچھے ہوا

"بابا سرکار کو معلوم ہے یہ سب۔۔؟؟"

عباس نے مٹھیاں سختی سے بھینچے پوچھا

"جج جی سرکار۔۔اور۔۔"

www.novelsclubb.com

شہزاد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"اور کیا۔۔"

اپنے غصے کو ضبط کیے عباس نے پوچھا

"سرکار صبح سویرے چھوٹی بی بی۔۔ کو حکیمہ کے کمرے سے نکلتے دیکھا ہے میں نے ۔۔شاید وہ بیمار ہیں۔۔"

شہزاد نے آج صبح کا واقعہ بھی بتانا مناسب سمجھا جب اس نے حُرّہ کو سر تھام کر لڑکھڑاتے قدموں سے چلتے حکیمہ کے کمرے سے نکل کر حویلی کے اندر جاتے دیکھا

"ہمم۔۔"

عباس نے محض ہنکار بھرا

اور تیز تیز قدم اٹھاتا حویلی کی جانب بڑھ گیا جبکہ شہزاد جانتا تھا کہ عباس کتنے غصے میں گیا ہے

"ظلم کرتے وقت تو یہ بڑے لوگ خدا بن جاتے ہیں۔۔کسی غریب کو تو اپنے آگے کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔اپنے انجام سے نہیں ڈرتے۔۔اب چھوٹے سرکار سبق سکھائیں گے سب کو۔۔"

ایک طرح سے تو وہ ڈر بھی رہا تھا یہ باتیں بتاتے ہوئے۔۔جانے سردار کے لیے وہ لڑکی کوئی حیثیت رکھتی بھی ہے یا نہیں۔۔مگر عباس کا غصہ دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا کہ اس نے عباس کو بتا کر ٹھیک کیا عباس کو یہ سب جاننے کا پورا حق ہے کہ اس کے پیچھے یہاں ہو کیا رہا ہے

////////////////////////////

وہ اپنے اطراف میں دیکھتا ہوا حویلی میں داخل ہوا یقیناً اس کی آنکھیں حُرّہ کی تلاش میں تھیں لاؤنج کی جانب بڑھا تو اسے محسوس ہوا جیسے حویلی کے تمام مکین لاؤنج میں موجود ہیں

www.novelsclubb.com

عباس جب لاؤنج میں داخل ہوا تو اس کے کانوں میں سردار بی بی کی کرخت آواز پڑی یقیناً وہ کسی کو ڈانٹ رہیں تھیں اور جھٹکا عباس کو تب لگا جب سردار بی بی نے حُرّہ کو سخت سست سناتے ہوئے دھتکارا اس سے پہلے حُرّہ بری طرح زمین پر گرتی عباس نے آگے بڑھ کر اسے تھام لیا کاندھوں سے تھام کر اپنے سہارے کھڑا کیا اور اسے اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھنے لگا

وہ کالی چادر کو اچھی طرح اوڑھے ہوئے تھی، جبکہ رنگت زرد، چہرے پر نیل کے نشان، آنکھوں سے نکلتے آنسو اس کے سارے غموں کی گواہی دے رہے تھے ایک پل کو عباس نے حُرّہ کی حالت دیکھ کر کرب سے آنکھیں میچ لیں لاؤنج میں اس وقت سردار شیر دل، سردار بی بی، ناعمہ اور نورے سمیت چند ملازمین بھی موجود تھے عباس کو دیکھ کر لاؤنج میں بلکل سناٹا چھا گیا جبکہ حُرّہ بھی چونک کر عباس کو دیکھ رہی تھی

"عع عباس۔۔ مم میرے بیٹے تت تم۔۔؟"

www.novelsclubb.com

سردار بی بی اپنی نشست سے کھڑی ہوتی ہوئیں عباس کی جانب بڑھی جب عباس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں وہیں روک دیا جبکہ حُرّہ نے عباس کے تیور دیکھ کر پیچھے ہونا چاہا مگر عباس نے اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لے کر اپنے ساتھ لگالیا

سردار بی بی اور سردار شیر دل عباس کے سرخ چہرے اور بگڑے تیور دیکھ کر ٹھٹھک گئے

"یہ کیا حال بنایا ہوا ہے آپ نے حُرّہ۔۔؟؟آپ نے اپنا بلکل بھی خیال نہیں رکھا۔۔؟"

عباس نے سب کو نظرانداز کر کے حُرّہ کے آنسو اپنے ہاتھوں کی پوروں سے صاف کرتے ہوئے نہایت نرمی اور فکر مندی سے پوچھا جبکہ حُرّہ نے جواباً اُس کے سینے پر سر رکھ دیا اور بے آواز رونے لگی عباس کو اچانک دیکھ کر مزید اس کا نرم انداز دیکھ کر ہمیشہ کی طرح حُرّہ بکھر گئی

جبکہ حویلی کے مالکان اور ملازمین یہ منظر دیکھ کر دنگ رہ گئے عباس کا نرم لمس اور انداز وہ بھی حُرّہ کے لیے دیکھ کر نورے کے آنسو بہنے لگے

"آپ کو اس طرح دیکھ کر کتنی اذیت پہنچی ہے مجھے۔۔؟؟ اور جانتی ہیں اس طرح رو کر مجھے مزید تکلیف دے رہی ہیں آپ۔۔"

حُرّہ کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے عباس نرم مگر اتنی بلند آواز میں کہہ رہا تھا کہ وہاں موجود ہر شخص باآسانی سن رہا تھا

"آپ ایک بار مجھے بتا دیتیں حُرّہ۔۔ کہ یہ سب ہو رہا ہے آپ کے ساتھ۔۔ مگر نہیں مجھے خود سمجھنا چاہیے تھا کہ۔۔ جو لوگ انسانوں کی انسانیت کے معیار سے گری ہوئی رسموں کو زندہ رکھ سکتے ہیں۔۔ وہ کسی بے قصور کے ساتھ غیر انسانی سلوک بھی رواں رکھ سکتے ہیں۔۔"

حُرّہ کے چہرے پر نیل دیکھ کر وہ بے حد سفاک انداز میں سردار شیر دل کی جانب دیکھتے ہوئے جتا کر کہہ رہا تھا

"عباس۔۔!"

سردار شیر دل نے اس کی بات پر کچھ کہنا چاہا تھا جب عباس نے ان کی جانب رخ کیا

"میں پوچھ سکتا ہوں یہ کیسا سلوک ہو رہا ہے میری بیوی کے ساتھ۔۔؟؟"

عباس نے بے حد سرد انداز میں پوچھا وہاں موجود تمام ذی روح نہایت توجہ اور حیرانگی سے سب دیکھ اور سن رہا تھا

"عباس تمہیں اس لڑکی کے ساتھ ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ جانتے ہو نا یہ تمہاری بہن کے قاتل کے خاندان سے ہے۔۔"

مزید سردار بی بی سے برداشت نہیں ہوا تبھی بلند آواز میں دھاڑیں ان کے بیٹے نے ان سے تو ان کا حال بھی نہیں پوچھا تھا اس ونی کے ساتھ ہمدردی دیکھ کر تو جیسے ان کے لیے برداشت کرنا ناممکنات میں سے تھا

"قانون کی کس کتاب میں لکھا ہے کہ قتل اگر ایک شخص نے کیا ہے تو۔۔ سزا سارے خاندان کو دو۔۔؟"

عباس نے سردار بی بی کو دیکھتے ہوئے سپاٹ انداز میں کہا تو سردار بی بی پہلی مرتبہ اپنے بیٹے کو اس طرح بات کرتا دیکھ کر جیسے سکتے میں آگئی

"مت بھولو عباس یہ لڑکی خون بہا میں آئی ہے۔۔"

اس مرتبہ سردار شیر دل نے دبی دبی آواز میں بیٹے کو مخاطب کیا

"مجھے محض اتنا پتہ ہے کہ یہ لڑکی میرے نکاح میں آئی ہے۔۔ اور میری بیوی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس نے اب باپ کو دیکھتے ہوئے نہایت سرد انداز میں کہا

"خون بہا میں آئی ہوئی لڑکی صرف ونی ہوتی ہے۔۔ بیوی کی حیثیت اسے نہیں دی جاتی۔۔"

سردار بی بی نے عباس کو دیکھتے لفظ چبا کر ادا کرتے ہوئے کہا

"جس سے نکاح کیا جائے اس کو بیوی کی حیثیت بھی دی جاتی ہے۔۔اور اس کے ہر طرح سے حقوق بھی پورے کیے جاتے ہیں ماں جی۔۔"

عباس نے انہیں کے انداز میں انہیں جواب دیا

"ہم نہیں مانتے اس لڑکی کو تمہاری بیوی۔۔!"

سردار بی بی غصے میں دھاڑیں تھیں

"اماں جان کسی کے ماننے یا نہ ماننے سے کچھ نہیں ہو گا۔۔سارے گاؤں کے سامنے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق گواہان کی موجودگی میں نکاح ہوا ہے۔۔ہر کوئی جانتا ہے کہ حُرّہ میرے نکاح میں ہیں۔۔پھر یہ نکاح چاہے کسی بھی رسم کے تحت ہوا ہو میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ اب حُرّہ میری بیوی ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس نے آواز کو اتنا ر کھا تھا کہ ہر کوئی سن رہا تھا حُرّہ کے لیے عباس کو ڈھال بنا دیکھ کر نورے سمیت ہر کوئی سانس رو کے کھڑا تھا

"یہ دشمنوں کی بیٹی ہے عباس۔۔!"

سردار بی بی بلند آواز میں بولیں

"مگر بے قصور ہے ماں جی۔۔!"

عباس نے لہجے میں دکھ لیے کہا

"میں جان سے مار دوں گی اس لڑکی کو۔۔اس نے جادو کر دیا ہے میرے بیٹے پر ۔۔"

www.novelsclubb.com

سردار بی بی طیش کے عالم میں غراتی ہوئیں حُرّہ کی جانب بڑھیں جب عباس کے الفاظ نے ان کے قدم وہیں روک دیے

"ذرا سی تکلیف بھی ہوئی اگر حُرّہ کو ماں جی تو یاد رکھیئے گا آپ کا بیٹا پہلے مر جائے گا
۔۔"

عباس نے اپنے کوٹ کے اندر سے پسٹل نکال کر اپنے ماتھے پر رکھ لی جبکہ حُرّہ یہ منظر دیکھ کر خوف کے مارے کانپنے لگی

"عباس۔۔!"

سردار بی بی نے عباس کے ماتھے پر پسٹل دیکھ کر بے یقینی سے اسے پکارا

"یہ لیں پہلے اپنے بیٹے کو ماریں پھر کسی کو ماریئے گا۔۔"

عباس نے پسٹل سردار بی بی کے سامنے کرتے ہوئے پھر سے کہا تو سردار شیر دل نے آگے بڑھ کر عباس کے ہاتھوں سے پسٹل لے لی

www.novelsclubb.com

"کیا ہو گیا ہے عباس۔۔ صرف ایک تم کل کائنات ہو ہماری۔۔اس طرح کر کے کیوں جان نکال رہے ہو ہماری۔۔"

سردار شیر دل تڑپ کر آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے بولے

"آپ نہیں جانتے باباجان۔۔مجھے ماں جی کا یہ روپ دیکھ کر کتنا دکھ ہوا ہے۔۔ آپ جانتے ہیں ساری عمر اب میں حُرّہ سے نظریں نہیں ملا پاؤں گا۔۔کہ میری بیوی ہو کر اسے اتنے دردناک شب و روز گزارنے پڑے ہیں۔۔شرم کا مقام ہے میرے لیے باباجان کہ حویلی کے ملازمین سردار کی بیوی سے بہتر زندگی گزار رہے ہیں۔۔"

عباس کے لہجے اور انداز میں درد بول رہا تھا یقیناً اس کا مان اور بھروسہ ٹوٹا تھا جو اس نے اپنے ماں باپ پے کیا تھا شہزاد کی زبانی حُرّہ پر ہوئے ظلم کی داستان سن کر مزید حُرّہ کی حالت دیکھ کر اس کا دل تڑپ رہا تھا کہ کس حال میں رہی ہو گی

www.novelsclubb.com

سردار شیر دل نے بیٹے کے الفاظ سن کر ندامت سے سر جھکا لیا جبکہ عباس نے پھر اپنا رخ حُرّہ کی جانب کیا اور اس کے دونوں ہاتھ نرمی سے اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیے

"مجھے معاف کر دیں حُرّہ۔۔آپ کے ساتھ جو بھی ہوتا رہا ہے حویلی میں میری غیر موجودگی میں۔۔میں کسی کو قصوروار نہیں کہتا اس کے لیے۔۔کیونکہ یہ صرف میری لاپرواہی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔مجھے اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہیے تھا کسی پے بھی۔۔پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔"

عباس اب حُرّہ کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا ہر کسی کی موجودگی کو فراموش کیے معافی مانگ رہا تھا

جبکہ سردار شیر دل اور سردار بی بی حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے تمام ملازمین سکتے کی کیفیت میں یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے یہاں آج تک کسی خاندانی بیوی کو اتنی عزت نہیں دی گئی تھی اور ان کے چھوٹے سردار خون بہا میں آئی ہوئی لڑکی سے ہاتھ جوڑ کر سب کے سامنے ناکردہ گناہ کی معافی مانگ رہے تھے

"سس سرکار۔۔"

حُرّہ نے عباس کے جڑے ہاتھوں کو اپنے نرم ہاتھوں میں لیتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"نہیں حُرّہ۔۔سب کے سامنے آپ کی تذلیل کی گئی ہے اور یہ صرف میری لاپرواہی کی وجہ سے ہوا ہے اس لیے سب کے سامنے میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔۔"

عباس کے لہجے میں شرمندگی تھی جبکہ حُرّہ کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے شاید ہی اس نے ایسا مرد دیکھا ہو جسے حقیقتاً مرد ہونا جچ رہا تھا

"عباس تم مرد ہو۔۔سب کے سامنے اس لڑکی سے معافی کیوں مانگ رہے ہو۔۔؟"

اس مرتبہ سردار شیر دل سے برداشت نہیں ہوا تو چیختے ہوئے بولے

"تم مرد ہو۔۔تم مرد ہو۔۔یہی کہہ کہہ کر تو ہمارے معاشرے نے مرد کو مرد سے درندہ بنا دیا ہے۔۔تم مرد ہو تمہیں اپنا سر بلند رکھنا ہے۔۔تم مرد ہو تمہیں جھکنا نہیں ہے۔۔تم مرد ہو تمہیں عورت کو جوتی سمجھنا ہے۔۔تم مرد ہو تمہیں ہر گناہ بنا معافی کے ہی معاف ہے۔۔ایم سوری بابا جان مگر میں ایسا ہی ہوں۔۔چاہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ مجھے سمجھیں یا نہ سمجھیں۔۔ مرد وہ نہیں جسے اونچی آواز یا ہاتھ کا استعمال کر کے بتانا پڑے کہ میں مرد ہوں۔۔ بلکہ میری نظر میں در حقیقت مرد تو وہ ہے جسے دیکھ کر عورت کو تحفظ محسوس ہو جس کا ساتھ پا کر عورت سر شار ہو جائے۔۔ اور اگر غلطی پر ہو تو انا کی خاطر خاموش ہو جائے بلکہ اپنی غلطی تسلیم کرے۔۔"

سردار شیر دل کی بات سن کر تو جیسے عباس اپنا ضبط کھو گیا تھا مگر انداز مضبوط رکھتے ہوئے اتنی آواز میں وہ بول رہا تھا کہ لاؤنج میں موجود سب لوگ باآسانی سن رہے تھے

"ناہید۔۔!"

اب عباس نے اپنے پیچھے کچھ فاصلے پر کھڑی ناہید کو بغیر دیکھے پکارا تو وہ ڈر کر دو قدم آگے آئی

"جج جی حکم سرکار۔۔؟"

ڈرتے ہوئے بمشکل وہ بول پائی

"اس دن کیا کہا تھا میں نے تمہیں۔۔؟؟"

عباس نے حُرّہ کے کپکپاتے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں مقید کرتے ہوئے ناہید سے پوچھا

"آآپ نے کک کہا تھا کک کہ بی بی سے اونچی آواز میں بات نہیں کرنی۔۔ قسم لے لیں سرکار جو میں نے بی بی جی سے اونچی آواز میں بات بھی کی ہو۔۔ آپ پوچھ لیں ان سے۔۔"

ناہید عباس کی پشت کو تکتی کانپتی ہوئی کہہ رہی تھی اور آخر میں اس نے حُرّہ کی جانب انگلی سے اشارہ کیا جبکہ حُرّہ نے سہم کر عباس کے چہرے کو دیکھا جس کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی تھی

"وہ کنگن حُرّہ کی چادر میں رکھنے کو کس نے کہا تھا تم سے۔۔؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ناہید کی بات نظر انداز کر کے عباس نے پوچھا تو چند پل کے لیے لاؤنج میں سناٹا چھا گیا

"بولو۔۔؟؟؟"

خاموشی میں ارتعاش عباس کی دھاڑتی آواز نے پیدا کیا جبکہ حویلی کے در و دیوار اس کی دھاڑ پر کانپ گئی

"سس سرکار وہ۔۔"

ناہید نگاہیں سردار بی بی کی جانب کرتے ہوئے کانپتی آواز میں بولی تو عباس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے کچھ بھی بولنے سے روک دیا اور خاموش کھڑیں سردار بی بی کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"مجھے اس طرح کی تربیت میری ماں نے دی ہے۔۔ پھر میری ماں ایسا سلوک کسی کی بیٹی کے ساتھ کیسے کر سکتی ہیں۔۔؟"

عباس دھیمی آواز میں بولا تھا کہ چند لوگ ہی سن سکے تھے جبکہ حُرّہ نے عباس کو چونک کر دیکھا

"بلاشبہ وہ اتنا بے خبر نہیں ہے جتنا میں سمجھتی تھی"

حُرّہ، عباس کو دیکھتی کہہ دل میں سوچ رہی تھی

"جو ہوا ہے ناماں۔۔ ساری زندگی مجھے اس کا افسوس رہے گا۔۔ لیکن اب میں کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔۔"

سردار بی بی کو دیکھتے ہوئے عباس دھیمی آواز میں بول رہا تھا

"یہاں موجود ہر شخص سن لے۔۔!! حُرّہ میری بیوی ہیں۔۔اور حُرّہ کی حیثیت یہاں ویسی ہی ہے جیسی میری بیوی کی ہونی چاہیے۔۔اگر کسی نے حُرّہ سے ذرا سی اونچی آواز میں بات کی یا اپنے الفاظ سے بھی تکلیف دی تو اس کے ساتھ میں وہ کروں گا جو ہر گستاخی کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس نے تمام ملازمین اور حویلی کے تمام افراد کی جانب ایک نگاہ ڈالتے ہوئے حکمیہ انداز میں کہا اور پھر ناہید کی جانب مڑا

"مم مجھے معاف کر دیں سرکار مم میں حکم کی غلام ہوں۔۔ جیسا سردار کہتے ہیں میں ویسا ہی کرتی ہوں۔۔ میری کوئی غلطی نہیں۔۔"

عباس کو اپنی جانب مڑتا دیکھ کر ناہید اس کے قدموں میں بیٹھ گئی اور ہاتھ جوڑے کہنے لگی جبکہ عباس اس کی بات سمجھ رہا تھا کہ اس نے جو بھی حُرّہ کے ساتھ کیا وہ سردار بی بی نے اسے کرنے کو کہا تھا

"تم آج سے حُرّہ کے ساتھ ہر وقت رہو گی۔۔ حُرّہ کو اگر کانٹا بھی چبھا تو اس کا جواب تم دو گی مجھے۔۔!!"

www.novelsclubb.com

عباس نے ناہید کو ہاتھ سے اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے حکم دیا تو سردار بی بی نے ماتھے پر بل ڈال کر ناہید کو دیکھا ناہید نے بھی فوراً سردار بی بی کو دیکھا

ناہید حویلی کی پرانی ملازمہ تھی اور وہ ہمیشہ سے سردار بی بی کی خدمت میں رہی تھی ان سے وفادار اور اب عباس کا حکم سن کر وہ چونک گئی

"جو حکم سرکار آپ کا۔۔ میں بی بی جی کی ہی خدمت کروں گی۔۔اور اب آپ کو اور بی بی کو کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔۔"

سردار بی بی سے نظریں چرا کر ناہید بولی تھی جبکہ اب عباس سب کو نظر انداز کرتا حُرّہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

"مم مجھے کک کسی کی ضرورت نہیں ہے۔"

اس ساری صورتحال میں حُرّہ پہلی بار عباس سے دھیمی آواز میں مخاطب ہوئی تو عباس نے اس کی بات سمجھتے ہوئے سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں آپ ڈر رہی ہیں اس سے۔۔ مگر حُرّہ اس کے علاوہ کسی پہ یقین نہیں کر سکتا۔۔یقین کریں مجھ پہ وہ اب کبھی آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔۔"

عباس نے کچھ سوچتے ہوئے حُرّہ کو مطمئن کرنا چاہا جبکہ حُرّہ کو تو عباس مرنے کا بھی کہہ دیتا تو آج حُرّہ آنکھیں موند کر اس کے حکم کی تکمیل کو چل پڑتی جو عزت آج اس نے حویلی میں اسے دی تھی اس کے بعد حُرّہ اپنے مہربان کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی

"مجھے معاف کر دیں بی بی جی آئیندہ کوئی گستاخی نہیں ہو گی۔۔اگر آپ جان بھی مانگیں گی تو میں حاضر ہوں۔۔بس ایک موقع دیدیں۔۔"

حُرّہ کی بات ناہید نے سن لی تھی تبھی ہاتھ جوڑے جھکائے التجا کرنے لگی تو حُرّہ نے عباس کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو ناہید نے تشکر بھری نگاہوں سے حُرّہ کو دیکھا

www.novelsclubb.com

عباس اور حُرّہ کے لاؤنج سے جانے کے بعد ناہید بھی ان کے پیچھے سر جھکائے چل پڑی جبکہ ان کے جانے کے بعد جیسے لاؤنج میں موجود ہر ایک کا سکتہ ٹوٹا تھا سردار بی بی سر ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گئیں جبکہ سردار شیر دل بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے

ناعمہ بھی روتے ہوئے وہیں بیٹھ گئیں جبکہ نورے کی نگاہیں اسی جگہ پر تھیں جہاں ابھی عباس اور حُرّہ کھڑے تھے

"میں نے منع کیا تھا نا تمہیں کہ اس لڑکی کو عباس سے دور رکھنا مگر تم۔۔"

سردار شیر دل، سردار بی بی کو دیکھتے ہوئے غرائے مگر وہ خاموش رہیں

"تمہیں یہ بھی کہا تھا کہ اس لڑکی پر ظلم نہیں کرنا۔۔ مگر تم بعض نہیں آئی۔۔اب بھگتو پھر۔۔!"

سردار بی بی پر دھاڑتے وہ تیز تیز قدم اٹھاتے لاؤنج سے نکل گئے

"مم میرا بیٹا۔۔ میرے بیٹے پر جادو کر دیا ہے اس نے۔۔"

www.novelsclubb.com

ناعمہ کو دیکھ کر سردار بی بی لہجے میں حُرّہ کے لیے نفرت لیے بولیں جبکہ ناعمہ انہیں نظرانداز کرتیں اٹھیں اور نورے کا بازو تھام کر لاؤنج سے نکل گئیں

////////////////////////////

عباس، حُرّہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اپنے کمرے تک پہنچ چکا تھا اور دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا

"چھوٹے سرکار چائے لے آؤں آپ دونوں کے لیے۔۔؟"

ناہید نے دروازے پر کھڑے ہو کر مؤدب انداز میں پوچھا

"مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔!"

حُرّہ کو بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے عباس گویا ہوا

"اور بی بی جی آپ۔۔؟؟"

ناہید نے اب حُرّہ کو مخاطب کیا تو اس نے پہلے عباس کو دیکھا جو اب جیب سے موبائل نکال کر اس پر نگاہیں جمائے کھڑا تھا پھر ناہید کو دیکھا جو سر جھکائے باادب انداز میں کھڑی اس سے مخاطب تھی اور اس کے جواب کی منتظر تھی

"کک کچھ نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ نے اپنے لبوں کے ساتھ سر کو بھی جنبش دی

"ٹھیک ہے۔۔ایسا کرو کچھ کپڑے لے لاؤ حُرّہ کے لیے۔۔!"

حُرّہ کے جواب دینے پر عباس نے موبائل پر نگاہیں جمائے ناہید کو حکم دیا

"جی سرکار۔۔"

ناہید سر کو خم دے کر کہتی دروازہ بند کرتی واپس مڑ گئی عباس بھی دروازے کی جانب بڑھا اور لاکڈ کر کے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھتا اب اپنا کوٹ اتار رہا تھا کوٹ بیڈ پر رکھتا اب وہ بیڈ پر بیٹھی حُرّہ کی جانب بڑھا بیڈ پر حُرّہ کے برابر بیٹھنے کے بجائے فرش پر بیٹھ کر حُرّہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں ت تھام لیا

www.novelsclubb.com

"آآپ پلیز نن نیچے نہ بیٹھیں۔۔!"

عباس کو اپنے قدموں میں بیٹھا دیکھ کر حُرّہ ڈرتے ڈرتے بولی

"کیوں جانم۔۔؟"

حُرّہ کے چہرے کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے عباس نے سرسری انداز میں پوچھا

"مم مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔!"

عباس کی دل فریب نگاہوں سے گھبرا کر وہ نگاہیں جھکا کر بولی

"کیا اچھا نہیں لگ رہا۔۔؟"

وہ ہمیشہ اس سے ایسے ہی سوال کرتا تھا جیسے بات کو طول دینا چاہتا ہو جیسے جان بوجھ کر وہ حُرّہ کو بولنے کے لیے اکساتا ہو

"مم میں اوپر بیٹھی ہوں اور آپ نیچے۔۔!"

عباس کی گہری نگاہوں کو اپنے وجود پر محسوس کرتی وہ جلدی سے بولی

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں جانم۔۔"

عباس نے ہلکا سا مسکرا کر کہا اور حُرّہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے لبوں سے چھونے لگا

عباس کا نرم دہکتا لمس حُرّہ کے وجود کو سمٹنے پر مجبور کر گیا

"آپ نے مجھے معاف کر دیا نا۔۔؟"

حُرّہ کے چہرے پر شرم وحیا کے رنگ دیکھتا وہ دھیمی آواز میں پوچھ رہا تھا

"آآپ پلیز بار بار معافی مت مانگیں۔۔مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔"

وہ کپکپاتی آواز میں بول رہی تھی اسے عباس کا انداز ہمیشہ کی طرح سرشار کر رہا تھا

جبکہ عباس کی نگاہیں اس کے کپکپاتے لبوں اور لرزتی پلکوں پر تھی جو اس کو بہکا رہیں تھیں

"لیکن مجھے تو آپ سے بہت شرمندگی ہو رہی ہے۔۔کیسا شوہر ہوں میں۔۔میری لاپرواہی کی وجہ سے آپ کو اتنا کچھ سہنا پڑا۔۔"

www.novelsclubb.com

اب بار لہجے میں ندامت لیے وہ بول رہا تھا

"پپ پلیز آپ شرمندہ نہ ہوں۔۔بلکہ میں تو ساری زندگی آآپ کی احسان مند رہوں گی۔۔آآپ نے تو رواج ہی بدل دیے۔۔کوئی ونی کو اتنی عزت دیتا ہے ۔۔"

حُرّہ کہتے ہوئے رونے لگی جبکہ عباس نے ایک گہرا سانس لیا

"جانم آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں۔۔یہ ونی جو ہے یہ بندوں کی بنائی ہوئی رسم ہے ۔۔جبکہ میرے خدا نے آپ کو میری بیوی بنایا ہے۔۔اب آپ بتائیں میں بندوں کی مانوں یا اپنے خدا کی۔۔؟"

حُرّہ کے آنسو اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے پونچھتا وہ آخر میں اس سے سوال کر رہا تھا

"بتائیں کس کی ماننی چاہیے۔۔خدا کی یا بندوں کی۔۔؟"

حُرّہ کو ہنوز آنسو بہاتے دیکھ کر وہ دوبارہ نرمی سے اس کے رخسار سہلاتا پوچھ رہا تھا

"خخ خدا کی۔۔"

حُرّہ نے روندھی آواز میں نگاہیں جھکائے جواب دیا

"جی ہاں خدا کی۔۔اور یہ خون بہا۔۔ونی۔۔یہ سب انسانوں کی بنائی ہوئی رسوم ہیں ۔۔جن کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے۔۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا میرے ساتھ نکاح ہوا تھا۔۔اور نکاح کے بعد آپ کی عزت میری عزت،آپ کا درد میرا درد، آپ کی پریشانی میری پریشانی،آپ کا حق ادا کرنا مجھ پہ فرض ہے حُرّہ جب آپ نے میرا حق ادا کیا ہے کوئی مزاحمت نہیں کی۔۔جب آپ اپنی طرف سے حق ادا کر رہیں ہیں نکاح کا تو پھر میں کیسے آپ کے حقوق سے منہ پھیر لوں۔۔؟" جانم اب آپ خود سوچیں۔۔اگر میں پست سوچ رکھتا اور آپ سے جانوروں سے بدتر سلوک کرتا تو کیا یہ مردانگی تھی۔۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ بولتا ہوا آخر میں سوال کر رہا تھا جبکہ حُرّہ اس کی باتوں کے سحر میں جکڑی اس کی بات پر نفی میں سر ہلانے لگی تو عباس پھر گویا ہوا

"نہیں بلکل نہیں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس اپنے مخصوص دھیمے اور نرم انداز میں بول رہا تھا حُرّہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بہت غور سے اس کی باتیں سن رہی تھی

"کسی اور سے پہلے۔۔ حُرّہ آپ کو خود سمجھنا ہو گا۔۔ کہ آپ کا میرے ساتھ کیا رشتہ ہے۔۔ سب سے پہلے آپ کو خود اپنا رتبہ، اپنا مقام پہچاننا ہو گا۔۔ اپنی حیثیت میری زندگی میں پہچاننی ہو گی۔۔ جب آپ خود ہی خود کو ڈی گریڈ کر رہیں ہیں۔۔ خود کو ونی، خون بہا میں آئی ہوئی سمجھتی رہیں گی تو کسی اور سے کیا اچھے کی امید کی جا سکتی ہے۔۔؟؟"

عباس اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے نرمی سے سہلاتے ہوئے دھیمی آواز میں بول رہا تھا جبکہ حُرّہ بہت توجہ سے اس کی باتیں سن رہی تھی

"تقدیر پر یقین رکھتی ہیں۔۔؟؟"

پھر رک کر اس نے حُرّہ سے سوال کیا حُرّہ نے کسی ٹرانس کی طرح اثبات میں سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"بس یہ سوچیں کہ ہمیں تقدیر نے اسی طرح ملانا تھا۔۔اسی طرح نکاح ہونا تھا ہمارا ۔۔اسی طرح ہماری شادی شدہ زندگی کا آغاز ہونا تھا۔۔"

بولتے ہوئے وہ رک کر حُرّہ کے چہرے کو دیکھنے لگا

"سمجھ رہیں ہیں نا میری باتیں۔۔؟؟"

حُرّہ کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرے اس نے سوال کیا تو حُرّہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا

"مم مگر۔۔"

حُرّہ کہتے کہتے رک گئی

www.novelsclubb.com

"کیا مگر۔۔؟؟"

عباس نے اس کے جھجھکتے ہوئے رک جانے پر پوچھا

"مم میں آآپ کک کے قابل نہیں ہوں۔۔ مم میرا خاندان آپ کے جتنا اعلی نہیں ہے۔۔!"

بھیگی آواز میں سر جھکا کر وہ بولی تو عباس نے سرد آہ بھری مطلب اتنا سمجھانے کے باوجود حُرّہ صاحبہ کی سوئی ابھی وہیں اٹکی ہوئی تھی

"حُرّہ میری جان یہ سوچ بلکل پست ہے۔۔ آپ ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہیں۔۔ آپ جیسی باحیا، باکردار بیوی خوش بختی سے ملتی ہے۔۔ عورت کی خوبصورتی اس کی حیا ہے اور پاکیزہ کردار۔۔ اور آپ میں یہ دونوں چیزیں ہیں ایسی معصوم بیوی آج کے دور میں مل گئی تو پھر مجھے اور کیا چاہیے۔۔"

عباس بولتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آئی نمی صاف کر رہا تھا

"سمجھ آئی میری بات۔۔؟

عباس نے بھویں اچکا کر پوچھا تو حُرّہ نے سر ہلایا

"اب تو خود کو ڈی گریڈ نہیں کریں گی نا آپ۔۔؟"

عباس نے پھر سوال کیا تو حُرّہ نے نفی میں سر ہلایا

"شکر ہے میری معصوم بیوی کو میری بات سمجھ تو آئی"

عباس کو پہلے دن ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ حُرّہ معصوم و سادہ ہے تبھی بہت آسان اور سادہ الفاظ میں اس نے اسے نرمی سے سمجھایا حُرّہ کا چہرہ دیکھ کر اب اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اس کی باتیں سمجھ رہی ہے

"آپ کتنے اچھے ہیں۔۔ایسے مرد جن پر مجازی خدا ہونا جچ رہا ہے۔۔ جن کو عورت کا سر کا تاج ہونا جچ رہا ہے۔۔ جو ہر عورت کی عزت کرتے ہیں۔۔ جو میرے باکردار ہونے کی گواہی دے رہے ہیں۔۔ جنہیں میری سادگی ہی خوبصورتی لگتی ہے۔۔ جو سب کے خلاف ہونے پر بھی میرا ساتھ دے رہے ہیں۔۔ اور میرے دکھوں کو سمیٹ رہے ہیں۔۔ آپ کے ساتھ نے مجھے عزت اور تحفظ دیا ہے۔۔ میں مرتے دم تک آپ کہ وفادار رہوں گی۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حُرّہ، عباس کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتی بے خودی کے عالم میں بول رہی تھی جبکہ عباس نے لبوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ سجی ہوئی تھی

"جب اتنا خوبصورت بول لیتیں ہیں آپ تو پھر اتنا خاموش کیوں رہتی ہیں۔۔؟؟"

حُرّہ کو اپنی جانب پہلی مرتبہ بے خودی کے عالم میں تکتے دیکھ کر عباس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی جبکہ حُرّہ نے بے اختیار اپنا سر جھکا لیا

"آپ بولتی ہی کم ہیں یا۔۔ میرے ساتھ کوئی ناراضگی ہے۔۔؟"

حُرّہ کی خفت مٹانے کی غرض سے عباس نے مسکراتے ہوئے بات کا رخ بدلہ

"جج جی؟؟"

حُرّہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"جانم جو دل میں آیا کرے بول دیا کریں۔۔ دل میں کچھ مت رکھا کریں۔۔"

عباس مزید بولا تھا جبکہ حُرّہ نے محض سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"چلیں بولیں۔۔!"

فرش سے اٹھ کر حُرّہ کے برابر بیٹھتے ہوئے وہ گویا ہوا اور اس کے چہرے کے نقوش کو اپنے لبوں سے چھونے لگا چہرے پر نیل کے نشانات پر اپنے لبوں سے مرہم رکھنے لگا یہاں تک کہ حُرّہ نے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچ لیا اور آنکھیں بھی سختی سے میچ لیں

"بہت درد ہوا تھا میری جان کو۔۔؟؟"

چہرے پر نیل کے نشانات کو لبوں سے چھوتے ہوئے وہ بوجھل آواز میں پوچھ رہا تھا جبکہ حُرّہ دھڑکتے دل کے ساتھ عباس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی

"اگین سوری جانم۔۔"

www.novelsclubb.com

اب حُرّہ کے بازوؤں سے آستینیں ہٹا کر انگلیوں کے نشانات پر لب رکھتے ہوئے وہ مدھم آواز میں بول رہا تھا جبکہ حُرّہ سانسیں روکے اس کی شدت کو محسوس کر رہی تھی مگر زبان بولنے سے انکاری تھی

"چلیں بولیں۔۔!"

بمشکل اپنے ابھرتے جذبات کو قابو کرتے ہوئے حُرّہ سے جدا ہوتے ہوئے عباس نے اب اس کے شرم وحیا کے باعث ہوئے سرخ چہرے اور لرزتے وجود کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے دوبارہ بات کو وہیں سے شروع کیا

"کک کیا۔۔؟"

حُرّہ کا تنفس جب بہتر ہوا تو اس نے مدھم آواز میں پوچھا

"کچھ بھی۔۔؟"

عباس نے اب نارمل انداز میں پوچھا جبکہ حُرّہ نے اب ناسمجھی سے اسے دیکھا

"اچھا یہ بتائیں کہ آپ کی فیملی میں کون کون ہے۔۔؟"

وہ حُرّہ کو بولنے پر اکسا رہا تھا جبکہ اس کا سوال سن کر حُرّہ کے مسکراتے لب سکڑے

"مم ماں تھیں۔۔"

آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے وہ بمشکل بولی دل میں یہ درد ہمیشہ رہنا تھا کہ وہ اپنی ماں کو آخری مرتبہ نہ دیکھ سکی

"تھیں۔۔؟"

عباس نے ناسمجھی سے پوچھا

"ااب نہیں رہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ بتاتے ہوئے رونے لگی تو عباس نے لب بھینچتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا مہربان پاتے ہی وہ مزید بکھر گئی مزید شدت سے رونے لگی

"ایم سوری۔۔مجھے نہیں معلوم تھا۔۔آپ صبر کریں حُرّہ۔۔اور خدا سے ان کے لیے دعا کریں۔۔پلیز صبر کریں۔۔"

وہ لہجے میں درد لیے بول رہا تھا یہی تو حسرت تھی حُرّہ کی کہ کسی نے اس سے افسوس کرنا تو دور صبر کی دعا تک نہیں دی تھی اب عباس کا مہربان لمس پاتے ہی اس کے رونے میں شدت آگئی تھی عباس نے اسے رونے دیا کافی دیر بعد جب وہ کچھ سنبھلی تو عباس نے اس کی جانب پانی کا گلاس بڑھایا حُرّہ نے ہچکیاں لیتے ہوئے چند قطرے پانی کے پیئے اس سے پہلے ہی عباس مزید کچھ بولتا دروازے پر دستک ہوئی تو وہ حُرّہ کے ہاتھ سے گلاس لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا دروازے کی جانب بڑھا

"صاحب یہ۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس کے دروازہ کھولتے ہی ناہید نے چند شاپر اس کی جانب بڑھائے

"اور کوئی حکم سرکار۔۔؟"

ناہید نے مؤدب انداز میں پوچھا

"نہیں۔۔ جاؤ۔۔!"

نفی میں سر ہلا کر عباس نے شاپر حُرّہ کی جانب بڑھائے جبکہ ناہید دروازہ بند کر کے جا چکی تھی

"جانم پہلے آپ فریش ہو جائیں۔۔ پھر ڈنر کے لیے جائیں گے۔۔"

شاپر حُرّہ کی جانب بڑھاتے ہوئے عباس نے کہا تو حُرّہ نے فوراً اس کی بات کی تکمیل کی

//////////////////////////////

www.novelsclubb.com

رات کے کھانے کے وقت وہ دونوں ایک ساتھ ڈائننگ ہال میں داخل ہوئے

سردار شیر دل اور سردار بی بی کی موجودگی میں حُرّہ سہم کر وہیں دروازے پر رک گئی جب عباس نے اس کی سہمی ہوئی آنکھوں میں دیکھا اور حُرّہ کا ہاتھ مضبوطی سے

اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے ساتھ کا احساس دلایا حُرّہ نے عباس کے مسکراتے چہرے کی جانب دیکھا جہاں اسے عباس کا نرم لمس اسے اعتماد بخش رہا تھا

حُرّہ عباس کے ساتھ قدم قدم چلتی کرسیوں کی جانب بڑھ رہی تھی عباس نے اپنے ساتھ والی کرسی پر پہلے حُرّہ کو بیٹھایا پھر خود بھی اپنی کرسی پر براجمان ہو گیا جبکہ سردار بی بی خونخوار نگاہوں سے حُرّہ کو دیکھ رہیں تھیں مگر سردار شیر دل نے انہیں نظر انداز کیا ہوا تھا

"ناعمہ بی بی اور نورے بی بی کو بھی بلوالو۔۔!"

سردار شیر دل نے ناہید کو دیکھتے ہوئے کہا

"سرکار پیغام بھجوایا تھا مگر۔۔انہوں نے منع کر دیا۔ کھانا ان کے کمرے میں بھیج دیا ہے۔۔"

ناہید نے سر جھکائے کہا تو عباس نے لب بھینچ لیے جبکہ سردار شیر دل نے عباس کی جانب متلاشی نگاہوں سے دیکھا جیسے عباس کے تاثرات جانچنے چاہ رہے ہوں مگر عباس اب مصروف سا حُرّہ کی پلیٹ میں کھانا نکال رہا تھا

"باباسرکار میں چاہتا ہوں ایک چھوٹی سی تقریب ہو جائے تا کہ حُرّہ کو میں اپنی بیوی کے طور سے متعارف کروا دوں۔۔ جس کو نہیں بھی معلوم اسے بھی معلوم ہو جائے کہ حُرّہ کی میری زندگی میں کیا حیثیت ہے۔۔"

کھانا کھانے کے دوران عباس نے سردار شیر دل کو مخاطب کیا جبکہ اس کی بات سن کر سردار بی بی اور سردار شیر دل چونک گئے

"بہت ہو گیا عباس۔۔اب کیا ہم اس دو کوڑی کی لڑکی کو اپنے سروں پر بیٹھا دیں۔۔ لوگ کیا کہیں گے کہ اس خون بہا میں آئی ونی کو سرداروں نے بہو مان لیا۔۔؟"

سردار بی بی عباس کی بات سن کر سیخ پا ہوئیں تھیں اور لہجے میں نفرت لیے پھنکاریں

www.novelsclubb.com

"آپ کو معلوم ہے ماں جی لوگ پیٹھ پیچھے کیا کہتے ہیں۔۔ مجھ سے بہتر جانتی ہوں گی آپ تو۔۔لوگ کہتے ہیں سردار اتنے ظالم ہیں کہ بے قصور لڑکی کو ظلم کرنے کی خاطر لے گئے ہیں۔۔ہاں اگر ہم حُرّہ کو اس کا حق دیں اور اس کا مقام دیں تو یہی لوگ کہیں گے کہ سردار کتنے انصاف پسند ہیں۔۔ سزا قاتل کو دے رہے ہیں نا کہ بے قصور لڑکی کو۔۔"

عباس بحث کرنا نہیں چاہتا تھا اسی لیے اپنے ماں اور باپ کو انہیں کے انداز میں سمجھا رہا تھا جبکہ اس کی بات سن کر سردار شیر دل نے اثبات میں سر ہلایا

"عباس بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔"

سردار بی بی کی جانب سخت نگاہوں سے دیکھتے وہ انہیں مزید کچھ نہ کہنے یہ تنبیہ کر رہے تھے

"ٹھیک ہے میں سارے انتظام کروا دیتا ہوں۔۔"

سردار بی بی کے مزید کچھ بولنے سے پہلے ہی سردار شیر دل پھر سے عباس سے ہمکلام ہوئے

"جی بابا سرکار۔۔"

عباس نے ہلکا سا مسکرا کر حُرّہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو سر جھکائے بیٹھی بظاہر لاتعلق بنی بیٹھی تھی مگر سب کی گفتگو بہت غور سے سن رہی تھی

///////////////////////////

وہ رات سے جانے کہاں مصروف تھا حُرّہ کل رات سے اس کا انتظار کرتی رہی تھی ابھی اسے عباس کو ایک بہت بڑی خبر دینی تھی عباس کے اس قدر اچھے رویے کے بعد حُرّہ نے اسے جلد ہی اپنے امید سے ہونے کا ارادہ کیا مگر پھر دوپہر میں ایک لڑکی غالباً وہ بیوٹیشن تھی جو بمع ایک قیمتی جوڑا اور جیولری ناہید کے ہمراہ حاضر ہوئی

"بی بی جی انہیں سرکار نے بھیجا ہے۔"

حُرّہ نے سوالیہ نگاہوں سے ناہید کو دیکھا تو وہ مؤدب سی بولی اور ساتھ ہی ایک چٹ حُرّہ کی جانب بڑھائی جسے تھام کر حُرّہ نے کھولا

"یہ سب میں نے خود پسند کیا ہے آپ کے لیے۔۔ایکچولی پہلی بار کسی لڑکی کے لیے شاپنگ کی ہے تو پتہ نہیں آپ کو پسند آتے ہیں یا نہیں۔۔میری طرف سے میری جانم کے لیے چھوٹا سا گفٹ۔۔"

تحریر کے نیچے عباس کا نام لکھا تھا جبکہ تحریر پڑھتے ہوئے بے ساختہ حُرّہ کے لبوں کو دلکش مسکراہٹ نے چھوا تھا

////////////////////////

تمام مہمان آچکے تھے عباس خود عالیان اور احمد کے ساتھ چہرے سے مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا جس وقت اس نے اچانک عالیان اور احمد کو اپنی شادی کا سرسری سا بتایا اور ولیمے کی تقریب کی دعوت دی تو وہ دونوں تو شوکڈ میں آگئے تھے

"ابھی بھی نہ بتاتا۔۔ایک دو بچے پیدا کر کے پھر ڈبل نیوز دے دیتا کہ تم لوگ چاچو بھی بن گئے۔۔"

عالیان جب سے آیا تھا عباس کو ایسی ہی جلی کٹی سنا رہا تھا جب کہ اس کی بات سن کر عباس اور احمد کا جاندار قہقہہ فضاء میں بلند ہوا

"یار بس کر اب۔۔ شکر کر ہمارے دوست کے چہرے پر شادی کے بعد مسکراہٹ تو آئی ہے۔۔ ہمیں اور کیا چاہیے۔۔"

احمد نے عالیان کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر عباس کے مسکراتے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا اب سمجھ آئی کہ تو اتنا خوش کیوں رہنے لگا تھا۔ہماری بھابھی کے بارے میں سوچ کر مسکراتا رہتا تھا ہے نا۔۔؟؟"

عالیان جانچتی نگاہوں سے عباس کو دیکھتے پوچھنے لگا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں یہی بات ہے۔۔"

عباس نے مسکراتے ہوئے کہا تو احمد اور عالیان نے داد دیتی نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا

"بھئی ہمیں تو بس تیری خوشی چاہیے۔۔ شکر ہے بھابھی۔۔!"

عالیان اس بار عباس کے گلے لگ کر خوش دلی سے بولا

"لو بھابھی بھی آ گئیں۔۔!"

احمد نے دلہن کو دور سے آتے دیکھا تو ان دونوں کو بھی متوجہ کیا

پیچ کلر کی نفیس کام سے آراستہ میکسی پہنے ہلکے میک اپ سمیت حُرّہ کا نازک سا وجود جیسے کھل گیا تھا جب عباس کی نگاہیں اس پر پڑیں تو پلٹنا ہی بھول گئیں وہ مبہوت سا حُرّہ کو دیکھ رہا تھا جبکہ حُرّہ نے بھی اپنے سامنے کھڑے عباس کو دیکھا جو بلیک تھری پیس میں اپنی پوری وجاہت کے ساتھ کھڑا اس کا ہاتھ تھامنے کو آگے بڑھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"یوُلکس سٹننگ جانم۔۔!"

حُرّہ کے کان میں سرگوشی نما انداز میں کہتے ہوئے عباس نے اس کا کپکپاتا ہاتھ اپنی محبت بھری گرفت میں نرمی سے لے لیا جبکہ عباس کے تعریفی الفاظ سن کر حُرّہ نگاہیں جھکائے سرشار ہو گئی

"یہ باتیں واتیں بعد میں کرنا۔۔پہلے ہمیں اپنی بھابھی سے ملنے دو۔۔!"

عباس کو چھیڑنے کے انداز میں عالیان نے کہا تو عباس نے اسے گھورا جبکہ حُرّہ نے ذرا سی نگاہیں اٹھا کر عالیان کو دیکھا

"السلام علیکم بھابھی۔۔!"

احمد نے احترام سے حُرّہ کو دیکھ کر سلام کیا اور پھر عالیان نے بھی سر کو خم دیتے ہوئے حُرّہ کو سلام کیا جس کا جواب حُرّہ نے سر کو ہلا کر دیا حُرّہ کو ان دونوں کے انداز میں اح

www.novelsclubb.com

"بھابھی ابھی تو میں نے آپ کو آپ کے شوہر کے بہت سے راز بتانے ہیں۔۔بتانا ہے کہ کیا چیز ہے آپ کا شوہر کتنی لڑکیاں اس کے پیچھے ہیں۔۔اس پر خاص نظر رکھنی ہے آپ نے۔۔"

عالیان،احمد کو آنکھ مارتا شوخ انداز حُرّہ سے کہہ رہا تھا جبکہ اس کی بات سن کر حُرّہ کے مسکراتے لب سکڑ گئے اسے بے ساختہ نورے کا خیال آیا عباس نے بغور حُرّہ کا اترا چہرہ دیکھا

"حُرّہ یہ مذاق کر رہا ہے۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔!"

حُرّہ کی نم آنکھوں کو دیکھتے ہوئے عباس نے فوراً کہا تو حُرّہ نے ڈگمگائی ہوئی آنکھوں سے عباس کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"میں بلکل مذاق نہیں کر رہا سردار صاحب۔۔میں بلکل سیریس ہوں۔۔!"

عالیان نے عباس کو دیکھتے ہوئے کاندھے اچکا کہا

"یار شی از سوانو سینٹ۔۔وہ تیرے مذاق کو سچ سمجھ لیں گی۔۔"

عباس نے عالیان کو گھورتے ہوئے کہا تو عالیان اور احمد نے چونک کر حُرّہ کو دیکھا

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جانم۔۔میری زندگی میں صرف آپ ہیں۔۔"

حُرّہ کی جانب اپنی جیب سے رومال نکال کر بڑھاتے ہوئے عباس نے دھیمی آواز میں کہا

"جی جی بھابھی عالیان کو تو عادت ہے مذاق کرنے کی۔۔"

احمد نے بھی عباس کی بے چاری سی شکل دیکھتے ہوئے کہا

"جی جی میں تو عباس کو تنگ کر رہا تھا۔۔مذاق کے بغیر اصل بات تو یہ ہے کہ آپ کا شوہر انتہائی شریف انسان ہے۔۔کوئی بری عادت تک نہیں ہے اس میں۔۔ایسے بندے سو میں سے کوئی دو فیصد ملیں گے آج کل کے زمانے میں۔۔"

www.novelsclubb.com

اس مرتبہ عالیان نے سچے دل سے عباس کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو احمد اور عالیان نے چونک کر اسے دیکھا کیونکہ اتنی شرافت کی امید عالیان سے کی تو نہیں جا سکتی تھی

"ویسے عباس تو بھی بہت لکی ہے۔ بیکوز ایسی انوسینٹ بیوی بھی آج کل کے زمانے میں نہیں ملے گی..

"..Make for each other

عالیان نے بلند آواز میں عباس کو کہا تو حُرّہ نے عباس کے مسکراتے چہرے کو دیکھا

//////////////////////////

وہ تقریب کے بعد عباس کے کہنے پہ کمرے میں آچکی تھی کھانا اس نے عباس کے ساتھ ہی کھایا تھا ہنوز سجے سنورے روپ میں بیڈ پہ بیٹھی وہ عباس کا انتظار کر رہی

تھی بس دل کر رہا تھا عباس جلدی سے کمرے میں آجائے تا کہ وہ اسے جلد از جلد خوشخبری دے

تھکاوٹ کے باعث بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا کر ٹانگے دراز کیے وہ آنکھیں مونڈے بیٹھ گئی جب اسے نورے کی نم آنکھیں بند آنکھوں کو کھولنے پر مجبور کر گئی تھوڑی دیر پہلے اسے تقریب میں نورے نظر آئی تھی مگر اس کی آنکھوں کا درد دیکھ کر حُرّہ نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا اور آنکھیں وا کر لیں

اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور عباس بازو پر کوٹ لٹکائے کمرے میں داخل ہوا دروازہ لاکڈ کر کے اس نے ایک مسکراتی نگاہ حُرّہ کے دلکش سجے سنورے وجود پر ڈالی اور کوٹ صوفے پر رکھا اور حُرّہ کی سمت بڑھا

www.novelsclubb.com

"تھینک یو۔۔!"

حُرّہ کے قریب بیڈ پر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے عباس نے اس کی پیشانی پر محبت بھرا لمس چھوڑا

"فاروٹ۔۔؟"

حُرّہ نے ہلکا سا مسکرا کر پوچھا

"میرا ویٹ کرنے کے لیے۔۔ورنہ میں سمجھ رہا تھا کہ آپ کافی تھکی ہوئی لگ رہیں تھیں تو چینج کر کے ریسٹ کر رہی ہوں گی۔۔"

عباس نے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے ایک ڈبی نکالتے ہوئے حُرّہ کو جواب دیا اور ڈبی میں سے ایک خوبصورت سی چین نکال کر حُرّہ کی گردن میں پہلے سے موجود نیکلس اتار کر وہ چین حُرّہ کی نازک وخوبصورت گردن میں پہنائی

"یہ منہ دکھائی ہے آپ کی۔۔اسے ہمیشہ پہنے رکھیے گا یہ تو ہوا محض ایک تحفہ مگر ہاں ایک اہم بات جو میں آپ کو آج کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ حُرّہ میں بہت بڑے بڑے دعوے نہیں کروں گا مگر میں آج آپ سے وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ ہر حال میں آپ کا ساتھ دوں گا۔۔میری ذات کبھی آپ کی تکلیف کا باعث نہیں بنے گی۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس حُرّہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر مضبوط انداز میں بولا تھا اس کی آنکھیں اس کی بات کی سچائی کی عکاسی کر رہیں تھی

حُرّہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری اور تشکر بھری نگاہوں سے عباس کو دیکھنے لگی وہ یقین نہیں کر پارہی تھی کہ کیا وہ واقعی اتنی خوش قسمت ہو سکتی ہے جو ایسے شخص کی بیوی ہے جو اس قدر بلند ظرف رکھتا تھا کہ سب کی مخالفت کے باوجود اپنی بہن کے خون بہا میں آئی ہوئی لڑکی کے تمام حقوق پورے کر رہا تھا اور ہمیشہ اس کے ساتھ کس قدر حسن سلوک کا مظاہرہ کرتا تھا

نورے نے ٹھیک کہا تھا بیشک وہ بہت بڑی آزمائشوں سے گزر رہی ہے مگر عباس اس کی ہر آزمائش کا مداوا تھا خزاں میں بہار کی طرح تھا زندگی میں اتنے دکھوں کے بعد جہاں عباس کی صورت میں یہ خوشیاں ملیں تھیں تو وہ کیوں کر کفران نعمت کرتی عباس جیسے جیون ساتھی کو پا کر کیوں کر وہ اس سے منہ موڑ سکتی تھی جو ساری دنیا حتیٰ کہ اپنے ماں باپ سے بھی اس کے حق کی خاطر لڑ رہا تھا

www.novelsclubb.com

اگر اس معاملے میں نورے اسے خود غرض بھی کہتی تو وہ خاموشی سے یہ الزام برداشت کر لیتی مگر عباس کو کبھی نہیں چھوڑ سکتی تھی چاہے کیسے بھی حالات کا سامنا اسے کرنا پڑتا مگر اس مہربان کے سائے سے دور نہیں جائے گی

"کیا سوچ رہیں ہیں جانم۔۔؟ کیا زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہوں آج۔۔؟"

حُرّہ کو بے خودی سے اپنی جانب تکتا پا کر عباس نے آنکھوں میں شرارت لیے پوچھا تو اس کی آواز پر حُرّہ یکدم چونکی مزید عباس کی بات نے اسے سر جھکانے پر مجبور کر دیا

" چلیں میں ہی کہہ دیتا ہوں۔۔آپ اتنی پیاری لگ رہیں ہیں کہ بس نہیں چل رہا خود پہ کہ روکوں خود کو۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ کا دلکش سراپا عباس کو بار بار بہکا رہا تھا اور اس کی قربت پر مچل رہا تھا تبھی گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے عباس نے ذو معنی انداز میں کہا اور حُرّہ کے چہرے پر جھکا اس سے پہلے وہ کوئی شرارت کرتا حُرّہ نے گھبرا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا

"وووہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔!"

حُرّہ چہرہ موڑے بولی جبکہ دونوں ہاتھ ہنوز عباس کے سینے پر تھے

"جی بولیں۔۔؟"

عباس نے اس کی جھکی پلکوں کو تکتے ہوئے کہا

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایک تہیہ دل میں کرتی اس نے عباس کو دیکھا جو اسی کے بولنے کا منتظر تھا

"وہ مجھے اا ایک بات پوچھنی ہے آپ سے۔۔؟"

عباس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ مدھم آواز میں بولی انداز میں خوف تھا جیسے اگر عباس کا جواب اس کے دل کی دعا سے برعکس ہوا تو کیا وہ واقعی خوش قسمت ہوتی یا پھر

"جی جی جان پوچھیں۔۔؟"

www.novelsclubb.com

پہلی بار خود سے حُرّہ اس سے کچھ پوچھنا چاہتی تھی پھر وہ کیوں کر انکار کر سکتا تھا فوراً اس کو اجازت دیتا اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا

"ووہ آپ اور نورے۔۔۔۔۔ میرا مطلب نورے کے ساتھ آپ کا رشتہ!!۔۔ مم مجھے لگتا ہے میں نے ان کی جگہ لے لی ہے۔۔!"

حُرّہ نے آنکھیں اور سر جھکاتے ہوئے ندامت سے کہا تو اس کی بات سن کر عباس نے ایک گہرا سانس لیا یہ وہ معاملہ تھا جس کے بارے میں اگر عباس سوچتا تھا تو اس کی سوچیں مفلوج ہو جاتیں تھی وہ جانتا تھا نورے محبت کی راہ کی مسافر تھی اور اس میں اس کا قصور نہیں تھا وہ بچپن سے اس کے نام کے ساتھ جڑا ہوا تھا

عباس کی خاموشی پر حُرّہ نے سر اٹھا کر اس کا بے تاثر چہرہ دیکھا تو خود بخود اس کی آنکھیں بھیگنے لگی حُرّہ کے سسکنے پر عباس چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا

"حُرّہ میری جان۔۔ میری بات غور سے سنیں اور سمجھیں۔۔ نورے اور میرے درمیان محرم رشتہ نہیں ہے۔۔ اس لیے آپ یقین کریں میں نے ان کے بارے

www.novelsclubb.com

میں کبھی نہیں سوچا۔۔ہاں میرا شریعی رشتہ آپ کے ساتھ ہے۔۔اس لیے میں آپ کے بارے میں سوچتا ہوں۔۔آپ بے فکر ہو جائیں نورے کے ساتھ کبھی زیادتی نہیں ہو گی۔۔ مگر آپ پلیز اس میں خود کو بلیم نہیں کریں کیونکہ کوئی کسی کی جگہ نہیں لے سکتا۔۔اور میں نے سمجھایا تھا ناآپ کو کہ یہ سب تقدیر کے فیصلے ہوتے ہیں۔۔ کون کس کے نصیب میں آتا ہے یہ خدا کا فیصلہ ہے۔۔ سو پلیز آئندہ آپ اس بارے میں بات مت کیجئے گا۔۔"

وہ حُرّہ کے دونوں ہاتھوں پر دباؤ ڈالتا نرمی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا سمجھا رہا تھا مگر آخر میں اس کا انداز تنبیہی تھا جسے حُرّہ باخوبی سمجھ گئی کہ وہ آئندہ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا

www.novelsclubb.com

"جج جی۔۔!"

حُرّہ نے سر ہلاتے ہوئے یک لفظی جواب دیا

"کیا ہوا کچھ اور بھی کہنا چاہتی ہیں۔۔؟"

حُرّہ کو دوبارہ لب وا کرتے پھر جھجک کر لبوں کو کاٹتے دیکھ کر عباس نے پھر پوچھا

"جج جی مجھے آپ کو کک کچھ بتانا ہے۔۔!"

حُرّہ نے لبوں کو حرکت دی

"جی جی جانم۔۔ بولیں۔۔؟ کیا بات کرنی ہے میری جان کو۔۔؟"

وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ بات کرتے ہوئے اس کے لب حُرّہ کے رخسار کو چھو رہے تھے مگر حُرّہ کس طرح بات کرتی وہ ایک تو اس کی قربت مسلسل اس کو کپکپانے پر مجبور کر رہی تھی مزید بات بھی ایسی تھی کہ بتاتے ہوئے اس کی جھجک درمیان میں آ رہی تھی

www.novelsclubb.com"وووہ۔۔ آپ۔۔"

کپکپاتے لبوں میں جنبش ہوئی مگر پھر زبان دانتوں تلے دبالی عباس دلچسپی سے حُرّہ کے سرخ چہرے کو دیکھ رہا تھا

"ہوں۔۔بولیں حُرّہ۔۔!"

اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے حُرّہ کے لبوں کو چھوتے ہوئے عباس نے نرمی سے پوچھا

"ووو وہ سرکار۔۔وہ آآپ۔۔"

حُرّہ عباس کی آنکھوں میں دیکھتی ایک بار پھر جھجک کرر کی تو عباس نے سوالیہ انداز میں بھویں اچکائیں

"ووو وہ آآپ۔۔ووہ مم میں۔۔ مم میرا مطلب۔۔وہ۔۔"

بولتے بولتے ایک مرتبہ پھر وہ خاموش ہو گئی اور اب تو اسے رونا آنے لگا تھا وہ کیسے عباس کو بتائے گی یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا اور اب شرم کی وجہ سے الفاظ ہی ترتیب نہیں دے پا رہی تھی

www.novelsclubb.com

جبکہ حُرّہ کی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھ کر عباس کے ماتھے پر ایک لکیر ابھری

"کیا ہوا ہے حُرّہ۔۔کسی نے کچھ کہا ہے آپ سے۔۔؟رو کیوں رہیں ہیں۔۔؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حُرّہ کے چہرے پر موتی اپنے لبوں سے چنتے ہوئے عباس نے نہایت فکر مندی سے پوچھا

"نن نہیں۔۔ کسی نے کچھ نہیں کہا۔۔"

حُرّہ یکدم آنسو صاف کرتی سٹپٹا کر گویا ہوئی تو عباس نے سکھ کا سانس لیا

"پھر کیا بات ہے جانم۔۔؟"

عباس نے ہنوز نرم انداز میں اس کے رخسار سہلاتے ہوئے پوچھا

"وہ میری طبیعت۔۔"

ابھی اتنے ہی الفاظ حُرّہ کی زبان سے نکلے تھے کہ عباس نے اس کے ماتھے کو چھوا

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا حُرّہ؟۔۔"

لہجے میں فکر مندی واضح تھی

"میری طبیعت بلکل ٹھیک ہے۔۔ وہ سرکار آپ "وہ" بننے والے ہیں۔۔!"

حُرّہ نے اس بار اپنی طرف سے بھرپور عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جلدی سے بات مکمل کی اور عباس کے چہرے کو دیکھنے لگی جس پر نا سمجھی کے اثرات تھے

"کیا بننے والا ہوں۔۔۔؟"

عباس نے ماتھے پر نا سمجھی سے بل ڈالے پوچھا تو حُرّہ نے عباس کے نا سمجھنے پر مایوسی سے سر جھکا لیا

"کیا کہنا چاہ رہی ہیں حُرّہ۔۔؟"

عباس نے اس کی تھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر اس کا چہرہ ذرا سا بلند کیا اور پوچھا

"آپ "وہ" بننے والے ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ نے جھکی آنکھوں سے پھر سے وہی جملہ دوہرایا جبکہ عباس حقیقتاً حُرّہ جی بے ربط بات سمجھنے میں ناکام تھا

"کھل کر بات کریں جانم۔۔ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔۔؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس پوری طرح سے اس کی جانب متوجہ ہوئے پوچھ رہا تھا

"آپ سمجھ جائیں نا۔۔!"

اس بار حُرّہ نے جھنجھلا کر کہا کیونکہ وہ کتنی دیر سے اسے ایک ہی بات سمجھا رہی تھی آخر وہ خود سے کیوں نہیں سمجھ رہا تھا جبکہ عباس کے تو وہم و گمان میں بھی وہ بات نہیں تھی جو حُرّہ اسے اتنی دیر سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی ایک مرتبہ پھر عباس نے سوالیہ انداز میں بھویں اچکائیں تو حُرّہ کو پہلی بار عباس پر غصہ آیا

"آپ بابا بننے والے ہیں۔۔اتنی سی بات سمجھ نہیں آرہی تھی آپ کو۔۔کب سے سمجھا رہی ہوں۔۔"

حُرّہ خاصی جھنجھلا کر بلند آواز میں بولی تھی جبکہ عباس کے کانوں میں تو جیسے حُرّہ کا پہلا جملہ ہی گونج رہا تھا آگے وہ جانے کیا بولی تھی عباس نے سنا کہاں تھا بے یقینی اور خوشگوار حیرت سے وہ اب حُرّہ کو دیکھ رہا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حُرّہ آپ سچ کہہ رہی ہیں۔۔؟"

حُرّہ کے دونوں کاندھوں کو اپنے ہاتھوں سے تھام کر وہ یقین دہانی چاہ رہا تھا دل تھا کہ خوشی کے مارے جھوم اٹھا تھا جبکہ حُرّہ نے اب کے ہلکا سا مسکرا کر اثبات میں سر ہلا کر اپنی ہی بات کی تصدیق کی تو عباس نے فوراً اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا کئی پل جب وہ اسے یوں ہی سینے سے لگائے بیٹھا رہا تو حُرّہ چند لمحوں بعد اس سے جدا ہوئی اور عباس کی آنکھوں میں تیرتی نمی جو وہ اب حُرّہ کے پیچھے ہونے پر فوراً صاف کر رہا تھا دیکھنے لگی

"بلاشبہ آپ نے مجھے خوبصورت زندگی جینے کی نوید سنائی ہے حُرّہ۔۔ آپ نہیں جانتی یہ خبر جو آپ نے مجھے ابھی دی ہے ہر خوشی سے بڑی خوشی ہے میرے لیے ۔۔ تھینک یو جانم۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس محبت سے چور انداز میں کہتے ہوئے حُرّہ کے چہرے پر جھکا اور اس کے چہرے پر والہانہ لمس چھوڑنے لگا جبکہ عباس کی آنکھوں اور لہجے سے جھلکتی خوشی دیکھ کر حُرّہ کی خوشی دوگنی ہوگئ تھی

کئ لمحے کمرے میں معنی خیز خاموشی چھائی رہی چند لمحوں بعد حُرّہ اپنا تنفس بہتر کرتی عباس کے سینے پر ہاتھ رکھے سر بھی شرم وحیا کے باعث عباس کے سینے پر ٹکا چکی تھی

//////////////////////

"حُرّہ صحیح سے کھانا کھائیں۔۔"

اگلی صبح وہ احتیاطً ناشتے کے بعد حُرّہ کو ڈاکٹر کے پاس بھی لے کر گیا تھا اور ڈاکٹر نے اسے حُرّہ کا بہت خیال رکھنے کی تائید کی تھی اور اب رات کے کھانے کے وقت میز پر حویلی کے تمام مکین موجود تھے حُرّہ جو کہ ہمیشہ کی طرح حویلی کے تمام مکینوں کی موجودگی میں سہمی ہوئی تھی بمشکل چند لقمے حلق سے اتار پائی تھی اور اب دوسری

مرتبہ عباس اسے نوٹ کرتا ٹوک رہا تھا جبکہ وہاں موجود ہر شخص کو عباس کا حُرّہ کی اس قدر فکر کرتے دیکھ کر کچھ خاص اچھا نہیں لگ رہا تھا سردار بی بی مسلسل حُرّہ کو خونخوار اور حقارت بھری نظروں سے دیکھ رہیں تھیں، ناعمہ بھی ناگواری سے حُرّہ کو دیکھ رہیں تھیں ان میں سردار شیر دل اور نورے تھے جو اپنی پلیٹ پر جھکے ہوئے تھے مگر نورے کی آنکھوں کی اداسی ہر ایک با آسانی دیکھ سکتا تھا

"عباس تم شہر کب جا رہے ہو۔۔؟"

سردار بی بی نے اپنا موڈ بہتر کرنے کی غرض سے عباس کا دھیان حُرّہ سے ہٹانا چاہا تھا

"ابھی کچھ دن یہیں پر ہوں ماں جی۔۔"

عباس نے سرسری انداز میں جواب دیا

"کیا جادو کیا ہے اس ونی نے تم پر۔۔پہلے تو تم یہاں کم آتے تھے۔۔اور اب تو لمبا قیام چاہتے ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ کو دیکھتے ہوئے وہ طنزیہ جملوں سے بولی تو عباس نے ناشتے سے ہاتھ روک لیا

"ماں جی ونی جیسا لفظ آئندہ میں حُرّہ کے لئے نہ سنو۔۔ کیونکہ میں حُرّہ کی حیثیت اور مقام دنیا پر واضح کر چکا ہوں۔۔ آئندہ یہ فضول خطاب میرے کانوں تک نہ پہنچے۔۔!"

لہجہ نرم اور تنبیہی تھا جبکہ اس کے الفاظ سردار بی بی نے بمشکل ضبط کیے

باقی سب خاموش تماشائی بنے ان ماں بیٹے کی گفتگو سن رہے تھے

"میں کبھی دشمن کے خاندان کی لڑکی کو قبول نہیں کروں گی۔۔!"

جواباً سردار بی بی ترخ کر بولیں تھی

"آپ محض یہ یاد رکھیں کہ حُرّہ میری بیوی اور میرے ہونے والے بچے کی ماں ہے۔۔!"

عباس نے بلند آواز میں مضبوط انداز میں کہا جبکہ اس نے سب کو حُرّہ کے امید سے ہونے کی خبر سے آگاہ کرنا مناسب سمجھا مگر اس کے اتنے بڑی خبر اس طرح عام سے انداز میں کہنے پر حویلی کے تمام مکینوں کو جیسے سانپ سونگھ گیا وہ سب ہونق بنے عباس کو دیکھ رہے تھے یقیناً عباس کے چہرے پر سنجیدگی تھی وہ مذاق نہیں کر رہا تھا

نورے پتھرائی آنکھوں سمیت عباس کو دیکھ رہی تھی جس کی خود کی نگاہیں اب حُرّہ کے چہرے پر تھیں

"کیا کہہ رہے ہو عباس تم۔۔؟؟"

سب سے پہلے سردار شیر دل کا سکتہ ٹوٹا تو وہ دبے دبے غصے سے بولے

"باباجان آپ دادا بننے والے ہیں۔۔"

عباس نے سر جھکائے بیٹھی حُرّہ کو دیکھتے ہوئے سردار شیر دل کو ان کی بات کا جواب دیا

""""ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ی یہ سب۔۔ نہیں نہیں۔۔ عباس یہ بد کردار لڑکی ہے۔۔ یہ تم سے جھوٹ بول رہی ہے۔۔ یہ تمہارا بچہ نہیں ہے۔۔ یہ بے وقوف بنا رہی ہے تمہیں۔۔ یہ پیچھے سے لائی ہو گی۔۔"

سردار بی بی ہتک آمیز انداز میں غرائیں جبکہ عباس زور سے میز پر ہاتھ مارتا کھڑا ہوا اس کا چہرہ اور آنکھیں غصے کے باعث سرخ ہو رہیں تھیں باقی سب بھی ڈر کر اپنی جگہ سے اٹھے جبکہ حُرّہ کے حلق سے دبی دبی چیخ نکلی تھی سردار بی بی کے الفاظ عباس کا دل چیر گئے تھے حُرّہ نے سہمی نگاہوں سے عباس کو دیکھا

"آپ نے میری اولاد کو گالی دی ہے ماں اور یہ میں بلکل برداشت نہیں کروں گا۔۔ "

صبر وضبط کی انتہا کو چھوتا وہ بولا زندگی میں پہلی بار اس کی آنکھوں کی وحشت دیکھ کر سردار بی بی بے چین ہوئیں یقیناً وہ اپنے بہت نرم دل اور صابر بیٹے کو اپنے الفاظ سے توڑ رہیں تھیں جن کا انہیں احساس بھی تھا

"عباس میرے شیر۔۔ کیا حماقت ہے یہ؟؟ اب یہ معمولی لڑکی ہماری نسل آگے بڑھائے گی۔۔۔؟"

اس مرتبہ وہ دھیمے مگر کاٹ دار انداز میں بولی تھیں

"آپ یہ بات کیوں نہیں سمجھ رہیں ماں جی یہ میری بیوی ہے اور یہی اس کی حیثیت ہے اور اب تو یہ میرے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔ اس لیے ہر کوئی سن لے حُرّہ کو حویلی میں اگر کسی طرح کا مسئلہ ہوا تو میں حُرّہ کو لے کر یہاں سے چلا جاؤں گا اور واپسی کی امید مت رکھئے گا مجھ سے۔۔"

عباس تنک کر بولا تھا کہ وہ اپنے ارادے سے انہیں پہلے آگاہ کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

"تم ایسے کیسے کر سکتے ہو عباس۔۔ تم اس لڑکی کے لیے ہمیں چھوڑ دو گے۔۔؟؟"

عباس کی بات سن کر وہ صدمے میں بولیں تھیں

"میں ایسا ہر گز نہیں چاہتا۔۔ مگر آپ مجھے اپنے رویے سے مجبور کر رہیں ہیں۔۔ !"

سردار بی بی کے چہرے پر بے چینی دیکھ کر عباس نے دھیمے لہجے میں کہا

"میں نہیں برداشت کر سکتی اس لڑکی کو۔۔!"

حُرّہ کو دیکھ کر وہ چیخیں تھیں

"نکاح کروانے سے پہلے یہ بات سوچنی چاہیے تھی آپ کو۔۔اب تو حُرّہ میری بیوی ہے۔۔اور ہر صورت یہ برداشت کرنا ہو گا آپ کو۔۔ کیونکہ میں زیادتی نہ خود کر سکتا ہوں اپنی بیوی کے ساتھ نا کسی اور کو اجازت دے سکتا ہوں"

سردار شیر دل کو دیکھتا اس بار وہ جتاتے ہوئے انداز میں بول رہا تھا

www.novelsclubb.com

"بس کر جاؤ اب تم۔۔ عباس ہمارا اکلوتا بیٹا ہے اور اس کی اولاد ہی ہماری وارث ہے ۔۔"

عباس کی نگاہوں کا شکوہ سمجھتے ہوئے سردار شیر دل سردار بی بی کو دیکھتے ہوئے دھاڑے تھے جبکہ باقی سب نے سردار شیر دل کو حیرت انگیز تاثرات لیے دیکھا

"میں کبھی نہیں قبول کروں گی۔۔ نا اس لڑکی کو اور نہ اس لڑکی کی اولاد کو۔۔"

سردار بی بی اس مرتبہ شوہر کو دیکھتی دبی دبی آواز میں بولیں تھیں

"ماں یہ میری اولاد ہے۔۔"

سردار بی بی کی بات پر عباس نے خود پر ضبط کرتے ہوئے کرب سے کہا تھا اس کے لہجے کا کرب سردار بی بی سمیت حویلی کے تمام مکینوں نے محسوس کیا تھا

www.novelsclubb.com

"مجھے افسوس ہے ماں آپ صرف حُرّہ سے نفرت کی وجہ سے یہ سب بول رہیں ہیں ۔۔ورنہ آپ میری ماں ہیں مجھے معلوم ہے آپ اتنی سنگدل نہیں ہو سکتیں۔۔آخر کیا قصور ہے حُرّہ کا۔۔؟کیوں قابل نفرت لگتی ہیں حُرّہ آپ کو۔۔؟؟"

عباس نے انہیں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا جبکہ اس کے لہجے میں دکھ تھا

"کیونکہ یہ میری بیٹی کے قاتل کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے اس لیے نفرت ہے مجھے اس سے۔۔اور میرے بیٹے کی اولاد اس لڑکی سے پیدا ہو میں ہر گز نہیں چاہوں گی یہ عباس۔۔"

سردار بی بی مسلسل سر جھکائی کھڑی حُرّہ کو حقارت سے دیکھتی بول رہیں تھی

"یہ بات سن لیں ماں جی اگر حُرّہ اور میرے بچے کو کوئی نقصان پہنچا تو میں اتنے صبر کا مظاہرہ ہر گز نہیں کروں گا جتنا ابھی کر رہا ہوں۔۔اور آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ میں اپنی بات کا کتنا پکا ہوں۔۔بیشک ماں سے زیادہ اولاد کو کوئی نہیں جان سکتا ۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس نے ماں کا تقدس قائم رکھتے ہوئے اپنی حتمی بات کہتے ہوئے سردار بی بی کو بہت کچھ باور کروایا اور سختی سے بھینچی ہوئی مٹھیوں کو کھولا اور حُرّہ کا ہاتھ تھام کر وہاں سے نکل گیا

عباس کے نکلنے کے بعد سردار شیر دل نے کاٹ دار نگاہوں سے سردار بی بی کو دیکھا

"بار بار اس لڑکی کے لیے اپنی نفرت کا اظہار کر کے تم اپنے بیٹے کو خود سے بدگمان کر رہی ہو بے وقوف عورت۔۔"

وہ انہیں سخت نگاہوں سے دیکھتے غرائے تھے

"میں منافقت نہیں کر سکتی۔۔مجھے اس لڑکی سے نفرت ہے تو اظہار بھی نفرت کا ہی کروں گی۔۔!"

www.novelsclubb.com

وہ سردار شیر دل کو بہت کچھ جتاتے ہوئے بولیں

"میں منافقت نہیں کر رہا۔۔مجھے بھی نفرت ہے اس لڑکی سے مگر مت بھولو کہ ہمارا بیٹا اسے بیوی کا درجہ دے چکا ہے اور جلد ہی وہ ہمیں وارث دینے والی ہے۔۔ اور خبردار اب تم نے کوئی بکواس کی۔۔ تمہیں قبول کرنا ہوگا ہر حال میں اس لڑکی کو۔۔"

سردار بی بی کے دوبارہ لب کھلتے دیکھ کر سردار شیر دل ہاتھ کے اشارے سے انہیں بولنے سے روک گئے اور تنبیہی نگاہوں سے دیکھتے بولے

"میری بیٹی کا کیا ہوگا سردار جی۔۔ ظلم کیا ہے آپ سب نے مل کر میری بیٹی کے ساتھ۔۔"

سردار شیر دل کی باتیں سن کر کب سے خاموش کھڑی ناعمہ نے جیٹھ کو دیکھتیں خاصی بلند آواز میں بولیں

"نورے ہماری بیٹی ہے ناعمہ۔۔اس کی ذمہ داری میری ہے۔۔میں اب کسی بھی تاخیر کے بغیر جلد ہی عباس اور نورے کا نکاح کرواؤں گا۔۔"

سردار شیر دل نے سر جھکائے کھڑی نورے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

"ابھی آپ نے حکم دیا کہ اس لڑکی کو عباس کی بیوی کے طور پر قبول کر لیں کیونکہ وہ عباس کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔اور اب آپ یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ میں ابھی بھی عباس سے امید رکھوں کہ وہ میری بیٹی کو اپنائے گا۔۔؟؟"

نائمہ، دھیمی آواز میں بولیں تھیں

"تو کیا چاہتی ہو تم۔۔؟ ختم کرنا چاہتی ہو رشتہ۔۔؟ کیا تم یہ نہیں جانتی کہ جب ہمارے خاندان کی لڑکی کا ایک بار جس شخص سے رشتہ طے ہو جائے پھر چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔رشتہ ختم نہیں کر سکتے۔۔بیشک ساری زندگی بھی وہ مرد اس لڑکی کو نہ اپنائے مگر اس لڑکی کی ساری زندگی اسی کے نام پر کٹتی ہے۔۔"

سردار شیر دل نے انہیں اپنے خاندان کے سخت اصول یاد کروائے جنہیں وہ پہلے سے جانتی تھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ لوگوں نے میری یتیم بچی کے ساتھ ظلم کیا ہے۔۔"

وہ گم صم کھڑی نورے کو دیکھتی روتی ہوئی بولیں

"نہیں ہو گا ظلم نورے کے ساتھ۔۔اسلام میں مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے تو کیا ہو گیا اگر ہم عباس کی دوسری شادی نورے سے کر دیں۔۔ تم جانتی ہو۔۔ عباس جب اس دشمن کے خاندان کی لڑکی کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکا اور اسے اس کے سارے حقوق دیے تو کیا وہ نورے کے ساتھ کوئی زیادتی کر سکتا ہے بھلا۔۔؟"

سردار شیر دل کہتے ہوئے آخر میں نائمہ سے سوال کر گئے تو وہ ان کی یقین دلانے پر خاموش ہو گئیں

www.novelsclubb.com

//////////////////////////

وہ کمرے میں آکر بیڈ پر ٹک گئی تھی مگر وقفے وقفے سے عباس کے غصے میں تلملائے چہرے کو دیکھ لیتی تھی جو صوفے پر بیٹھا انگوٹھے اور ایک انگلی سے اپنے سر کو دبا رہا تھا کافی دیر گزر گئی تھی مگر کمرے میں ہنوز خاموشی چھائی ہوئی تھی عباس کے چہرے سے صاف دیکھائی دے رہا تھا کہ وہ کس قدر پریشان ہے حُرّہ نے کچھ سوچتے ہوئے عباس کی جانب قدم بڑھائے حُرّہ کے قریب آنے پر عباس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور نرمی سے کلائی تھام کر اسے اپنے برابر صوفے پر بیٹھا لیا

"آآآپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔!"

عباس کے کاندھے پر سر رکھتے ہوئے حُرّہ نے مدھم آواز میں کہا تو عباس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے حُرّہ کے بالوں پر لب رکھ دیے

www.novelsclubb.com

"اور حُرّہ آپ بھی پلیز کسی بات کی ٹینشن نہیں لیں گی۔۔!! ماں جی کے رویے کو اگنور کریں۔۔ جب ہمارا بچہ دنیا میں آئے گا تو وہ خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی۔۔"

عباس نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے اس کی کمر سہلا رہا تھا

"جی۔۔۔!"

حُرّہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا

"آپ نے کبھی میرے نام کا مطلب نہیں پوچھا۔۔ کیا آپ کو معلوم ہے میرے نام کا مطلب۔۔؟"

عباس اب حُرّہ کا دھیان بٹاتا ہوا اسے باتوں میں لگا رہا تھا

"مجھے تو نہیں پتہ مطلب۔۔؟"

حُرّہ نے ذرا سا عباس کے کاندھے سے سر اٹھاتے ہوئے شرمندگی سے کہا حُرّہ کی معصومیت پر عباس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری

www.novelsclubb.com

"عباس عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے شیر۔۔!"

عباس، حُرّہ کا سر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے گویا ہوا

"واؤ۔۔!"

بے ساختہ حُرّہ کے منہ سے نکلا

"آپ پر بلکل سوٹ کرتا ہے۔۔نام۔۔اور مطلب۔۔"

حُرّہ مزید گویا ہوئی تو عباس کی مسکراہٹ گہری ہوئی یقیناً یہ اسی کا دیا گیا اعتماد تھا کہ حُرّہ آرام سے اس سے بات کر رہی تھی ورنہ وہ اتنا خاموش رہتی تھی کہ وہ اسے باتیں کرنے کے لیے اکساتا تھا

"اور جانتی ہیں میں نے ایک بات سوچی ہے۔۔۔۔؟"

عباس اب اس کے چہرے پر خوشی دیکھتے ہوئے مزید گویا ہوا

"کیا۔۔؟"

www.novelsclubb.com

حُرّہ نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا

"میں اپنے بیٹے کا نام حیدر رکھو گا۔۔اور حیدر کا مطلب بھی شیر ہے۔۔!"

عباس اپنے ہی جوش میں بولا تھا جبکہ اس کی بات پر حُرّہ کے لب سکڑے تھے

جنہیں فوراً عباس نے نوٹ کیا اور پوچھا

"کیا ہوا۔۔؟"

"بب بیٹا نہ ہوا۔۔اگر بیٹی ہوئی تو۔۔؟"

حُرّہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا

"پھر تو بیٹے سے بھی زیادہ خوشی ہوگی مجھے۔۔"

عباس نے حُرّہ کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے لبوں پر گہری مسکراہٹ سجائے کہا تو

عباس کی بات سن کر حُرّہ نے اطمینان کا سانس لیا

www.novelsclubb.com

"آپ بہت اچھے ہیں۔۔!"

بے ساختہ حُرّہ نے کہا

"جانم۔۔۔!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس مسکراتے ہوئے اس کا نام پکارتے ہوئے والہانہ انداز میں حُرّہ کے مسکراتے
چہرے پر جھک گیا اور بے اختیار ہونے لگا

///////////////////////

وہ اپنے آفس میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا جب سے
وہ عباس کے ولیمے کی تقریب سے آیا تھا تب سے اس لڑکی کی سرخ آنکھیں وہ
اداس چہرہ اسے نہیں بھول رہا تھا آسمانی رنگ کے ہلکے کام والے جوڑے میں دوپٹہ
سر پر اوڑھے وہ سرخ و سفید رنگت والی لڑکی جو جتنی خوبصورت تھی اتنی ہی اداس
بھی تھی عالیان نے کبھی لڑکی کے بارے میں اتنا نہیں سوچا تھا جتنا وہ اس اداس
خوبصورت چہرے والی کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اسے محض چند لمحوں کے لیے
دیکھائی دی تھی پھر تو وہ ساری تقریب میں اسے ڈھونڈتا رہا تھا مگر وہ اسے پھر نظر
نہیں آئی تھی مگر کل سے وہ جانے کیوں بے چین ہو رہا تھا

www.novelsclubb.com

اس کی زندگی میں لڑکی صرف ایک صورت میں آتی تھی وہ بھی گرل فرینڈ کی حیثیت سے ورنہ اسے تو اپنی ماں کی شکل بھی یاد نہیں تھی بچپن سے اسے صرف باپ کا رشتہ ملا تھا یا پھر اس کی زندگی میں عباس اور احمد جیسے دوست تھے جو بھائیوں سے بھی بڑھ کر تھے عباس اور احمد کی اچھی صحبت کا اثر تھا کہ اب عالیان کم ہی برے کاموں میں پڑتا تھا بلکہ اب تو اپنے باپ کے بزنس کو ہینڈل کر رہا تھا

"حسین مگر اداس لڑکی۔۔!"

آنکھیں میچے ہی عالیان کے لبوں نے حرکت کی تھی وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے کیا نام ہے اس لڑکی کا مگر عالیان نے اسے یہی نام دے دیا تھا اور اب وہ اپنی اس حرکت پر مسکرایا تھا جب تک اس اداس لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ نہ دیکھ لیتا اس کے بے چین دل کو قرار نہیں آنا تھا کچھ سوچتا ہوا وہ اپنا کوٹ اٹھا کر اپنے آفس سے نکلتا چلا گیا

www.novelsclubb.com

عباس کافی دنوں سے شہر نہیں آیا تھا کال پہ اس نے کچھ دن حویلی رہنے کا بتایا تھا عالیان نے کچھ سوچتے ہوئے گاڑی کا رخ عباس کے گاؤں کی سمت کیا سارے راستے وہ اسی اداس لڑکی کو سوچتا رہا مگر جب حویلی پہنچ کر وہ گاڑی سے نکلا تو اب یہ پریشانی ہوئی کہ عباس سے اس لڑکی کے بارے میں کیسے پوچھے گا وہ تو اس لڑکی کا نام بھی نہیں جانتا تھا جانے عباس اس لڑکی کو جانتا بھی ہو گا یا نہیں اور وہ عباس سے اس لڑکی کا کس طرح پوچھے گا

"صاحب آپ مردان خانے میں بیٹھیں۔۔ سرکار کو پیغام بھجوادیا ہے وہ آتے ہی ہوں گے۔۔"

ایک ملازم نے نہایت مؤدب ہو کر عالیان کو کہا تو عالیان بغیر کوئی جواب دیے اس وسیع و خوبصورت قدیم حویلی کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگا جب اس کی نگاہ اوپر ایک کھڑکی کے کھلے پٹ پر پڑی اور عالیان کے قدم وہی زمین میں جم گئے مگر عالیان کو کھلی کھڑکی کے پاس کھڑی اس اداس لڑکی کو دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بے اختیار اس کے لب مسکرائے مگر وہ لڑکی پردے برابر کر کے وہاں سے اوجھل ہو چکی تھی اور یکدم عالیان کو بے چینی نے آن گھیرا ابھی تو وہ اسے ملی تھی اور ایک لمحے بعد ہی پھر سے کھو گئی

"صاحب چلیں۔۔؟؟"

ملازم نے اسے ایک ہی سمت کھڑے دیکھ کر ذرا سی بلند آواز میں پکارا تو عالیان نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر بند کھڑکی کو دیکھا مگر وہاں اب وہ موجود نہیں تھی مایوسی سے عالیان نے سر جھٹکا اور حویلی کے اندر جانے کے بجائے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا وہ ملازم حیرت زدہ اسے گاڑی حویلی سے لے جاتا دیکھتا رہ گیا

////////////////////////////

www.novelsclubb.com

"یہ کیا کہہ رہے ہیں بابا سرکار آپ۔۔؟؟"

سردار شیر دل کی بات سنتے ہی عباس نے افسوس سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ دونوں اس وقت حویلی کی بیٹھک میں موجود تھے ملازم نے اسے عالیان کی آمد کی خبر دی تھی تبھی وہ یہاں آیا تھا مگر عالیان ملے بغیر واپس چلا گیا تھا اور اب باباجان نے اسے جو بات بولی تھی اسے سن کر عباس بے یقینی سے انہیں دیکھ رہا تھا

"عباس میں پھر سے اپنی بات دہرا دیتا ہوں۔۔"

سردار پر سکون انداز میں بولے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے عباس ان کا فرمانبردار بیٹا ہے وہ کبھی ان کی بات سے انکار نہیں کرے گا

"ہم چاہتے ہیں تمہاری اور نورے کی شادی مزید تاخیر کے بغیر جلد از جلد ہو جانی چاہیے۔۔"

وہ عباس کے حیرت زدہ تاثرات دیکھتے ہوئے پھر سے بولے جبکہ عباس نے ان کی بات سن کر نفی میں سر ہلایا

"بابا سرکار میری شادی ہو چکی ہے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس نے دھیمے انداز میں جتاتے ہوئے کہا تو سردار شیر دل مسکرائے

"ہم جانتے ہیں بیٹے۔۔وہ تمہاری نظر میں شادی ہے مگر ہماری نظر میں کوئی حیثیت نہیں اس رشتے کی۔۔"

حتمی انداز میں وہ بولے تھے جبکہ عباس کو شدت سے احساس ہوا تھا کہ وہ ان سب کی سوچ نہیں بدل سکتا

"کسی کی نظر میں میرے اور حُرّہ کے رشتے کی حیثیت ہو یا نہ ہو میرے خدا کے نزدیک بہت ہے۔۔اس لیے مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔"

عباس نے خفا سے لہجے و انداز میں کہا

"آپ جتنے بھی دلائل دے دیں مگر یہ بات فراموش نہیں ہو سکتی کہ وہ لڑکی خون بہا میں آئی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

سردار شیر دل نے اس مرتبہ ذرا بلند آواز میں کہا جبکہ ان کے الفاظ عباس کے دل میں چبھے تھے حُرّہ کے لیے ایسے الفاظ سننا بلاشبہ اس کے لیے مشکل تھا

"بابا پلیز۔۔!"

"عباس اس لڑکی کی کبھی بھی نورے جتنی حیثیت نہیں ہو سکتی۔۔ نورے ہمارا خون ہے۔ ہمارے چھوٹے بھائی کی اکلوتی بیٹی۔۔ بچپن سے تمہارے نام کے ساتھ منسوب ہے وہ بچی۔۔ دشمن کی بیٹی کے ساتھ انصاف کرتے کرتے کیا تم اس لڑکی کے ساتھ ناانصافی کرو گے جس نے بچپن سے تمہارے علاوہ کسی کو سوچا تک نہیں ۔۔"

سردار شیر دل کی آواز کرخت تھی جبکہ ان کے لہجے میں نورے کے لیے دکھ تھا

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کو پہلے سوچنا چاہیے تھا بابا سرکار۔۔ حُرّہ کے ساتھ آپ نے ہی میرا نکاح کروایا تھا۔۔اس وقت آپ کو اپنے بھائی کی اولاد کا خیال نہیں تھا۔۔"

ناچاہتے ہوئے بھی عباس تلخ ہو گیا تھا

"مجھے نہیں معلوم تھا تم اس دو ٹکے کی لڑکی کو بیوی مان لو گے۔۔"

وہ خاصی حقارت سے بولے تھے جبکہ عباس نے بمشکل ان کے الفاظ برداشت کیے تھے

"باباسرکار جب نکاح ہوا ہے تو بیوی تو وہ بن گئیں نا میری۔۔اگر ان کے حقوق میں کوتاہی کروں تو خدا کے آگے جوابدہ ہوں میں۔۔"

الفاظ چبا کر ادا کرتا وہ مٹھیاں بھینچے گویا ہوا تھا

"تو نورے کا کیا عباس۔۔؟؟۔اس کو ٹھکرا کر کیا خدا کے آگے جوابدہ نہیں ہو گے تم۔۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ اس کا چہرہ دیکھتے سوال کر رہے تھے

"نورے چچا سرکار کے بعد آپ کی ذمہ داری ہیں بابا سرکار۔۔میر انورے کے ساتھ اگر نکاح ہوا ہوتا تو بیشک وہ میری ذمہ داری ہوتیں مگر حُرّہ میری ذمہ داری ہیں کیونکہ حُرّہ میری بیوی ہیں۔۔اس لیے میں حُرّہ کے ساتھ ہوئی زیادتی کا خدا کے آگے جوابدہ ہوں۔۔کسی اور کی وجہ سے میں اپنی بیوی کی حق تلفی نہیں کر سکتا۔۔"

عباس جیسے جیسے بول رہا تھا سردار شیر دل کا غصہ بڑھتا گیا

"کیسی حق تلفی۔۔؟اتنا تو سر چڑھا لیا ہے تم نے اس لڑکی کو۔۔"

وہ پھر دھاڑے تھے

"میں نے انہیں سر نہیں چڑھایا۔۔بلکہ میں جو بھی کرتا ہوں ان کے لیے۔۔وہ میرا فرض اور ان کا حق ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس ہنوز سنجیدگی سے ان کی بات کا دھیمی آواز میں جواب دے رہا تھا

"تو عباس آپ میرے فیصلے سے انکار کر رہے ہیں۔۔؟؟"

دبے دبے غصے سے وہ بولے

"میں آپ کی کسی حق بات سے انکار نہیں کر سکتا باباسرکار۔۔ مگر میں دوسری شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔"

عباس ان کے غصے کو دیکھتا نہایت پر سکون ہو کر گویا ہوا تھا

"آخر مسئلہ کیا ہے دوسری شادی میں۔۔؟؟ میں کون سا تمہیں اس لڑکی کو چھوڑنے کو کہہ رہا ہوں۔۔!"

اس بار وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئے تھے کیونکہ عباس کے ارادے انہیں پختہ لگ رہے تھے

"مگر میں پھر بھی نہیں کر سکتا۔۔ باباسرکار"

عباس نے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو وہ دھاڑے

"وجہ۔۔؟؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بس نہیں کرنا چاہتا۔۔!"

عباس نے چند الفاظ میں ہی بات ختم کی

"تم خاندانی اصولوں کو جانتے ہو نا نورے کی تمہارے علاوہ کسی سے شادی نہیں ہو سکتی۔۔"

اپنے فرمانبردار بیٹے کو دیکھتے وہ بہت کچھ یاد کرواتے ہوئے بولے

"میں محض آپ لوگوں کے پست اور بے بنیاد بنائے گئے اصولوں کو مانتے ہوئے تو ہر گز نہیں آپ کی بات مانوں گا۔۔"

عباس صاف گوئی سے بولا تھا جبکہ سردار شیر دل نے عباس کے پر سکون چہرے کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"تو ٹھیک ہے پھر نورے تمہارے نام سے ساری زندگی حویلی میں بیٹھی رہے گی اور تم اپنی بیوی بچوں کے ساتھ انصاف کرتے رہنا۔۔!"

وہ خاصے جتاتے ہوئے بولے تھے جبکہ عباس نے نفی میں سر ہلایا

"بابا سرکار آپ بے بنیاد باتوں کو اپنے خاندان کے اصول کی شکل دے کر مجھے نورے سے شادی کرنے کے لیے اکسا کر غلط کر رہے ہیں۔۔میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔۔بلکہ آپ اپنے بھائی کی بیٹی کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں انہیں خاندانی اصولوں کی بھینت چڑھا کر۔۔"

بلاشبہ وہ نرم دل انسان تھا نورے کے لیے دل میں کبھی خاص جذبات تو نہیں رکھتا تھا مگر اس کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی بھی نہیں ہونے دے سکتا تھا

"اگر فکر ہے نورے کی تو شادی کیوں نہیں کر لیتے تم اس سے۔۔کیونکہ اب خاندان میں تمہارے علاوہ کوئی بھی اس سے شادی نہیں کرے گا۔۔اور خاندان سے باہر تو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔۔"

عباس کو نورے کی فکر میں بولتا دیکھ کر وہ پوچھنے لگے تو عباس نے لب بھینچ لیے

"آپ کے بنائے گئے اصولوں کی داستان سن کر تو اب میں کبھی بھی ان سے شادی نہیں کروں گا۔۔"

بات کرتے ہوئے عباس اٹھ کھڑا ہوا تھا جبکہ اس کا جذبات سے عاری انداز دیکھ کر سردار شیر دل ٹھٹھک گئے

"تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔۔؟؟"

سرد انداز میں پوچھا گیا

"جی۔۔۔!"

عباس یک لفظی جواب دے کر آگے بڑھ گیا تھا مگر سردار شیر دل کے الفاظ سن کر عباس کے قدم تھم گئے

"یہ بات یاد رکھنا۔۔!نورے کے ساتھ ہوئی زیادتی کے ذمے دار پھر عباس تم ہو گے۔۔!"

www.novelsclubb.com

عباس کی پشت کو دیکھتے وہ تلخ انداز میں گویا ہوئے

"مجھے یقین ہے بابا سرکار آپ اپنے بھائی کی بیٹی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دیں گے۔۔"

عباس بغیر مڑے بولا تھا اور اپنی بات مکمل کرتا وہ آگے بڑھ گیا جبکہ پیچھے کھڑے سردار شیر دل نے اپنے لب بھینچ لیے

//////////////////////////

بہت دنوں سے عباس اس کے پاس حویلی میں ہی تھا اور کس قدر اس کا خیال رکھتا تھا حُرّہ کو اپنی خوش نصیبی پر قطعی یقین نہیں آتا تھا کیا اتنے دکھوں کے بدلے ایسا صلہ بھی ملتا ہے عباس سے ملی اتنی محبت اور عزت کی وجہ سے حُرّہ عباس سے بے پناہ محبت کرنے لگی تھی وہ اب عباس سے اپنا ہر دکھ بانٹنے لگی تھی جس کے بعد عباس محض اسے گلے لگا لیتا اور اسے رونے دیتا جب وہ خاموش ہوتی تو عباس محض مسکرا کر اس کی پیشانی پر بوسہ دے کر اپنے ہونے کا احساس دلاتا

اب عباس کی بدولت ہر طرح سے اسے حویلی میں آسائشیں مل رہی تھی حویلی کے ملازم سے لے کر سردار بی بی تک کوئی اسے منہ پر برا نہ کہہ سکتا تھا مگر حُرّہ جانتی تھی سردار بی بی کا دل اس کی طرف سے صاف نہیں ہوا اور پھر ناعمہ بھی زبان سے تو کچھ نہ بولتی مگر اس کی آنکھوں کی چبھن حُرّہ کو محسوس ہوتی تھی زندگی کی اتنی تلخیاں سہنے کے بعد وہ لوگوں کے چہرے پڑھنا سیکھ چکی تھی جانتی تھی کہ حویلی کے تمام مکین دل میں اس کے لیے قطعی گنجائش نہیں رکھتے یہ صرف عباس کا ساتھ ہے جس وجہ سے کوئی اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا

"حُرّہ بی بی یہ پھل کھا لیں۔۔ سردار نے سختی سے کہا ہے اس وقت آپ کو پھل دینے ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت عباس کا انتظار کرتے کرتے کمرے سے باہر نکل آئی تھی جب ناہید مؤدب سی ٹرے میں ایک باؤل رکھے اس کے سامنے کھڑی تھی جس میں چار پانچ طرح کے پھل کیوبز کی شکل میں کٹے ہوئے تھے حُرّہ نے ایک نظر باؤل کو دیکھا اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک نظر ناہید کو دیکھا وہ پہلے کتنا ظلم کرتی تھی اس پہ اور اب ایسے خیال رکھتی تھی اس کا جیسے اس کے علاوہ اس کا کوئی کام ہی نہ ہو اسی طرح کبھی کچھ لے کر حاضر ہو جاتی تھی تو کبھی کچھ لے کر آجاتی تھی اور اتنے مؤدب ہو کر کہتی کہ اب حُرّہ کا دل اس کی طرف سے بلکل صاف ہو چکا تھا

"سرکار کہاں ہیں۔۔؟"

حُرّہ نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے اپنا سوال پوچھا

"وہ جی بڑے سرکار کے ساتھ ہیں۔۔"

ناہید نے باآدب کہا تو حُرّہ نے سر ہلایا

"بب بی بی آپ کمرے میں چل کر یہ کھالیں۔۔ورنہ سرکار میرے پہ غصہ ہونگے ۔۔"

www.novelsclubb.com

نورے کو حُرّہ کی سمت آتا دیکھ کر ناہید نے اپنی سمجھداری سے کام لیتے ہوئے حُرّہ کو کمرے میں بھیجنا چاہا کیونکہ نورے اگر حُرّہ کو کچھ برا بولتی تو عباس نے اس پر غصہ کرنا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے حُرّہ کو ہر طرح کی پریشانی سے دور رہنے کا سختی سے کہا تھا مگر اس سے پہلے حُرّہ کمرے میں جاتی نورے اس کے قریب پہنچ گئی

"سردار بی بی کے کمرے میں چائے دو جا کر تم۔۔!"

حکمانہ انداز میں ناہید کو دیکھ کر کہتی اب نورے، حُرّہ کی جانب مڑی حُرّہ بھی اس کی جانب متوجہ ہو چکی تھی

"بب بی بی وہ میں حُرّہ بی بی کو کمرے میں چھوڑ آؤں پھر دے آتی ہوں۔۔"

www.novelsclubb.comناہید نے سر جھکا کر کہا

"آپ جائیں میں چلی جاؤں گی روم میں۔۔!"

ناہید کی بات سن کر حُرّہ نے فوراً کہا اور نورے کو دیکھنے لگی جو خود بھی اسی کی جانب متوجہ تھی جبکہ ناہید فوراً جی کہتی وہاں سے جانے لگی جب نورے نے اسے پکارا

"سنو۔۔!"

"جی بی بی۔۔؟"

ناہید نے سر جھکائے کہا

"چھوٹے سردار کہاں ہیں۔۔؟

نورے نے ناہید سے پوچھا تو بے ساختہ حُرّہ کے بڑھتے قدم تھمے وہ اک پل کو وہیں کھڑی ہو گئی

"بی بی وہ بڑے سردار کے ساتھ ہیں۔۔"

ناہید نے چند قدموں کے فاصلے پر خاموش کھڑی حُرّہ کی جانب چور نگاہوں سے دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہمم۔۔!"

نورے، حُرّہ کو نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی مگر حُرّہ وہیں بے حس و حرکت کھڑی تھی جب ناہید نے اسے پکارا

"حُرّہ بی بی۔۔!"

ناہید کے پکارنے پر حُرّہ چونکی اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

"وہ بی بی جی کمرے میں چلیں۔۔؟"

ناہید نے حُرّہ کے بے چین چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

حُرّہ دور جاتی نورے کو دیکھتی غائب دماغی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

www.novelsclubb.com

///////////////////////////

"یار تو حویلی آیا تھا اور ملے بغیر ہی واپس چلا گیا سب خیریت تھی نا۔۔؟؟"

عباس آہستہ آہستہ چلتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب اس نے عالیان کو کال ملا کر فون کان سے لگا لیا عالیان کے کال پک کرتے ہی عباس نے سوال کیا اک پل کو تو عالیان بوکھلا گیا

"یار تو اتنے دن سے آیا نہیں تو تیری یاد آ گئی تھی۔۔ لیکن پھر کال آ گئی ڈیڈ کی۔۔ تو بس آفس پہنچنا تھا۔۔"

جلدی میں بہانہ بناتے ہوئے عالیان نے کہا تو عباس خاموش ہو گیا

"احمد سے کوئی بات ہوئی ہے کیا تمہاری کیس کے بارے میں۔۔؟؟"

عباس کو عالیان کا بات بنانا محسوس ہوا تھا تبھی تشویش ہونے پر پوچھا

"نہیں میری کیس کے بارے میں احمد سے کوئی بات نہیں ہوئی۔۔ سب ٹھیک ہے نا کچھ پتہ چلا ہے کیا۔۔؟"

عباس کی بات پر عالیان چونکا اور پھر پریشانی سے پوچھنے لگا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں وہ ایکچولی میری کافی دن سے احمد سے عابی کے کیس کے متعلق بات نہیں ہوئی اس لیے تم سے پوچھا۔۔" عابی کے ذکر پر عباس کے دل میں پھانس سی چبھی وہ بوجھل قدم اٹھاتا یکدم رک گیا کیونکہ نورے اسے اپنے قریب آتی دیکھائی دی تھی

"ہمم چل بعد میں بات کرتا ہوں۔۔"

الوداعی کلمات ادا کرتا وہ کال کاٹ چکا تھا

"السلام علیکم!"

نورے کے سلام کرنے پر عباس نے سر ہلایا اور نگاہیں کا رخ دوسری سمت کر لیا

"وہ مجھے آپ سے ایک ایمپورٹنٹ بات کرنی ہے!"

نورے عباس کو دیکھتی پھر گویا ہوئی

"جی جی بولیں۔۔؟"

www.novelsclubb.com

عباس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسے اجازت دی

"مجھے ماسٹر ز میں ایڈمیشن لینا ہے۔۔تایا سردار نہیں مانیں گے۔۔آپ کی ہیلپ کی ضرورت ہے۔۔"

نورے نے دوپٹہ سر پر درست کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا عباس کی مدد سے ہی اس کی پڑھائی جاری تھی ورنہ خاندان کی لڑکیوں کو کہاں اجازت تھی ہمیشہ وہ عباس سے کہتی تھی پھر وہ سردار شیر دل سے اجازت لے دیتا تھا ابھی بھی سارے مسائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے نورے نے عباس سے مدد لینے کا سوچا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی عباس کی سپورٹ کے بعد کوئی کچھ نہیں کے گا

"آپ بے فکر رہیں میں فارم لے آؤں گا۔۔ بابا سرکار منع نہیں کریں گے۔۔"

عباس نے نرمی سے کہتے ہوئے سرسری نگاہ نورے پر ڈالی

"تھینکس۔۔!"

www.novelsclubb.com

نورے شکریہ ادا کرتی آگے بڑھ گئی تو عباس بھی قدم بڑھانے لگا

عباس کمرے میں داخل ہوا جہاں حُرّہ کمرے میں تیز تیز چکر کاٹ رہی تھی حُرّہ کی اس حرکت پر عباس کے ماتھے پر بل پڑے وہ موبائل جیب میں رکھتا حُرّہ کی جانب بڑھا

"حُرّہ میری جان کیا ہو گیا ہے۔۔؟"

حُرّہ کی کلائی تھام کر اسے روکنے کو آگے بڑھا مگر حُرّہ اچانک آواز پر ڈر پر پیچھے ہونے لگی جب اس کا پاؤں مڑا اس سے پہلے وہ گرتی عباس نے اس کی کمر نرمی سے اپنے شکنجے میں لی اور نہایت نرمی سے پوچھا جبکہ حُرّہ یکدم عباس کی آمد پر بوکھلا گئی

"آآپ۔۔!"

www.novelsclubb.com

عباس کے سوال پر حُرّہ خاموش ہو گئی اسے اب احساس ہوا کہ عباس کے اتنا خیال رکھنے اور احتیاط کے باوجود وہ ابھی کیا لاپرواہی کر چکی تھی ندامت کے باعث اس نے سر جھکا لیا

"اِٹس او کے جانم ریلیکس رہیں۔۔!"

ہنوز لہجہ اور انداز نرمی لیے ہوئے تھا عباس کے اس قدر نرم رویے پر بے ساختہ آنسو حُرّہ کی آنکھوں سے بہنے لگے

"جانم اس میں رونے والی کیا بات ہے۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ یہ سوچا کریں آپ کے وجود میں بہت ننھی سی جان ہے۔۔ بس خیال کیا کریں۔۔!"

لہجہ اور انداز ہنوز نرمی لیے ہوئے تھا مگر اس مرتبہ عباس کی آواز تھوڑی بلند تھی

"اایم سوری۔۔"

حُرّہ نے ہچکیاں بھرتے ہوئے کہا تو عباس نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ لیے تو حُرّہ اس کی گرفت میں ذرا سی کسمائی تھی

"اب کیا ہوا۔۔؟"

عباس نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا

"آپ کی مونچھیں چبھی ہیں۔۔"

حُرّہ نے بے اختیار منہ بسور کر کہا تو عباس کا جاندار قہقہہ فضاء میں بلند ہوا حُرّہ جھینپ گئی اور خفت مٹانے کو منہ عباس کے کشادہ سینے میں چھپا گئی

"اب بتائیں میری جان کو کیا پریشانی تھی۔۔؟"

حُرّہ کو نرمی سے کاندھوں سے تھام کر عباس نے سنجیدگی سے پوچھا تو حُرّہ کے لب کاٹے

"کیا بات ہے حُرّہ۔۔؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حُرّہ کے سرخ لبوں پر اپنے ہاتھ کا انگوٹھا پھیرتے ہوئے عباس نے اس کے معصوم چہرے کو دیکھا

"آپ اتنے اچھے کیسے ہیں۔۔ کیا کوئی اتنا اچھا بھی ہو سکتا ہے۔۔ آپ کو کبھی غصہ نہیں آتا۔۔؟"

عباس کے چہرے کو قریب سے دیکھتی وہ بھیگی آواز میں پوچھ رہی تھی

ایسا نہیں ہے کہ حُرّہ نورے کی وجہ سے پریشان ہو گئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی عباس کبھی اس کے ساتھ ناانصافی نہیں کرے گا ہاں بے چین ہوئی تھی مگر عباس کے اتنے نرم رویے پر وہ چاہ کر بھی کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتی تھی جو اس کے اور عباس کے درمیان کشیدگی پیدا کرے

www.novelsclubb.com

"اب میں اپنی تعریف اپنی زبان سے کیسے کروں۔۔ جانم آپ نے کر دی اتنا بہت ہے۔۔"

عباس نے چہرے پر شرارت سجائے کہا تو حُرّہ مسکرانے لگی

"خیر یہ بتائیں سیدھی طرح کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا۔۔؟ کسی بات کی پریشانی۔۔؟"

عباس جانتا تھا حُرّہ کا اس کے سوا دنیا میں کوئی نہیں ہے وہ ہر طرح سے حُرّہ کا خیال رکھتا تھا کہ حُرّہ بے جھجک کوئی بھی بات یا اپنی پریشانی اس سے بانٹ سکے تبھی نہایت نرمی سے دوبارہ پوچھا

"جس لڑکی کے نصیب میں آپ جیسا ہمسفر ہو۔۔اس کا ہر درد دکھ کا مداوا ہو جاتا ہے۔۔جانتے ہیں کیوں۔۔؟"

عباس کے وجود سے اٹھتی خوشبو کو محسوس کرتی حُرّہ بے خودی میں بول رہی تھی جبکہ عباس چہرے پر گہری مسکراہٹ سجائے حُرّہ کے چہرے کو دیکھ رہا تھا حُرّہ کے سوال کرنے پر عباس نے بھویں اور کاندھے اچکائے

"کیونکہ آپ خوبصورت ثواب ہیں جو خدا نے امتحانوں کے ثمر کے طور پر مجھے دیے ہیں۔۔"

عباس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی حُرّہ خوش دلی سے بولی جبکہ عباس مسکراتے چہرے سمیت اسے دیکھ رہا تھا

"مجھے خدا سے بہت شکوے تھے۔۔میرے بابا اور ماں جب مجھے چھوڑ کر گئے تو میں اپنے مرنے کی دعا بھی کرتی تھی۔۔"

روندی آواز میں بولتے ہوئے حُرّہ چند لمحوں کے لیے رکی جبکہ عباس کے مسکراتے لب سکڑے

"مم مگر اب خدا کا بے انتہا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی آخری سانس تک آپ کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔۔"

کہتے ہوئے حُرّہ نے سر عباس کے کاندھے پر ٹکا لیا عباس کو پل پل احساس ہوتا تھا کہ حُرّہ نے کس قدر محرومی اور سختی کی زندگی گزاری تھی

"حُرّہ میری جان کبھی بھی خود کو اکیلا مت سمجھیے گا۔۔میں ہر اچھے برے وقت میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔"

عباس نے حُرّہ کے گرد اپنے بازو حمائل کرتے ہوئے محبت سے کہا

"آپ کے بغیر مر جاؤں گی میں۔۔"

حُرّہ نے بھی اپنے بازو عباس کے گرد حائل کرتے ہوئے کہا تو عباس نے تڑپ کر اسے دیکھا جو آنکھیں موندے اس کے کاندھے پر سر رکھے کھڑی تھی

www.novelsclubb.com

"پلیز حُرّہ۔۔ایسے نہیں کہیں۔۔!"

عباس نے خفگی سے کہا تو حُرّہ کے لب مسکرائے

"جو حکم سرکار۔۔!"

ذرا سا چہرہ بلند کر کے عباس کو دیکھتے ہوئے حُرّہ نے مسکرا کر کہا تو عباس نے بھی مسکراتے ہوئے اسے خود میں مزید بھینچ لیا

//////////////////////

وہ اپنا ماسٹرز میں ایڈمیشن کروا کر شہر سے حویلی واپس جا رہی تھی صبح عباس ہی اسے شہر لے کر آیا تھا مگر پھر مصروفیت کے باعث اس نے نورے کو ڈرائیور کے ساتھ واپس حویلی بھیج دیا وہ ابھی گاڑی میں بیٹھی حُرّہ اور عباس کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی

حُرّہ اور عباس کے رشتے کی نوعیت ہر ایک پر یہی بات واضح کر چکی تھی کہ حُرّہ، عباس کے بچے کی ماں بننے والی تھی اور یہ بات سوچتے ہی نورے کے دل میں پھانس سی چبھ رہی تھی اور گود میں دھری ہوئی ہتھیلیاں آنسوؤں سے تر ہو رہیں تھی

نورے وہ لڑکی ہے جس کا دکھ وہ دکھ ہے جسے معاشرے کی وہ لڑکیاں محسوس کر سکتیں ہیں جنہیں ٹھکرا دیا جاتا ہے وہ شخص جسے بچپن سے محبت کی ہو، اس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ کے خواب آنکھوں میں سجائے ہوں اسی کو کسی دوسرے کی دسترس میں دیکھنا کس قدر تکلیف دہ ہوتا ہے یہ وہی جانتا ہے جو اس اذیت ناک لمحوں سے گزر رہا ہوتا ہے مگر وہ ایک حقیقت پسند اور صابر لڑکی تھی جس نے اس بات کو خاموشی سے قبول کیا تھا ورنہ اگر وہ واویلا کرتی اور جذبات سے کام لیتی تو یقیناً اپنا نقصان کر بیٹھتی مگر اس نے سب کچھ خدا پر چھوڑ دیا تھا وہ جانتی تھی خاندان کے سخت اصولوں کے باعث وہ ساری زندگی عباس کے نام پر گزارے گی کیونکہ عباس کبھی بھی اسے نہیں اپنائے گا عباس کی آنکھوں میں حُرّہ کے لیے محبت وہ پہلی نگاہ میں ہی محسوس کر چکی تھی عباس کی نگاہ میں اسنے اپنے لیے ہمیشہ عزت و احترام دیکھا تھا مگر حُرّہ کے لیے اس کی آنکھوں میں محبت تھی

www.novelsclubb.com

ایک سرد آہ بھرتے ہوئے اس نے اپنی نم آنکھیں کھڑکی کے باہر مرکوز کر لیں اور شہر کی رونقیں دیکھنے لگی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ گاڑی ایک جھٹکے سے گزری

"کیا ہوا بابا جی۔۔؟"

نورے نے یکدم پریشانی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ڈرائیور سے پوچھا

"معلوم نہیں بی بی جی۔۔اچانک کیا ہو گیا۔۔"

ڈرائیور نے خود بھی پریشانی سے کہا

"بابا جی چیک کریں گاڑی کیوں رک گئی اچانک۔۔؟"

نورے نے آس پاس اکا دکا گاڑیاں گزرتے دیکھ کر خاصی گھبراہٹ سے دوبارہ کہا تو ڈرائیور جی کہتا گاڑی سے نکل گیا جبکہ نورے نے چادر کو درست کرتے ہوئے گاڑی کی کھڑکی سے آس پاس نگاہ دوڑانے لگی کافی دیر گزر گئی تھی جب نورے نے گاڑی کا شیشہ کھولتے ہوئے ڈرائیور کو دیکھا جو گاڑی چیک کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا بابا جی۔۔؟ کتنی دیر لگے گی۔۔؟"

چہرے پر چادر سے نقاب کرتے ہوئے نورے نے پوچھا

"بی بی جی پتہ نہیں کیا خرابی ہو گئی ہے۔۔آپ فکر نہیں کریں میں چھوٹے سردار کو کال کرتا ہوں۔۔وہ آپ کو لے جائیں گے۔۔"

ڈرائیور نے نورے کا گھبرایا ہوا انداز دیکھتے ہوئے سر جھکائے کہا تو نورے نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا مگر جانے کیوں اسے انجانے سے خوف نے آن گھیرا جب سے عابی کے ساتھ وہ الم ناک سانحہ ہوا تھا اس وقت سے ایسے خوف اسے اپنے گھیرے میں لیے رکھتے تھے

"بی بی جی سرکار کال نہیں اٹھا رہے۔۔"

ڈرائیور نے گاڑی کے پاس آکر نورے سے کہا تو نورے مایوسی سے سڑک پر آس پاس اکا دکا گاڑیوں کو دیکھنے لگی

"بابا گاڑی ٹھیک نہیں ہو سکتی کیا۔۔؟"

نورے نے کچھ فاصلے پر کھڑے ڈرائیور کو پھر سے مخاطب کیا اس کی آواز میں خوف واضح تھا

"بی بی جی دیر لگے گی۔۔ کیونکہ مکینک کو دیکھانی پڑے گی۔۔"

ڈرائیور کے کہنے پر نورے نے سر ہاتھوں میں گرالیا

"یا اللہ مجھے اس مشکل سے نکال دیں۔۔ کسی کو محسن بنا کر بھیج دیں۔۔ عباس ہی آ جائیں پلیز۔۔"

بمشکل بہتے آنسوؤں کو روکتے ہوئے وہ دل میں دعائیں کرنے لگی مگر دل زور و شور سے دھڑک رہا تھا جب ایک بڑی کالے رنگ کی گاڑی ان کی گاڑی کے آگے آکر رکی نورے نے فوراً سر اٹھا کر ایک خوش شکل وجیہہ مرد کو گاڑی سے نکل کر ان کی گاڑی کہ سمت بڑھتے دیکھا اس اچانک افتاد پر نورے یک ٹک اسی کو دیکھے گئی جو پینٹ پر نیلی شرٹ پہنے اجلے چہرے پر کالے چشمے لگائے ہلکی مسکراہٹ چہرے پر سجائے نورے تک پہنچ چکا تھا وہ ضروری میٹنگ سے واپس آ رہا تھا جب بے خیالی

میں نگاہ سڑک پر موجود گاڑی میں بیٹھی اسی اداس چہرے والی لڑکی پر پڑی جو اسے اب وہ مسلسل سوچا کرتا تھا ایک لمحہ ضائع کیے بغیر عالیان نے گاڑی روکی اور نورے کی جانب بڑھتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اسے اس اداس چہرے والی لڑکی سے ملا دیا تھا ورنہ وہ اسی کشمکش میں ہی تھا کہ عباس سے کیسے اس کے بارے میں پوچھے

"کیا ہوا میڈم۔۔ کین آئی ہیلپ یو۔۔؟"

ڈرائیور کو مکمل نظر انداز کرتا وہ نورے کے اداس و خوبصورت چہرے پر نگاہیں جمائے خوش دلی سے پوچھ رہا تھا اپنے چہرے پر عالیان کی نگاہیں محسوس کرتے ہی نورے نے اپنے چہرے پر چادر سے پھر سے نقاب کر لیا اور خشک لبوں کو تر کیا

"کیا آپ انگریزی نہیں سمجھتی۔۔؟"

www.novelsclubb.com

عالیان نے بھرپور سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے مصنوعی افسردگی سے پوچھا جبکہ عالیان کی بات سن کر نورے پہلے سٹپٹائی پھر غصے سے عالیان جو تکنے لگی جو اسے ان پڑھ سمجھے ہوئے تھا جبکہ وہ تو ابھی اپنا ایم اے انگریزی میں داخلہ کروا کر آرہی تھی

"میرا مطلب ہے محترمہ۔۔آپ کو شاید میری مدد کی ضرورت ہے۔۔؟"

نورے کی جانب سے مکمل خاموشی پر عالیان نے اپنی بات کا ردوبدل کرتے ہوئے پھر سے کہا تو نورے نے چہرہ موڑ کر اسے نظرانداز کیا

"کیا آپ کو اردو بھی سمجھ نہیں آتی۔۔یا خدا مجھے تو پشتو بھی نہیں آتی۔۔"

نورے کے چہرہ موڑنے پر عالیان مسکراہٹ لبوں پر سجائے خاصی بلند آواز میں اسے تنگ کرنے کی غرض سے بولا جبکہ اس کی بات سن کر نورے نے ماتھے پر بل ڈالے اسے گھورا جو بلاوجہ ہی اس سے فری ہو رہا تھا

"صاحب تم جاؤ یہاں سے۔۔ خبردار اگر ہماری بی بی کو پریشان کیا۔۔ جانتے نہیں ہو کہ کون ہیں یہ۔۔"

ایک اجنبی کو مسلسل نورے سے مخاطب ہوتا دیکھ کر ڈرائیور نے خاصی بلند آواز میں عالیان کو دھمکی دی

"وائے قسمت۔۔مائی گڈنس۔۔ کیا تمہاری بی بی گونگی ہے۔۔؟؟"

عالیان نے پہلے مصنوعی افسردگی اور پھر خوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آخر میں ڈرائیور کو مخاطب کیا جبکہ اس کی بات پر نورے کو سامنے کھڑے شخص پر شدید غصہ آیا

"ہمیں آپ کی کوئی مدد نہیں چاہیے۔۔آپ مہربانی کریں اور اپنے راستے چل پڑیں محترم۔۔"

لفظ چبا کر ادا کرتے ہوئے نورے خاصی جھنجھلا کر بولی تو عالیان کے لبوں پر سجی مسکراہٹ گہری ہوئی

"اوہ میں تو کچھ اور ہی سمجھ رہا تھا لیکن آپ تو ماشااللہ بہت شیریں آواز میں بول لیتی ہیں۔۔ یہ الگ بات ہے کہ الفاظ تیر کی مانند ہیں۔۔ مگر آپ کے دیے گئے تیر بھی خوش دلی سے قبول ہمیں۔۔"

کالا چشمہ اتار کر ہاتھ میں لیتے ہوئے عالیان نے نورے کی چادر میں چھپے ہوئے چہرے کو تکتے ہوئے مسلسل مسکراتے ہوئے کہا جبکہ نورے کو اس پر شدید غصہ آیا مگر خاموش رہی

"مجھے لگتا ہے آپ کی گاڑی خراب ہو گئی ہے۔۔ آپ چاہیں تو میں آپ کو آپ کی منزل تک پہنچا سکتا ہوں۔۔"

اس مرتبہ عالیان نے قدرے سنجید گی سے کہا

"بہت شکریہ آپ کا۔۔ لیکن میں آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتی۔۔آپ جا سکتے ہیں
"۔

عالیان کو پہلی مرتبہ سنجیدہ دیکھتے ہوئے نورے نے بھی نارمل انداز میں کہا

"دیکھیں آج کل کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ میں آپ کو اکیلا سنسان سڑک کے
بیچ چھوڑ دوں۔۔آپ بھروسہ کریں مجھ پر۔۔ عباس کے گھر کی عزت ہیں آپ۔۔
اور عباس میرا بھائی ہے۔۔"

عالیان نے ہنوز سنجیدگی سے کہا نورے نے عباس کے نام پر چونک کر اسے دیکھا

"میں نے عباس کی حویلی میں آپ کو دیکھا تھا۔۔اگر ابھی بھی انسکیور ہیں آپ تو
آپ کا ڈرائیور گاڑی ڈرائیور کر لے گا۔۔"

عالیان نورے کی نا سمجھی کو سمجھتے ہوئے گویا ہوا

"بی بی جی جیسا آپ حکم کریں۔۔؟"

www.novelsclubb.com

عالیان کی بات پر ڈرائیور نورے سے مخاطب ہوا کیونکہ ان کی گاڑی توفی الحال ٹھیک نہیں ہو سکتی تھی

"آپ یقین کر سکتی ہیں مجھ پر۔۔"

عالیان نے مضبوط لہجے میں کہا تو نورے اپنا پرس ہاتھ میں لے کر سور تیں پڑھ کر خود پر پھونکتی گاڑی سے نکل گئی جبکہ ڈرائیور گاڑی لاکڈ کرتا عالیان کی گاڑی کی جانب بڑھ گیا عالیان نے آگے بڑھ کر نورے کے لیے بیک ڈور کھولا تو وہ گاڑی میں سوار ہو گئی جبکہ عالیان ڈرائیور کے ساتھ براجمان ہو گیا

"کیا نام ہے آپ کا۔۔؟"

عالیان کے پوچھنے پر کھڑکی سے باہر جھانکتی نورے نے چونک کر عالیان کو دیکھا

"آپ نے مدد کی اس کے لیے شکریہ۔۔اس سے زیادہ آپ امید نہ رکھیں مجھ سے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نورے نے دو ٹوک الفاظ میں کہا تو عالیان نے لب بھینچ لیے

"آپ کی انسکیورٹی سمجھ سکتا ہوں۔۔ خیر ایم سوری ڈیئر۔۔!"

عالیان نے نورے کے لیے دیے رویے پر سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تمام سفر بلکل خاموشی سے کٹا حویلی پہنچ کر ڈرائیور نے عالیان کی شرافت سے متاثر ہوتے ہوئے بہت سی دعاؤں اور شکریہ کے ساتھ رخصت کیا جبکہ نورے گاڑی سے اتر کر ایک نگاہ بھی عالیان پر ڈالے بغیر حویلی میں داخل ہو گئی جبکہ عالیان اس کی پشت ہی تکتا رہ گیا

///////////////////////////

"خدا جانے کیسا کالا علم کر دیا میرے بچے پہ اس منحوس لڑکی نے۔۔ جب سے آئی ہے۔۔ میرا بیٹا ہی مجھ سے چھین لیا ہے۔۔ میرا تو رہا ہی نہیں میرا بیٹا۔۔ وہ جو ہر وقت ماں ماں کرتا تھا اب ماں کی ہر بات سے اسے اختلاف ہوتا ہے۔۔ بس ہر وقت

اس خون بہا میں آئی لڑکی کی خدمت میں لگا رہتا ہے۔۔ جیسے وہ انوکھی اور پہلی عورت ہے جو بچہ پیدا کر رہی ہے۔۔"

عباس پچھلے چند دن سے شہر گیا ہوا تھا حُرّہ کو بہت سمجھا کر مگر جانے کیوں عباس کے بغیر کچھ اچھا ہی نہیں لگتا تھا اور حویلی والوں کو تو ویسے بھی حُرّہ کا وجود کھٹکتا تھا ابھی بھی وہ تھوڑی دیر کے لیے کمرے سے باہر نکلی تھی کہ سردار بی بی نے اسے دیکھتے ہی طنز و طعنوں کے تیر چلانا شروع کر دیے حُرّہ نے ان کی بات ان سنی کی اور ڈائننگ ہال میں داخل ہو کر کرسی پر براجمان ہو گئی

"یہ دن بھی آنے تھے کہ دو ٹکے کے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا پڑ رہا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

سردار بی بی پھر سے پھنکاری تھی ان کی بات پر وہاں پہلے سے موجود ناعمہ اور نورے نے حُرّہ کے بے تاثر چہرے کو دیکھا جبکہ ناہید نے بھی پہلے پریشانی کے عالم میں سردار بی بی کو دیکھا پھر حُرّہ کو جو سر جھکائے گم صم بیٹھی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اے ناہید اس نواب زادی کو کمرے میں کھانا دیا کر۔۔بے وجہ ہمارا دن اس کی منحوس شکل دیکھ کر شروع ہوتا ہے۔۔"

وہ مسلسل حُرّہ کو حقارت سے دیکھتی پھنکار رہیں تھی ان کے الفاظ حُرّہ کو سر جھکانے پر مجبور کر رہے تھے

"بی بی جی۔۔ چھوٹے سرکار کا حکم ہے۔۔ حُرّہ بی بی کو حویلی میں کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔۔"

ناہید نے سر جھکائے سردار بی بی کو عباس کی باتیں یاد کروائیں جو مسلسل حُرّہ کو اپنے الفاظ سے تکلیف دے رہیں تھیں

"تو کیا سر پر بیٹھا لیں۔۔؟؟"

سردار بی بی کرسی دھکیلتی اٹھ کھڑی ہوئیں اور ناہید کو دیکھتی غرائیں جبکہ حُرّہ سہم کر اپنی کرسی سے اٹھ گئی

www.novelsclubb.com

"اے لڑکی بات سن۔۔ بہت برداشت کر لیا ہم نے تجھے۔۔اب مزید نہیں۔۔ میری بیٹی کی جگہ تو ہی کیوں نہیں مر گئی۔۔ارے مجھ سے تو میرا بیٹا ہی چھین لیا۔۔ "

اس مرتبہ وہ حُرّہ کو دیکھتی غرائیں جبکہ حُرّہ ان سے تیزی سے دور ہوئی تاکہ وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں

"سردار بی بی بلکل ٹھیک کہہ رہیں ہیں۔۔ جب سے ہماری زندگی میں آئی ہے ایک دن سکون کا نہیں ملا ہمیں۔۔ میری بیٹی کے حق پر ڈاکا مارا ہے اس نے۔۔ میں کبھی معاف نہیں کروں گی تمہیں۔۔ دیکھنا کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی تم۔۔ جیسے میری بیٹی ویران زندگی گزار رہی ہے نا ایسے ہی تم بھی رہو گی۔۔ کسی کی خوشیاں چھین لینے کے بعد تم کیسے خوش رہ سکتی ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

ناعمہ بھی آج اپنے دل کی بھڑاس حُرّہ کو تنہا پا کر نکال رہی تھی جبکہ ان کے الفاظ سن کر حُرّہ کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ماں پلیز ایسے نہیں کہیں۔۔"

حُرّہ کو بے آواز روتا دیکھ کر نورے نے انہیں التجائیہ انداز میں کہا

"ناعمہ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے نورے۔۔اسی لیے تمہارے ہاتھ خالی ہیں اس لڑکی جیسی چلاکیاں جو نہیں ہیں تم میں۔۔دیکھتی نہیں ہو میرا وہ بیٹا جو نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا کسی کو۔۔اب اس جادوگیرنی سے نگاہ ہی نہیں ہٹتی اس کی۔۔"

نورے کے چہرے پر حُرّہ کے لیے ہمدردی دیکھ کر سردار بی بی مزید غصے میں دھاڑیں جبکہ نورے نے افسوس سے سر جھکا لیا اور حُرّہ دوپٹے سے پرنم چہرہ صاف کرتی ہال سے نکلنے لگی

"میری بیٹی کی خوشیوں کے راستے پر حائل ہو تم۔۔اگر تم چلی جاؤ سردار کی زندگی سے تو میری بیٹی کی حصے کی خوشیاں مل جائیں اسے۔۔ذرا دیکھو مڑ کر میری بیٹی کا اداس چہرہ۔۔کیا ایسے میں تم خوش رہ پاؤ گی۔۔"

ناعمہ کے الفاظ نے حُرّہ کے آگے بڑھتے قدم روک دیے وہ مڑ کر نورے کو دیکھنے لگی

"ارے ناعمہ اس مکار لڑکی سے امید لگا رہی ہو تم۔۔ بھول ہے تمہاری۔۔ یہ عباس کا پیچھا چھوڑے گی۔۔ ارے جانتی نہیں ہو تم ایسی مکار لڑکیوں کو۔۔ جانے کیا کیا ادائیں دیکھائی ہیں میرے بیٹے کو۔۔ مجھے تو یقین ہے یہ بد کردار لڑکی ہے۔۔ اور یہ بچہ بھی میرے بیٹے کا نہیں ہے۔۔"

وہ اپنے الفاظ سے حُرّہ کے سینے میں چھید کر رہیں تھیں حُرّہ نے تڑپ کر انہیں دیکھا جو اس پر بہتان لگا رہیں تھیں

"میں ہمیشہ آپ کی ہر بات پر خاموش رہی ہوں مگر اب بات میرے کردار کی ہے تو۔۔ میری پاکیزگی میرا خدا جانتا ہے۔۔ مجھے کسی کو اپنے کردار کی صفائیاں دینے کی ہرگز ضرورت نہیں۔۔ رہی بات آپ کو آپ کی بات کا جواب دینے کی ہے تو سن لیں اگر میرا کردار مشکوک ہوتا تو آپ کا بیٹا اتنا غیرت مند تو ہے ہی جو اگر میں آپ

www.novelsclubb.com

کی کند سوچ کے مطابق ہوتی تو وہ مجھے ہرگز اتنی عزت کے ساتھ کبھی حویلی میں نہ شریک حیات کے طور پر نہ رکھتا۔۔"

سپاٹ چہرہ بلند کیے اپنی آنکھیں بھی سردار بی بی کی آنکھوں میں گاڑے حُرّہ پہلی مرتبہ بلند آواز میں مضبوط انداز میں بولی تھی کہ سردار بی بی سمیت وہاں موجود تمام نفوس ہونقوں کی طرح اسے بولتے دیکھ رہے تھے

"تمہاری اتنی ہمت تم میرے سامنے زبان چلا رہی ہو۔۔؟؟"

ماحول پر چھایا سکوت سردار بی بی کی کرخت آواز نے توڑا جبکہ حُرّہ ہنوز سپاٹ چہرہ لیے انہیں دیکھ رہی تھی

"میں تو محض بات کر رہی ہوں سردار بی بی۔۔"

حُرّہ نے کاندھے پر ڈالی شال پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے عام سے انداز میں کہا

"تمہاری اوقات ہے ہم سے بات کرنے کی۔۔؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردار بی بی غضب ناک تاثرات لیے اس کی سمت بڑھیں جبکہ حُرّہ حلق تر کرتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوئی

"بب بی بی جی۔۔!"

ناہید بوکھلا کر حُرّہ کے قریب آئی اسے سردار بی بی کے تاثرات خاصے خطرناک لگے

"اے ناہید تو ہٹ جا اس کے آگے سے۔۔!"

ناہید کو دیکھتے ہی سردار بی بی چیخیں

"کیا کیا بکواس کر رہی تھی تو میرے سامنے۔۔؟؟ تیری اتنی جرات کے تو میرے۔۔ گاؤں کی سردار بی بی کے سامنے بکواس کر رہی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

سردار بی بی انگشت شہادت سے اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے غرائیں ان کے تاثرات دیکھ کر حُرّہ مزید چند قدم ان سے دور ہوئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو بد کردار ہے۔۔ ہم نہیں مانتے کہ یہ بچہ جس کے نام سے تو میرے بیٹے کو بے وقوف بنا رہی ہے وہ ہمارا خون ہے۔۔"

انہوں نے چنگھاڑتے ہوئے حُرّہ کو جھنجوڑ کر دھکا دیا مگر اس سے پہلے وہ حُرّہ کا سب سے بڑا نقصان اسے اس قدر جارحانہ انداز میں دھکا دے کر کرتیں کہ دو مضبوط ہاتھوں نے اسے اپنی مضبوط گرفت میں بھر لیا حُرّہ بے تحاشہ خوفزدہ ہو کر عباس کو بنا دیکھے اس کے سینے سے لگ گئی مگر وہ اس کی خوشبو سے ہی پہچان گئی تھی کہ اس کو نقصان سے بچانے والا اس کا محسن اس کا شوہر عباس ہی ہے جبکہ عباس حُرّہ کے گرد اپنے بازؤں کا گھیرا بنائے پتھرائے تاثرات لیے کھڑا تھا وہ باآسانی حُرّہ کا لرزتا وجود محسوس کر رہا تھا خود بھی تو اس کا دل کانپ گیا تھا اگر وہ وقت پر نہ آتا تو کیا ہو سکتا تھا عباس کی اچانک آمد پر وہاں موجود ہر نفوس کو جیسے سانپ سونگھ گیا سردار بی بی نے عباس کے پتھرائے ہوئے تاثرات دیکھے تو یکدم گھبرا گئیں اسی وقت سردار شیر

www.novelsclubb.com

دل حویلی میں داخل ہوئے تمام مکینوں کی وہاں موجودگی اور پھر عباس سے لپٹی لرزتی ہوئی حُرّہ کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئے

"عباس کیا ہوا۔۔؟؟تم کب آئے۔۔؟"

سردار شیر دل کی آواز نے خاموشی میں اشتعال برپا کیا

"یہ تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے بابا سرکار۔۔کہ میری غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے ہوتے ہوئے میری بیوی کے ساتھ یہ کس طرح کا سلوک رواں رکھا گیا ہے آپ کی حویلی میں۔۔"

عباس حُرّہ کے گرد اپنا بازو حمائل رکھے ہوئے سپاٹ انداز میں بولا تو سردار شیر دل کی پیشانی پر بل پڑے

www.novelsclubb.com

"یہ صرف میری حویلی نہیں ہے۔۔آپ وارث ہیں ہمارے۔۔اور اب آپ کی اولاد وارث ہے اس حویلی کی۔۔"

سردار شیر دل، عباس کی بات کا جواب نہایت سنجیدگی سے دیتے ہوئے حُرّہ کو دیکھنے لگے جوان کی آمد پر عباس کی گرفت سے نکلنا چاہتی تھی مگر عباس نے ایک بازو سے اسے اپنے گھیرے میں لیے رکھا تھا

"وہ اولاد جسے میری ہی ماں جب چاہے گالی دے دیتیں ہیں بابا سرکار۔۔وہ اولاد جسے ابھی میری ہی ماں ختم کرنا چاہتیں تھیں اپنے فعل سے۔۔"

عباس اس مرتبہ سردار بی بی کو دیکھتے ہوئے کرب سے بولا تھا اس کی بات پر سردار شیر دل نے سردار بی بی کو دیکھا تو وہ گھبرا کر پیچھے ہوئیں

"کیا کہہ رہے ہو یہ۔۔؟؟"

سردار شیر دل نے عباس سے پوچھا وہ لب بھینچ گیا

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا عباس۔۔یہ تمہاری اولاد نہیں ہے۔۔"

ابھی سردار بی بی بول ہی رہیں تھیں کہ عباس نے تڑپ کر انہیں دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"خدا کا واسطہ ماں جی۔۔ میری اولاد کے متعلق ایسے الفاظ بول کر مجھے تکلیف مت دیں۔۔"

عباس نے حُرّہ کو اپنے کاندھے سے جدا کرتے ہوئے اس کی کلائی تھامتے ہوئے کمال ضبط سے کہا

"عباس تم سمجھتے کیوں نہیں ہو۔۔ میں ہرگز اس لڑکی کو تمہاری بیوی کی حیثیت سے قبول نہیں کر سکتی۔۔"

عباس کے چہرے پر اذیت کے تاثرات محسوس کرتے ہوئے اس مرتبہ سردار بی بی آہستگی سے بولیں سردار شیر دل نے ملامت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھا وہ معاملے کو کافی حد تک سمجھ چکے تھے

"ٹھیک ہے ماں۔۔ میں آپ کو مزید اذیت سے دوچار نہیں کروں گا۔۔"

عباس نے حُرّہ کی کلائی چھوڑ کر سردار بی بی کے قریب جا کر ان کے ہاتھ کو عقیدت سے اپنے ہاتھوں میں لے کر لبوں سے لگایا

"عباس۔۔!"

سردار بی بی نے اسے پکارا

"خیال رکھیے گا ماں اپنا۔۔ میں چکر لگاتا رہوں گا۔۔"

سردار بی بی کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے وہ بولا اور پھر حُرّہ کا ہاتھ تھام لیا

"کیا کرنا چاہ رہے ہو عباس۔۔؟؟"

سردار شیر دل نے ٹھٹھک کر پوچھا

www.novelsclubb.com

"میں اب کوئی رسک نہیں لے سکتا بابا سرکار۔۔اب حُرّہ وہاں رہیں گیں جہاں میں رہوں گا۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس سرسری سا کہتا حُرّہ کو اپنے ساتھ لگائے جیسے اچانک حویلی آیا تھا ویسے ہی اچانک سب کو حیرت زدہ چھوڑ کر جا چکا تھا

//////////////////////////

"دیکھ لیا انجام اپنے غصے کا۔۔؟؟ کہا تھا نا تمہیں کہ کچھ عرصہ صبر کر لو۔۔ لیکن تمہیں بس دشمنی نبھانی تھی۔۔ اب چلا گیا ہمارا بیٹا۔۔"

عباس اور حُرّہ کے جاتے ہی سردار شیر دل سردار بی بی پر دھاڑے تھے یہ بات ان سب کے لیے ناقابل یقین تھی کہ عباس اپنی بیوی کو لے جا چکا تھا

"مم میرا بیٹا۔۔!"

سردار بی بی کو حقیقتاً حیرت ہو رہی تھی کہ ان کا بیٹا اتنا بڑا فیصلہ کر سکتا ہے

"کیا پایا ہے تم نے اپنی نفرت کے بعد۔۔؟ بیٹی تو پہلے ہی کھو ہی دی تھی۔۔ اب بیٹا بھی دور جا چکا ہے۔۔"

وہ پھر سے دھاڑے تھے بیشک وہ جانتے تھے کہ عباس کبھی بھی اپنے ماں باپ سے نالاں نہیں ہو سکتا یہ فیصلہ اس نے سوچ سمجھ کر کیا ہو گا مگر وہ در حقیقت یہ چاہتے تھے کہ وہ کسی طرح نورے کے ساتھ شادی پر عباس کو راضی کر لیں

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ وہ لڑکی جادو گیرنی ہے۔۔اس نے میرے بیٹے پر جادو کیا ہے۔۔ورنہ میرا بیٹا مجھے چھوڑ کر تو نہیں جا سکتا۔۔"

سردار بی بی کے لہجے میں افسوس تھا جو وہاں موجود باقی تین نفوس نے بھی محسوس کیا

"بکواس بند کرو۔۔! یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔ورنہ میں کسی بھی طرح کر کے عباس کو نورے سے شادی کرنے کو راضی کر لیتا۔۔اب وہ خاک راضی ہو گا ۔۔بے وقوف عورت۔۔!"

وہ پھر دھاڑے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں ہوں بے وقوف میں۔۔ تبھی تو وہ دو ٹکے کی لڑکی میرے بیٹے کو مجھ سے چھین کر لے گئی۔۔"

وہ بھی خاصی گستاخانہ بولی تھی کہ کہ سردار شیر دل نے خونخوار نگاہوں سے انہیں دیکھا

"لگتا ہے تم اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی ہو۔۔ بات کرنے کی تمیز ہی بھول گئی ہو۔۔"

نائمہ، نورے اور ملازمین کی موجودگی فراموش کیے وہ سردار بی بی کو ڈپٹتے ہوئے بول رہے تھے

"مم میں نہیں چھوڑوں گی اس لڑکی کو۔۔ میرے بیٹے اور شوہر کو میرے خلاف کر دیا میرے اس نے۔۔"

www.novelsclubb.com

ان کے دماغ میں بس حُرّہ ہی تھی وہ سردار شیر دل کی بات نظرانداز کرتی حُرّہ کو برا کہنے لگی

"تم واقعی اپنا ذہنی توازن کھو چکی ہو۔۔!"

سردار شیر دل غصے میں دھاڑتے ہوئے اپنے کمرے میں چلے گئے

"برباد کرے خدا اس لڑکی کو جس نے میرا بیٹا مجھ سے چھین لیا۔۔"

سردار شیر دل کے جانے کے بعد ہال کا سکوت سردار بی بی کی ہتک آمیز آواز نے توڑا اب وہ مسلسل حُرّہ کو کوسنے دے رہیں تھیں جبکہ نورے ان کو دیکھتی نفی میں سر ہلاتی چلی گئ

"یہ تو سب بگڑ گیا سردار بی بی۔۔!"

ناعمہ نے لہجے میں افسوس تھا اب محض وہاں سردار بی بی اور ناعمہ موجود تھی

www.novelsclubb.com

"تم فکر نہیں کرو ناعمہ۔۔دیکھنا میں کیا حال کرتی ہوں اس لڑکی کا۔۔کچھ دن عیش کر لینے دو اسے۔۔"

چہرے پر زہریلی مسکراہٹ لائے بولیں تھیں کہ ناعمہ ٹھٹھکیں

"کیا کریں گی آپ۔۔؟؟"

"تم بس دیکھتی جاؤ۔۔!"

ناعمہ کے پوچھنے پر سردار بی بی رازداری سے بولیں اور پر سوچ انداز میں غیر مرئی نقطے کو تکنے لگیں

//////////////////////

گاڑی تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا مگر اس سارے وقت میں ان دونوں کے درمیان مکمل طور پر خاموشی چھائی رہی تھی عباس سپاٹ چہرہ لیے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ حُرّہ سکڑی سمٹی بیٹھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد ترچھی نگاہوں سے عباس کو دیکھ لیتی مگر خاموشی توڑنے کی کوشش اس نے بھی نہیں کی تھی جانے کیوں اسے عباس کی بے حد سنجیدگی سے خوف آرہا تھا

حُرّہ کو اپنے ساتھ لے جانے کا فیصلہ اس کا ہمیشہ سے تھا مگر وہ چاہتا تھا کہ ایک مرتبہ حُرّہ سب کے ساتھ حویلی میں رہے شاید حویلی کے مکین اس کی معصومیت اور اچھائی کی بنا پر اس سے مانوس ہو جائیں مگر سب کچھ اس کی توقع کے برعکس ہوا تھا اس کے گھر والے تو کسی صورت حُرّہ کو قبول کرنے کے درپے نہ تھے بلکہ اگر آج وہ وقت پر نہ پہنچتا تو جانے کیا ہو جاتا یہ تمام باتیں سوچتے ہوئے عباس نے طویل سانس خارج کیا وہ تھوڑی دیر بعد حُرّہ کی نگاہیں خود پہ محسوس کر رہا تھا اور سمجھ رہا تھا کہ وہ سہمی ہوئی بیٹھی تھی مگر اس نے حُرّہ کو مخاطب نہیں کیا تھا کیونکہ وہ حُرّہ سے گھر پہنچ کر بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

مزید ایک گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد گاڑی ایک خوبصورت وسیع و عریض بنگلے میں داخل ہوئی دو گھنٹے کے سفر میں ہی حُرّہ بہت تھک گئی تھی جب عباس اپنی سیٹ سے نکل کر حُرّہ کی جانب کا دروازہ کھول رہا تھا تو حُرّہ ڈر کر سیٹ کے ساتھ لگ گئی حُرّہ کی اس حرکت پر عباس نے ایک لمحے کو اپنی آنکھیں بند کیں اور

www.novelsclubb.com

گہرا سانس لیا پھر دوبارہ آنکھیں کھول کر حُرّہ کو دیکھا جو نگاہیں جھکائے بیٹھی تھی ہاتھ بڑھا کر عباس نے اس کی کلائی اپنے شکنجے میں لی اور نرمی سے سیٹ سے اٹھا کر کھڑا کیا اور آہستہ آہستہ چلتا بنگلے میں داخل ہوا

بے حد نفاست سے سجے ہوئے خوبصورت لاؤنج میں سے گزر کر زینے طے کیے اور ایک عالی شان کمرے میں داخل ہوئے حُرّہ مدھم سانس لیتے ہوئے لب بھینچے عباس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی ایک سرسری سی نگاہ کمرے پر ڈال کر حُرّہ نے سر جھکا لیا کیونکہ عباس اب اسے ہی دیکھ رہا تھا

"ناراض ہیں مجھ سے۔۔؟؟"

دھیمی آواز میں پوچھا گیا تو حُرّہ نے چونک کر عباس کو دیکھا

"جی جی۔۔؟؟"

ناسمجھی سے پوچھا گیا

www.novelsclubb.com

"میں نے پوچھا مجھ سے کسی بات پر ناراضگی چل رہی ہے کیا آپ کی۔۔؟؟"

عباس نے اپنی بات پھر سے دہرائی تو حُرّہ اب حیرت زدہ ہوئی

"نن نہیں۔۔!"

یک لفظی جواب دے کر وہ سوالیہ نگاہوں سے عباس کو تکنے لگی

"پھر بات کیوں نہیں کر رہیں۔۔ کوئی لڑکی اتنا خاموش کیسے رہ سکتی ہے حُرّہ۔۔؟؟"

ہلکے پھلکے انداز میں کہتے ہوئے اس نے نا محسوس انداز میں حُرّہ کو اپنی سمت کھینچا

"وہ مجھے لگا۔۔!"

www.novelsclubb.com

وہ جھجک کر پھر خاموش ہو گئی تو عباس نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا

"کیا لگا میری جان کو۔۔؟؟"

نگاہیں ہنوز حُرّہ کی جھکی نگاہوں پر جمائے وہ پوچھ رہا تھا

"مم مجھے لگا آپ غصے میں ہیں۔۔"

عباس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ دھیمی آواز میں بولی تو عباس نے طویل سانس لیا

"کس پر غصہ۔۔؟؟"

حُرّہ کی تھوڑی کے نیچے اپنی انگشت شہادت رکھ کر چہرہ ذرا سا بلند کرتے ہوئے وہ پوچھ رہا تھا

"مم مجھ پر۔۔!"

وہ ایک نظر عباس کی پر تپش نگاہوں کو دیکھتی پھر سے چہرہ جھکا کر بولی

www.novelsclubb.com

"میں خود پر تو غصہ ہو سکتا ہوں مگر۔۔آپ پر کبھی نہیں میری جان۔۔!"

حُرّہ کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے وہ بولا تو حُرّہ کی آنکھوں سے آنسو بے اختیار بہنے لگے اگلے چند لمحوں میں وہ سسکنے لگی تو عباس نے حیرت زدہ ہو کر اسے دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حُرّہ میری جان۔۔ایسے کیوں رو رہیں ہیں آپ۔۔میں نے کہا تو ہے میں کبھی بھی آپ پر غصہ نہیں کر سکتا۔۔"

حُرّہ کے آنسو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کی پوروں سے صاف کرتا وہ لہجے میں فکر مندی لیے گویا ہوا

"پھر آپ بب بات کیوں نہیں کک کر رہے تھے مجھ سے۔۔؟"

شاید یہ پہلا شکوہ تھا جو حُرّہ نے عباس سے کیا تھا جبکہ اس کے ہچکیوں کے درمیان بولنے پر عباس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری

"غصہ نہیں تھا بس خاموش ہو گیا تھا اور میں غصہ کس پر ہو سکتا ہوں جانم۔۔آپ میری بیوی اور وہ میری ماں ہیں۔۔اور آپ دونوں ہی میرے لیے میری زندگی ہیں ۔۔میرا سب کچھ ہیں۔۔"

دھیمی آواز میں بولتے ہوئے وہ اس کی پر نم آنکھیں تکنے لگا جو اس وقت دلکش لگ رہیں تھیں

"آآپ میری وجہ سس سے پریشان ہیں نا۔۔؟؟ مم میری وجہ سے آپ سردار بی بی۔۔ ح حویلی سس سے دور۔۔!!"

وہ ٹوٹے الفاظ میں روتے ہوئے بمشکل بولی تھی

"حُرّہ میں دور نہیں رہ سکتا اپنی ماں سے۔۔ میں جاتا آتا رہا کروں گا آپ فکر نہیں کریں اس بات کی۔۔"

اس کا تر چہرہ صاف کرتے وہ بولا تھا

"پھر خاموش کیوں ہو گئے تھے آپ۔۔؟ سارے راستے آپ نے مجھ سے بات نہیں کی۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ اس کی بات پر سر ہلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی جبکہ عباس کو دلی خوشی ہوئی کہ حُرّہ اس پر حق جما کر شکوہ کر رہی تھی بے ساختہ ہی آنے والی مسکراہٹ کو وہ دبا گیا تھا

"دیکھیں جانم کچھ لوگ اپنا غصہ چیخ چنگھاڑ کر ظاہر کرتے ہیں۔۔کچھ لوگ بات چیت بند کر دیتے ہیں۔۔ عموماً لوگ ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔۔ مگر میں عادتاً خاموش ہو جاتا ہوں کیونکہ غصے میں انسان کچھ بھی الٹا سیدھا بول دیتا ہے۔۔اور پھر آپ اور ماں تو مجھے جان سے بڑھ کر عزیز ہیں مجھے کبھی بھی آپ دونوں پر غصہ نہیں آ سکتا۔۔اور آج جو میں نے آپ کو اپنے ساتھ لے آنے کا فیصلہ کیا ہے وہ بھی بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

بے حد سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ حُرّہ کی رونے کے باعث سرخ ہوئی آنکھوں کو تکتا ہوا بول رہا تھا جبکہ حُرّہ ہمیشہ کی طرح بغور اس کی باتیں سن رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ااا گر کبھی مجھ سے غلطی ہو گئی تب بھی کیا آپ مجھ پر غصہ نہیں ہوں گے۔۔

؟؟"

حُرّہ نے یقین دہانی چاہی تو عباس کے سنجیدہ چہرے پر تبسم بکھرا

"اگر کبھی آپ سے غلطی ہو گئی تب بھی خود پر تو غصہ کر لوں گا مگر آپ پر غصہ

نہیں کروں گا۔۔!"

وہ فراخ دلی سے بولا تو حُرّہ نے حیرت زدہ ہو کر اسے دیکھا جو شاید دنیا کا پہلا صابر

مرد تھا

"آآآپ سچ میں کبھی غصہ نہیں کریں گے مجھ پر۔۔؟؟"

حُرّہ، عباس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ جماتے ہوئے مان سے پوچھ رہی تھی

" کبھی نہیں کروں گا۔۔"

حُرّہ کی نازک کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ گویا ہوا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اتنی فراخ دلی کی کوئی خاص وجہ۔۔؟؟"

وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی تھی جبکہ عباس نے اس کی بات پر اثبات میں سر ہلایا تو حُرّہ نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے

"میرے نزدیک حُرّہ جو محبت کرتے ہیں نا۔۔ان کو فراخ دل بھی ہونا چاہیے۔۔ محبوب کی غلطیوں کو فراموش کر دینا چاہیے۔۔اور میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔۔ پھر آپ کے لیے میرا دل بہت وسیع ہے۔۔"

اپنے لبوں کو حُرّہ کے رخساروں کے قریب لے جا کر وہ مدھم آواز میں بول رہا تھا آخر میں اس نے حُرّہ کے رخسار پر لمس چھوڑا عباس کی اس کاروائی پر حُرّہ نے آنکھیں سختی سے میچ لیں جبکہ عباس اس کے چہرے پر حیا سے در آئی سرخی دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"اااایک بات بولوں۔۔؟؟"

تھوڑی خاموشی کے بعد حُرّہ نے نگاہیں جھکائے جھجکتے ہوئے پوچھا

"جی جانم۔۔!"

"مجھے پتہ ہے آپ غصہ نہیں کریں گے میری بات پہ۔۔ کیونکہ ابھی آپ نے بولا تھا۔۔!"

عباس کے اجازت دینے پر حُرّہ حلق تر کرتی بولی تھی جبکہ عباس اس کی بات پر ہنوز مسکرا رہا تھا

"مجھے یقین ہے آپ میری فراخ دلی کا کبھی ناجائز فائدہ نہیں اٹھائیں گی۔۔"

حُرّہ کو دیکھتے ہوئے وہ شرارت سے بولا تھا مگر حُرّہ کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا ایک جا رہا تھا ہمت مجتمع کرتے ہوئے حُرّہ نے لبوں پر زبان پھیری

"آآآپ۔۔!!"

ایک لفظ بول کر حُرّہ نے زبان دانتوں تلے دبالی

"ہمم؟؟؟"

"آآآپ نن نورے سے شش شادی کرلیں۔۔!"

سر اور آنکھیں جھکائے وہ اٹکتے ہوئے مدھم آواز میں بولی تو یکدم عباس کے چہرے کے تاثرات بے حد سنجیدہ ہوئے پھر ماتھے پر بل پڑے

"کیا بول رہیں ہیں آپ۔۔؟"

عباس کو لگا شاید اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے تبھی بے حد سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"آآآپ نن نورے سے شش شادی۔۔"

اس سے زیادہ وہ بول نہیں پائی تھی عباس نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا

www.novelsclubb.com

"اگر آپ کو یاد ہو حُرّہ تو میں نے کہا تھا آپ کو کہ میں نہیں چاہتا ہمارے درمیان اس موضوع پر کوئی بات ہو۔۔؟؟"

آواز دھیمی تھی مگر لہجہ سرد تھا حُرّہ نے بے اختیار جھرجھری لی

"سارے مسائل کا حل ہے یہ۔۔"

وہ ہمت کر کے بولی تھی مگر یہ بولتے ہوئے اس کے دل میں کس قدر بے چینی ہوئی تھی یہ وہی جانتی تھی

"ایک اچھی بیوی کی طرح آپ نے مجھے مشورہ دیا میں اس بات کی قدر کرتا ہوں ۔۔ مگر میں پھر بھی یہیں کہوں گا حُرّہ کہ آئندہ میں آپ کی زبان سے یہ بات نہ سنوں۔۔!"

عباس کا چہرہ سپاٹ اور لہجہ ہنوز سرد تھا مگر آواز دھیمی تھی

"مم میں سچ میں کہہ رہی ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس مرتبہ ماتھے پر بل ڈالے بولی تھی

"میں بھی سچ میں کہہ رہا ہوں۔۔!"

اس مرتبہ وہ لہجے میں نرمی لیے بولا تھا

"آپ سمجھ نہیں رہے۔۔"

آنکھوں میں اتری نمی کو پلکیں جھپک کر چھپاتے ہوئے وہ بولی تھی

"کیا نہیں سمجھ رہا۔۔؟"

ہنوز نرمی سے پوچھا گیا

"نورے آپ سے۔۔!"

وہ دھیرے سے بولتے ہوئے خاموش ہو گئی

"آپ اپنی بات کریں۔۔!"

لہجے میں نرمی تھی مگر انداز حاکمانہ تھا

www.novelsclubb.com

"مم میں چاہتی ہوں آپ نورے سے شادی کر لیں۔۔"

وہ نگاہیں چرائے بولی تھی

"میں نے کہا آپ اپنی بات کریں۔۔!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حُرّہ کی ہٹ دھرمی پر عباس نے لب بھینچے اور اپنی بات دہرائی

"مم میں۔۔دل سے کہہ رہی ہوں۔۔"

اس مرتبہ حُرّہ کی آواز بھیگ گئی

"میں بھی دل سے کہہ رہا ہوں۔۔"

"ایسے کرنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔؟"

حُرّہ نے اسے اپنی سمجھ کے مطابق قائل کرنے کی کوشش کی

"کیا گارنٹی ہے۔۔کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔؟؟"

عباس نے حُرّہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھا

www.novelsclubb.com

"بس میری بات مان لیں پلیز۔۔"

عباس کے نرم لہجے پر ہمیشہ حُرّہ کی ہمت بندھتی تھی وہ اس بار التجائیہ بولی

"حُرّہ میری بات غور سے سنیں اور سمجھیں۔۔!"

طویل سانس لینے کے بعد عباس نے حُرّہ کو کرسی پر بیٹھایا اور خود فرش پر گٹنوں کے بل بیٹھ گیا حُرّہ نے سر ہلاتے ہوئے منتظر نگاہوں سے عباس کو دیکھا

"سوچیں جو آپ سوچ رہیں ہیں اگر ویسا ہو بھی گیا تو میں دو بیویوں میں انصاف نہیں کر پاؤں گا۔۔ کیونکہ آپ صرف میری بیوی نہیں ہیں۔۔ بلکہ میرے دل اور زندگی میں بے حد اہمیت رکھتی ہیں۔۔ یہ کہہ لیں کہ میری محبوب بیوی۔۔ جس کے لیے میرے دل میں بے حد گنجائش ہے۔۔

حُرّہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔۔ میں نہیں جانتا کیا چیز مجھے آپ کی جانب کھینچتی ہے۔۔ مگر آپ کو اذیت میں نہیں دیکھ سکتا اور یہ بات جانتا ہوں میں کہ آپ بھی مجھ سے محبت کرتیں ہیں اور اسی لیے آپ نے مجھے بانٹنے کا مشکل ترین فیصلہ کیا ہے ۔۔ مگر ایسا ممکن نہیں۔۔ میرے دل میں نورے کے لیے کوئی جذبات نہیں ہیں ۔۔ میرا ان کے ساتھ گزارا مشکل ہے۔۔ امید ہے یہ بات میں آخری مرتبہ آپ کو سمجھا رہا ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس اپنے مخصوص دھیمے انداز میں حُرّہ کو سمجھا رہا تھا

"حُرّہ نصیب ہم دونوں کا ساتھ جوڑا ہوا ہے۔۔ ہمیں ایسے ہی ایک دوسرے کی زندگی میں شامل ہونا تھا۔۔ چونکہ خدا کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے اس لیے خدا پر ہر معاملہ چھوڑ دیں۔۔ اور پلیز نورے کے لیے فکر مند نہ ہوں۔۔ اس کے لیے اپنی مثال ہی لے لیں۔۔ آپ ہر معاملے میں بے قصور تھیں بظاہر آپ کے ساتھ ظلم ہوا مگر خدا اپنے بندے کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا تبھی میرا دل آپ کی طرف پھیر دیا۔۔ اسی طرح نورے بہت اچھی لڑکی ہیں تو پھر ان کے ساتھ ناانصافی تو نہیں نا کرے گا۔۔ یقیناً کچھ بہترین ملے گا انہیں۔۔"

نہایت نرمی سے کہتے ہوئے وہ اب حُرّہ کی دونوں ہاتھوں کی پشت پر اپنے لب رکھ رہا تھا

"مجھے یقین ہے اب اس بارے میں مزید بات نہیں ہو گی ہماری۔۔!"

ہنوز خاموشی سے بیٹھی حُرّہ نے اثبات میں سر ہلایا وہ عباس کی باتوں سے کسی حد تک پر سکون ہوئی تھی ورنہ تو بار بار نورے کے ساتھ ہوئی ناانصافی کا خیال آتا تھا جو اسے بے چین کر دیتا تھا

"ج جی۔۔!"

ہلکا سا مسکرا کر وہ بولی تھی تو عباس نے بھی اسے مسکرا کر دیکھا اور خود اٹھنے کے بعد اسے بھی ہاتھ تھام کر کھڑا کیا

"آپ کو کسی بھی بات کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جانم۔۔ یہاں آپ سکون سے رہیں کیونکہ آپ اس گھر کی مالکن ہیں۔۔ ہمارے بے بی کا خیام رکھیں۔۔ خوش رہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھتا وہ مزید بولا تو حُرّہ نے جھینپ مٹانے کی غرض سے اسی کے سینے میں منہ چھپا لیا

"آپ کا ساتھ میری خوشی ہے سرکار۔۔آپ سے ملتی محبت میرے دل میں لگے زخموں کو بھر چکی ہے۔۔آپ کا لمس میرے وجود پر لگے زخموں کی دوا ثابت ہوا ۔۔آپ کی مجھے دی جانے والی عزت مجھے دنیا کے سامنے سر اٹھا کر چلنے میں ہمت دیتی ہے۔۔میں دنیا کی خوش قسمت عورت ہوں جسے آپ جیسا ہمسفر ملا۔۔"

تھوڑی دیر بعد حُرّہ عباس کے سینے پر سر ٹکائے دھیمی آواز میں گویا ہوئی تو اس کے الفاظ سن کر عباس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور گہری ہوتی گئی

"بس اپنے میرے اور میرے بچے کے بارے میں سوچا کریں۔۔مجھے ہیلدی بے بی چاہیے۔۔!"

محبت سے کہتے ہوئے عباس نے اسے خود میں بھینچ لیا

www.novelsclubb.com

////////////////////////////

"یار اگر کوئی لڑکی پسند آجائے تو کیا کرنا چاہیے۔۔؟"

عالیان کے اچانک سوال پر احمد نے اسے نا سمجھی سے پوچھا

وہ دونوں اس وقت عباس کا انتظار کر رہے تھے جو کہ آج کل خاصا کم نظر آتا تھا مگر عالیان اور احمد نے کبھی شکوہ نہیں کیا تھا وہ جانتے تھے کہ عباس آفس کے بعد زیادہ سے زیادہ اپنی بیوی کو وقت دیتا ہے آج ان سب کا اکٹھا ہونے کا پلان تھا

"شادی کر لینی چاہیے۔۔"

احمد نے کاندھے اچکا کر عام سے انداز میں کہا

"اب شادی بھی کر لوں گا۔۔پہلے تو میرے سوال کو صحیح طرح سمجھ کر جواب دے۔۔"

www.novelsclubb.com

عالیان نے ماتھے پر بل ڈالے کہا

"اچھا اچھا بتا تجھے کون پسند آ گئی۔۔؟"

احمد نے فوراً پوچھا مبادہ عالیان صاحب کا دماغ گھوم جائے اور کچھ بتائے ہی نہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یار مجھے عباس کی کزن پسند آگئی ہے۔۔"

عالیان سنجیدگی سے بولا

"کیا واقعی۔۔؟؟سچ کہہ رہا ہے۔۔؟ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔تجھے بھی کوئی پسند آئی۔۔عباس آتا ہے تو اس سے بات کرتے ہیں۔۔"

احمد نے زندگی میں عالیان کو پہلی مرتبہ سنجیدگی سے کوئی بات کرتے ہوئے دیکھ کر حیرت اور خوشی کے تاثرات لیے کہا

"جتنا سب آسان دیکھائی دے رہا ہے اتنا نہیں ہے۔۔"

عالیان ہنوز سنجیدگی سے بولا

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب۔۔؟مسئلہ کیا آخر۔۔؟کیا آسان نہیں ہے۔۔"

احمد کے پوچھنے پر عالیان نے طویل سانس خارج کیا

"میں نے پتہ کروایا ہے۔۔نورے عباس کے ساتھ بچپن سے انگیجڈ ہے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بظاہر عام سے انداز میں بولا تھا جبکہ احمد نے اس کا چہرہ بغور دیکھا جہاں کیا کچھ نہیں تھا بے چینی، اضطراب اور شاید سب کچھ کھو دینے کا خوف

"مگر عباس کی تو اب شادی ہو گئی نا۔۔اور وہ حُرّہ بھابھی کے ساتھ بہت خوش ہے ۔۔حُرّہ بھابھی کے لیے محبت عباس کی آنکھوں سے صاف جھلکتی ہے۔۔مجھے نہیں لگتا عباس دوسری شادی کا سوچے گا بھی۔۔"

احمد بھی معاملے کی سنگینی سمجھتے ہوئے سنجیدگی سے بول رہا تھا کیونکہ وہ دونوں ہی کافی حد تک عباس کے خاندانی اصولوں کو جانتے تھے

"ہاں میں یہ جانتا ہوں۔۔مگر۔۔"

عالیان کے خاموش ہونے پر احمد نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا

"سب سے لڑ لوں گا مگر۔۔نور ے پتہ نہیں میرا ساتھ قبول کرے گی یا نہیں۔۔"

بولتے ہوئے عالیان نے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا مقصد آنکھوں میں آئی نمی چھپانا تھا مگر احمد دیکھ چکا تھا اور اس کے لیے عالیان کا یہ روپ بلکل نیا تھا کہ عالیان کسی لڑکی کے معاملے میں اس قدر سنجیدہ تھا

"پیار کرتے ہو نورے سے۔۔؟؟"

احمد نے جانچتی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا

"پہلی نظر کی محبت پر یقین نہیں تھا مجھے۔۔ مگر۔۔!"

بولتے بولتے وہ پھر خاموش ہوا تھا

"مگر۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

احمد نے خاموشی کو توڑا

"مگر مجھے ہو گئی نورے سے محبت۔۔احمد میں اس کی آنکھوں کی اداسی،اور چہرے کا اضطراب، ختم کر دوں گا۔۔اتنی محبت دوں گا اسے کہ وہ سب بھول جائے گی۔۔"

عالیان کی معنی خیز بات پر احمد نے چونک کر اسے دیکھا تھا

"ایسی لڑکی کے ساتھ محبت تکلیف دیتی ہے عالیان جس کی آنکھوں میں پہلے سے ہی کسی اور کے خواب ہوں۔۔"

احمد نے اسے حقیقت سے روشناس کروانا چاہا تو عالیان نے نفی میں سر ہلایا

"مجھے فرق نہیں پڑتا اس بات سے۔۔میں نورے کو اتنی محبت دوں گا کہ اسے مجھ سے نہ بھی محبت ہوئی لیکن اتنا یقین ہے مجھے کہ میری محبت سے ہی محبت ہو جائے گی۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ احمد نے مسکرا کر اسے دیکھا جو کہ آج بہت بڑے دل والا ثابت ہو رہا تھا

"عباس کو بتائے گا یہ سب۔۔؟"

"ہاں مگر ابھی نہیں۔۔"

"کیوں۔۔؟؟ ابھی کیوں نہیں۔۔؟"

احمد نے ابرو اچکا کر پوچھا

"کیونکہ پہلے میں نورے کو بتانا چاہتا ہوں۔۔"

عالیان کے جواب پر احمد نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا

www.novelsclubb.com

"اگر تیری محبت سچی ہے تو۔۔ تو ضرور اپنی محبت کو پا لے گا۔۔"

احمد نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو عالیان نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا ایک اداس چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے ابھرا تھا جس کے باعث اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

////////////////////////

زندگی عباس جیسے ہمسفر کے ساتھ اس قدر خوبصورت تھی کہ اب تو ہمہ وقت حُرّہ کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رہتی تھی اور حُرّہ کو ہنستا مسکراتا دیکھ کر وہ خود بھی پرسکون رہتا تھا وہ کافی حد تک حُرّہ کو زندگی کی طرف واپس لے آیا تھا اب حُرّہ کسی بھی ڈر اور خوف کے بغیر اس سے ہمکلام ہوتی تھی اور ڈھیر ساری باتیں کرتی تھی وہ بھی اسے خاموش بیٹھ کر سنتا تھا وہ اس قدر خوبصورت بولتی تھی کہ عباس اس کی باتیں یاد کر کے مسکراتا رہتا تھا

www.novelsclubb.com

دن ہفتوں میں تبدیل ہو رہے تھے اور ہفتے مہینوں میں بدل رہے تھے حُرّہ کی زندگی کی بہاریں عروج پر تھیں صبح آنکھ عباس کے محبت بھرے لمس سے کھلتی پھر

عباس اسے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنا کر کھلاتا حُرّہ اسے آفس کے لیے مسکراتے ہوئے رخصت کرتی دن گزرنے کے ساتھ ساتھ دونوں میں محبت بڑھتی جا رہی تھی عباس کوئی دکھ، تکلیف حُرّہ کے پاس سے بھی نہیں گزرنے دیتا تھا اس دوران انہوں نے ڈاکٹر سے حُرّہ کی ہی خواہش پر بچے کا جنس معلوم کیا اور بیٹی کی آمد کا سن کر حُرّہ نے کھوجتی نگاہوں سے عباس کو دیکھا جبکہ عباس کے چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ نے بسیرا کر لیا تھا عباس کی خوشی دیکھ کر حُرّہ بھی ہلکی پھلکی ہو گئی تھی ورنہ اسے یہی خوف تھا کہ اگر بیٹی ہو جاتی ہے تو کیا عباس کی خوشی ہنوز ویسی ہی رہتی ہے

اس دوران وہ ہفتے بعد حویلی چلا جاتا تھا دو تین گھنٹے بعد واپس حُرّہ کے پاس بنگلے میں آ جاتا سردار شیر دل نے اسے اپنے طور پر بہت سمجھایا کہ وہ حُرّہ کو لے کر حویلی آ جائے سردار بی بی کی طرف سے اس مرتبہ کوئی مسلہ نہیں ہو گا مگر عباس مناسب

www.novelsclubb.com

جواب دے کر انہیں انکار کر دیتا سردار بی بی نے بھی کافی جذباتی کر کے عباس کو روکنے کی بہت کوشش کی مگر عباس جلد آنے کا کہہ کر انہیں ٹال دیتا

حُرّہ کو عباس کے ساتھ شہر میں رہتے ہوئے کافی مہینے گزر گئے چھ مہینے پر لگا کر ایسے گزرے کے معلوم ہی نہ پڑا حُرّہ تو محض عباس کی ہمسفری میں خوشیاں سمیٹتی رہی

"کیا ہوا حُرّہ آج آپ بے چین کیوں ہو رہیں ہیں۔۔ طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپ کی ۔۔؟؟"

وہ ناشتہ بنا کر حُرّہ کو جگانے کمرے میں گیا تو حُرّہ پہلے ہی بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے اضطرابی کیفیت میں بیٹھی تھی

"مم میں ٹھیک ہوں۔۔ بس وہ عجیب بے چینی ہونے لگی تو آنکھ کھل گئی۔۔"

حُرّہ نے بمشکل مسکراتے ہوئے جواب دیا ورنہ وہ جانتی تھی عباس سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کے پاس ہی رہ جائے گا جبکہ آج وہ خود بتا رہا تھا کہ اس کے بہت ضروری کیس کی سماعت تھی

"ہم چلیں فریش ہو کر ناشتہ کریں۔۔ پھر ڈاکٹر کر پاس چلیں گے۔۔"

عباس نے

حُرّہ کی بات پر عباس نے فکر مندی سے کہا

"میں ٹھیک ہوں پھر ہاسپٹل جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔؟"

حُرّہ نے احتجاج کرنا چاہا کیونکہ اس کا دل کہیں جانے کو نہ تھا

"حُرّہ میری جان میں آپ کی اور اپنی بچی کی صحت کے معاملے میں لاپرواہی ہر گز نہیں کر سکتا۔۔ چلیں میری جان اٹھیں ہمت کریں۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس نے حُرّہ کے بھرے بھرے وجود کو دیکھتے ہوئے پیار سے کہتے ہوئے سہارا دے کر اٹھایا تو حُرّہ مسکراتے ہوئے اٹھ گئی اسے عباس کا اتنا خیال رکھنا ہمیشہ سے سکون دیتا تھا

ڈاکٹر سے چیک اپ کروا کر تسلی کرنے کے بعد عباس نے حُرّہ کو گھر چھوڑا اور خود اپنے آفس چلا گیا پیچھے حُرّہ کی طبیعت کچھ دیر تو بہتر رہی مگر پھر سے عجیب حالت ہونے لگی بار بار دل میں خیال آئے کی عباس کو بلا لے مگر پھر یہ سوچ کر صبر کرنے کی کوشش کرتی کہ عباس پریشانی کے عالم میں گاڑی چلا کر آئے گا یہی سوچتے ہوئے عباس کے آنے کا انتظار کرنے لگی

شام ہونے والی تھی عباس کے آنے کا وقت بھی ہو گیا تھا مگر حُرّہ کی طبیعت بگڑتی جا رہی تھی جب عباس نے کمرے میں قدم رکھا تو حُرّہ کو آڑا ترچھا بیڈ پر لیٹا دیکھ کر پریشانی میں اس کی جانب لپکا

"حُرّہ کیا ہوا ہے میری جان۔۔؟"

www.novelsclubb.com

حُرّہ کو اپنے سینے سے لگائے وہ اس کے پسینے سے شرابور وجود کو خود میں سمیٹے پوچھ رہا تھا

"وہ۔۔!"

حُرّہ سے کچھ بھی بولا نہیں گیا اس کی حالت تو اچانک ہی بگڑی تھی عباس نے فوراً اسے اپنی باہوں میں بھرا اور باہر کی جانب بڑھا

ہاسپٹل پہنچ کر ایک لمحہ ضائع کیے بغیر حُرّہ کو ایمر جنسی میں لے جایا گیا پیچھے عباس اضطرابی کیفیت میں کوریڈور کے چکر کاٹ رہا تھا کچھ دیر بعد ڈاکٹر کے باہر آنے پر وہ ان کی جانب لپکا

"ڈاکٹر کیا ہوا ہے اچانک میری وائف کو۔۔؟ وہ ٹھیک تو ہیں نا۔۔؟؟"

لہجے میں فکرمندی لیے وہ پوچھ رہا تھا

"ایکچولی مسٹر عباس آپ کی وائف کا بی پی شوٹ کر گیا ہے۔۔اس لیے ہمیں فوری آپریشن کرنا ہو گا۔۔"

ڈاکٹر نے عباس کو دیکھتے ہوئے

"آپریشن۔۔؟؟ مگر اتنی جلدی۔۔؟ابھی تو کافی وقت ہے ڈاکٹر۔۔"

ڈاکٹر کی بات سن کر عباس نے پریشانی اور حیرت کی ملی جلی کیفیت میں کہا

"جی میں جانتی ہوں ابھی سیون منتھ ہے آپ کی وائف کا بٹ۔۔اگر ابھی آپریشن نہ کیا تو آپ کے بے بی کے ساتھ ساتھ آپ کی وائف کی زندگی بچانا بھی مشکل ہو جائے گا۔۔"

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر کے انکشاف پر عباس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے

"نن نہیں۔۔! حُرّہ کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ڈاکٹر۔۔ شی از مائی لائف۔۔"

وہ بے خودی کے عالم میں بولا تھا

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔بس دعا کریں۔۔"

ڈاکٹر حُرّہ کے لیے عباس کی محبت جانتی تھی وہ پہلے مہینے سے ہی حُرّہ کو اس کے پاس لاتا تھا اور ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے ہر طرح کے کپلز سے سامنا ہوتا رہتا تھا مگر عباس جیسے شوہر بہت نایاب دیکھنے کو ملتے تھے

ڈاکٹر اسے تسلی دے کر جا چکی تھی جبکہ عباس کو اس وقت کسی اپنے کے سہارے کی اشد ضرورت تھی جو اسے اس نازک صورتحال میں تسلی دیتا مگر خدا کی ذات کے سوا کوئی نہیں تھا بے ساختہ عباس کے قدم ہسپتال میں موجود مسجد کی جانب بڑھے خالق کی بارگاہ میں وہ رو کر حُرّہ اور اپنی ہونے والی اولاد کے لیے دعائیں کر رہا تھا

اور جب کوئی سچی نیت سے دل کی گہرائیوں سے اپنے رب کو پکارتا ہے تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ رب جو ستر ماؤں جتنا پیار کرتا ہے وہ کیسے نہ اپنے بندے کی سنے

بیٹی کی پیدائش کی خبر جب عباس کو دی گئی تو بے اختیار وہ سجدہ شکر میں جھک گیا

"حُرّہ کیسی ہیں ڈاکٹر اور میری بیٹی۔۔؟؟"

آنکھوں میں آئی نمی کو انگلی سے صاف کرتے ہوئے وہ آپریشن تھیٹر سے نکلتی ڈاکٹر سے پوچھنے لگا

"آپ کی وائف اب بلکل ٹھیک ہیں۔۔ لیکن پری میچوئر ڈلیوری کی وجہ سے آپ کی بیٹی کو کچھ دن انڈر ابزرویشن رکھنا پڑے گا۔۔"

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عباس کو ایک طرف خوشی بھی تھی دوسری طرف اپنی بیٹی کے لیے پریشانی بھی تھی

"میری بیٹی ٹھیک ہے نا ڈاکٹر۔۔؟؟"

لہجے میں کئی ڈر لیے وہ پوچھ رہا تھا کہ اگر حُرّہ کو ہوش آیا اور اپنی بیٹی سے ملنے کا کہا تو کیسے اسے سمجھائے گا

"جی جی مسٹر عباس آپ کی بیٹی ٹھیک ہے لیکن کچھ دن ہاسپٹل میں رکھنا ضروری ہے۔۔"

ڈاکٹر نے عباس پریشان ہوتے دیکھا تو فوراً تسلی دیتے ہوئے بولیں

"میں اپنی بیوی اور بیٹی سے مل سکتا ہوں؟؟"

بے چینی سے پوچھا گیا تو ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

پھر عباس پہلے حُرّہ سے ملا جو بے ہوش لیٹی ہوئی تھی حُرّہ کی پیشانی پر محبت سے لب رکھتے ہوئے وہ اس کے معصومیت سے سجے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا

"تھینکس حُرّہ مجھے زندگی کی سب سے بڑی خوشی دینے کے لیے۔۔"

www.novelsclubb.com

بر نولا لگے ہوئے حُرّہ کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے وہ محبت سے چور انداز میں بولا تھا

کچھ دیر حُرّہ کے پاس رکنے کے بعد وہ نرس کے ساتھ نرسری میں آیا جہاں اس کی ننھی سی بیٹی موجود تھی عباس شیشے میں سے اسے دیکھنے لگا جو بلکل اسی کے نین نقش والی تھی اسے دیکھ کر عباس کو اپنے بابا اور ماں کا خیال آیا یقیناً اپنی پوتی کو دیکھ کر ان کے دل میں حُرّہ کے لیے کچھ گنجائش بنے

ہاسپٹل کے کوریڈور میں آکر عباس نے سردار شیر دل کے نمبر پر کال ملائی پہلی بیل پر ہی کال اٹھالی گئی

"السلام علیکم بابا سرکار۔۔!"

لہجے میں خوشی سموئے اس نے سلام کیا

"وعلیکم السلام میرا شیر بیٹا کیسا ہے۔۔؟"

عباس کے لہجے کی خوشی محسوس کرتے ہوئے وہ بھی مسکراتے ہوئے پوچھنے لگے

"بابا میں ٹھیک ہوں۔۔اور بہت خوش بھی ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خوشی عباس کی آواز دے صاف جھلک رہی تھی جسے محسوس کرتے ہوئے سردار شیر دل کا دل بھی خوش ہو گیا تھا

"خدا میرے شیر کو ہمیشہ خوش ہی رکھے۔۔ لیکن باپ کو بتاؤ تو سہی کیا وجہ ہے خوشی کی۔۔؟"

وہ اسے دل سے دعا دیتے ہوئے آخر میں پوچھنے لگے

"بابا میری بیٹی ہوئی ہے۔۔"

عباس کے بولنے پر ایک پل تو سردار شیر دل کے مسکراتے لب سکڑے مگر دوسرے ہی پل عباس کی خوشی کا سوچ کر وہ بھی مسکرانے لگے

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو میرے بیٹے۔۔"

خواہش تو ان کی وارث کی تھی کہ عباس کا بیٹا ہوتا مگر عباس کے لہجے کی خوشی انہیں کوئی بھی بات کرنے سے روک گیا

"آپ کو بھی مبارک ہو بابا۔۔آپ دادا بن گئے۔۔"

سردار شیر دل کے جانب سے خوشی سے دی گئی مبارک پر عباس کی خوشی میں اضافہ ہوا تھا

"ہاہاہا چلو ہم آتے ہیں اپنے بیٹے کے پاس۔۔اپنی پوتی کو دیکھنے۔۔"

وہ قہقہہ لگا کر بولے تھے

"بابا وہ بلکل میرے جیسی ہے۔۔اس کی آنکھیں،اس کی ناک،اس کے ہونٹ آپ دیکھیں گے تو یہی کہیں گے۔۔"

عباس کی آنکھوں کے سامنے اس نازک چھوٹی سی کلی کا نقش ابھرا تھا

www.novelsclubb.com

"ہاہاہا میرا بیٹا اولاد اپنے ماں باپ پہ ہی جاتی ہے۔۔ جیسے تم اور عابی مجھ پے گئے تھے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بے اختیار بولے تھے جبکہ ان کی بات پر دونوں اطراف چندپل کے لیے خاموشی چھاگئی عابی کے ذکر پر دونوں باپ بیٹے کے دل میں ٹیس اٹھی تھی

"ماں آئیں گی بابا۔۔؟؟"

عباس نے چند لمحوں بعد استفسار کیا

"ہاں وہ پھر آجائے گی۔۔"

سردار شیر دل نے مختصر جواب دیا

//////////////////////////

حُرّہ کو ہوش آچکا تھا اور پہلی بات جو اس نے کی تھی وہ یہی تھی کہ اسے اپنی سے ملایا جائے جب نرس سے حُرّہ نہ سمجھی تو وہ ڈاکٹر کے کہنے پر عباس کو بلانے گئی عباس جب کمرے میں داخل ہوا تو حُرّہ کی جانب بڑھا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سردار مم مجھے میری بیٹی سے کیوں نہیں ملا رہے یہ سب۔۔؟ پلیز مجھے میری بیٹی لا دیں۔۔"

عباس کے قریب آنے پر حُرّہ لیٹے سے بیٹھتے ہوئے بولی تو عباس نے اسے سہارا دیا

"حُرّہ ریلیکس میری جان۔۔ ہماری بیٹی بلکل ٹھیک ہے اور بہت جلد آپ کے پاس ہو گی۔۔"

عباس نے حُرّہ کے چہرے پر خوف کی تحریر پڑھ کر نرمی سے سمجھایا

"مم مگر ابھی کیوں نہیں۔۔ وہ ٹھیک تو ہے نا۔۔؟"

حُرّہ نے عباس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

"جانم آپ کو پتہ ہے نا پری میچوئر ڈلیوری ہوئی ہے۔۔ آپ کی اور ہماری بیٹی کی جان بچ گئی یہی بہت ہے۔۔ اس لیے کچھ دن دعا کو انڈر ابزرویشن رکھیں گے۔۔"

عباس نے اسے ساتھ لگائے نرمی سے سمجھایا

"ددعا۔۔؟"

حُرّہ نے چونک کر عباس کو دیکھا جو اسی کو دیکھتا اب مسکرا رہا تھا

"پتہ ہے آپ کی طبیعت اتنی خراب ہو گئی تھی نا۔۔ میں نے خدا کے سپرد کر دیا آپ کو اور اپنی بیٹی کو۔۔ یہ شاید مجھ ناچیز پر کرم کیا رب نے کہ میری دعا قبول ہو گئی اور میری بیوی اور بیٹی ٹھیک ہے۔۔ اسی لیے میں نے ہماری بیٹی کا نام دعا سوچا ہے ۔۔ کیسا لگا آپ کو۔۔؟"

عباس نے حُرّہ کے نقاہت بھری آنکھوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے آخر میں سوال کیا

www.novelsclubb.com

"بہت اچھا۔۔"

مسکراتے ہوئے حُرّہ نے مختصر کہا

"سب باہر آئے ہوئے ہیں عالیان، احمد۔۔اور بابا بھی دعا کو دیکھنے آئے تھے۔۔ پورے ہاسپٹل میں میٹھائی بٹوائی انہوں نے۔۔"

عباس کے خوش ہو کر بتانے پر حُرّہ کو بھی خوشی محسوس ہوئی

"میری بیٹی کیسی ہے۔۔ کس کی طرح ہے۔۔؟"

حُرّہ نے اشتیاق سے پوچھا

"میری بیٹی بلکل میرے جیسی ہے۔۔"

عباس آنکھوں میں شرارت لیے بولا تھا جبکہ حُرّہ نے پر سکون ہو کر سر عباس کے کاندھے پر ٹکالیا آنکھیں موندلیں وہ یہی چاہتی تھی کہ ان کا بچہ بلکل اپنے باپ کے جیسا ہو

www.novelsclubb.com

اگلے دن حُرّہ کے ضد کرنے پر عباس اسے دعا کے پاس لے کر گیا جہاں اپنی بیٹی کو دیکھ کر حُرّہ کی آنکھیں بھیگ گئیں چند دن بعد دعا کو بھی ہسپتال سے چھٹی ہوئی تو

عباس اور حُرّہ نے پہلی مرتبہ دعا کو گود میں اٹھایا عباس نرمی سے دعا کو گود میں اٹھائے بار بار اس کے روئی جیسے ہاتھوں پر شفقت بھرا بوسہ دے رہا تھا جبکہ حُرّہ مسکراتے ہوئے آنکھوں میں نمی لیے انہیں دیکھ رہی تھی اس وقت اسے اپنے ماں باپ کی شدت سے یاد آئی تھی بہتے آنسوؤں کو فوراً صاف کیا کیونکہ وہ جانتی تھی اسے روتا دیکھ کر عباس پریشان ہو جائے گا

دعا کو لے کر جب وہ دونوں گھر پہنچے تو عالیان اور احمد نے ان کے استقبال کے لیے گھر کو بہت اچھے سے سجایا ہوا تھا ڈھیر سارے تحفے تحائف اور کیک دیکھ کر حُرّہ کو بہت اچھا لگا بے اختیار آسمان کی جانب چہرہ بلند کیا اور پر نم آنکھوں سے دل میں ہر نعمت پر خدا کا شکر ادا کیا

www.novelsclubb.com

//////////////////////////

"کیا بکواس ہے یہ۔۔؟ وہ بھاگ کیسے گیا۔۔؟ کیا ہو رہا ہے یہ۔۔ تو کیا میں یہ سمجھو احمد کہ۔۔ پولیس ان دونوں کو پکڑنے میں ناکام ہو چکی ہے۔۔؟"

وہ دونوں اس وقت پولیس اسٹیشن میں موجود تھے احمد کی جانب سے زیادہ کچھ ان دو قاتلوں کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا تھا بلکہ وہ دونوں قاتل ملک سے بھاگ چکے تھے یہ سن کر عباس یکدم اشتعال میں آیا تھا

"عباس یار کوئی بڑی سپورٹ ہے ان دونوں کو جبھی بار بار ہماری پہنچ سے دور کر دیے جاتے ہیں۔۔"

احمد بھی پریشانی سے بولا تھا

"احمد مجھے وہ دونوں زندہ سلامت اپنے سامنے چاہیے۔۔ کیا تم میرا ساتھ نہیں دے سکتے صرف یہ بتاؤ مجھے۔۔؟"

عباس نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا تو احمد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"یار میں تیرے ساتھ ہوں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو پھر ابروڈ کی پولیس سے کنٹیکٹ کرو۔۔مجھے وہ دونوں چاہیے تاکہ میں انہیں خود اپنے ہاتھوں سے اذیت ناک سزا دے سکوں۔۔"

عباس کے لہجے میں انتقام کی آگ محسوس کرتے ہوئے احمد نے طویل سانس لیا

"اللہ کریں گے جلد ہی وہ مل جائیں گے ہمیں۔۔"

احمد کے لہجے میں یقین تھا

"میں ان کا ایسا حال کروں گا کہ سانس لیتے ہوئے بھی موت مانگے گے۔۔"

عباس مشتعل ہوتے ہوئے بولا تو احمد نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر دلاسہ دیا

///////////////////////////

www.novelsclubb.com

دن تیزی سے گزر رہے تھے زندگی دعا کے آنے سے مزید خوشگوار ہو گئی تھی

عباس ہفتے میں ایک دو بار حویلی چلا جاتا تھا مگر حُرّہ اور دعا کو اکیلے چھوڑنے پر

کبھی رضامند نہیں ہوا تھا سردار شیر دل کے علاوہ حویلی کا کوئی بھی مکین دعا سے ملنے یا اسے دیکھنے نہیں آیا تھا اس بات کا عباس کو شدید دکھ ہوتا تھا مگر وہ فی الحال اس معاملے میں کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ جب بھی وہ حُرّہ کے حق میں بولتا تھا اس کی ماں کو یہ بات ناگوار گزرتی تھی بے شک حُرّہ اور دعا بے قصور تھیں مگر وہ اپنی ماں سے بھی عداوت نہیں رکھ سکتا تھا وجہ ماں اور بیوی دونوں میں توازن رکھنا تھا اسے یہی بہتر لگتا تھا کہ کم از کم حُرّہ سکون سے رہتی ہے ہر پریشانی سے دور رہتی ہے

وہ آج آفس سے جلدی نکلا تھا کہ آج اسے حویلی جانا تھا ماں سے ملنے سیدھا وہ ان کے کمرے میں چلا آیا تھا اسے دیکھ کر ہمیشہ کی طرح وہ کھل اٹھیں تھیں

"آج تو رک جاؤ ماں کے پاس۔۔!"

www.novelsclubb.com

انہوں نے عباس کی پیشانی پر ہاتھ جماتے ہوئے کہا

"ماں صبح جانا پھر مشکل ہو جاتا ہے۔۔ جلدی آفس پہنچنا ہوتا ہے۔۔"

وہ اصل بات نہ کہہ سکا کہ گھر میں حُرّہ اور دعا کو رات کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ جانتا تھا سردار بی بی کو اس کی بات ہرگز پسند نہ آئے گی

"بس بس یہی بہانے ہیں تمہارے۔۔ماں کا بھی دل کرتا ہے کہ اس کا بیٹا اس کے ساتھ کھانا کھائے۔۔"

انہوں نے سر جھٹک کر کہا تو عباس مسکرایا

"ٹھیک ہے میں کل لنچ آپ کے ساتھ کروں گا۔۔"

وہ مسکرا کر بولا تو سردار بی بی نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلایا

"ماں آپ میری بیٹی سے ایک بار بھی نہیں ملیں گیں۔۔؟؟وہ بلکل میرے جیسی ہے آپ دیکھیں گیں تو بے اختیار پیار آئے گا آپ کو اس پر۔۔"

وہ ان کی گود میں سر رکھے لیٹا ان کے ہاتھ کو عقیدت سے تھامے شاید ان دو ماہ میں پہلی مرتبہ شکوہ کرتے ہوئے آخر میں مسکرایا تھا دعا کا معصوم خوبصورت چہرہ اس

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی آنکھوں کے سامنے آیا تھا کہ اسے اپنے دل میں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا

جبکہ عباس کے اچانک سوال پر سردار بی بی چونکی تھیں

"میں اس ونی کی بیٹی کو تمہاری اولاد مانتی ہی نہیں ہوں۔۔"

وہ کھردرے انداز میں بولیں تھیں کہ کچھ پل عباس ان کا سپاٹ چہرہ ہی تکتا رہ گیا

"وہ میری اولاد ہے ماں۔۔!"

اس مرتبہ وہ ان کی گود سے سر اٹھا کر ان کے سامنے بیٹھتا نہایت سنجیدگی سے گویا ہوا

"ہم نہیں مانتے۔۔!"

www.novelsclubb.com

وہ طنزیہ مسکرا کر بولیں تھیں کہ عباس نے لب بھینچ لیے

"ماں آپ اتنی سخت دل تو کبھی نہیں تھیں۔۔"

وہ مدھم آواز میں لہجے میں دکھ لیے بولا تھا

"میری بیٹی مری ہے۔۔ میرے وجود کا ٹکڑا تڑپ تڑپ کر مرا ہے۔۔ ظالموں نے میری معصوم بچی سے جانے کون سے بدلے لیے۔۔ تم اور تمہارے باپ کی طرح سب فراموش نہیں کر سکتی۔۔ نہیں بھول سکتی اپنی بیٹی کا دکھ۔۔ جب جب اس دشمن کی بیٹی کو تمہارے ساتھ خوش دیکھتی ہوں۔۔ میرے دل میں پھانس سی چبھتی ہے۔۔"

وہ روندی ہوئی آواز میں کہتی آخر میں رو پڑیں ان کے لہجے کا درد عباس کو بے چین کر گیا وہ خود بھی تو اپنے اوپر مضبوطی کا خول چڑھا چکا تھا کہ مرد تھا سب کے سامنے رو بھی نہیں سکتا مگر دل میں کیسے کیسے درد تھے یہ تو وہی جانتا تھا

"ماں انصاف کریں۔۔ اس سارے معاملے میں حُرّہ کا کہاں قصور ہے۔۔ خدا کی قسم اگر آپ ایک جگہ بھی اس کا قصور بھی بتا دیں تو اپنے ہاتھوں سے جان لے لوں ۔۔ مگر آپ سمجھیں ناماں ظلم اگر ہمارے ساتھ ہوا ہے ہماری عابی کے ساتھ ہوا ہے تو ظالموں نے کیا ہے۔۔ حُرّہ اس سارے معاملے میں انجان ہے۔۔ بے قصور

www.novelsclubb.com

ہے۔۔ میں خدا سے ڈرتا ہوں ماں۔۔ پہلے ہی کم آزمائش میں نہیں ہیں ہم لوگ۔۔ کہیں حُرّہ کے خاموش آنسو ہمیں مزید آزمائش میں نہ ڈال دیں۔۔"

وہ انہیں سمجھاتا ہوا بول رہا تھا

"لگتا ہے تم سب بھول گئے۔۔ محض اس لڑکی کے سوا۔۔ اپنی بہن تو تمہیں یاد بھی نہیں۔۔"

انہوں نے طنزیہ کہا تھا جبکہ عباس نے ان کی بات پر نفی میں سر ہلایا تھا

"کچھ نہیں بھولا ماں۔۔ ظلم کے خلاف آواز اٹھاتا ہوں اور لوگوں کو انصاف دلواتا ہوں یہی کام ہے میرا۔۔ تو اپنی بہن کو کیوں نہیں دلواؤں گا انصاف۔۔؟؟"

وہ انہیں یقین دہانی کروا رہا تھا مگر انہوں نے اس کی بات ہوا میں اڑا ئی

"تو پھر طلاق دے دو اس لڑکی کو اور توڑ دو دشمن کی لڑکی کے ساتھ رشتہ۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنی بات پر ہی اڑی ہوئیں تھیں جبکہ ان کا مطالبہ سن کر عباس چند پل ان کو تکتا رہ گیا

"کتنی مرتبہ کہہ چکا ہوں ماں کہ عابی والے معاملے میں حُرّہ بے قصور ہے۔۔ پھر سزا اسے کیسے دے دوں۔۔ بلاوجہ کیسے اسے چھوڑ دوں۔۔ یہ ناانصافی اپنی ہی بیوی کے ساتھ کرنے کے بعد کیا منہ دیکھاؤں گا خدا کو۔۔ جس نے حساب لینا ہے مجھ سے۔۔؟"

وہ زچ ہو کر لفظ چبا کر ادا کرتا بولا تھا

"کیا مطلب ہے تمہاری ان باتوں کا عباس۔۔ کہاں ہے تمہاری اور تمہارے باپ کی غیرت۔۔ آج تم اس لڑکی کو ہی مظلوم کہہ رہے ہو تو کل کو عابی کے قاتلوں کو بھی خدا کے نام پہ معاف کر دو گے۔۔"

وہ یکدم آگ بگولہ ہوئیں تھیں

"ہر گز نہیں ماں۔۔ میں صرف بے قصور کی حمایت کر رہا ہوں۔۔ قاتلوں کو ان کے انجام تک ضرور پہنچاؤں گا بہت جلد یہ آپ کے بیٹے کا وعدہ ہے آپ سے۔۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے گویا ہوا

"مجھے ان کے خاندان کی لاشیں دیکھنی ہیں عباس۔۔ مم مجھے میری بیٹی کے قاتل ہر حال میں تڑپتے ہوئے دیکھنے ہیں۔۔"

وہ عباس کا ہاتھ جھٹکتی بولیں تھیں کہ عباس نے اثبات میں سر ہلایا

"بہت جلد ماں۔۔ بہت جلد وہ اذیت ناک انجام کو پہنچیں گے ماں۔۔"

عباس کے چہرے اور لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ سردار بی بی کے دل کو سکون پہنچا

www.novelsclubb.com

"مجھے اپنے بیٹے پر یقین ہے۔۔ تم سرداروں کا خون ہو یقیناً تم انہیں خطرناک سزا دلواؤ گے۔۔ مگر۔۔"

وہ فخر سے کہتی آخر میں عباس کی آنکھوں میں دیکھنے لگیں

"مگر۔۔؟؟"

عباس نے ان کے خاموش ہو جانے پر سوالیہ انداز میں ابرو اچکا کر پوچھا

"مگر تم وعدہ کرو اس لڑکی کو چھوڑ دو گے۔۔! میرے دل میں عابی کے قاتلوں کے بعد آخری کانٹا اس لڑکی کی صورت میں چبھتا ہے۔۔"

وہ اس بار عباس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دوسرا اس کے چہرے پر جمائے بھرپور ممتا کا لمس بخشتیں بولیں تھیں ان کے لہجے میں مان تھا جسے عباس کبھی نہ توڑتا اگر وہ حق بات کہہ رہی ہوتیں

"بولو میرے شیر۔۔! کیا اپنی ماں کی بات رد کرو گے تم۔۔؟"

چند لمحے عباس جب ہنوز ساکت انہیں دیکھتا رہا تو وہ اس کی ڈاڑھی کو انگوٹھا سے سہلاتے ہوئے بولیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مت دیکھیں ماں کہ اس کا تعلق کس خاندان سے تھا۔۔ صرف یہ دیکھیں کہ وہ میری۔۔ آپ کے بیٹے کی بیوی ہے۔۔ اور میری بچی کی ماں ہے۔۔ میں کسی صورت حُرّہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔"

عباس اپنے اندر کے اشتعال کو باخوبی قابو کرتا بہت دھیمے انداز میں بولا تھا

"ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو۔۔!"

وہ رخ موڑ کر بولیں تھیں

"اس دنیا میں اس کا خدا کی ذات کے بعد واحد میں سہارا ہوں ماں۔۔ کیسے اسے چھوڑ دوں۔۔؟ کس جرم کی سزا دوں اسے۔۔؟"

عباس ہر پہلو سے انہیں سمجھا چکا تھا ہر بار وہ ٹھانے بیٹھیں تھیں کہ کوئی بات نہ سنیں گی نہ سمجھیں گیں مگر وہ اپنی عادت کے مطابق تحمل سے ہر بار انہیں حقیقت سمجھاتا تھا

"میں نہیں چاہتی تم اس لڑکی سے کوئی تعلق رکھو یا وہ ہمارے خاندان کی بہو کہلائے ۔۔اور لوگ کہیں کہ سرداروں میں غیرت ہی نہیں رہی۔۔ کہ بیٹی کے قاتل کے خاندان کی لڑکی کو بہو مان لیا اور نسل آگے بڑھا رہے ہیں۔۔ ابھی تو صرف یہ معلوم ہے لوگوں کو کہ عابی کا محض قتل ہوا ہے۔۔ ابھی اس کے ساتھ ہوئے ظلم کا کسی کو نہیں پتہ۔۔ ورنہ کیا منہ دیکھاتے لوگوں کو۔۔"

وہ عباس کی ہر بات رد کرتیں آخر میں روندی آواز میں بولیں تھیں جبکہ عباس نے طویل سانس لیتے ہوئے ایک پل کو اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے دوبارہ ماں کو دیکھا عابی کے ساتھ ہوئے ظلم کا چند لوگوں کو علم تھا مگر پھر بھی خود عباس کے دل میں بھی پھانس چبھتی تھی

www.novelsclubb.com

"میری بات کا جواب دو عباس۔۔!"

عباس کے خاموش سے انہیں تکتے رہنے پر وہ اپنے آنسو پونچھتی پوچھنے لگیں

"ویسے تو حویلی میں شان و شوکت سے رہنا میری بیوی اور بیٹی کا حق ہے مگر میں اپنی ماں کو بھی اذیت نہیں دے سکتا۔۔اسی لیے وہ دونوں ہمیشہ وہیں رہیں گیں۔۔ مگر چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔"

عباس صاف گوئی سے بولا تھا

"تم میرے وہ بیٹے ہو جس نے کبھی نافرمانی نہیں کی میری مگر صرف۔۔ صرف اس ونی کے بارے میں تم نے کبھی میری بات نہیں مانی۔۔تو کیسے حوالے کر دوں میں اپنے بیٹے کو اس کے۔۔؟؟"

وہ چنگھاڑتی بولیں تھیں

"آپ ماں ہیں میری۔۔آپ کی جگہ بھلا کوئی لے سکتا ہے۔۔مت پریشان ہوا کریں۔۔ چھوڑیں یہ سب باتیں۔۔ جتنی اس بارے میں بات کریں گے معاملات مزید بگڑیں گے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس نے نرم انداز میں کہتے ہوئے ان کے ہاتھ تھامنے چاہے مگر انہوں نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

"ٹھیک ہے میں تمہاری بیٹی کو قبول کرلوں گی۔۔ مگر تم اسے یہاں لے آؤ۔۔!"

وہ اچانک بولیں تو عباس کچھ پل تو سمجھ ہی نہ سکا ان کی بات کو کہ آخر وہ کیا بول رہیں ہیں

"کیا مطلب ماں۔۔؟؟"

وہ دبی آواز میں بولا تھا

"صرف تمہاری بیٹی کو قبول کروں گی۔۔اس لڑکی کی یہاں کوئی جگہ نہیں۔۔"

ایک پل کو عباس کو ان کی زبان سے اپنی بیٹی کا ذکر سن کر اچھا لگا کہ دعا کو تو کم از کم انہوں نے اپنے بیٹے کی اولاد مانا مگر اگلی بات سے عباس کے لب سکڑے

www.novelsclubb.com

"دعا بہت چھوٹی ہے اور اولاد کو ہمیشہ ہمہ وقت ماں اور باپ دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔۔ میں اگلی بار دعا کو آپ سے ملوانے لے آؤں گا۔۔"

عباس ان کی بات سمجھتا مختصر بولا

"تم سمجھے نہیں شاید۔۔ میں نے کہا۔۔ اپنی بیٹی کو یہاں لے آؤ۔۔"

سردار بی بی عباس کی بات نظر انداز کرنا محسوس کرتیں اس مرتبہ اپنی بات پر زور دیتا بولا

"اب چلتا ہوں ماں پھر آؤں گا۔۔!"

وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا کہ اب مزید بحث وہ بھی اپنی ماں سے وہ کرنے کی سکت نہیں رکھتا تھا

www.novelsclubb.com

"اپنا خیال رکھئے گا ماں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ان کے ہاتھوں پر بوسہ دیتا تیز تیز چلتا اپنا سیاہ کوٹ اٹھا کر بازو پر دھرتا کمرے سے نکل گیا جبکہ سردار بی بی اس کی عجلت پر سرد آہ بھر کر رہ گئیں

//////////////////////////////

وہ حویلی سے نکلا تو صد شکر کہ ابھی شام ہونے میں وقت تھا مگر جب اس کی گاڑی شہر کہ حدود میں داخل ہوئی تو مغرب کی اذان ہو رہی تھی عباس نے گاڑی کا رخ مسجد کی سمت کیا اور نماز ادا کرنے کے بعد وہ کچھ پل یونہی ساکت سا دو زانو بیٹھا رہا یہ وہ در ہے جہاں وہ ہمیشہ اپنی حاضری دیتا تھا

وہ دعائیں سجدے کی حالت میں مانگتا تھا یہی وجہ تھی کہ اس کے سجدے طویل ہوتے تھے اسی باعث بہت سے نمازی اس کی جانب متوجہ ہوتے تھے اسی دوران ایک بزگ جو کہ عباس سے خاصے متاثر ہوتے تھے وہ عباس سے ہلکی پھلکی بات چیت کر لیتے تھے انہیں عباس کی وجیہ شخصیت اور قیمتی کپڑوں سے ہمیشہ حیرت ہوتی تھی کہ وہ دکھنے میں خاصا امیر کبیر لگتا تھا مگر اس کچی گلی کی چھوٹی سی مسجد میں

اکثر پایا جاتا تھا اسی دوران انہوں نے عباس سے سلام دعا شروع کہ تھی انہیں وہ اچھا لگنے لگا تھا

"السلام علیکم جوان۔۔کیسے ہو۔۔؟"

عباس کو اکیلا بیٹھا دیکھ کر وہ اسی کے پاس چلے آئے تھے ان کے ہشاش بشاش انداز پر عباس خیالوں کی دنیا سے لوٹا اور ان بزرگ کو بیٹھنے میں مدد دی

"وعلیکم بابا جی۔۔الحمداللہ۔۔آپ کیسے ہیں۔۔؟"

مسکرا کر سلام کا جواب دینے کے بعد عباس نے ان سے پوچھا

"کرم ہے اس پاک ذات کا جس نے اتنے گناہوں کے باوجود پردہ رکھ کر کرم کیا ہوا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ بھی جواباً مسکرا کر گویا ہوئے

"آج کچھ پریشان لگ رہے ہو۔۔؟؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان کے پوچھنے پر عباس مسکرایا

"جی بس زندگی میں آزمائشیں تو آتی رہتی ہیں۔۔بس دعا ہے خدا کے سامنے سرخرو ہوں۔۔"

عباس کے لہجے کی سچائی دیکھ کر وہ بھی مسکرائے

"بے شک لیکن مسلمان بھائیوں کو آپس میں اپنے دکھ بانٹنے چاہیے۔۔اگر اور کچھ نہ کر سکا تو دعا تو کر سکتا ہے نا دوسرا مسلمان اس کے لیے۔۔"

وہ اس بار سنجیدگی سے بول رہے تھے

"ایک سوال پوچھو آپ سے۔۔؟"

www.novelsclubb.com

عباس کے لب سکڑے تھے وہ بھی سنجیدہ تاثرات لیے پوچھنے لگا

"بلکل۔۔!"

انہوں نے خوش دلی سے اجازت دی

"ززنا ایک قرض ہے۔۔اگر آپ کسی کی بیٹی کو داغدار کرتے ہیں تو اپنی خود کی عزت وہ قرض ادا کرتی ہے۔۔یہی سچ ہے نا۔۔؟"

آواز کی لڑکھڑاہٹ پر قابو پاتا وہ پوچھ رہا تھا

"ہاں بلکل یہی سچ ہے۔۔"

انہوں نے بھرپور توجہ سے عباس کے چہرے پر اذیت کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا

"مم مگر ایک شخص جس نے آج تک باخدا کسی لڑکی کو بری نگاہ سے دیکھنا تو دور نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا ہو۔۔مم مگر پھر بھی اس کی عع عزت داغدار ہو جائے تو۔۔ ؟"

اس سے آگے عباس سے بولا نہ گیا جبکہ اس کی آنکھوں کی نمی ان بزرگ نے باخوبی دیکھ لی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پھر تو یہ اس شخص کی آزمائش ہے۔۔بے شک خدا اپنے بندے کی اتنی آزمائش لیتا ہے جتنے کی سکت وہ رکھتا ہے۔۔اس سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا خدا اپنے بندے پہ۔۔!"

وہ عقیدت سے کہتے ہوئے عباس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ جما چکے تھے

"مگر کبھی کبھی دل پھٹتا ہے۔۔دل کرتا ہے ہر چیز کو آگ لگا دوں۔۔!"

عباس کا چہرہ ضبط کرتے ہوئے سرخ ہو چکا تھا اور لہجہ درد بھرا

"صبر کا دامن کبھی مت چھوڑنا۔۔"

انہوں نے اس کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے نصیحت کی تو عباس نے چند لمحوں بعد سر ہلایا

www.novelsclubb.com

////////////////////////////

وہ جب گھر میں داخل ہوا تو رات ہو چکی تھی عموماً وہ شام سے پہلے گھر آ جاتا تھا مگر آج وہ حُرّہ کو آگاہ کر کے گیا تھا کہ حویلی جائے گا اور واپسی پر دیر ہو جائے گی مگر لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اسے دعا کے رونے کی آواز آئی تیز تیز قدم رکھتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا جہاں حُرّہ، دعا کو گود میں لیے بہلاتے ہوئے چکر کاٹ رہی تھی مگر دعا کسی صورت چپ نہیں ہو رہی تھی ایک لمحہ ضائع کیے بغیر عباس ان کی جانب بڑھا عباس کو دیکھ کر حُرّہ کے آنسو بھی چہرے پر گرنے لگے عباس نے نرمی سے دعا کو حُرّہ کی گود سے لیا اور سینے سے لگا کر پیار کرنے لگا

"بس بس میری بیٹی۔۔ بابا آ گئے نا اپنی بیٹی کے پاس۔۔"

عباس، دعا کو گود میں اٹھائے بولتا پیار کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

"شش شکر ہے آپ آ گئے۔۔ بہت رو رہی تھی۔۔ چپ ہی نہیں ہو رہی۔۔ پتہ نہیں کیا ہوا ہے اس کو۔۔"

حُرّہ بھیگی آنکھیں ان دونوں باپ بیٹی پر جمائے بولی تھی

"حُرّہ میری جان۔۔آپ کیوں رو رہیں ہیں۔۔؟"

عباس حیرت زدہ بولا تھا

"بب بہت رو رہی تھی دعا۔۔مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا ہوا ہے۔۔"

حُرّہ سسکیاں بھرتی عباس کی گود میں دعا کو دیکھتی بول رہی تھی جو کہ اب عباس کی گود میں رو تو نہیں رہی تھی مگر بہت رونے کے باعث بندھی ہچکیاں لے رہی تھی

"حُرّہ میری جان۔۔دعا بچی ہے اور بچے تو روتے ہیں۔۔مگر آپ کیوں رو رہیں ہیں ۔۔کیا ہوا ہے؟"

اس کی کلائی تھام کر اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے عباس بولا تو عباس کے سینے سے لگ کر حُرّہ کے رونے میں مزید شدت آ گئی عباس بے بسی سے کبھی روتی ہوئی حُرّہ کو دیکھ رہا تھا تو کبھی اب اپنی گود میں سوتی ہوئی دعا کو دیکھ رہا تھا

"حُرّہ پلیز ریلیکس۔۔دیکھیں دعا کو نیند آرہی تھی اس لیے رو رہی تھی۔۔اب وہ سو چکی ہے آپ بھی ریلیکس ہو جائیں۔۔آئیں یہاں بیٹھیں۔۔"

حُرّہ کو ساتھ لگائے وہ بیڈ تک لایا اور دعا کو کاٹ میں لٹانے کے بعد بیڈ پر بیٹھی روتی ہوئی حُرّہ کی جانب بڑھا

"کیا ہوا میری جان۔۔آپ تو اتنی بہادر ہیں پھر آج ایسے کیوں رو رہی ہیں۔۔؟"

حُرّہ کے برابر بیٹھ کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے عباس نے پوچھا

"آآآپ لیٹ آئے۔۔۔مم میں بہت ڈر گئی تھی۔۔"

حُرّہ سسکتی ہوئی بولی

www.novelsclubb.com

"جانم میں بتا کر گیا تھا کہ آج حویلی جاؤں گا۔۔"

عباس نے یاد دلایا تو حُرّہ نے سر ہلایا

"لیکن رات ہو گئی تھی۔۔"

حُرّہ چہرہ بلند کرتی عباس کو دیکھال کر بولی تو عباس نے بے ساختہ اس کی پیشانی پر محبت سے مہر ثبت کی

"سوری۔۔آئندہ دیر نہیں ہو گی۔۔"

وہ غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی معافی مانگتا بولا کہ جانتا تھا کہ حُرّہ ایک پل بھی اگر وہ دیر ہو جائے تو ایسے ہی پریشان ہو جاتی ہے

"وعدہ۔۔؟"

"پکا وعدہ جانم۔۔!"

لبوں سے اس کی آنکھوں کے آنسو چنتے ہوئے وہ بولا تو حُرّہ اپنے دونوں بازو عباس کے گرد لپیٹتی پر سکون ہو گئی جبکہ عباس، حُرّہ کی پیش رفت پر کھلے دل سے مسکرایا

///////////////////////////

"کیوں آپ لوگ اس قصے کو ختم نہیں کر دیتے۔۔مجھے شادی نہیں کرنی۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نورے کی آواز میں جھنجھلاہٹ کے ساتھ اذیت بھی تھی جو اس سے مخاطب اس کی ماں نے خوب محسوس کی

"مت مارو اندر سے خود کو بیٹا۔۔ دیکھنا تم کتنی خوشیاں ملتیں ہیں تمہیں۔۔ بس ایک بار عباس کے ساتھ نکاح ہو جائے تمہارا پھر تو راج کرو گی تم۔۔"

وہ نورے کا مرجھایا چہرہ دیکھتی بول رہیں تھیں نورے نے اذیت سے آنکھیں میچیں اور پھر وا کیں

"چھوٹے سردار شادی شدہ ہیں ایک بچی کے باپ ہیں ماں اور وہ کبھی بھی آپ لوگوں کی خواہش پر مجھ سے شادی نہیں کریں گے کیونکہ وہ اپنی بیوی سے محبت کرتے ہیں۔۔ پھر کیوں آپ لوگ اسی بات پر اڑے ہوئے ہیں۔۔"

ضبط کے باوجود اس کی آواز بھیگی تھی

"تم کوشش تو کرو بیٹا۔۔اس لڑکی نے جانے کون سی ادائیں دیکھائی ہیں تمہیں تو بس اتنا کہہ رہی ہوں کہ چھوٹے سردار سے محبت کا اظہار کرو۔۔وہ بہت نرم دل ہیں۔۔جب وہ حویلی آتا ہے تو ملا کرو بات کیا کرو ان سے۔۔"

وہ نورے کا ہاتھ تھامتی سمجھاتے ہوئے بولیں تھیں

"آپ چاہتی ہیں میں محبت کی بھیک مانگوں ان سے۔۔؟؟کہ میرے کشکول میں محبت ڈال دیں۔۔؟"

نورے کو جیسے ان کی بات پر صدمہ لگا تھا

"میں نے ایسا کب کہا بیٹا۔۔لیکن کچھ تو کرنا ہے نا۔۔ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر تو نہیں بیٹھ سکتے۔۔جانتی ہو نا چھوٹے سردار کے علاوہ تمہارے تایا سردار کسی اور سے تمہاری شادی نہیں ہونے دیں گے۔۔"

وہ پریشان سی بولیں تھیں مگر ان کی بات پر نورے نے افسوس سے گردن ہلائی

"میں جانتی ہوں اور میں ساری عمر چھوٹے سردار کے نام پہ تو گزار سکتی ہوں مگر اپنا کردار نہیں گرا سکتی۔۔"

وہ دوٹوک انداز میں بولی اور آنسو چھپانے کی غرض سے چہرہ موڑ گئی

"کیا کیا نہیں کرتی آج کل کی لڑکیاں اچھا مستقبل پانے کے لیے مگر تم۔۔!!!۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا میں خاموش نہیں بیٹھوں گی۔۔"

وہ کہتے ہی ایک افسوس بھری نگاہ نورے پر ڈال کر کمرے سے نکل گئیں پیچھے وہ شدت سے رونے لگی آخر اتنی تکلیفیں تھیں جو اسے ابھی سہنی تھیں

//////////////////////////

"احمد میں خود جاؤں گا انہیں ڈھونڈنے۔۔!"

بہت سوچنے کے بعد عباس نے احمد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو احمد نے سر ہلایا

"کچھ دن لگ جائیں گے اس کام میں۔۔"

www.novelsclubb.com

احمد نے اسے آگاہ کیا

"ہمم سوچ رہا ہوں۔۔ دعا اور حُرّہ کو بھی ساتھ لے جاؤں۔۔ لیکن حُرّہ جاتی ہی نہیں کہیں باہر۔۔"

عباس کشمکش میں بولا تھا کہ واقعی حُرّہ عباس کے لاکھ بار سمجھانے پر گھر سے نکلتی تھی ورنہ وہ کہیں باہر جانے کو کبھی خوشی سے تیار نہ ہوتی تھی وہ حُرّہ کی اس کیفیت کو سمجھتا تھا کہ وہ محض اپنے گھر کی چار دیواری، اپنے شوہر ،اور بچی کے حصار میں ہی رہنا چاہتی ہے باہر کی دنیا سے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتی تھی

"میرا مشورہ یہ ہے کہ بھابھی اور دعا کو ساتھ مت لے کر جاؤ۔۔ کیونکہ کہیں ان دونوں کی جان کو خطرہ نہ ہو جائے۔۔"

www.novelsclubb.com

احمد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا عابی کا کیس اتنا الجھ چکا تھا کہ ایک الجھن سلجھاتے تھے تو دوسری پہلے تیار کھڑی ہوتی تھی مگر عباس نے ہار نہیں مانی تھی

"ہمم یہ بھی بات تمہاری ٹھیک ہے۔۔"

عباس کو احمد کی بات کافی حد تک مناسب لگی تو وہ متفق ہوتے ہوئے بولا

"میں اور تم تو پاکستان سے باہر ہوں گے۔۔ پھر بھابھی کو حویلی چھوڑو گے کیا

۔۔؟؟"

احمد کے پوچھنے پر کچھ دیر عباس سوچ میں گم رہا تھا

"نہیں یار حویلی نہیں چھوڑ سکتا حُرّہ کو۔۔ یہیں گھر پہ رہنا بہتر ہے ان کا۔۔"

وہ اب احمد کو کیا بتاتا کہ اس کی ماں کے دل میں سال ڈیڑھ سال بعد بھی اس کی بیوی اور بیٹی کے لیے گنجائش نہیں ہے

www.novelsclubb.com

"لیکن یار تجھے ایک ہفتے سے زیادہ بھی لگ سکتا ہے۔۔ میرا مشورہ یہی ہے کہ تو حُرّہ بھابھی اور دعا کو حویلی چھوڑ دے۔۔"

احمد کے مشورے پر عباس نے مضطرب ہو کر پہلو بدلہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہمم دیکھتا ہوں۔۔ کرتا ہوں کچھ۔۔"

احمد کو مطمئن کر کے عباس کب سے خاموش بیٹھے عالیان کی جانب متوجہ ہوا

"کیا ہوا ہے تمہیں۔۔ اتنے خاموش کیوں ہو۔۔؟"

عباس کے مخالف کرنے پر عالیان پہلے چونکا پھر پہلے عباس کو تکنے لگا پھر احمد کی جانب دیکھا

"کیا ہوا کچھ چھپا رہے ہو۔۔؟؟"

عباس پوری طرح عالیان کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے پوچھنے لگا

"نہیں۔۔!"

www.novelsclubb.com

عالیان نے نفی میں سر ہلایا

"تو پھر۔۔؟ خاموش کیوں ہو۔۔؟؟"

عباس نے پھر سوال کیا تو احمد اور عالیان نے ایک دوسرے کو دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تجھ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔!"

عالیان نے سنجیدگی سے کہا تو عباس کو اسے سنجیدہ دیکھ کر حیرت ہوئی

"یہ تم اتنے سیریس کیسے۔۔؟ سب خیریت ہے نا عالیان صاحب"

عباس نے سنجیدہ بات کو مذاق کا رنگ دیا مگر عالیان اور احمد کے چہرے ہنوز سنجیدہ تھے

"مدد چاہیے تیری۔۔؟؟"

وہ دوبارہ بولا تو عباس نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے

"کیسی مدد۔۔؟ سب خیریت ہے نا۔۔؟"

www.novelsclubb.com

عباس کو حقیقتاً پریشانی ہوئی تھی کیونکہ عالیان اتنا سنجیدہ کم ہی ہوتا تھا

اس ایک سال میں عالیان نے ایک ایک دن، ایک ایک لمحہ اپنا امتحان لیا تھا کہ واقعی وہ نورے سے محبت کرتا ہے یا یہ چند لمحوں کے لیے طاری ہوئی کیفیت ہے مگر اپنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اندر بدلتی مثبت تبدیلی کو وہ اب خوب سمجھ رہا تھا کہ نورے کے علاوہ وہ کسی دوسری لڑکی کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی اپنی محبت کی توہین سمجھتا ہے

"کیا ہوا عالیان میرے بھائی۔۔؟ سب ٹھیک ہے نا۔۔؟؟"

عالیان کو کسی سوچ میں ڈوبا دیکھ کر عباس نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر مخاطب کیا

اس سے پہلے عالیان کچھ کہتا عباس کا موبائل بجا اور حُرّہ کا نام دیکھ کر عباس نے کال پک کر کے سیل فون کان سے لگایا اسے یاد آیا کہ آج انہیں دعا کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا تھا

"آپ دعا کو تیار رکھیں میں آرہا ہوں تھوڑی دیر تک۔۔"

مختصر بات کر کے وہ کال کاٹ کر اٹھ کھڑا ہوا

"یار آج دعا کی ویکسین ہے۔۔اس لیے مجھے جلدی جانا ہے۔۔ لیکن اس موضوع پر جلد بات کریں گے۔۔"

وہ عجلت میں کہتا مڑ گیا جبکہ پیچھے عالیان لب بھینچ کر رہ گیا

"اسی بارے میں بات کرنے والے تھے نا تم۔۔؟؟ پھر کیوں نہیں۔۔؟؟ اور کتنا وقت ضائع کرو گے۔۔؟؟"

احمد جھنجھلا کر بولا تھا کہ وہ کتنی بار اسے سمجھا چکا تھا کہ اگر نورے سے محبت کرتے ہو تو اقرار کرو

"خود کو وقت دے رہا ہوں۔۔ خود ہی تو تم کہتے ہو کہ عالیان کو محبت نہیں ہو سکتی ۔۔بس فلرٹ کرتا ہوں ہر لڑکی کے ساتھ۔۔ٹائم پاس کرتا ہوں۔۔"

عالیان اسے اس کے الفاظ جتاتا بولا

"مگر اب میں ہی کہہ رہا ہوں کہ تم کس بات کی دیر کر رہے ہو۔۔ کیوں طول دے رہے ہو معاملات کو۔۔؟؟"

احمد کے پوچھنے پر عالیان نے تھکن زدہ سانس خارج کی

"کیا عباس سے ڈر گئے ہو کہ وہ اس کے گھر کی لڑکی ہے۔۔ یا عباس کے سخت خاندانی اصولوں سے مایوس ہو کر پیچھے ہو گئے ہو۔۔؟"

احمد نے کاری ضرب لگائی جس کے نتیجے میں عالیان نے خونخوار نگاہوں سے اسے گھورا

"عباس سے کیوں ڈروں گا آخر میں اس کے گھر کی لڑکی کو اپنے گھر کی عزت بنانا چاہتا ہوں نا کہ۔۔!"

غصے میں کہتے عالیان نے بات ادھوری چھوڑی مگر پھر لمحہ بھر خاموشی کے بعد بولا

www.novelsclubb.com

"اور ان کے خاندان کے اصولوں سے بھی مایوس نہیں ہوں۔۔میری محبت کے آگے وہ پست اصول کچھ نہیں۔۔بس۔۔!!"

"پھر کیا بات ہے۔۔؟کس بات کا انتظار کر رہے ہو۔۔؟"

احمد نے پھر سوال داغا

"مجھے ایک چیز کا ڈر ہے کہ کہیں نورے کے ساتھ زبردستی نہ ہو جائے۔۔وہ اپنے دل اور زندگی میں کسی کے لیے ذرا سی جگہ کی گنجائش نہیں رکھتی۔۔"

عالیان کے لہجے کا درد محسوس کرتا احمد چونکا

"مجھے یقین نہیں آرہا یہ ہمارا وہی عالیان ہے جس کے لیے پیار و محبت محض ایک نام کی چیزیں تھی۔۔تم تو نورے کے عشق میں ڈوبے ہوئے ہو۔۔ایسا عشق کہ اتنی عاجزی آگئی تم میں کہ سوائے محبوب کے کچھ دیکھائی نہیں دے رہا۔۔"

www.novelsclubb.com

احمد متاثر ہوا تھا مسکرا کر کہتا وہ عالیان کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر بظاہر تو مسکراہٹ تھی مگر اس مسکراہٹ میں چھپی اذیت وہ باآسانی محسوس کر سکتا تھا

////////////////////////////

"حُرّہ۔۔"

عباس کی پکار پر وہ کچن سے سارے کام چھوڑ کر ہاتھ صاف کرتی پانی کا گلاس بھرتی لاؤنج کی جانب بڑھی

یہ تو معمول ہو گیا تھا وہ جب بھی آفس سے آتا تھا یا تو خود ہی حُرّہ کو ڈھونڈتا ہوا کبھی کمرے میں یا کبھی کچن میں پہنچ جاتا تھا یا کبھی دعا کو آیا کی گود سے لے کر لاؤنج میں بیٹھ جاتا تھا

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم سردار۔۔"

حُرّہ نے ہمیشہ کی طرح مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا تو ہمیشہ کی طرح عباس کی سارے دن کی تھکاوٹ اور پریشانی معدوم پڑھ گئی

"وعلیکم السلام۔۔"

مسکرا کر جواب دیتے ہوئے عباس نے گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا

وہ گہرے نیلے رنگ کے سادہ مگر قیمتی جوڑے میں ملبوس دوپٹہ کاندھے پر پھیلائے لمبے بال چٹیا میں مقید کیے ہوئے خاصی دلکش لگ رہی تھی بلاشبہ عورت کے چہرے کی خوبصورتی مرد کی محبت کے باعث برقرار رہتی ہے عباس کی بے پناہ عزت و محبت نے حُرّہ جیسی عام شکل و صورت کی لڑکی کو دلکش بنا دیا اس کے چہرے پر ایسی خاص مسکراہٹ اور ادا رہتی تھی کہ اک پل کو ہر کوئی ٹھہر کر اسے نگاہ بھر کر دیکھنے کی خواہش رکھتا تھا خود عباس بھی نگاہیں نہیں ہٹا پاتا تھا

"ارے آپ نے دعا کا کوئی بھی گفٹ کھول کر نہیں دیکھا۔۔؟؟"

بمشکل حُرّہ کے وجود سے نگاہیں چرا کر عباس نے ایک نظر میز پر ڈھیر لگے تحائف کو دیکھا جو کہ کل ہی دعا کی پہلی سالگرہ پر اسے ملے تھے اور پھر اپنی گود میں بیٹھی سال بھر کی دعا کو پیار کرتے ہوئے پوچھا

"آپ کا انتظار کر رہی تھی سردار۔۔آپ کے ساتھ آرام سے بیٹھ کر سارے تحفے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔"

حُرّہ نے پانی کا گلاس عباس کی سمت بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ صوفے پر براجمان ہو گئی کل ہی دعا کی پہلی سالگرہ بہت دھوم دھام سے منائی گئی تھی حویلی سے سردار شیر دل تھوڑی دیر کے لیے تشریف لائے تھے باقی عباس کے جاننے والے آئے تھے جن کی جانب سے خاصے تحائف وصول ہوئے تھے

www.novelsclubb.com

"چلیں ڈنر کر کے آرام سے دیکھیں گے۔۔!"

عباس نے پانی پینے کے بعد گلاس میز پر دھرتے ہوئے کہا اور حسب عادت دعا کے ساتھ کھیلنے لگ گیا جو ہمیشہ کی طرح اپنی باپ کی آواز اور شفقت سے نہال ہو رہی تھی

جبکہ حُرّہ مسکراتے ہوئے باپ بیٹی کے لاڈ دیکھنے لگی واقعی عباس نے اپنا ہر عہد نبھایا تھا کس قدر عزت اور محبت دیتا تھا دعا کے ساتھ بھی اس قدر محبت کرتا تھا کہ دعا سارا دن اس کی آمد کا انتظار کرتی تھی اور جب وہ آتا تھا تو کھل سی جاتی تھی وہ دونوں باپ بیٹی ایک دوسرے سے اس قدر مانوس تھے کہ اگر حُرّہ دو دن تک دعا کو اپنی شکل نہ دیکھائے تو دعا اپنے باپ کے پاس مطمئن رہے گی ایسا حُرّہ کا کہنا تھا جبکہ عباس حُرّہ کے اس دعوے پر قہقہے لگاتا تھا یہ حقیقت تھی وہ جانتا تھا حُرّہ کی بات میں سچائی ہے

"حُرّہ۔۔!"

www.novelsclubb.com

دعا کے ننھے ننھے ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے عباس نے حُرّہ کو پکارا جو انہیں کو دیکھ رہی تھی

"حکم سردار۔۔؟"

حُرّہ مدھم آواز میں بولی

"مجھے کچھ دن کے لیے ملک سے باہر جانا ہے۔۔!"

عباس نے جیسے اسے اطلاع دی ایک لمحہ لگا تھا حُرّہ کے مسکراتے لب سکڑنے میں

"کل آفس سے ہی نکل جاؤں گا۔۔!"

عباس کے مزید بولنے پر حُرّہ نے بے چینی سے پہلو بدلا جبکہ عباس کی نگاہیں دعا پر تھیں مگر وہ حُرّہ کی کیفیت سے باخبر تھا

www.novelsclubb.com

"کک کتنے دن کے لیے۔۔؟؟"

بے چینی سے اس نے پوچھا تو عباس نے چونک کر حُرّہ کو دیکھا

"ایک ہفتہ یا اس سے زیادہ۔۔!"

عباس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا تو حُرّہ کی آنکھوں میں موتی چمکنے لگے

ایسا نہیں تھا کہ پہلی مرتبہ وہ ملک سے باہر حُرّہ اور دعا کو یہاں چھوڑ کر جا رہا تھا وہ اکثر آتا جاتا رہتا تھا اور ہمیشہ کی طرح حُرّہ بے چین ہو جاتی تھی وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ اگر ایسے پریشان ہونا ہے تو میرے ساتھ چلیں مگر حُرّہ ساتھ جانے پر بھی آمادہ نہیں ہوتی تھی

"مان جائیں محبت ہو گئی ہے۔۔"

عباس نے اس کا دھیان بٹانے کو بات بدلی

"میں کب انکار کر رہی ہوں۔۔!"

بے ساختہ حُرّہ کی زبان پھسلی اور احساس ہونے پر دانتوں تلے دبا لی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اقرار بھی تو نہیں کرتیں نا آپ۔۔!"

عباس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

"جانا ضروری ہے۔۔؟؟"

حُرّہ نے بات بدلی اور دعا کو دیکھنے لگی جو عباس کو کاپی کر رہی تھی جیسے عباس اسے باری باری رخسار پر پیار کر رہا ویسے ہی وہ بھی عباس کے گالوں پر بھی بوسے دے رہی تھی

"آپ بھی ساتھ چلیں نا۔۔!"

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے عباس نے پیش کش کی تو حُرّہ نے نفی میں سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔"

"کیوں جانم۔۔؟؟"

عباس کے ماتھے پر ایک لکیر ابھری تھی حُرّہ نے نگاہیں چرائیں

"بس آپ جلدی آجایئے گا۔۔!"

وہ مدھم مگر التجائیہ بولی تھی جیسے عباس سے دوری وبال جان ہو

"کوئی خاص وجہ جلد بلانے کی۔۔؟"

وہ حُرّہ کی کیفیت سے محظوظ ہوتا ہوا مسکراہٹ دبائے اس بار پوچھ رہا تھا

"دعا یاد کرتی ہے آپ کو۔۔"

حُرّہ نے دعا کے بھرے بھرے گلابی گال کو نرمی سے انگلی سے چھوتے ہوئے نگاہیں جھکا کر کہا

"اور آپ۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے چہرے کو دلچسپی سے دیکھتا پوچھ رہا تھا

"مم میں بھی۔۔"

وہ نگاہیں جھکائے اقرار کر بیٹھی تو عباس نے ایک بازو اس کے گرد حمائل کرتے ہوئے اسے اپنے میں بھینچ لیا

"دوری برداشت نہیں ہوتی تو کیوں مجھے اور خود کو مشکل میں ڈالتی ہیں۔۔"

وہ شکوہ کر رہا تھا وہ خود بھی ہر وقت اپنی بیوی اور بیٹی کو پاس رکھنا چاہتا تھا مگر حُرّہ رضامند ہی نہیں ہوتی تھی

"بس آپ جلدی آیئے گا۔۔ورنہ آپ کی بیٹی نے مجھے تنگ کر دینا ہے۔۔"

صوفے سے اٹھتی ہوئی وہ اس بار دعا کو گھورتی ہوئی بولی تھی جو اس کی جانب باپ کے سامنے دیکھتی بھی نہیں تھی

"یہ زیادتی ہے حُرّہ۔۔میری بیٹی بلکل میرے جیسی ہے۔۔کسی کو تنگ نہیں کرتی ۔۔اپنے بابا کی طرح معصوم اور صبر والی ہے۔۔ہم دونوں ہی تنگ نہیں کرتے آپ کو۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ معنی خیزی سے بولا تھا کہ یکدم حُرّہ کا رنگ سرخ پڑا تھا وہ بھاگنے کے سے انداز میں لاؤنج سے نکلی تھی جبکہ عباس کا جاندار قہقہہ لاؤنج میں گونجا تھا

"ماما تو شرما گئی۔۔"

مسکرا کر دعا کو کہتے ہوئے وہ بھی صوفے سے اٹھا تو دعا بھی اپنے باپ کے قہقہے پر کھکھلائی جیسے اسے عباس کی بات سمجھ آ گئی ہو

"چلو ماما کو اور شرمانے پر مجبور کرتے ہیں۔۔"

دعا سے باتیں کرتا ہوا وہ بھی اس سمت بڑھا جہاں حُرّہ گئی تھی

/////////////////////////////

www.novelsclubb.com

"زندگی کا ہر نیا طلوع ہونے والا سورج ہمارے لیے ان گنت امتحان لے کر آتا ہے ۔۔ایسے امتحان جن کی تیاری کے بغیر ہمیں کمرہ امتحان میں پرچہ حل کرنے کے لیے بیٹھا دیا جاتا ہے۔۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ کامیابیاں ہمارے قدم چومیں تو خدا کی

رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔۔ثابت قدم رہو۔۔اور کہیں اور بھٹکنے کے بجائے خدا کادر کھٹکٹاؤ۔۔وہ واحد ذات ہے جو ہمیں کسی بھی بڑی چھوٹی مشکل سے نکال سکتی ہے۔۔اس نیت کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرو کہ تم کچھ بھی نہیں ہو خدا کے علاوہ تمہیں کوئی مشکلات سے نہیں نکال سکتا اور جب کوئی شخص یہ سوچ رکھتا ہے تو بلاشبہ وہ انکساری اختیار کیے ہوئے ہوتا ہے۔۔اور پھر خدا واقعی اس کی غیب سے مدد کرتا ہے۔۔ مگر وہ شخص سمجھ جاتا ہے کہ اسے اس مشکل کے اللہ رب العزت نے نکالا ہے۔۔

اگر آپ کو خود پر بہت اعتماد ہے کہ میں تو ہر مشکل وقت کا مقابلہ کر سکتا ہوں۔۔ میں فلاں احتیاطی تدابیر اختیار کرتا ہوں اس لیے مجھے تو کوئی ناگہانی پیش نہیں آسکتی ۔۔تو یہ سراسر آپ کی نادانی ہے۔۔تقدیر میں لکھا اٹل ہے۔۔وہ ہر حال میں ہونا ہوتا ہے مگر دعا وہ واحد ذریعہ ہے جس سے تقدیریں بھی بدل جاتی ہیں۔۔ہر وقت خدا رب العزت سے دعا کریں کہ ہر ناگہانی اور مشکل سے آپ کو محفوظ رکھے۔۔"

یکدم حُرّہ کے لکھتے ہوئے ہاتھ رکے تھے دعا کے رونے کی آواز پر وہ ڈائری میں ہی پین رکھتی جلدی سے کرسی سے اٹھی اور اسٹڈی روم سے ملحق اپنے کمرے کی سمت بڑھی اور بیڈ پر دعا کے ساتھ لیٹ کر اسے پھر سے سلانے لگی جو شاید خود کو اکیلا محسوس کرتی نیند سے بیدار ہوئی تھی

رات کے اس پہر وہ عباس کی غیر موجودگی میں اپنی ڈائری پر کچھ تحریر کرتی تھی ابھی بھی اسے نیند نہیں آرہی تھی تو دعا کو سلا کر عباس کے اسٹڈی روم میں چلی گئی تھی

"ہم آپ سے بہت محبت کرتے ہیں یہی اقرار سننا چاہتے ہیں نا آپ ہم سے سرداد ۔۔تو آپ کا یہ حکم بھی سر آنکھوں پر۔۔اس بار آپ آئیں گے تو یہ حکم بھی بجالاؤں گی۔۔ سرداد آپ پر تو حُرّہ اپنی جان بھی قربان کردے۔۔ کیونکہ میری ہر چلتی سانس آپ کے نام ہے۔۔"

ساتھ لیٹی اپنی بیٹی کا لمس محسوس کرتی وہ تصور میں عباس سے مخاطب تھی

www.novelsclubb.com

"دعا آپ کو بھی یاد آرہے ہیں نا بابا۔۔"

نیند میں بار بار بے چین ہوتی دعا سے ہلکی آواز میں مخاطب ہوئی جو واقعی عباس کی غیر موجودگی کے باعث بے چین تھی حُرّہ سمجھ رہی تھی کہ دعا، عباس کے سینے سے لپٹ کر سونے کی عادی تھی اور جب عباس نہیں ہوتا تھا تو وہ ایسے ہی بے چین ہوتی تھی

"بابا کو کال کرتے ہیں۔۔"

سوئی ہوئی دعا کو دیکھتے اسے تدبیر سوجھی سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل کو اٹھایا اور عباس کو کال ملائی جو کہ پہلی ہی رنگ پر پک کرلی گئی مگر دونوں اطراف کئی پل خاموشی چھائی رہی دونوں ایک دوسرے کی سانسیں محسوس کرتے رہے

"السلام علیکم۔۔"

عباس نے مدھم آواز میں سلام کر کے خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا

"وعلیکم السلام۔۔"

حُرّہ بھی دھیما بولی تھی عباس سمجھ گیا کہ دعا کی نیند خراب نہ ہونے کے باعث وہ اتنا مدھم بول رہی ہے

"آپ ابھی تک جاگ رہیں ہیں خیریت۔۔؟"

وہ جواب جانتا تھا کہ وہ اسے یاد کر رہی ہے

"نیند نہیں آرہی تھی۔۔"

حُرّہ نے بات کو گول کیا جبکہ عباس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

"اس کا مطلب مجھے مس کر رہیں ہیں۔۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ مسکرایا تھا اس پل حُرّہ نے شدت سے خواہش کی کہ کاش وہ اسے مسکراتا دیکھ پاتی وہ کتنا حسین مسکراتا تھا نا کہ حُرّہ اس کی مسکراہٹ میں ہی کھو جاتی تھی

"حُرّہ۔۔!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حُرّہ کی خاموشی پر عباس نے اسے پکارا

"ج جی سردار۔۔!"

وہ جیسے سٹپٹائی تھی

"سرداد کی جان کچھ بولیں بھی۔۔خاموش مت رہا کریں۔۔میں سننا چاہتا ہوں آپ کو۔۔!"

وہ تحکم انداز میں بولا تھا

"ج جی میں اور دعا مس کررہی ہیں آپ کو۔۔"

حُرّہ بولی تو عباس مسکرایا اور ویڈیو آن کی حُرّہ نے بھی یس کا بٹن دبایا وہ سامنے ہی مسکرا رہا تھا کچھ خواہشیں کتنی جلدی پوری ہو جاتی ہیں نا بے ساختہ حُرّہ کے ذہن میں خیال آیا تھا

"کب آئیں گے آپ۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"جب آپ بولیں۔۔"

وہ مسکراہٹ دبائے بولا

"جلدی آنے کی کوشش کریں پلیز۔۔!"

سکرین پر عباس کو دیکھتے وہ اس مرتبہ بولتے ہوئے نگاہ جھکا گئی

"جو حکم سردار کی جان۔۔"

عباس نے زرا سا سر کو خم دیتے ہوئے کہا تو حُرّہ کے چہرے پر بھی جاندار مسکراہٹ بکھری

پھر وہ دونوں کافی دیر ایک دوسرے سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے رہے جبکہ زیادہ تر خاموشی رہی کہ دونوں کے دل کے دھڑکنے کی آواز بھی باآسانی سنائی دے رہی تھی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ رات کے تیسرے پہر عجیب احساس کے تحت بیدار ہوئی تھی آنکھیں وا کیے اٹھ بیٹھی اور بے ساختہ نگاہیں سکون سے سوئی دعا پر گئی اطمینان ہونے پر زبان کے خشک ہونے کا احساس ہوا سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے شیشے کے گلاس میں پانی انڈیلا اور لبوں سے لگا لیا چند گھونٹ پی کر گلاس واپس رکھا جب دوبارہ سونے کے لیے لیٹنے لگی تو نگاہ بند کھڑکی کے واپردوں کی جانب پڑی جہاں اسے کسی سائے کا گمان ہوا دل بے اختیار زور سے دھڑکا لبوں پر زبان پھیرتی بیڈ سے اتری اور بھاگ کر پردے برابر کیے اور واپس لیٹ گئی مگر اب نیند کہاں آنی تھی دل تھا کہ بے چین ہوئے جاتا تھا ابھی اسی بے چینی میں تھی کہ کمرے کے باہر سے کھٹ پٹ کی آوازیں آنے لگیں اور پھر حُرّہ کو کمرے کا لاک کھلنے کی آواز آئی یہیں حُرّہ خوف کی انتہا تک پہنچی تھی جسے وہ اپنا وہم اور ڈر سمجھ رہی تھی وہ حقیقت تھی مطلب کوئی اس کے گھر اور کمرے میں گھس چکا تھا فوراً ہڑبڑا کر اٹھی مگر اپنے سامنے کسی انجان مرد کو رات کے اس پہر کمرے میں دیکھنا حُرّہ جیسی لڑکی کی سانسیں روک گیا وہ

www.novelsclubb.com

مکروہ مسکراہٹ لیے قدم قدم چلتا آگے بڑھ رہا تھا اور اپنے کمرے میں موجود اس انجان شخص کی آنکھوں سے جھلکتی ہوس دیکھ کر حُرّہ کا دل بیٹھتا جا رہا تھا

//////////////////////////////

"کک کون۔۔؟؟کک کون ہو تم۔۔؟؟میرے گھر میں کک کیسے آئے۔۔؟"

ڈر و خوف کے باعث بمشکل اس کے حلق سے آواز نکل رہی تھی یہ کیسے ممکن تھا کہ اتنی سکیورٹی میں کوئی اس کے گھر بلکہ کمرے میں گھس آیا تھا جبکہ وہ انجان مسلسل مسکراتا حُرّہ کی سمت بڑھ رہا تھا

"دد دور رہو۔۔اگر۔۔اگر ایک قدم آگے آئے تو۔۔!!"

سوئی ہوئی دعا کو گود میں اٹھا کر اپنے سینے میں بھینچتی وہ بولتے بولتے خاموش ہو گئی اور بیڈ سے اٹھ گئی فوراً سرہانے پڑا دوپٹہ اپنے گرد لپیٹا

"ارے ارے بی بی جی۔۔بولیں بولیں اگر آگے آیا تو کیا کریں گی آپ۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ چہرے پر مکروہ تاثرات لیے بولتا قہقہہ لگا گیا جبکہ حُرّہ کو سامنے کھڑے شخص کی صورت میں بہت بڑی مصیبت اپنے سامنے کھڑی نظر آئی

"تت تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں۔۔ سر داد عباس کی بیوی ہوں۔۔اگر مجھے یا میری بیٹی کو ذرا سی کھر ونچ آئی تو سر دار جو تمہارا حال کریں گے اس وقت سے ڈرو۔۔!"

وہ خود کو مضبوط کرتی اس مرتبہ نڈر ہو کر بولی تھی جبکہ اس کے الفاظ سن کر اک پل کو اس شخص کے چہرے پر خوف کی پرچھائی آئی تھی مگر محض اک پل کے لیے پھر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا

"واہ واہ بی بی جی۔۔ ہم ہمیشہ سوچتے تھے کہ پتہ نہیں آپ میں کیا بات ہے کہ نورے بی بی کی خوبصورتی بھی چھوٹے سر دار کو نہیں دیکھائی دیتی اور انہوں نے ان پر آپ کو ترجیح دی۔۔ مگر آپ میں تو واقعی کچھ تو ہے۔۔ ہم بھی تو ذرا مزا چکھیں۔۔"

وہ زہریلی مسکراہٹ چہرے پر سجائے سانولا سا ہٹا کٹا آدمی حُرّہ تک پہنچ چکا تھا اور اس کا دوپٹہ کھینچنے کو ہاتھ بڑھایا اس سے پہلے وہ کامیاب ہوتا حُرّہ نے سختی سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور پیچھے ہوتی فاصلہ قائم کر گئی

"خبردار اگر میرے قریب آئے۔۔!"

وہ اس کی بات اور حرکت پر چیخی تھی

"ہاہا تو کیا کرو گی۔۔؟؟"

وہ حُرّہ کو سر سے پاؤں تک گھورتا بولا

"دور رہو۔۔!! میں سرداد کو بتاؤں گی۔۔وہ تمہیں جان سے مار دیں گے۔۔!"

حُرّہ پھر سے چیخی تھی دل کی گہرائیوں سے اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کی دعا مانگنے لگے

"تمہیں اس قابل چھوڑو گا تو بتاؤ گی نا کچھ تم۔۔ چھوٹے سردار کو۔۔!"

www.novelsclubb.com

وہ حُرّہ کے قریب پہنچ کر بولا تھا حُرّہ پیچھے ہوتے ہوئے دیوار سے جا لگی تھی جبکہ شور سے دعا اٹھ کر رونے لگی تھی

"خدا سے ڈرو۔۔ جس نیت سے تم آئے ہو۔۔ یہ حرکت عذاب کا باعث بنے گی تم پہ۔۔"

اپنے سامنے کھڑے حیوان کو وہ بولتی بھاگنے کی راہ تلاش کرنے لگی مگر افسوس کہ یہ آسان نہ تھا کیونکہ وہ پوری طرح اس کا راستہ روکے کھڑا تھا

"ارے عذاب بعد میں دیکھا جائے گا پہلے تمہارے ساتھ رات تو گزار لیں۔۔"

وہ بولا تو حُرّہ نے اس کے الفاظ سن کر اذیت سے آنکھیں میچی

"خوف کھاؤ خدا کا۔۔ تمہارے بھی کوئی گھر میں عورت ہو گی۔۔"

وہ مسلسل اسے اللہ سے ڈرا رہی تھی مگر جو بہک جائے اسے کیا ہدایت ملے

"میرا کوئی گھر نہیں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ آدمی دھاڑا تھا اور مزید مشتعل ہوا تھا

"پپ پلیز میرے قریب مت آؤ۔۔"

اس بار حُرّہ کی آواز میں بے بسی تھی ڈر و خوف تھا

"وقت ضائع مت کرو۔۔ بچی کو سلاؤ اور کچھ وقت کے لیے میرا دل خوش کر دو۔۔ !"

مکروہ چہرہ لیے وہ کہہ رہا تھا جبکہ اس کی غلیظ نگاہیں اپنے وجود کے آر پار محسوس کرتے حُرّہ نے اس پل اپنی موت مانگی

"دیکھو تمہیں جو کچھ چاہیے لے جاؤ جتنے پیسے، زیور چاہیے سب لے جاؤ مگر پلیز چلے جاؤ یہاں سے۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ نے بھیگی آواز میں کہا اور کمرے میں موجود سیف کی جانب اسے متوجہ کیا اس دوران دعا رو رو کر سہم چکی تھی

"ارے وہ بھی لے لوں گا۔۔پہلے اپنی آگ تو بجھالوں جو تیرا معصوم چہرہ دیکھ مزید بڑھ گئی ہے۔۔"

ہاتھ بڑھا کر اس نے حُرّہ کے چہرے کو چھونا چاہا مگر حُرّہ نے چہرہ دوسری جانب کر لیا

"مجھے قتل کر دو مگر میری طرف غلیظ نگاہ سے مت دیکھو۔۔"

وہ بے بسی کی انتہا پر تھی جب بولی تو آواز بھیگی ہوئی تھی

"قتل بھی کر دوں گا۔۔پہلے مزے تو لے لوں۔۔"

وہ اس کی بے بسی سے محظوظ ہوتا بولا تھا

"یااللہ میری مدد کر۔۔!"

www.novelsclubb.com

وہ باآواز بلند بڑبڑائی تھی

"اب نخرے بند بھی کر۔۔اور چھوڑ بچی کو۔۔!"

وہ دھاڑا تھا اور دعا کی جانب ہاتھ بڑھائے مگر حُرّہ نے دعا کو خود میں چھپالیا

"پپ پلیز تم مجھے قتل کر دو مگر میری عزت کو محفوظ رہنے دو۔۔اللہ سے ڈرو۔۔"

وہ اس بار التجائیہ بولی تھی

"تجھ پر رحم کیا تو مجھ پر رحم نہیں ہو گا۔۔"

وہ بامعنی الفاظ میں بولا تو حُرّہ نے آنکھوں میں التجا اور بے بسی لیے اسے دیکھا جبکہ دعا کے رونے میں شدت آئی تھی حُرّہ نے دعا کو دیکھا جس کا مسلسل رونے کے باعث برا حال تھا بے اختیار اپنی بیٹی کو پہلی مرتبہ اتنا روتے دیکھ کر حُرّہ کا دل بھی کیا وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر روئے

"یا اللہ تیرے سوا کوئی نہیں جو میری مدد کرے۔۔میں تجھ سے اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کی دعا کرتی ہوں۔۔"

بھیگی پلکیں گرا کر وہ دل میں دعا کرنے لگی

www.novelsclubb.com

ابھی اس نے دوپٹہ کھینچنے کو ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ حُرّہ نے اپنی پوری طاقت لگا کر اسے دھکا دیا وہ حُرّہ جیسی دبلی پتلی لڑکی سے اس قدر طاقت کی امید نہ رکھتا تھا اور اس کے حملے سے فرش پر جا گرا یہیں حُرّہ نے موقع کو غنیمت جانا اور دعا کو سینے سے لگائے کمرے سے بھاگی اور باہر آ کر دروازہ لاک کر دیا لاؤنج کو عبور کرتی وہ اس غرض سے لان میں آئی کہ گارڈز کو اس ناگہانی سے آگاہ کرے مگر صد افسوس کہ جہاں دس دس گارڈز ہوتے تھے وہاں آج ایک بھی نہیں تھا نیم اندھیرے میں جب ڈھونڈنے پر بھی کوئی نہ ملا تو آسمان کی جانب چہرہ کیا

"یا اللہ تیرے آسرے اس گھپ اندھیری رات میں اپنی عزت کو بچانے کی خاطر نکل رہی ہوں۔۔ اب تو ہی مجھے منزل تک پہنچائے گا۔۔ کیونکہ تیرے سوا یہ کوئی نہیں کر سکتا۔۔ مجھ پر رحم کر میرے مالک۔۔"

شدت سے روتے ہوئے وہ آسمان کی جانب چہرہ بلند کیے بول رہی تھی اور پھر دعا کو سینے لگائے وہ بنگلے سے باہر نکل گئی

www.novelsclubb.com

دعا کو سینے میں بھینچے تیز تیز بھاگتی وہ ہانپ گئی تھی جب گھر سے کافی دور آ گئی تو ایک جگہ رک کر تنفس بحال کرنے لگی آس پاس چند گھر تھے وہ مسلسل رو رہی تھی جبکہ دعا بھی مدھم آواز میں سسکیاں لے رہی تھی بے بسی ہی بے بسی تھی اپنی عزت کی حفاظت کی خاطر وہ محض سر پر دوپٹہ اوڑھے اپنی بیٹی کو سینے سے لگائے نکلی تھی مگر اب وہ کہاں جاتی اس اندھیری رات میں کون اسے پناہ دیتا مسلسل سورتوں کا ورد کرتی رات میں باقی دو تین گھنٹے ان دونوں ماں بیٹی نے سڑک پر گزارے جہاں سے تھوڑی دیر بعد اکادکا گاڑی گزر جاتی تھی دعا کو اس نے تھپک کر سلا دیا تھا مگر خود خوف کے زیر اثر رات گزاری تھی بار بار ایسے لگتا جیسے وہی شخص دوبادہ آ جائے گا جب افق پر روشنی نمودار ہوئی تو پاس سے گزرتی ایک گاڑی کو حُرّہ نے اشارہ کر کے روکا ڈرائیور نے مشکوک نگاہوں سے سامنے کھڑی عورت اور پھر اس کی گود میں سوتی ہوئی بچی کو گھورا مگر وہ دیکھنے میں شریف گھر کی لگ رہی تھی اس آدمی کی نگاہوں سے خوفزدہ ہوتے حُرّہ نے اسے ایک پتہ بتایا اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر

www.novelsclubb.com

براجمان ہو گئی راستے میں وہ مسلسل روتی رہی تھی جس طرح حُرّہ نے یہ دو تین گھنٹے گزارے تھے اسے لگا یہ رات اس کی اذیتوں میں سب سے زیادہ مشکل ترین رات تھی نا سر پر چھت تھی اور نا خدا کی ذات کے سوا کوئی آسرا اللہ کے بعد وہ مسلسل عباس کو پکار رہی تھی اس کے لوٹنے کی دعا کرتی رہی تھی

"یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے میری عزت کو محفوظ رکھا۔۔آگے بھی تجھ سے مدد چاہتی ہوں۔۔"

مسلسل روتے ہوئے وہ رب سے راز و نیاز کر رہی تھی

موبائل بھی پاس نہیں تھا کہ عباس کو گزری قیامت کے بارے میں آگاہ کر سکتی اب صرف حویلی میں پناہ لینے کے سوا اس کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا بچی کو لے کر وہ کہاں در در کی ٹھوکریں کھاتی اور اگر پھر سے وہی شخص آگیا تو یہی سوچ اسے سہنے پر مجبور کر رہی تھی اس سے بہتر وہ سردار بی بی سمیت حویلی کے مکینوں کی کڑوی باتیں اور سلوک برداشت کر لے

"سر داد کہاں ہیں آپ۔۔ پلیز آ جائیں۔۔ میں مر جاؤں گی اگر اب کچھ برا ہوا تو۔۔

"

دل میں عباس سے مخاطب وہ اس کے جلد آنے کی دعا مانگنے لگی

"مجھ سے ہر طرح کا امتحان میرے مالک۔۔"

"ماں بابا اگر آپ لوگ ہوتے تو آپ کی بیٹی آج ٹھوکریں نا کھا رہی ہوتی۔۔ بے دھڑک آپ کے پاس آ جاتی۔۔ جن بیٹیوں کے سر پر باپ، بھائی کا ہاتھ نہیں ہوتا زمانہ انہیں کتنا بے مول کر دیتا ہے۔۔"

کرب سے آنکھیں میچے وہ سوچ رہی تھی

"بس دعا میری جان۔۔ مت رو میری بیٹی۔۔ دعا کرو بابا آ جائیں۔۔"

دعا کے رونے پر حُرّہ نے اس کی روئی ہوئی آنکھیں پر بوسہ دیتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

تین گھنٹے کے سفر کے بعد گاڑی حویلی کے سامنے آکر رکی تو حُرّہ نے اپنے کان میں موجود ایک بالی اتاری اور ڈرائیور کی جانب بڑھائی ڈرائیور نے چونک کر پہلے حُرّہ کو دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ می موجود سونے کی چھوٹی سی بالی کو دیکھا

"مم میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔۔!"

وہ جھکے سر کے ساتھ بولی تو ڈرائیور نے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا

"یہ سونے کی ہے۔۔؟"

اس کے سوال پر حُرّہ نے فوراً سر ہلایا

"مگر پھر تو یہ زیادہ قیمت کی ہو گی۔۔"

www.novelsclubb.com

ڈرائیور بولا تو حُرّہ اس بار خاموش رہی

"آپ رکھ لیں بھائی۔۔"

حُرّہ اسے بول کر حویلی کے گیٹ کی جانب بڑھ گئی جبکہ پیچھے وہ ڈرائیور کاندھے اچکا کر واپس مڑ گیا

//////////////////////////

وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا جانے کب اس کی آنکھ لگی تھی کچھ دیر بعد ہی ہڑبڑا کر اٹھا تھا یکدم بے چینی نے اسے آن گھیرا تھا ٹائی کی ناب ڈھیلی کی اور سفید شرٹ کی آستین کہنیوں تک فولڈ کیے وہ ہوٹل کے کمرے میں چکر کاٹنے لگا

"اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے مجھے۔۔"

عباس بالوں میں انگلیاں پھیرتا بولا تھا اسے پہلا خیال حُرّہ اور دعا کا آیا تھا ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اس کی حُرّہ سے بات ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

دوسرا خیال اسے سرداد شیر دل کی باتوں کا آیا تھا جس میں انہوں نے اسے نورے سے شادی پر بہت زور دیا تھا مگر وہ ہمیشہ کی طرح انکار کر چکا تھا مگر ان کی دلیلیں اسے مسلسل یاد آرہیں تھیں

"عباس آخر مسئلہ کیا ہے۔۔؟؟ ہم نے اس لڑکی کو تمہاری زندگی میں قبول کیا ہے نا۔۔تو تم ہماری خاطر نورے کو کیوں نہیں قبول کر سکتے۔۔؟ کیا ہماری بات کی کوئی حیثیت نہیں تمہاری نظر میں۔۔؟ کیا ہمارا کوئی حق نہیں کہ ہم یہ فیصلہ کر سکیں۔۔؟"

"ایسی بات نہیں ہے بابا۔۔میں نہیں کر سکتا دوسری شادی۔۔!"

ان کے سوال پر وہ صاف انکار کرتا بولا تھا

"وجہ۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے ایسا لگتا ہے میں نورے کے ساتھ انصاف نہیں کر سکوں گا۔۔ جس محبت کی وہ حق دار ہیں وہ میں نہیں دے سکوں گا نہیں۔۔"

عباس کی بات پر انہوں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"میں مان ہی نہیں سکتا یہ بات۔۔ تم میرے بیٹے ہو۔۔ جانتا ہوں تم حق دار کو اس کا حق دینے میں کوتاہی نہیں کرتے۔۔ جب شادی ہو گی تو یقیناً نورے کو محبت دو گے۔۔"

وہ ہاتھ نہ کے انداز میں ہلاتے بولے تھے

"پلیز بابا سرکار آپ مجھ سے اس بارے میں امید نہ رکھیں۔۔ میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں۔۔ دوسری شادی کی چاہت نہیں مجھے۔۔"

عباس ہنوز اپنی بات پر قائم تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں نہیں لگتا تم نورے کے ساتھ غلط کر رہے ہو۔۔ کبھی اس کو غور سے دیکھو تو معلوم ہو کہ جس نورے کے چہرے سے مسکراہٹ کبھی جدا نہیں ہوتی تھی وہ کتنی مرجھا گئی ہے۔۔ تم سے محبت کرتی ہے کیا بھول گئے تم۔۔اس کو اذیت دے کر سکون سے رہ سکو گے۔۔؟"

انہوں نے نرمی سے اسے سمجھایا ان کی بات پر عباس خاموش ہو گیا تھا

اس نے بے چینی سے ان سوچوں کو جھٹکا تھا

"کہیں نورے کا صبر تو نہیں جو مجھے بے چین رکھتا ہے۔۔؟؟ لیکن میں نے تو غلط نہیں کیا ان کے ساتھ۔۔اگر میں نے ان پر حُرّہ کو ترجیح دی ہے تو اس لیے کہ حُرّہ کا مجھ پر حق ہے۔۔ان کا نکاح ہوا تھا میرے ساتھ جبکہ نورے کے ساتھ میرا کوئی شریعی رشتہ نہیں جس حیثیت سے میں ان کے باعث حُرّہ کی حق تلفی کرتا۔۔"

مختلف سوچیں اس کے دماغ میں آ رہیں تھیں بار بار نورے کی باتیں،اس کی خاموش زبان،اس کی نگاہوں میں موجود سوال اسے یاد آ رہے تھے

"یااللہ میرے ہاتھوں کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔۔"

کچھ سوچتے ہوئے اس نے خود ہی اپنی سوچ پر سر ہلایا

//////////////////////////

"دروازہ کھولو۔۔!"

ایک گارڈ نے جب دروازہ کھولا تو حُرّہ کو دیکھ کر وہ چونکا جبکہ حُرّہ نے اسے مخاطب کیا

"جی بی بی۔۔"

وہ جی کہتا پیچھے ہوا تو حُرّہ نے گیٹ عبور کیا

"اے لڑکی وہیں رک جا۔۔!"

www.novelsclubb.com

یہ سردار بی بی کی کرخت آواز تھی جس نے حُرّہ کے قدم وہیں روک دیے

"تو یہاں کیا کر رہی ہے۔۔؟"

وہ حُرّہ کے قریب آتی ہوئی پوچھ رہیں تھیں

"وہ۔۔!"

حُرّہ کو سمجھ نہ آیا کہ اپنے اتنی صبح آنے کا کیا جواز پیش کرتی مگر یہ تو طے تھا کہ اسے ہر حال میں یہیں پناہ لینی تھی

"کیا وہ وہ۔۔؟؟"

وہ غصے سے پھنکاری تھیں تو ان کی غصیلی آواز سن کر دعا رونے لگی تھی اس معصوم بچی نے تو فقط دو شفیق چہرے دیکھے تھے ایک حُرّہ کا اور دوسرا عباس جیسے محبت کرنے والے باپ کا جو نرم اور دھیمے انداز میں بولتا تھا اور کل رات سے وہ بچی پہلے اس آدمی کا اور اب سردار بی بی کی آواز پر شدت سے رونے لگی

"کیوں آئی ہو یہاں تم لڑکی۔۔اور اسے بھی کیوں لے کر آئی ہو۔۔"

حُرّہ کی گود میں روتی بلکتی سال بھر کی دعا کو دیکھ کر وہ اک پل کے لیے اس کی جانب متوجہ ہوئی تھیں وہ بچی انہیں بلکل عباس کی کاربن کاپی لگی تھی نین نقش میں اس

قدرا اپنے باپ سے مشابہ تھی کہ کوئی بھی باآسانی کہہ سکتا تھا کہ یہ عباس کی بیٹی ہے مگر سردار بی بی نے سفاکیت کی انتہا کی اور حقارت بھرے تاثرات لیے ان دونوں ماں بیٹی کو دیکھا

"جج جب تک سرداد نہیں آجاتے۔۔مجھے یہاں رہنے دیں۔۔سردادبی بی۔۔"

حُرّہ نے التجائیہ کہا

"کیوں۔۔؟؟"

وہ فٹ سے بولیں تو حُرّہ نے سر جھکالیا اب وہ انہیں اپنے پر گزری رات کی قیامت کیسے بتاتی

"پلیز رہنے دیں۔۔کچھ دن۔۔جب سرداد آجائیں گے تو ہم چلے جائیں گے۔۔"

دعا کو کاندھے سے لگائے ہوئے وہ آنکھوں میں التجا لیے بولی تھی

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں جانتی ہوں میرے بیٹے کو لے اڑو گی۔۔ مگر اس بار میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔"

وہ غصیلی آواز میں بولیں تھیں

"سر دادی بی پلیز چند دن کے لیے۔۔"

"دفع ہو جاؤ تم اپنی بیٹی کو لے کر یہاں سے۔۔ یہاں کوئی جگہ نہیں تمہارے اور تمہاری بیٹی کے لیے۔۔"

وہ غصے سے پھنکاری تھیں

"یہ صرف میری بیٹی نہیں ہے۔۔ یہ آپ کے بیٹے کا بھی خون ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

دعا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی تھی لہجے سے تکلیف عیاں تھی

"ہم نہیں مانتے۔۔ پتہ نہیں کس کا گند میرے بیٹے کی جھولی میں ڈال رہی ہو۔۔ میرا بیٹا تو ہے ہی شریف۔۔ آ گیا تمہارے جھانسے میں۔۔"

وہ اپنے الفاظ سے حُرّہ کے اندر زہر انڈیل رہیں تھیں یہی زہر عباس دن رات اپنے اندر انڈیلتا تھا مگر شاید وہ ضبط کرنا جانتا تھا کہ سامنے اس کی ماں تھیں مگر حُرّہ سے قطعی ان کا بہتان برداشت نہیں ہوا

"اللہ سے ڈریں۔۔آپ بھی جانتی ہیں کہ یہ آپ کے بیٹے کی اولاد ہے۔۔پھر کیوں بہتان لگا رہیں ہیں مجھ پر۔۔"

اس مرتبہ حُرّہ بھی خاصی بلند آواز میں بولی تھی

"بکواس بند کرو اپنی۔۔خبر دار اگر میرے سامنے بلند آواز میں چیخی۔۔"

حُرّہ کی بلند آواز پر وہ بھی چنگھاڑیں تھیں

"میں صرف اتنا کہہ رہی ہوں مجھے اور میری بیٹی کو تھوڑے دن یہاں رہنے دیں ۔۔سردار کا ہمارے ساتھ بھی کوئی رشتہ ہے۔۔اس لیے حویلی میں رہنا ہمارا بھی حق ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

اس مرتبہ حُرّہ دھیمی آواز میں بولی تھی کہ عباس کے آنے تک اسے حویلی میں پناہ چاہیے تھی

"خبردار اگر اپنے حق جتائے تم نے۔۔"

انہوں نے اسے غصے سے گھورا تھا

"ٹھیک ہے نہیں جتاتی مگر پلیز مجھے اندر جانے دیں سردار بی بی۔۔"

حُرّہ نے باقاعدہ ان کے آگے ہاتھ جوڑے تھے

"جانے کون سے جادو کرتی ہو ہر مشکل کو شکست دے دیتی ہو۔۔ ضرور کالا علم کرتی ہو۔۔ تبھی اس ہٹے کٹے آدمی کو ڈھا کر یہاں آگئی ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ غصے میں بولتی جارہیں تھیں ان کی بات پر حُرّہ ٹھٹھکی تھی

"کک کیا مطلب۔۔"

حُرّہ کی زبان لڑکھڑائی تھی

"مطلب یہ بی بی کہ میں تمہیں کبھی پناہ نہ دوں۔۔لو اپنی بیٹی کو اور نکلو میرے گھر سے۔۔"

انہوں نے حُرّہ کو بازو سے پکڑ کر پیچھے کیا

"آآپ کو کیسے معلوم کہ میں اس آدمی سے بچ کر یہاں آئی ہوں۔۔"

وہ حیرت زدہ سی پوچھ رہی تھی

"میں نے ہی اسے بھیجا تھا۔۔کہ بس کسی طرح تم سے جان چھوٹ جائے میرے بیٹے کی۔۔"

وہ حُرّہ کی پتھرائی ہوئی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولیں تھیں

www.novelsclubb.com

جب سے انہیں فون کال آئی تھی حُرّہ کے گھر سے بھاگنے اور ان کا منصوبہ ناکام ہونے کی تب سے وہ حویلی کے دروازے پر نگاہ جمائے کھڑیں تھیں انہیں یقین تھا حُرّہ یہیں آئے گی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اتنی مشکل سے عباس کی غیر موجودگی میں انہیں موقع ملا تھا کہ عباس کو حُرّہ سے بدظن کر سکیں یہ منصوبہ تھا کہ جیسے ان کی بیٹی کے ساتھ ہوا اس کا بدلہ بھی وہ لے لیں گی اور اسے عباس کے قابل ہی نہ چھوڑے لیکن حُرّہ بھاگ نکلی تھی تب سے وہ غصے میں ٹہل رہیں تھیں

"آپ کو خدا کا خوف نہیں آیا۔۔ میں آپ کے بیٹے کی عزت ہوں۔۔ آپ نے مجھے بے آبرو کرنا چاہا۔۔"

چند پل لگے تھے حُرّہ کو سب سمجھنے میں اور جب سمجھ آ گئی تو صدمے کی کیفیت میں بولی

"تم ہمارے دشمن کی بیٹی ہو۔۔ اس دشمن کی جس نے میری بیٹی کی عزت کو تار تار کیا اور اسے بے رحمی سے مار دیا۔۔ پھر میں تم پر کیسے رحم کروں۔۔"

ان کے لہجے سے نفرت اور حقارت جھلک رہی تھی حُرّہ کو اپنے پیروں پر کھڑا رہنا دشوار لگا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ اس حد تک جا سکتی ہیں۔۔خدا کا خوف نہیں ہے۔۔اگر میں نہ بھاگتی اس وقت وہاں سے تو۔۔تو جانتی ہیں کیا ہو جاتا۔۔"

حُرّہ کو شدید صدمہ لگا تھا وہ سمجھتی تھی سردار بی بی اپنی بیٹی کی وجہ سے ہمیشہ اس سے نالاں رہتی ہیں مگر اس حد تک قدم اٹھا سکتی تھیں یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا عباس جیسے اتنے اعلی انسان کی ماں ایسی سوچ رکھتی ہو گی یہ قبول کرنا کس قدر مشکل تھا

"اگر تم اب بھی یہاں سے نہ گئی تو یہ سب پھر کروا سکتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔"

وہ سفاکیت سے بولیں تھیں جبکہ حُرّہ نے افسوس سے انہیں دیکھا

"مجھے نہ سہی مگر اس معصوم پر بھی رحم نہ آیا آپ کو۔۔اگر اسے کچھ ہو جاتا تو۔"

ان کی بات سن کر وہ اندر سے کانپی تھی وہ کبھی نہیں چاہتی تھی جس قیامت سے وہ رات کو گزری تا حی دوبارہ اس سے سنا ہو

"اچھا تھا مر جاتی۔۔میرے بیٹے سے گند تو دور ہوتا۔۔"

وہ سفاک عورت حقارت سے بولیں تھی حُرّہ نے تڑپ کرا نہیں دیکھا تھا

"بس کر جائیں۔۔بہت ہو گیا۔۔اب دیکھئے گا میں آپ کی ساری حقیقت سردار کو بتاؤں گی۔۔کس حد تک جا چکی ہیں آپ سب بتاؤں گی۔۔"

وہ بھی غصے میں بولی تھی

"کیسے بتاؤ گی۔۔میں تمہیں یہاں رہنے دوں گی تب نا۔۔اگر تم نے یہاں رہنے کا سوچا بھی تو جو ایک بار عزت بچ گئی نا ہر مرتبہ نہیں بچے گی۔۔"

وہ شاطرانہ انداز میں اسے دھمکی دے رہیں تھیں ان کی بات سن کر حُرّہ کے چہرے پر خوف کا سایہ گزرا

www.novelsclubb.com

"کیا ملے گا آپ کو یہ سب کر کے۔۔"

وہ بے بس انداز میں پوچھ رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سکون۔۔"

انہوں نے یک لفظی جواب دیا تو حُرّہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا

"تمہیں تکلیف میں دیکھ کر مجھے سکون ملتا ہے۔۔"

وہ بولیں تو حُرّہ نے پتھرائی آنکھوں سے انہیں دیکھا

"ایک اچھی بیوی شوہر کا سکون ہوتی ہے۔۔اور آپ میرا سکون ہیں حُرّہ۔۔"

اس پل عباس کے الفاظ اسے یاد آئے تھے اب وہ انہیں کیسے بتاتی کہ ان کا بیٹا اسے اپنا سکون کہتا تھا

"میں اپنے لیے سوال نہیں کروں گی آپ سے۔۔ مگر دعا اس حویلی کی بیٹی ہے۔۔ اس کا بھی اتنا حق ہے حویلی پر جتنا ایک بیٹی کا اپنے باپ کے گھر پر ہوتا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے کہا تو انہوں نے نخوت سے سر جھٹکا

"جب ہم مانتے ہی نہیں اسے اپنے بیٹے کا خون تو کیسا حق بی بی۔۔؟"

کہتے ہی انہوں نے حُرّہ کو دھکا دیا تھا وہ بمشکل اس حملے پر سنبھل سکی تھی

"عذاب کی مانند ہو تم ہماری زندگیوں میں۔۔دفع ہو جاؤ ہماری زندگی سے۔۔تاکہ خوشیاں دوبارہ ہماری حویلی کا احاطہ کر سکیں۔۔اگر تم نہ گئی ہماری زندگی سے تو جان سے تم تو جاؤ گی ہی تمہاری بیٹی کو بھی اس طرح غائب کرواؤں گی کہ قبر بھی نہیں مل سکے گی تمہیں اس کی۔۔چلی جاؤ یہاں سے۔۔نکل جاؤ۔۔"

وہ حتمی انداز میں حُرّہ کو دھمکا رہیں تھیں کہ ان کی دھمکی پر حُرّہ تڑپ گئی

"گارڈز یہ لڑکی حویلی کے آس پاس بھی نظر نہ آئے مجھے۔۔"

اس بار وہ گارڈز کو کہتی حویلی کے اندرون حصے کی سمت بڑھ گئیں

"مم میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔آپ کی حقیقت سردار کو ضرور بتاؤں گی۔۔"

گارڈز کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ حُرّہ نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روکا اور چیخ کر بولی

www.novelsclubb.com

"پلیز جلدی آجائیں سردار۔۔زندگی اس دنیا نے تنگ کر دی ہے مجھ پر۔۔پلیز جلدی آجائیں۔۔آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی میں۔۔مر جاؤں گی آپ کے بغیر۔۔ میرے اللہ چھوٹے سردار کو بھیج دے۔۔ نہیں دعا رو نہیں بس ویٹ کرو بابا کے آنے کا۔۔ہم بابا کو سب بتائیں گے۔۔پھر کبھی دور نہیں جائیں گے وہ ہم سے۔۔"

وہ بھوک سے بلکتی روتی ہوئی دعا کو کہتی جارہی تھی

"نہیں میں کسی قیمت پہ سردار سے الگ نہیں ہو سکتی۔۔مجھے انہیں سب بتانا ہو گا کہ کیا کیا ہوا ہمارے ساتھ۔۔پلیز جلدی آجائیں۔۔آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہمارا ۔۔یااللہ میری مدد کر۔۔"

آسمان کی جانب دیکھتی وہ بولی تھی

////////////////////////

www.novelsclubb.com

"لل لیکن اگر سردار کے آنے سے پہلے دوبارہ سردار بی بی نے کوئی سازش کی تو۔۔

؟"

منہ میں بڑبڑاتی وہ حویلی کے گیٹ کے پاس کھڑی تھی

سردار بی بی نے اس سے اس کی چھت بھی چھین لی تھی وہ جانتی تھی اب وہ اسے کسی صورت پناہ نہیں دیں گی اسے سب سے زیادہ فکر اپنی آبرو کی تھی جو کہ اب یہاں محفوظ نہیں تھی سردار بی بی جب ایک مرتبہ اتنی گری ہوئی حرکت کر سکتیں ہیں تو دوبارہ ان سے کچھ اچھائی کی امید نہیں کی جاسکتی تھی سردار شیر دل سے بھی التجا نہیں کر سکتی تھی کہ وہ جانتی تھی جب وہ ایک دوبار عباس کے پاس آئے تھے تو کس قدر حقارت سے وہ اسے دیکھتے تھے کئی مرتبہ وہ عباس کو ان سے نورے سے شادی والے معاملے پر بحث کرتا سن چکی تھی حویلی کے کسی بھی مکین سے اسے امید نہیں تھی کہ کوئی اس کی مدد کرے گا

"میرے اللہ میں کہاں جاؤں۔۔؟؟ماں۔۔بابا۔۔؟"

دعا کو سینے میں بھینچتی وہ سسک اٹھی تھی

کوئی راہ نظر نہیں آرہی تھی کہاں جائے کوئی بھی تو نہیں تھا جو اس کا ساتھ دیتا یہ تو طے تھا کہ وہ عباس کو اس کی ماں کی حقیقت بتائے گی مگر عباس کے آنے تک اسے کہیں تو رہنا تھا نگاہیں سامنے کھڑے گارڈز کی جانب کیں کہ ان سے موبائل لے کر عباس کو سب حالات سے آگاہ کرے مگر وہ جانتی تھی کوئی اس کی مدد نہیں کرے گا پھر بھی کچھ سوچتے ہوئے اس نے ان میں سے ایک کو مخاطب کیا جو کہ سردار بی بی کے حکم پر اسے حویلی سے نکالنے کے منتظر تھے

"پپ پلیز سردار سے بات کرنی ہے مجھے۔۔ موبائل دے دیں۔۔؟"

بمشکل آنسو پونچھتی وہ بولی تھی مگر گارڈز نے سر جھکا لیا اور خاموش رہے

"پپ پلیز۔۔!!"

سسکتی ہوئی دعا کو سنبھالتی وہ روتے ہوئے التجا کر رہی تھی مگر وہ ہنوز سر جھکائے کھڑے رہے حُرّہ جانتی تھی وہ اپنے مالک کے حکم کے غلام ہیں تبھی خاموش ہوگئی

"حویلی کے دروازے پر بیٹھنا پڑے میں بیٹھوں گی۔۔اور وہیں بیٹھ کر سردار کا انتظار کروں گی۔۔ مگر حویلی سے کہیں نہیں جاؤں گی۔۔"

منہ میں بڑبڑاتی وہ چند قدم پیچھے ہوئی تھی آخر وہ اس ظالم دنیا سے کیسے اکیلے مقابلہ کر سکتی تھی جو قدم قدم پر نوچنے کو کھڑی تھی ایسے حالات میں عباس جیسے ہمدرد ساتھی و محافظ سے کیسے دور جا کر بے وقوفی کر سکتی تھی

"میرے اللہ سردار کو بھیج دیں۔۔ پلیز آجائیں ورنہ میں مر جاؤں گی۔۔"

مسلسل دعا کرتے ہوئے وہ رو رہی تھی

"سنو۔۔!"

یہ کوئی جانی پہچانی آواز تھی جو حُرّہ کو پشت سے سنائی دی تھی کسی نے شاید اسے پکارا تھا لمحہ ضائع کیے بغیر اس نے مڑ کر دیکھا تو سامنے ناعمہ کھڑیں تھیں پہلے حُرّہ نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا پھر دل میں خیال آیا کہ ان سے مدد مانگی جائے شاید وہ انہیں سردار بی بی سے یہاں رہنے کی اجازت لے دیں ابھی حُرّہ نے کچھ بولنے کو لب وا کیے ہی تھے کہ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا

"تم جانتی ہو لڑکی۔۔؟؟ تم اور تمہاری گود میں یہ بچی اس وقت قابل رحم ہو۔۔ کسی کو بھی تم پر ترس آجائے مگر۔۔"

انہوں نے عام سے انداز میں بات کا آغاز کیا تھا حُرّہ اس وقت اس بات کی توقع ان سے نہیں کر رہی تھی وہ ناسمجھی سے انہیں دیکھنے لگی تھی

www.novelsclubb.com

جبکہ وہ سامنے کھڑی حُرّہ کو بغور دیکھ رہیں تھیں مندے سے کپڑوں میں مٹی کے واضح نشان نظر آرہے تھے دوپٹے سے خود کو لپیٹے ہوئے، لمبے سیاہ بالوں کی چٹیا میں سے آدھے بال نکلے ہوئے تھے، چہرے پر خشک آنسوؤں کے نشان اور آنکھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سوچ ہوئیں گود میں سال بھر کی بچی بلک رہی تھی ایک پل کو تو اسے دیکھ کر ان کا ہاتھ دل پر بے اختیار پڑا تھا مگر پھر سر جھٹکا انہیں کمزور نہیں پڑنا تھا اپنی بیٹی کی خاطر اگر انہیں حُرّہ جیسی بے ضرر لڑکی سے قربانی بھی مانگنی پڑی تو وہ ایسا ضرور کریں گیں

ہاتھ کے اشارے سے انہوں نے گارڈز کو وہاں سے بھیجا اور پھر سے حُرّہ کی جانب متوجہ ہوئیں

"چلی جاؤ۔۔چلی جاؤ ہماری زندگی سے۔۔چلی جاؤ چھوٹے سردار کی زندگی سے۔۔ چلی جاؤ میری بیٹی کی زندگی سے۔۔تاکہ خوشیاں اس کی زندگی میں آسکیں۔۔"

وہ سفاکیت سے کہہ رہیں تھیں حُرّہ نے ٹھٹھک کر انہیں دیکھا

"کک کیا مطلب ہے آپ کا۔۔؟؟"

حُرّہ کی آواز بمشکل نکلی تھی

www.novelsclubb.com

"تم جب تک چھوٹے سردار کی زندگی میں رہو گی۔۔اس وقت تک وہ نورے کو قبول نہیں کرے گا۔۔میری بچی کی خوشیوں میں رکاوٹ مت بنو۔۔ کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی تم میری بیٹی کی خوشیوں کی رکاوٹ بن کر۔۔"

وہ سخت لہجے اور انداز میں بات کر رہیں تھیں

"مم میں کیسے نورے کی خوشیوں میں رکاوٹ ہوں۔۔؟"

حُرّہ کی آواز جیسے کھائی سے آئی تھی

"یہ تو تم جانتی ہی ہو کہ چھوٹے سردار اور نورے کی نسبت بچپن سے طے تھی۔۔ اگر عابی کے قتل کے بعد اس کے خون بہا میں تم چھوٹے سردار کی ونی بن کر نہ آتی تو آج میری بیٹی چھوٹے سردار کے ساتھ خوش رہ رہی ہوتی۔۔ جیسے آج تمہاری گود میں اولاد ہے ایسے۔۔میری بیٹی کی گود میں بھی ہوتی۔۔ مگر افسوس تم آگئی۔۔ ہماری خوشیوں کو آگ لگانے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ جیسے جیسے بول رہیں تھیں ویسے ہی حُرّہ کے وجود میں خنجر پیوست ہو رہے تھے

"مم میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔ میں نے کبھی بھی سردار کی نورے کے ساتھ شادی پر اعتراض نہیں کیا۔۔ مم میں دل سے اس بب بات سے راضی ہوں۔۔"

بہتے آنسوؤں کو بار بار ایک ہاتھ کی پشت سے رگڑتی وہ بولی تھی

"اتنے عرصے میں تم سردار کو جان تو گئی ہو گی۔۔وہ کتنے نرم دل ہیں۔۔ تم سے ہمدردی کی وجہ سے وہ نورے سے شادی نہیں کر رہے کیونکہ نورے سے اگر اس کی شادی ہو گئی تو نورے کا مرتبہ تم سے زیادہ ہو گا۔۔ نورے کو سردار بی بی کی حیثیت ملے گی کیونکہ وہ خاندانی بیوی ہو گی۔۔ اور تمہاری اور تمہاری اولاد کی کوئی اوقات نہیں رہے گی۔۔ جبکہ نورے کی اولاد کو ہی سردار کی اولاد کی حیثیت دی جائے گی۔۔!"

ان کی باتیں حُرّہ کو سر جھکانے پر مجبور کر گئیں تھیں پر نم نگاہیں دعا کی جانب کیے وہ تڑپ گئی تھی

کیا اس کی طرح اس کی بیٹی کی بھی کوئی حیثیت نہیں تھی جبکہ انہوں نے اس پل حُرّہ سے نگاہیں چرائیں تھی کیونکہ سامنے کھڑی بے بس لڑکی کتنی دکھی تھی اور کن حالات سے گزری تھی یا گزر رہی تھی وہ جانتی تھیں کہ حُرّہ کی زندگی کتنے کانٹوں سے بھری ہو گی اگر انہوں نے اس کی مدد نہ کی

"مم میں کک کیا کر سکتی ہوں۔۔؟"

الفاظ حلق سے نکلنے سے انکاری تھے مگر وہ اذیت کی حدیں پار کرتی بولی تھی

"سرداد کو چھوڑ دو۔۔"

انہوں نے فٹ سے کہا تو حُرّہ انہیں دیکھتی رہ گئی

"مم میں ایسا کسی قیمت پر نہیں کر سکتی۔۔"

ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ گویا ہوئی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میری بیٹی کی آہیں تمہیں جینے نہیں دیں گی۔۔دیکھو ذرا عباس جیسے ہمسفر کے ساتھ کے باوجود تم اس مشکل میں میں ہو۔۔اس کا مطلب خدا بھی یہی چاہتا ہے کہ تم نکل جاؤ اس کی زندگی سے۔۔"

وہ بولیں تو حُرّہ نے اس بے رحم عورت کو دیکھا جو اپنی بیٹی کی خاطر کیسے اسے بددعا دے رہیں تھیں

"مم میں نہیں جا سکتی۔۔کچھ رحم کریں۔۔میرا کوئی نہیں جس کے پاس جاؤں۔۔"

وہ التجائی انداز میں بولی

"کہیں بھی چلی جاؤ۔۔دنیا بہت بڑی ہے۔۔شاید تمہاری زندگی میں بھی سکون آ جائے۔۔"

آخری بات جانے کیا سوچ کر انہوں نے کہی تھی کہ حُرّہ نے انہیں دیکھا

"مم میرا کوئی نہیں ہے۔۔! مم میں کہاں جاؤں گی۔۔؟"

بے بسی کی انتہا تھی

"کہیں بھی جاؤ۔۔ مگر ہماری زندگی سے چلی جاؤ۔۔! میری بیٹی کی خوشیوں سے دور۔۔ بہت دور۔۔!"

ان کی سفاکیت سے کہی بات پر حُرّہ نے انہیں تڑپ کر دیکھا تھا

اگر اس کے ماں باپ نہیں تھے تو کیا ہوا دنیا نے تو اسے ٹھوکروں پر رکھ لیا تھا سامنے کھڑی ماں کو محض اپنی بیٹی کی خوشیاں عزیز تھیں بدلے میں وہ حُرّہ سے اتنی بڑی قربانی مانگ رہی رہیں تھیں اب حُرّہ انہیں کیسے سمجھاتی کہ یہ قربانی اس کے وجود سے سانسیں بھی نکال دے گی

"مم میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ مم میرا سردار کے سوا کوئی نہیں ہے۔۔ مم میں کہاں جاؤں گی۔۔؟"

وہ اس مرتبہ بے تحاشہ روتے ہوئے بولی تھی جبکہ دعا کا بھوک سے برا حال تھا وہ معصوم بچی رو رو کر بھی نڈھال ہو چکی تھی مگر اس کی ماں کے پاس اسے دینے کے لیے دودھ بھی نہیں تھا

"اگر تم یہاں رہی تو کبھی خوشیاں نہیں پا سکو گی۔۔ ہمیشہ میری بیٹی کے آنسو تمہاری زندگی کو اذیتوں سے بھر دیں گے۔۔ کیونکہ میری بیٹی اگر ہمسفر کے بغیر زندگی گزارے گی تو۔۔ تم کبھی سکون سے نہیں رہ سکو گی۔۔"

وہ کٹیلے انداز میں بولیں تھیں جبکہ حُرّہ ان کی مسلسل بد دعاؤں سے تڑپ رہی تھی

"آ آ آپ مم میرا یقین کریں میں۔۔ میں چھوٹے سردار کو نورے کے ساتھ شادی پر راضی کر لوں گی۔۔ نورے بے رنگ زندگی نہیں گزارے گی۔۔"

حُرّہ دل پر ضبط کرتی بولی تھی کیونکہ جانتی تھی کہ نورے کی شادی عباس کے سوا حویلی والے کہیں نہیں کریں گے

"تم چلی جاؤ گی سردار کی زندگی سے تو خود بخود سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ سب پہلے جیسا ہو جائے گا۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتی بولیں تھیں

"مم میں آپ کو کیسے سمجھاؤں۔۔ میں نن نہیں جا سکتی ایسے کہیں بھی۔۔ مم میرا کوئی بھی نہیں ہے۔۔ مم میرے ماں باپ نن نہیں ہیں۔۔ ااا ور بھی کوئی نہیں۔۔ سرداد کے سوا کوئی سہارا نہیں میرا۔۔ خدا کے لیے مجھ سے یہ واحد سہارا مت چھینیں۔۔"

حُرّہ مسلسل روتی ہوئی بول رہی تھی

"میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔ چلی جاؤ ہماری زندگی سے بہت دور۔۔ یہاں تمہیں اور تمہاری بیٹی کو کبھی کوئی قبول نہیں کرے گا۔۔ کبھی نہیں کرے گا۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ انداز میں حقارت لیے طنزیہ ہاتھ جوڑتی بولیں تھیں

"اااایسا نہیں ہے۔۔ سر دادا اپنی بیٹی سے بہت پپ پیار کرتے ہیں۔۔"

حُرّہ نے فوراً کہا تو وہ تمسخرانہ ہنسی

"اور سردار بی بی۔۔؟؟ بڑے سر داد۔۔؟؟ اگر تمہاری اور تمہاری بیٹی کی کوئی حیثیت ہوتی تو تم آج حویلی میں ہوتی۔۔ یہاں در در کی ٹھوکریں نہ کھا رہی ہوتی۔۔ چھوٹے سردار یہ بات سمجھتے ہیں کہ تمہیں حویلی میں کبھی سردار کی بیوی کی طرح عزت نہیں ملے گی۔ تبھی انہوں نے تمہیں حویلی سے دور رکھا ہوا تھا۔۔"

ان کے الفاظ نہیں خنجر تھے جو حُرّہ کے وجود کو چھلنی کر رہے تھے مگر وہ خاموش رہی

www.novelsclubb.com

"تمہیں تمہاری بیٹی کا واسطہ ہے۔۔ چلی جاؤ یہاں سے۔۔ تم تو خود ایک ماں ہو۔۔ میری بیٹی کی زندگی ویران ہونے سے بچا لو۔۔"

حُرّہ کی خاموشی پر اس مرتبہ وہ التجائیہ انداز میں بولیں تھیں

"مم میں کلک کیسے۔۔؟"

حُرّہ ان کی بات پر سر جھکا گئی

"تم بات ختم کیوں نہیں کرتی ہو۔۔ چلی کیوں نہیں جاتی ہو۔۔روز روز کا تماشہ ختم کرو۔۔ تمہارا اور گاؤں کے سردار کا کیا مقابلہ۔۔؟ تم کسی لحاظ سے ان کے قابل نہیں ہو۔۔ وہ واحد اولاد ہیں بڑے سردار کی۔۔ آج نہیں تو کل وہ چھوٹے سردار کو راضی کر لیں گے نورے کے ساتھ شادی پر۔۔ پھر کیا حاصل ہو گا تمہاری زندگی کا ۔۔اس سے پہلے چلی جاؤ یہاں سے۔"

وہ پھر اسی انداز میں آئیں تھیں اور خاصے کڑوے لہجے میں بولیں تھیں اس سے پہلے حُرّہ کوئی جواب دیتی دعا پھر بھوک سے رونے لگی تھی

"پپ پلیز مم میری بیٹی بھوک کی وجہ سے رو رہی ہے۔۔ پلیز اسس۔۔"

"جتنے مرضی پیسے چاہیے لے جاؤ۔۔ لیکن ہمیشہ کے لیے چلی جاؤ۔۔۔۔!"

وہ حُرّہ کی بات کاٹ کر بولیں تھیں اور چند نوٹ حُرّہ کی جانب اچھالے تھے جو زمین بوس ہو چکے تھے حُرّہ نے اس خود غرض عورت کو دیکھا جو ہر صورت اسے حویلی سے دور کرنا چاہتی تھی

"سرداد کے آنے تک مم میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔"

ان کی بے رحمی پر حُرّہ نے کہا

"اگر تم نہ گئی تو یاد رکھنا تم بھی بیٹی والی ہو۔۔ اگر عباس اور تم میری بیٹی کے ساتھ ناانصافی کرو گے تو وقت آنے پر تم دونوں کی بیٹی بھی تم دونوں کا کیا بھگتے گی۔۔ ایسے ہی تڑپے گی جیسے میری بیٹی تڑپ رہی ہے۔۔انہیں اذیتوں سے گزرے گی جن سے میری بیٹی گزر رہی ہے۔۔"

وہ اب دھمکی دے رہیں تھیں بلکہ بددعا دینے لگیں تھیں

"خدا کے لیے میری معصوم بچی کے متعلق ایسے نہ کہیں۔۔ مم میں چلی جاتی ہوں۔۔ چچ چلی جاؤں گی۔۔ لیکن پلیز میری بیٹی کو بددعا نہ دیں۔۔"

ان کے الفاظ سن کر حُرّہ تڑپ کر بولی تھی اور مضبوطی سے دعا کو خود میں بھینچا

"پلٹ کر آنے کا سوچنا بھی مت۔۔ کیونکہ ہم نہیں چاہتے تمہارا سایہ بھی پڑے ہمارے بچوں کی خوشیوں پہ۔۔"

وہ حُرّہ کو بیرونی دروازے کے جانب اشارہ کر کے کہہ رہیں تھیں جبکہ حُرّہ نے افسوس اور اذیت کے ملے جلے تاثرات لیے انہیں دیکھا اور کچھ سوچتے ہوئے پیچھے مڑی جبکہ وہ جا چکیں تھیں

حُرّہ نے بے ساختہ آسمان کی جانب دیکھا

"مم میں کیا کروں میرے مالک۔۔؟؟ کچھ تو راہ نکالو۔۔"

وہ اپنا سب کچھ ہار کر جا رہی تھی اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا

www.novelsclubb.com

اس کی زندگی میں خوشیاں عباس کے ساتھ گزارے گئے اس ڈیڑھ سال کی مدت جتنی تھیں وہ یہ بات قبول کر چکی تھی ان کا الگ ہونا مقصود تھا کیونکہ ان دونوں کے ساتھ سے کسی کی زندگی خراب ہو رہی تھی وہ جانتی تھی عباس اس کی موجودگی میں کبھی نورے سے شادی نہیں کرے گا اسی لیے نورے کی خوشیوں کے لیے اسے بہت دور جانا تھا ان لوگوں سے تاکہ حویلی والے خوش رہ سکیں بے شک اس کے لیے اسے کتنی ہی بڑی مشکل سے گزرنا پڑے

/////////////////////////

"احمد میں پاکستان واپس جا رہا ہوں۔۔ تم دیکھ لینا یہاں سب کچھ۔۔"

وہ موبائل پر مسلسل انگلیاں چلاتے ہوئے بولا تو احمد نے چونک کر اسے دیکھا

"کیا ہو گیا ہے۔۔ ابھی ایک دن نہیں ہوا ہمیں آئے ہوئے۔۔ اور تم یہ اچانک جانے کا کیوں کہہ رہے ہو۔۔"

احمد نے اس کا بوجھل انداز نوٹ کرتے ہوئے پوچھا

"سب ٹھیک تو ہے نا عباس۔۔رات بھر جاگتے رہے ہو کیا۔۔؟؟؟"

عباس کے خاموش رہنے پر احمد نے اس کی بوجھل اور سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا

"ہممم نیند نہیں آئی۔۔!"

عباس نے انگلیاں بالوں میں پھیرتے ہوئے کہا تو احمد اس کے سامنے جا کھڑا ہوا

"کیا ہوا عباس پریشان لگ رہے ہو۔۔؟"

احمد نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تو عباس نے بوجھل انداز میں اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"حُرّہ کال پک نہیں کر رہیں۔۔پتہ نہیں دعا کیسی ہو گی۔۔مجھے مس کر رہی ہو گی ۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس نے دوبارہ موبائل پر حُرّہ کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا تو احمد ہنسنے لگا

"کیا ہو گیا ہے یار۔۔ ابھی کل ہی تو آیا ہے بھابھی کے پاس سے۔۔ ایک دن میں ہی یاد ستانے لگی ان کی۔۔"

عباس نے شرارت سے کہا مگر عباس ہنوز سنجیدہ تھا

"حُرّہ لاپرواہ نہیں ہیں۔۔ انہیں پتہ ہے کہ میں صبح ہوتے ہی انہیں کال کروں گا۔۔ پھر فون کیوں نہیں اٹھا رہیں وہ میرا۔۔؟؟ چوکیدار کا بھی فون بند ہے۔۔"

عباس کے انداز اور لہجے سے پریشانی عیاں تھی اس کی بات سن کر احمد کے مسکراتے لب بھی سکڑے تھے

"یار تو کسی گارڈ کو کال کر۔۔ اس سے معلوم کر۔۔ شاید بھابھی مصروف ہوں چھوٹی بچی ہے ان کی اس میں مصروف ہوں گی۔۔ ایسے پریشان نہ ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

احمد کے کہنے پر عباس نے سرد آہ بھری تھی رات بھر بے چینی ہوتی رہی تھی کہ نیند آنکھوں سے کوسوں دور رہی تھی سارا وقت کمرے میں مختلف سوچوں میں گزری تھی صبح ہوتے ہی حُرّہ کو مسلسل کال کر رہا تھا بیل جا رہی تھی مگر وہ کال پک ہی نہیں کر رہی تھی اس وقت سے عباس پریشان تھا مزید پریشان یہ بات کر رہی تھی کہ نہ اس کا گارڈ اور نہ چوکیدار کال پک کر رہا تھا اس وقت سے عباس مضطرب تھا

"نہیں یار۔۔ کیسے پریشان نہ ہوں کوئی کال پک نہیں کر رہا میری۔۔ حُرّہ اور دعا پتہ نہیں کیسی ہوں گی۔۔!"

عباس داڑھی پر ہاتھ پھیرتا مضطرب انداز میں بولا

www.novelsclubb.com

"یار پریشان مت ہو۔۔ ایسے کرتے ہیں ہم عالیان کو کال کرتے ہیں اسے تیرے گھر بھیجتے ہیں۔۔ وہ بھابھی اور دعا کی خیریت معلوم کرے گا۔۔"

احمد نے اس کو بے چین دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں۔۔ لیکن میری فلائیٹ بک کرواؤ میں خود جاؤں گا پاکستان۔۔!"

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے عباس نے کہا

"یار ابھی کل تو آئیں ہیں ہم۔۔ تو پریشان نہ ہو۔۔ سب ٹھیک ہو گا۔۔ عالیان جائے گا نا ابھی۔۔"

"ہاں۔۔ لیکن مجھے حُرّہ اور دعا کو خود دیکھنا ہے جا کے۔۔ جب تک انہیں دیکھوں گا نہیں مجھے چین نہیں آئے گا۔۔"

عباس اب کوئی نمبر ڈائل کر کے سیل فون کان سے لگا چکا تھا یقیناً وہ عالیان کو کال کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

////////////////////////

"بی بی جی۔۔!"

حُرّہ شکست زدہ چال سے چلتی حویلی سے دور جا رہی تھی جب اسے اپنی پشت سے پکار آئی

"آآپ۔۔!"

مڑ کر دیکھنے پر ناہید سامنے کھڑی نظر آئی تو حُرّہ نے پتھرائی نگاہوں سے اسے دیکھا

"آپ کہاں جا رہیں ہیں بی بی جی۔۔؟"

ناہید ان کے قریب آتے ہوئے مؤدب سی پوچھنے لگی تو حُرّہ چند لمحوں کے لیے سوچ میں پڑ گئی یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں جائے گی

"کیا ہوا بی بی۔۔؟"

www.novelsclubb.com

ناہید نے اسے پھر سے مخاطب کیا تھا

"کک کچھ نہیں۔۔ آپ بتائیں حویلی سے باہر کیا کر رہیں ہیں۔۔"

حُرّہ کے سوال پر وہ دکھ سے مسکرائی

"جب چھوٹے سردار، آپ کو لے کر شہر چلے گئے تھے تو سردار بی بی نے مجھے آپ کی خدمت کرنے کی سزایوں دی کہ سارے اختیار مجھ سے چھین لیے۔۔ کھانا بھی ایک وقت کا دیتی تھیں بہت مشکل وقت گزار رہی تھی حویلی میں۔۔ پھر ایک دن چھوٹے سردار نے سردار بی بی کا میرے ساتھ سلوک دیکھا تو مجھے پیسے دیے اور کہا حویلی سے چلی جاؤ۔۔ جیسے چاہوں زندگی گزاروں۔۔ تو میں بہن کے پاس چلی گئی ۔۔ان کے اس فیصلے سے میری زندگی میں سکون تو آیا مگر میں اکثر حویلی آتی ہوں بڑے سردار کی خدمت میں۔۔"

ناہید کے تفصیل سے بتانے پر حُرّہ نے سر ہلایا

"بی یہ چھوٹے سردار کی بیٹی ہے نا۔۔ماشااللہ اتنی پیاری ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

حُرّہ کی گود میں رو رو کر پھر سے سوئی ہوئی دعا کو دیکھ کر ناہید خوش ہوتی بولی اور تھکی تھکی حُرّہ کی گود سے دعا کو لے لیا حُرّہ نے اذیت سے مسکرا کر ناہید کو دیکھا وہ پہلی

تھی جس نے دعا کو اتنے پیار سے گود میں لیا تھا ورنہ سردادبی بی اور ناعمہ بی بی نے تو حقارت سے اس کی بچی کو دیکھا تھا

"میں نے سنا بی بی جی سب کچھ جو ناعمہ بی بی نے آپ کو بولا۔۔اب آپ کیا کریں گیں۔۔"

ناہید نے دور سے نظر آتی حویلی کو افسوس سے دیکھتے ہوئے استفسار کیا اسے سردار کی بیوی اور بیٹی کو دربدر کی ٹھوکریں کھاتے دیکھ کر دلی دکھ ہوا تھا

"کرنا کیا ہے۔۔میں اور میری بیٹی مر بھی جائیں تو کسی کو کیا فرق پڑے گا۔۔ کہیں بھی چلی جاؤں گی۔۔میرے جانے سے حویلی میں خوشیاں آجائیں گیں۔۔"

حُرّہ بھیگی آواز میں بولی تھی اس کے بہتے آنسو اور لہجے کی اذیت کوئی بھی باآسانی محسوس کر سکتا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چھوٹے سردار کی زندگی تو آپ دونوں ہی ہیں نابی بی جی۔۔میں نے دیکھا ہے عابی بی بی کے قتل کے بعد سردار کتنی اذیت سے گزرے ہیں۔۔ مگر آپ کے آنے سے اور پھر اپنی بیٹی کے آنے سے ان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ہے۔۔وہ زندگی جینے لگے ہیں۔۔"

ناہید بتاتے ہوئے پیار سے دعا کے گلابی گالوں پر انگلی رکھتی بولی

"جس طرح میں اور دعا ان کے لیے اہم ہیں۔۔ویسے ہی ان کے ماں باپ بھی ان کے لیے اہم ہیں۔۔ہر بار میری وجہ سے وہ اپنے گھر والوں سے الجھتے ہیں۔۔ میرے جانے سے ان کی زندگی بھی پرسکون ہو جائے گی۔۔"

وہ اذیتوں کی انتہا پر پہنچتی کہہ رہی تھی اسے اس طرح دیکھ کسی بھی پتھر دل کا دل پگھل جائے مگر حویلی والے بہت کٹھور تھے

"اور نورے سے شادی بھی کرلیں گے وہ۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ مزید بولی تھی جبکہ ناہید نے ذرا سا چہرہ دوپٹے میں چھپا کر اپنے آنسو صاف کیے وہ کیسے بھول سکتی تھی اس لڑکی کی مشکلات جن کی وہ خود گواہ تھی اس بے ضرر لڑکی نے کتنے ظلم و ستم سہے تھے

"اگر آپ حکم کریں بی بی تو چھوٹے سردار سے رابطہ کریں۔۔اور انہیں سب بتائیں ۔۔"

ناہید کے سوال پر حُرّہ نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں۔۔ بلکل نہیں۔۔مزید مشکل میں نہیں ڈال سکتی میں انہیں اپنی وجہ سے۔۔ صحیح کہتے ہیں سب حویلی والے۔۔نورے بی بی کی بے رنگ زندگی ہے جو مجھے بھی سکون سے نہیں رہنے دے گی۔۔کسی کی خوشیوں کے قبرستان پر اپنے لیے سکون اور خوشی ڈھونڈنا حماقت ہے۔۔میں دور چلی جاؤں گی تو سردار شادی کر لیں گے نورے سے۔۔"

بے تحاشہ سرخ اور بوجھل آنکھوں سے ناہید کو دیکھتی وہ گویا ہوئی تھی

"کک کہاں جائیں گی بی بی پھر؟؟۔۔"

ناہید نے دل پر جبر کر کے یہ سوال کیا تھا لیکن وہ جانتی تھی حُرّہ کا تو کوئی بھی نہیں ہے جس کے پاس اپنی بیٹی کو لے جا کر پناہ لے

"جس خدا کے آسرے پر نکلی ہوں وہی پہنچائے گا منزل تک۔۔"

یہ کہتے ہوئے حُرّہ نے دوپٹہ درست کیا اور دعا کو اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھائے

"بی بی جی میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔۔خدا کا واسطہ ہے منع نہ کیجئے گا۔۔ چھوٹے سردار کے احسان ہیں بہت مجھ پر۔۔میں ان کی بیوی اور بیٹی کو اس مشکل وقت میں اکیلا چھوڑ دوں تو لعنت ہے مجھ پر۔۔"

ناہید نے دعا کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا تو حُرّہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"مجھے تو میری منزل کا ادراک نہیں۔۔پھر آپ کیوں رلیں گیں میرے ساتھ۔۔
"

www.novelsclubb.com

حُرّہ نے تھکے ہوئے وجود کو گھسیٹتے ہوئے کہا وہ دونوں اب آہستہ آہستہ چل رہیں تھیں

"جس دن چھوٹے سردار نے مجھے آپ کی خدمت کے لیے مختص کر دیا تھا اسی دن سچے دل سے آپ کی خدمت کرنے لگی تھی۔۔ باخدا آپ کے ساتھ جتنا ظلم کیا وہ سردار بی بی کے کہنے پر کیا۔۔اور مجھے مرتے دم تک اس بات کا افسوس رہے گا۔۔ مگر میں آپ کو اس مشکل وقت میں اکیلے نہیں چھوڑ سکتی بی بی جی۔۔"

ناہید دعا کو گود میں اٹھائے حُرّہ کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کہہ رہی تھی

"میں کبھی نہ آنے کے لیے جا رہی ہوں۔۔ وعدہ کریں آپ کبھی مجھے واپس پلٹنے پر مجبور نہیں کریں گیں۔۔"

حُرّہ نے رک کر کہا تو ناہید نے اثبات میں سر ہلایا

"میری بیٹی بھوک سے بے حال ہے۔۔پلیز یہ دے کر کچھ پیسوں سے اس کے لیے فیڈر اور دودھ لا دیں۔۔کچھ سامان بھی کیونکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے سارا سامان گھر پر ہے۔۔"

اپنی انگلی میں موجود سونے کی انگوٹھی نکال کر ناہید کو دیتی وہ رونے لگی تھی کان میں موجود ایک بالی کو وہ چھو کر دیکھنے لگی تھی یہ واحد نشانی تھی اس کے ماں باپ کی جو انہوں نے جانے کس طرح روپیہ روپیہ جوڑ کر اسے دی تھیں اسی لیے انگلی میں موجود انگوٹھی دی تھی

تھی تو وہ بھی قیمتی کیونکہ وہ عباس نے اسے دی تھی مگر اپنی بیٹی کو وہ بھوک سے بلکتا ہوا اہل نہیں دیکھ سکتی تھی جبکہ ناہید اس پل تڑپی تھی گاؤں کے وہ سردار جن کے دیے گئے پیسوں سے گاؤں کے غریبوں کے گھر چلتے تھے بچے پلتے تھے ان کی بیٹی بھوک سے بے حال تھی

"بی بی جی چھوٹی بی بی کو تو بخار ہے۔۔"

ناہید نے دعا کے ماتھے کو چھوتے ہوئے کہا تو حُرّہ نے جھپٹ کر اسے اپنی گود میں لیا

"رات سے رو رہی ہے۔۔اتنا کبھی بھی نہیں روئی میری بچی۔۔"

حُرّہ مزید روتے ہوئے بولی تھی

"دعا میری جان آپ تو میری پیاری بیٹی ہو نا۔۔آپ کو صابر بننا ہے۔۔کیونکہ ہمارے مزید امتحان ہیں ابھی۔۔"

دعا کو کہتی وہ سسک اٹھی تھی جبکہ ناہید ان دونوں ماں بیٹی کو دکھ سے دیکھتی رہ گئی

"مجھے معاف کر دیجیے گا سردار۔۔آپ سے بہت دور جا رہی ہوں۔۔اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔۔خدا شاہد ہے۔۔ہر ممکن کوشش کی ہے حالات سے مقابلہ کرنے کی۔۔مگر جدائی لکھی جا چکی ہے۔۔میرے پاس جینے کے لیے آپ کی نشانی دعا کی صورت میں ہو گی یہی حاصل ہے میری زندگی کا۔۔"

دعا کے چہرے پر بوسہ دیتے ہوئے وہ تخیر میں عباس سے مخاطب تھی

www.novelsclubb.com

//////////////////////////

"کیا مطلب ہے۔۔پاگل سمجھا ہوا ہے مجھے۔۔؟؟تم لوگوں کی باتوں میں آ جاؤں گا ۔۔؟؟میں جان سے مار دوں گا تم لوگوں کو۔۔مجھے بتاؤ میری بیوی اور بیٹی کہاں ہیں ۔۔؟"

عباس کی دھاڑ گھر کی درو دیوار کو ہلا رہی تھی وہ اس قدر مشتعل تھا کہ اس سے مخاطب ہونے کی کسی کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

جب سے وہ پاکستان واپس آیا تھا آ کر حُرّہ اور دعا کی گمشدگی کا علم ہوا تھا اس وقت سے سب تہس نہس کر رہا تھا

پاس کھڑے عالیان اور احمد خود بھی پریشان ہکا بکا تھے کہ آخر ایک دن کے اندر اندر حُرّہ اور دعا کہاں جا سکتی ہیں ان دونوں سمیت کسی نے عباس کو اتنے اشتعال میں کبھی نہیں دیکھا تھا وہ جب سے آیا تھا اس وقت سے تلاش جاری کر چکا تھا اب سامنے کھڑے گارڈز کی جان لینے پر تلا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"عباس۔۔!"

عباس ایک گارڈ پر جھپٹا تھا جب عالیان نے بمشکل اسے روکا تو وہ اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھتا اپنا آپ چھڑانے لگا

"ان سب کو جان سے مار دوں گا۔۔ساری غلطی میری ہے۔۔مجھے حُرّہ اور دعا کو یہاں چھوڑنا ہی نہیں چاہیے تھا اکیلا۔۔!"

غصے سے غراتا وہ آخر میں لہجے میں اذیت لیے بولا تھا اک پل کو اسے چین نہیں آرہا تھا

"صص صاحب ہہ ہمیں نہیں معلوم بی بی جی کہاں گئیں ہیں۔۔!"

ہاتھ جوڑے کھڑے ایک گارڈ نے ڈرتے ڈرتے کہا تو عباس نے ایک زوردار طمانچہ اس کے منہ پر مارا کہ اس کے ناک سے خون کی ایک دھار بہنے لگی

"یہی تو کہہ رہا ہوں۔۔ تم اتنے مدہوش تھے کیوں نہیں معلوم کہاں گئیں۔۔؟ یہ ڈیوٹی دی ہے تم لوگوں نے۔۔"

عباس کے دھاڑنے اور شدید ردعمل پر وہاں موجود تمام نفوس کانپنے لگے

"ریلیکس عباس۔۔ میں بات کرتا ہوں۔۔"

احمد نے عالیان کو اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عالیان نے عباس کو بازو سے پکڑ کر پیچھے کیا

"جو کچھ جانتے ہو۔۔ فوراً بتاؤ۔۔ کہاں گئیں بھابھی۔۔؟؟"

احمد نے ایک دوسرے گارڈ کو دیکھتے ہوئے پوچھا جس کی پہلے ہی عباس کو دیکھ کر جان نکل رہی تھی

www.novelsclubb.com

"سس سر بی بی جی صبح صبح گیٹ سے نکل رہیں تھیں۔۔ دعا بی بی کو لے کر۔۔"

وہ ڈرتے ہوئے بولا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کچھ بتایا انہوں نے۔ کہ کہاں جا رہیں ہیں۔۔؟"

احمد نے اس کے خاموش ہو جانے پر پھر سے پوچھا جو عباس کو دیکھتا کانپ رہا تھا

"ہہ ہم نے پوچھا تو انہوں نے جواب نہیں دیا۔ اور کہتیں کہ۔۔ تم لوگ میرے پیچھے مت آنا۔۔ میں کسی کام سے جا رہی ہوں۔۔"

یہ دوسرا گارڈ تھا

"بکواس بند کرو نہیں تو کاٹ دوں گا۔۔ حُرّہ کہیں نہیں جا سکتیں۔۔ وہ گھر سے نکلتی ہی نہیں تھیں۔۔ یہ بکواس کر رہا ہے۔۔"

عباس نے آگے بڑھ کر اس گارڈ کا گریبان پکڑ کر کہا

www.novelsclubb.com

"عباس یار ریلیکس۔۔"

احمد نے عباس کو کاندھے سے تھام کر پیچھے کیا

"احمد یہ سب جانتے ہیں۔۔اور مجھے بھی ضرور بتائیں گے۔۔میں ان سب کی چمڑی ادھیڑ دوں گا۔۔"

عباس نے اس سے خود کو چھڑایا اور ایک گارڈ کو بالوں سے جکڑ لیا

"کس کے کہنے پر۔۔بتاؤ۔۔ کس کے کہنے پر غائب کیا ہے میری بیوی اور بیٹی کو۔۔؟؟"

سختی سے اس کے بالوں کو جکڑے وہ غرایا تھا جبکہ وہ گارڈ درد کی شدت برداشت کرتا کراہنے لگا

"مم مجھے کلک کچھ نن نہیں معلوم۔۔ سس سر جی جی۔۔"

خود کو عباس کی سخت گرفت سے چھڑاتا وہ بمشکل بول رہا تھا

"بولو نہیں تو۔۔ تم لوگوں کے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈال دوں گا۔۔"

عباس پھر غصے میں پھنکارا تھا کہ سب جی جان سے کانپنے لگے

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"عباس ریلیکس یار۔۔"

احمد اور عالیان نے آگے بڑھ کر بمشکل عباس کی گرفت سے اسے نکال جو عباس کے عتاب کا شکار تھا

"کیسے ریلیکس کروں۔۔دو دن سے لاپتہ ہیں میری بیوی اور بیٹی۔۔میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔"

عباس نے پھر سے آگے بڑھ کر ایک گارڈ کو جکڑا تھا

"کس کے کہنے پر یہ سب کیا ہے۔۔بتاؤ۔۔"

اس کا گلہ دباتے ہوئے عباس دھاڑا تھا

"سس سر مم مجھے نن نہیں مم معلوم کک کچھ بب بھی۔۔"

بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے وہ الفاظ حلق سے مشکل نکال رہا تھا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اگر میری بیوی اور بیٹی کو ذرا بھی کانٹا چبھا۔۔تو تم لوگوں کا وہ حشر کروں گا کہ مرتے دم تک غداری کرنے پر پچھتاؤ گے۔۔"

غراتے ہوئے عباس نے اس کو جھٹکے سے پیچھے کیا وہ لڑکھڑاتا ہوا بمشکل سنبھلا جبکہ عباس مٹھیاں بھینچے بمشکل خود پر ضبط کرنے لگا تھا

"عباس تم حویلی سے معلوم کرو۔۔شاید بھابھی اور دعا وہاں ہوں۔۔!"

عباس کی اندرونی کیفیت کو سمجھتے احمد نے کہا تو عباس نے نفی میں سر ہلایا

"اگر وہ وہاں ہوتی تو بابا سرکار مجھے بتاتے۔۔"

عباس نے سر جھٹک کر کہا

www.novelsclubb.com

"پھر بھی ایک بار جا کر پتہ تو کرو یار۔۔"

عالیان نے بھی اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے میں حویلی جا رہا ہوں۔۔ لیکن ان کو۔۔ان سب کو جیل میں ڈالو تم۔۔ ! !ان کے ہوتے ہوئے میری بیوی اور بیٹی کہاں غائب ہو سکتی ہیں ؟؟۔۔ان کو سزا میں خود دوں گا۔۔!"

عباس کہتا ہوا تیز تیز قدم سے چلتا باہر کی جانب بڑھ گیا

"ان سب کو جیل میں ڈال دو۔۔اور اچھی طرح خاطر داری کرو۔۔جب تک یہ لوگ اپنی زبان نہ کھول دیں۔۔"

عباس کے جاتے ہی احمد نے ایک سپاہی کو دیکھتے ہوئے حکم جاری کیا تو وہ سب ان کو لے کر چلے گئے جبکہ احمد اور عالیان معاملے پر باریک بینی سے غور کرنے لگے

"تمہیں کیا لگتا ہے احمد۔۔بھابھی کہیں خود گئیں ہیں۔۔یا پھر اغوا ہوئیں ہیں۔۔؟"

عالیان پر سوچ انداز میں احمد سے پوچھ رہا تھا

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔۔ معلوم تو پڑے اصل بات کیا ہے۔۔"

احمد خود بھی کشمکش میں تھا

"سوچنے والی بات ہے۔۔ کوئی لڑکی اتنا اچھا شوہر چھوڑ کر خوشی خوشی کیسے جا سکتی ہے۔۔ وہ بھی سب زیور اور پیسہ لے کر۔۔ وہ ایسی بلکل نہیں تھی یار۔۔ عباس بلکل درست کہتا ہے ضرور کسی کی سازش ہے۔۔"

عالیان بول رہا تھا اور اس کے لہجے سے پریشانی عیاں تھی

"ہمم۔۔ اور گارڈ کا کال نہ پک کرنا۔۔ چوکیدار کا چھٹی پر چلے جانا۔۔ یہ سب اسی بات کی طرف اشارہ کر رہیں ہیں۔۔ کہ کچھ تو ہوا ہے۔۔ کچھ گڑ بڑ تو ہے۔۔"

احمد بھی سر ہلاتا بولا تھا

"اور عباس بھی یہی کہہ رہا ہے کہ کسی کے کہنے پر ہوا ہے یہ سب۔۔ مطلب کہ۔۔
"

عالیان نے بات ادھوری چھوڑی تھی

www.novelsclubb.com

"مطلب کہ عباس کو کسی پر شک ہے۔۔!"

احمد نے اس کی بات مکمل کی تو عالیان نے اثبات میں سر ہلایا

"عباس کا اتنا شدید ری ایکشن پہلی بار دیکھا ہے یار۔۔"

تھوڑی خاموشی کے بعد عالیان پھر سے یاد کرتا ابرو اچکا کر گویا ہوا

"ہاں یار کبھی بھی اتنا غصہ نہیں ہوتا عباس۔۔ ہر طرح کے حالات میں صبر و تحمل سے کام لیتا ہے۔۔ ضبط کرتا ہے۔۔ لیکن آج تو اسے دیکھ کر میں شوکڈ ہوں۔۔"

احمد بھی بھی حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا

"دو دن ہو گئے ہیں۔۔ اس کی بیوی اور بیٹی لا پتہ ہیں۔۔ دیکھ نہیں رہے ایک منٹ کے لیے سکون نہیں آ رہا اسے۔۔"

اس کے لہجے میں عباس کے لیے فکر و پریشانی تھی

"خدا کرے بھابھی اور دعا ٹھیک ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

احمد سچے دل سے دعا کرتا گویا ہوا

"آمین یار۔۔اللہ بھی انہیں سے امتحان لیتا ہے جو سہنے کی سکت رکھتے ہوں۔۔"

عالیان کے اداس انداز سے کہنے پر احمد نے بھی سر ہلایا

///////////////////////////

"سلام سرکار۔۔!"

عباس گاڑی سے اترا تو تمام ملازمین سمیت گارڈز نے سر جھکائے سلام کیا جبکہ عباس کا بے حد سنجیدہ اور چہرے کا جلال اس کے رعب و دبدبے میں مزید اضافہ کر رہا تھا اور اپنے مخصوص انداز میں تیز تیز قدم بڑھاتا وہ تمام لوگوں کو الرٹ کر گیا

سارے راستے وہ یہی سوچتا آیا تھا کہ آخر حُرّہ کہاں جا سکتی ہے کچھ شک اسے حویلی والوں پر ہو رہا تھا اسی لیے شک کی تصدیق کرنے فوراً آ پہنچا تھا

"سلام سرکار۔۔!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شہزاد نے عباس کے پیچھے چلتے ہوئے سلام کیا

"بابا سرکار کہاں ہیں شہزاد۔۔؟؟"

چلتے ہوئے اس نے پوچھا

"سر داد وہ حویلی میں ہی ہیں۔۔"

شہزاد نے اسے آگاہ کیا تو عباس کی رفتار مزید تیز ہو گئی شہزاد اس کے پیچھے چلتا ہانپ گیا

وہ لاؤنج عبور کرتا ڈائننگ ہال کی جانب بڑھا جہاں حویلی کے مکین رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے ڈائننگ ہال میں داخل ہو کر عباس نے ایک نظر سب کو دیکھا باقی سب بھی اس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے

"السلام علیکم۔۔"

www.novelsclubb.com

سلام کرنے کے بعد وہ چند قدم آگے بڑھا تھا سردار بی بی اور ناعمہ نے اچانک عباس کی آمد پر ایک دوسرے کو دیکھا جبکہ اس کے سلام کا جواب سب نے تپاک سے دیا

"ارے اتنی جلدی باہر سے آ گئے تم۔۔ خیریت ہے۔۔؟"

سردار شیر دل خود آگے بڑھے تھے اور اسے گلے لگاتے بولے تھے

"حُرّہ اور دعا کہاں ہیں۔۔؟"

اس کے اچانک سوال پر وہ چونکے عباس کا انداز ان سب کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا

سردار بی بی اور ناعمہ نے اس پل اس سے نگاہیں چرائیں

"کیا مطلب ہے۔۔ ہمیں کیا معلوم کہاں ہیں وہ۔۔ ہم سے کیوں پوچھ رہے ہو۔۔ ؟"

www.novelsclubb.com

سردار شیر دل ماتھے پر بل ڈالے بولے تھے

"دو دن سے میری بیوی اور بیٹی غائب ہیں۔۔ بابا سرکار کہاں ہیں وہ دونوں۔۔؟"

عباس کے انداز میں بے چینی واضح تھی جبکہ باقی سب حیرت زدہ سے اسے دیکھ رہے تھے نورے بھی مکمل متوجہ ہوئی معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

"تمہاری بیوی اور بیٹی کا ہمیں کیا پتہ کہاں ہے۔۔ ہم سے کیوں پوچھ رہے ہو عباس۔۔؟"

سردار شیر دل خاصے بلند آواز میں بولے تھے

"بابا سرکار اگر آپ نے یاماں نے حُرّہ اور دعا کو کہیں غائب کیا ہے تو مجھے بتادیں۔۔"

عباس کی بات سن کر سردار شیر دل اور سردار بی بی نے اسے غصے سے دیکھا سردا بی بی ماتھے پر بل ڈالے اپنی نشست سے اٹھیں

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے عباس۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔"

اس مرتبہ سردار شیر دل دھاڑے تھے

"دودن سے لاپتہ ہیں حُرّہ اور دعا۔۔مجھے صرف اتنا بتائیں کہ وہ دونوں کہاں ہیں ۔۔مجھے بتائیں باباسرکار۔۔"

عباس نے اپنی بات دوہرائی تو جہاں باقی سب کو سن کر جھٹکا لگا وہیں نا عمہ بی بی نے پہلو بدلا

"تو ہم نے غائب کروایا ہے تمہاری بیوی اور بیٹی کو۔۔یہ کہنا چاہ رہے ہو تم۔۔الزام لگا رہے ہو اس دو ٹکے کی لڑکی کی وجہ سے اپنے ماں باپ پہ؟۔۔"

سردار بی بی عباس کو دیکھتی طنزیہ پوچھ رہیں تھیں

"میں حقیقت بیان کر رہا ہوں ماں۔۔میرے گھر سے میری بیوی اور بیٹی اچانک غائب ہیں۔۔ایسی جرات کون کر سکتا ہے۔۔میں جانتا ہوں یہ سب آپ لوگوں کے کہنے پر ہوا ہے۔۔بتائیں کہاں ہیں حُرّہ اور دعا۔۔؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس ہنوز ادب سے گویا ہوا تھا مگر اس کے الفاظ سردار شیر دل اور سردار بی بی کو خفا کر گئے

"ہمیں نہیں معلوم عباس۔۔ بہت ہو گیا اب تم اس لڑکی اور اس کی بیٹی کی خاطر اپنے ماں باپ سے پوچھ گچھ کرو گے۔۔؟"

سردار شیر دل سر جھٹکتے بولے تھے انہیں دکھ پہنچا تھا کہ ان کا بیٹا انہیں اتنا غلط سمجھ رہا تھا جبکہ سردار بی بی دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کر رہیں تھیں کہ ان کا منصوبہ ناکام نہیں ہوا تھا

"بابا سرکار۔۔ میں جانتا ہوں آپ لوگوں کو حُرّہ اور دعا کا وجود میرے آس پاس پسند نہیں ہے مگر مجھے جاننا ہے میری بیوی کہاں ہے۔۔ میری بیٹی میرے بغیر نہیں رہتی۔۔ پلیز بتائیں کہاں ہے وہ۔۔ ماں سے پوچھیں کیا کیا ہے اس کے ساتھ۔۔"

عباس اضطرابی حالت میں تھا اس کو اپنی بیوی اور بیٹی کے لیے تڑپا دیکھ کر نورے کے دل میں بھی ٹیس اٹھی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم غلط فہمی کا شکار ہو۔۔ہر چیز ایک طرف مگر ہم یہ حرکت نہیں کر سکتے تم یقین کرو۔۔"

عباس کی سرخ اور بوجھل آنکھیں دیکھتے سردار شیر دل کے دل کو کچھ ہوا تھا

"آپ دونوں جانتے تھے کہ میں پاکستان سے باہر ہوں۔۔میری غیر موجودگی میں آخر یہ سب کیسے ہوا۔۔مجھے بتائیں ماں۔۔بتائیں مجھے کہاں اچانک غائب ہو گئیں وہ۔۔"

عباس کا انداز اور لہجہ اس قدر مضطرب تھا کہ وہاں موجود ہر ایک نے نوٹ کیا

"تم اپنی ماں پر الزام لگاؤ گے اب۔۔یہ دن دیکھنا رہ گیا تھا۔۔دیکھ لیا آپ نے سردار جی۔۔میں نے کہا تھا نا آپ کو وہ لڑکی جادوگرنی ہے۔۔ہمارے فرمانبردار بیٹے کو ہمارے خلاف کھڑا کر دیا۔۔"

سردار بی بی لہجے میں مصنوعی حیرت اور دکھ لیے گویا ہوئیں جبکہ ان کی باتوں پر عباس نے سر جھکایا یقیناً آپ دنیا سے لڑ سکتے ہو مگر اپنوں سے لڑنا کٹھن ہوتا ہے

"عباس تم ہمارے بیٹے ہو۔۔اور ہم جانتے ہیں تم اس لڑکی اور اس کی بیٹی کو بہت اہمیت دیتے ہو۔۔ تم جانتے ہو ہم اسے قبول بھی کر چکے ہیں۔۔اگر مجھے یا تمہاری ماں کو اسے غائب ہی کروانا ہوتا تو بہت پہلے کروا چکے ہوتے۔۔یقین کرو بیٹا۔۔"

عباس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر سردار شیر دل دھیمے انداز میں بولے

"جیسے آپ میری تکلیف پر تڑپ رہے ہیں نا بابا۔۔اسی طرح میں بھی باپ ہوں ۔۔میری بیٹی پتہ نہیں کس حال میں ہو گی۔۔مجھے چین نہیں آرہا۔۔خدایا اگر کچھ معلوم ہے اس بارے میں تو پلیز بتائیں مجھے۔۔"

www.novelsclubb.com

التجائی انداز میں بولتے ہوئے آخر میں عباس نے سردادبی بی کو دیکھا جبکہ اس کے لہجے میں موجود درد سب نے محسوس کیا نورے،عباس کی اپنی بیوی اور بیٹی کے لیے دیوانگی دیکھ کر سر جھکا گئی

"ارے میرے بیٹے تم کیوں تڑپ رہے ہو اس لڑکی کی خاطر۔۔اور اس کی اولاد کی خاطر۔۔ایسی لڑکیوں کا کیا بھروسہ۔۔یہ تو پیسے کی بھوکی ہوتی ہیں۔۔آج کسی کے ساتھ تو کل کسی کے ساتھ جب دل بھر جائے۔۔"

عباس کو دکھ میں دیکھتی وہ اپنے ظرف کے مطابق بولیں تھیں

"خدا کے لیے ماں۔۔بار بار حُرّہ پر کیچڑ مت اچھالا کریں۔۔عزت ہے میری۔۔"

عباس ان کی بات پر تڑپ کر بولا تھا

"بیٹا تم نہیں جانتے ایسی لڑکیوں کو۔۔معصوم شکل کے پیچھے کیا ہوتی ہیں۔۔سب ان کی سازش ہوتی ہے۔۔زیورات اور پیسے چیک کر لینے تھے۔۔ظاہر ہے خالی ہاتھ تو گئی نہیں ہو گی وہ چالاک اور بدکردار لڑکی۔۔"

وہ نفرت سے بولیں تھیں جبکہ ان کے الفاظ بمشکل عباس نے برداشت کیے تھے

"خدا کے لیے ماں۔۔مزید حُرّہ کے متعلق ایسے الفاظ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

برداشت نہیں کروں گا۔۔"

وہ ایک ہاتھ بلند کرتا بولا اور جانے کے لیے واپس مڑ گیا

"کہاں جا رہے ہو۔۔؟؟"

اسے جاتا دیکھ سردار شیر دل نے بیوی کو گھورا اور عباس کو پکارا باپ کی پکار پر وہ رکا

"اس ونی کی خاطر تم ماں باپ سے منہ موڑ کر جا رہے ہو۔۔؟؟"

اس مرتبہ سردار بی بی بولیں تھیں

"بے فکر رہیں اتنا ظالم نہیں ہوں۔۔"

رک کر جتاتی نگاہوں سے دیکھتا وہ جس تیزی سے آیا تھا اسی تیزی سے حویلی سے جا چکا تھا جبکہ پیچھے حویلی کے مکین خاموش ہو گئے تھے کیونکہ کہنے کو کچھ باقی ہی نہیں رہا تھا ان سب کی زندگی کا سب سے بڑا کانٹا یعنی حُرّہ اور اس کی بیٹی ان کی زندگی سے

www.novelsclubb.com

نکل چکی تھیں ناعمہ بی بی اور سردار بی بی نے ایک دوسرے کو گردن اکڑا کر دیکھا یقیناً اب نورے اور عباس کی شادی میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی تھی

//////////////////////////////

کتنے ہی دن گزر گئے تھے اسے حُرّہ اور دعا کو تلاش کرتے ہوئے مگر کوئی راستہ اسے ان تک نہیں پہنچا رہا تھا دن رات وہ ایک کر چکا تھا مگر وہ کہیں نہیں مل رہیں تھیں وہ دن رات تکلیف میں تھا بہت سے پچھتاوے اسے گھیرے ہوئے تھے کہ وہ اپنی بیوی اور بیٹی کی حفاظت نہ کر سکا

"مجھے معاف کر دیں حُرّہ میں اپنا وعدہ نہیں نبھا سکا۔ آپ کی حفاظت نہیں کر سکا ۔۔ پلیز میرے اللہ مجھے میری حُرّہ اور دعا سے ملا دے۔۔ پتہ نہیں وہ دونوں کیسی ہوں گی۔۔ کس حال میں ہوں گی۔۔ دعا تو بہت مس کرتی ہو گی مجھے۔۔"

کافی رات ہو چکی تھی اور وہ آج بھی رات کے اس پہر کراچی کی سڑکیں ناپ رہا تھا آج بھی وہ پاگلوں کی طرح ان دونوں کو ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ یہ نہیں سمجھ رہا تھا کہ جو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گم جائیں انہیں ڈھونڈنا تو ممکن ہے مگر جو جان بوجھ کر او جھل ہو جائیں انہیں تلاش کرنا دنیا کا مشکل ترین عمل ہے

"کیسے رہوں میرے مالک میں ان کے بغیر۔۔؟"

گاڑی میں بیٹھا وہ سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں موند گیا اسے اپنی اور حُرّہ کی پہلی ملاقات یاد آئی تھی

"نام کیا ہے۔۔؟"

حُرّہ کی لرزتی پلکوں پر اپنی تھکان سے بوجھل آنکھیں جمائے اس نے سرد انداز میں پوچھا

"کک کس کا۔۔؟"

www.novelsclubb.com

ہنوز آنکھیں جھکائے حُرّہ نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا اس کے لہجے میں نا سمجھی تھی دراصل عباس کی نگاہیں اسے گھبرانے پر مجبور کر رہیں تھی

"آپ کا۔۔!"

ہنوز سرد انداز میں پوچھا گیا حُرّہ کی غائب دماغی پر عباس کے ماتھے پر ایک لکیر ابھری تھی

"حح حُرّہ۔۔"

کپکپاتی آواز میں بولتے ہوئے حُرّہ نے اپنی چادر کو سر سے مزید ماتھے پر کیا عباس اس کی حرکت کو بغور دیکھ رہا تھا

"حُرّہ۔۔! یہ کیسا نام ہے۔۔؟ کیا مطلب ہے حُرّہ کا۔۔؟"

نام واقعی عباس نے پہلی مرتبہ سنا تھا اس لیے اسے دلچسپی ہوئی جبکہ چند پل حُرّہ خاموش رہی عباس کو لگا اسے اپنے نام کا مطلب نہیں آتا اس لیے خاموش ہو گئی

"آزاد عورت۔۔!"

www.novelsclubb.com

الفاظ ادا کرتے ہوئے حُرّہ کی آواز بھیگ گئی ناہید کی دھمکی یاد کرتے ہوئے اس نے بمشکل آنکھیں جھپکا کر اپنے آنسو نکلنے سے روکے

"حُرّہ مطلب۔۔آزاد عورت۔۔"

عباس نے دہراتے ہوئے تمسخرانہ ہنسی لبوں پر سجائی جبکہ اسی پل حُرّہ نے نگاہیں اٹھا کر عباس کو دیکھا عباس کا یوں ہنسنا وہ سمجھ گئی تھی کیونکہ وہ تو اس کی قید میں تھی اپنے نام کے بلکل الٹ

"عمر کیا ہے۔۔؟"

حُرّہ کے وجود سے نگاہیں ہٹاتے ہوئے عباس نے اگلا سوال کیا

"انیس سال۔۔"

www.novelsclubb.com

جواب دیتے ہوئے حُرّہ نے پھر سے نگاہیں جھکالیں جبکہ عباس نے پھر سے نگاہوں کارخ حُرّہ کی جانب کیااور اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھا اسے وہ کم عمر لگ رہی تھی

"پڑھتی تھی۔۔؟"

عباس کے 'تھی' کہنے پر حُرّہ نے چونک کر اسے دیکھا

"جج جی۔۔"

وہ صحیح ہی تو کہہ رہا تھا اب کہاں وہ پڑھ سکے گی

"کیا۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"بی اے۔۔!"

عباس کے اگلے سوال پر حُرّہ نے جواب دیا تو عباس چند پل خاموش رہا جبکہ حُرّہ بھی سر اور نگاہیں جھکائے کھڑی رہی اسے عباس کا یوں سوال پہ سوال کرنا عجیب لگ رہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھااور پھر اس کا انداز اتنا سرد تھااور نگاہیں اتنی گہری تھیں کہ حُرّہ دل میں خدا سے رحم کی دعائیں مانگنے لگی

"یہاں آئیں۔۔!"

عباس نے حکمیہ انداز میں کہتے ہوئے آنکھیں موندلیں جبکہ عباس کے حکم پر حُرّہ لرز گئی مگر ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا اس کے پاس تبھی مردہ چال چلتی عباس کے قریب پہنچی

"بیٹھیں۔۔!"

ہنوز آنکھیں موندے عباس نے اگلا حکم دیا تو حُرّہ لرزتے ہوئے عباس کے قدموں میں بیٹھ گئی اسی پل عباس نے آنکھیں وا کیں حُرّہ کو اپنے قدموں میں بیٹھے دیکھ کر ماتھے پر بلوں میں اضافہ ہوا اور سرعت سے ہاتھ بڑھا کر حُرّہ کی کلائی اپنے سخت شکنجے میں لی اور اپنی جانب کھینچا اچانک افتاد پر حُرّہ کے حلق سے دبی دبی چیخ نکلی عباس کے سینے سے مس ہونے کے بعد وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر صوفے پر بیٹھتے ہوئے

اپنے اور عباس کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ قائم کر گئی جبکہ لرزتا ہاتھ ابھی بھی عباس کے شکنجے میں تھا عباس ہنوز نگاہیں اس پر جمائے ہوئے تھا جب موبائل کی ٹون بجی

"میں حویلی میں ہوں۔۔"

کال اٹینڈ کرتے ہی دوسری جانب سے کچھ پوچھا گیا تھا جس کا جواب عباس نے دیتے ہوئے حُرّہ کو دیکھا جو کہ رخ موڑے شاید رو رہی تھی

"ٹھیک ہوں۔۔"

دوسری جانب موجود عالیان نے اس کا حال پوچھا تھا یقیناً اسے عباس کی فکر تھی جبکہ عباس ایک ہاتھ سے موبائل کان سے لگائے دوسرے سے حُرّہ کی کلائی جکڑے ہوئے تھا

"دیکھ غم بھلانے کے دو طریقے ہیں ایک شراب اور دوسرا شباب، اور تو ان دونوں چیزوں سے فاصلہ رکھتا ہے۔۔ تبھی تیری یہ حالت ہے۔۔ میں نے تو تجھے کہا تھا ایک سپ لے گا تو سب بھول جائے گا۔۔ یا پھر شششب۔۔"

ابھی وہ آگے کچھ بولتا اس سے پہلے عباس نے کال کاٹ دی اور موبائل میز پر پٹخا اس کی اس حرکت پر حُرّہ کانپ گئی اور اپنی کلائی اس کی آہنی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ عباس کے دماغ میں عالیان کی باتیں گردش کر رہیں تھیں

"پیچ چھوڑ دیں مجھے۔۔"

حُرّہ کی لرزتی آواز پر عباس نے چونک کر اسے دیکھا پھر اپنے ہاتھ میں موجود اس کا ہاتھ دیکھا اگلے پل عباس نے اس کی کلائی چھوڑ دی اور اٹھ کھڑا ہوا دروازے کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے وہ اپنی شرٹ کر بٹن کھول رہا تھا جبکہ حُرّہ اپنی کلائی کو سہلاتی ہوئی پھٹی آنکھوں سے عباس کو اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھ رہی تھی

عباس نے دروازہ لاکڈ کیا اور پھر سے حُرّہ کی جانب بڑھا اس دوران وہ اپنی شرٹ

اتار چکا تھا صوفے سے چپکی حُرّہ کو اپنی باہوں میں لے کر جب وہ بیڈ پر لایا تو حُرّہ نفی میں سر ہلانے لگی

"نن نہیں۔۔ پلیز زررر رحم کریں۔۔ رحم کریں سرکار۔۔"

عباس کو اپنی چادر کھینچتے دیکھ کر حُرّہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ التجا کرنے لگی

"شششش سکون چاہیے فی الحال مجھے۔۔"

حُرّہ کے اپنے سینے سے ہاتھ ہٹا کر اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اس نے اس کا چہرہ اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھا

ہاتھ بڑھا کر لیمپ کی روشنی بھی بند کر دی کمرے میں تاریکی چھا گئی جبکہ حُرّہ نے مزاحمت کرنا بھی چھوڑ دی تو عباس نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیے حُرّہ نے ایک ہاتھ سے آنسو صاف کرتے ہوئے عباس کے سینے کے بالوں کو سختی سے پکڑ لیا اتنے دن میں پہلی بار عباس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا پھر کمرے میں خاموشی چھا گئی

www.novelsclubb.com

وہ پل یاد کرتے ہوئے ایک اذیت بھری مسکراہٹ اس کے چہرے پر آ ٹھہری تھی اس نے معاملات کو سلجھانے کی بہت کوشش کی تھی حُرّہ کو عزت اور محبت دے کر اس نے ونی کی رسم کو بدل دیا تھا مگر لوگوں کی سوچ بدلنا مشکل ترین کام تھا کسی اور کے کیے کی سزا ایک بے قصور معصوم لڑکی کو دینا اپنا اولین حق سمجھتے تھے جس میں پیش پیش اس کے اپنے بھی تھے اس کے اپنے ماں باپ دل میں گنجائش نہیں رکھتے تھے

جب وہ حویلی میں داخل ہوا تو رات کافی گہری ہو چکی تھی وہ تھکے تھکے انداز میں چلتا شکست زدہ سا لگ رہا تھا سفید شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک موڑے، بے ترتیب بال، داڑھی کچھ بڑھی ہوئی ایک ہاتھ میں سیاہ کوٹ اور دفتری بیگ تھامے دوسرا ہاتھ بالوں میں پھیرتا وہ چل رہا تھا آنکھیں سرخ اور بوجھل تھیں

کسی کی نگاہوں کو مسلسل محسوس کرتا وہ رکا تھا اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو نورے اسی کو دیکھ رہی تھی عباس کے متوجہ ہونے پر وہ بوکھلائی فوراً سر جھکا گئی

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم۔۔"

نورے کے سلام کا جواب اس نے محض سر ہلا کر دیا

"آآآپ ٹھیک نہیں لگ رہے چھوٹے سردار۔۔ خیریت ہے۔۔؟"

نورے کے جھجھک کر پوچھنے پر عباس نے طویل سانس لیا

"ہمم ٹھیک۔۔"

مختصر جواب دیتا وہ آگے بڑھنے لگا جب دوبارہ نورے کی بات نے اس کے قدم جکڑے

"کچھ پتہ چلا حُرّہ اور دعا کا۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔!"

عباس نے نگاہوں کا زاویہ دوسری سمت کرتے ہوئے یک لفظی جواب دیا

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔ انشاءاللہ جلدی ہی وہ دونوں مل جائیں گی۔۔"

نورے نے کہا تو عباس نے سر ہلایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ نورے بے چینی سے اپنے کمرے میں چلی گئی

//////////////////////////////

"میں جانتا ہوں عباس تم اس وقت بھابھی اور دعا کی وجہ سے بہت پریشان ہو مگر مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔پہلے ہی بہت دیر کر چکا ہوں میں ۔۔مزید دیر کر کے اپنا سب کچھ نہیں کھونا چاہتا۔۔!"

وہ دونوں اس وقت عباس کے آفس میں بیٹھے تھے عالیان نے بات کا آغاز کیا تو عباس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"کیا بات ہے عالیان سب ٹھیک ہے نا۔۔کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔۔"

عباس نے پوری طرح عالیان کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے پوچھا

"تمہاری کزن نورے کا رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں۔۔شادی کرنا چاہتا ہوں ان سے

۔۔"

عالیان نے عباس کو دیکھتے ہوئے کہا تو عباس کے ماتھے پر بل پڑے جنہیں دیکھ کر

عالیان نے تھوک نگلا

/////////////////////////

"بی بی جی چھوٹی بی بی کو بہت تیز بخار ہے۔۔رو رو کر بچی کا برا حال ہے۔۔میرے

خیال سے پہلے اسپتال لے چلتے ہیں بچی کو۔۔"

ناہید نے حُرّہ کو دعا کو سینے سے لگائے سسکتے دیکھ کر خود بھی روتے ہوئے کہا

"جلدی چلیں پلیز۔۔اااگر مم میری بچی کو کچھ ہو گیا تو۔۔!"

ناہید کی بات پر حُرّہ نے بے بسی سے کہا اور تیز تیز چلنے لگی

شہر جانے والی گاڑی پر سوار وہ سرکاری ہسپتال پہنچی تو دعا کی حالت تشویشناک بتائی گئی فوراً ایمرجنسی میں داخل کیا گیا کوریڈور میں بیٹھی حُرّہ کی سانسیں بھی مدھم ہو رہیں تھی

زیرلب اپنی بیٹی کی زندگی کی دعائیں تھیں آنسو مسلسل چہرے پر بہہ رہے تھے دل میں عجیب وسوسے تھے کہ اگر دعا کو کچھ ہو گیا تو؟؟اس سے آگے حُرّہ کی سوچیں ہی مفلوج ہو رہیں تھیں دل اپنی بیٹی کو کھو دینے کے ڈر سے خوفزدہ تھا

"بی بی جی کچھ کھالیں۔۔"

ناہید بسکٹ کا پیکٹ حُرّہ کی جانب کرتے ہوئے کہہ رہی تھی حُرّہ نے نفی میں سر ہلایا

"بی بی جی۔۔ چھوٹی بی بی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔"

اس نے حُرّہ کو تڑپتے دیکھ کر تسلی دی

"پلیز دعا کریں۔۔میری بچی ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حُرّہ نے ناہید کو دیکھتے ہوئے کہا

"میں قربان بی بی جی اپنے چھوٹے سردار کی اولاد کے۔۔خدا لمبی زندگی دے ہماری دعا بی بی کو۔۔"

ناہید عقیدت سے حُرّہ کو دیکھتے دعا دی

"میں نے سب کھو دیا ہے ناہید باجی۔۔سب کھو دیا۔۔بب بابا۔۔مم ماں۔۔سر داد کک کو بھی۔۔اب دعا کے علاوہ کوئی نہیں میرا۔۔دعا میرے جینے کی وجہ ہے۔۔ ورنہ سر داد کے بعد میرے وجود میں روح کہاں باقی ہے۔۔مردہ وجود لیے پھر رہی ہوں۔۔صرف اپنی بچی کی خاطر۔۔!"

حُرّہ کھوئے کھوئے انداز میں بولی تھی کہ اس کا انداز اور چہرہ اس پر بیتے ظلم و ستم کی داستان بیان کر رہا تھا

ناہید اس کی تکلیف محسوس کرتی خود بھی چہرہ جھکائے رونے لگی جبکہ کچھ فاصلے پر بیٹھی ایک خاتون جو مسلسل اسی کو دیکھ رہیں تھیں حُرّہ کی باتوں اور چہرے سے جھلکتے دکھ کو محسوس کرتی اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چادر کے کونے سے صاف کرتی اٹھیں اور حُرّہ کے برابر آ بیٹھیں

"بیٹی ہمت کرو۔۔ تمہیں دیکھ تو ہمارا دل تڑپ رہا ہے۔۔ خدا تمہاری بیٹی کو صحت دے گا۔۔ مت رو۔۔"

وہ حُرّہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دعا دیتیں گویا ہوئیں تو ناہید اور حُرّہ اس انجان عورت کی جانب متوجہ ہوئیں

اس کی دعائیں دینے پر حُرّہ کو مزید رونا آیا وہ سسک اٹھی تو اس خاتون نے اسے شفقت سے گلے لگا لیا

www.novelsclubb.com

"کک کتنے گھنٹے ہو گئے۔۔مجھے میری بچی سے بھی ملنے نہیں دے رہے۔۔پپ پتہ نہیں کیسی ہے۔۔پپ پلیز دعا کریں۔۔ووہ بہت چھوٹی ہے۔۔ایک سال کی بچی کک کو اتنی مشینوں میں جکڑا ہوا ہے۔۔"

حُرّہ بتاتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تو وہ خاتون اور ناہید بھی رونے لگیں تھیں

"کچھ نہیں ہو گا بیٹی تمہاری بچی کو۔۔"

انہوں نے حُرّہ کے آنسو پونچھتے ہوئے تسلی دی

"بچی کا باپ کہاں ہے۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد ان خاتون نے حُرّہ کو دیکھتے پوچھا تو حُرّہ کے چہرے پر اذیت کے کئی رنگ آئے جو ان خاتون نے اپنے تجربے اور عمر کے باعث فوراً محسوس کیا جبکہ ان کے سوال پر ناہید بھی بوکھلا گئی

اس سے پہلے حُرّہ مزید مشکل میں پڑتی ڈاکٹر کے آنے پر تینوں اس کی جانب متوجہ ہوئیں جبکہ حُرّہ ڈاکٹر کی سمت بڑھی

"میری بیٹی کیسی ہے ڈاکٹر صاحب۔۔؟"

حُرّہ لہجے میں فکر مندی لیے پوچھنے لگی

"جی اب بہتر ہے آپ کی بیٹی کی طبیعت۔۔"

ڈاکٹر کے تسلی بخش جواب پر حُرّہ سمیت باقی دونوں نفوس کے بھی رکے سانس بحال ہوئے

"میں مل لوں۔۔"

"جی۔۔"

ڈاکٹر کے اجازت دینے پر حُرّہ کمرے کی جانب لپکی

www.novelsclubb.com

دو دن میں دعا کی طبیعت کچھ بہتر تھی مگر ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ابھی کچھ دن اسے انڈر ابزرویشن رکھنا تھا مگر حُرّہ مزید ہسپتال کا خرچہ نہیں اٹھا سکتی تھی اسی لیے دو دن بعد ہی اپیل کر کے حُرّہ دعا کو لیے ہسپتال سے نکلی

وہ خاتون جو کہ اپنی دل کے مرض کی دوائیاں لینے آئی تھی وہ حُرّہ کو اس دن کے بعد آج پھر باہر نکلتے ہوئے ملی

"ارے تم جا رہی ہو بچی کو لے کر بیٹی۔۔؟"

وہ حُرّہ کے سامنے آتی پوچھنے لگیں تو حُرّہ نے اثبات میں سر ہلایا

"کیسی ہے اب تمہاری بیٹی۔۔؟؟"

انہوں نے حُرّہ کی گود میں دوائیوں کے زیرِ اثر سوئی خوبصورت مگر مرجھائی ہوئی بچی کے رخسار پر پیار کرتے ہوئے پوچھا

"اب بہتر ہے۔۔دعاؤں میں یاد رکھیئے گا۔۔"

اس انجان عورت کو اپنی بچی کے لیے پریشان دیکھ کر حُرّہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے مدھم آواز میں جواب دیا

"کہاں گھر ہے تمہارا۔۔؟؟"

اثبات میں سر ہلاتے انہوں نے عام سے انداز میں پوچھا مگر حُرّہ اور ناہید کا رنگ زرد پڑا

"کیا ہوا۔۔؟"

باری باری دونوں کے چہرے دیکھ کر فرحت بی بی نے دوبارہ پوچھا اور کھوجتی نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھنے لگی

www.novelsclubb.com

"آؤ میرے ساتھ۔۔"

فرحت بی بی نے کچھ سوچ کر حُرّہ کا ہاتھ تھاما اور چلنے لگی جبکہ حُرّہ نے بے بسی سے ناہید کو دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جانتی ہوں تم مشکل میں ہو بیٹا مگر۔۔اتنی چھوٹی بچی کے ساتھ تمہیں اپنا گھر نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔۔"

رش سے ایک طرف ہوتے ہوئے وہ بولیں تو ناہید نے کچھ کہنا چاہا جب حُرّہ نے اشارے سے اسے کچھ بھی بولنے سے روکا

"پتہ ہے کتنے حالات خراب ہیں آج کل کے۔۔!"

انہوں نے مزید کہا تو حُرّہ نے سر جھکا لیا

"یہ کیا لگتی ہیں تمہاری۔۔؟"

انہوں نے ناہید کے جانب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

"بڑی بہن۔۔"

ناہید کو دیکھتے ہوئے حُرّہ نے جواب دیا تو سرشاری کے احساس کے تحت ناہید کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ حُرّہ اسے بہن کہہ رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بتاؤں ذرا ساری بات۔۔ تم دونوں اکیلی بچی کو لے کر دو دن سے اسپتال میں ہو
۔۔ کیا اور کوئی نہیں ہے تمہارا۔۔؟"

انہیں نے اگلا سوال کیا تو حُرّہ نے انہیں دیکھا

"ہم چلتے ہیں۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ خاتون مزید کوئی سوال کرتیں حُرّہ جانے کے لیے مڑی

"رکو بیٹا۔۔"

انہوں نے حُرّہ کا بازو تھام لیا

"میری بھی ایک بیٹی ہے۔۔ مجھے بیٹیوں کا احساس ہے۔۔ اور آج کل کے حالات
کے مطابق میں تمہیں ایسے نہیں جانے دوں گی۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔"

انہوں نے رکشے کی جانب بڑھتے ہوئے کہا جبکہ وہ حُرّہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے
ہوئے تھیں

www.novelsclubb.com

"مم مگر۔۔!"

ان کے ساتھ چلتے ہوئے حُرّہ نے کچھ بولنا چاہا کہ انہوں نے اس کی بات کاٹی

"جب خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے نکلی ہو تو یقین رکھو خدا پر۔۔یقیناً اس نے وسیلہ بنایا ہے۔۔"

ان کے جواب پر حُرّہ خاموش ہو گئی یقیناً اس نے سب کچھ خدا پر چھوڑا ہوا تھا وہی اس کی مشکلات آسان کرے گا ابھی بھی خدا کے بھروسے پر وہ اس انجان خاتون کے ساتھ ہولی

طویل مسافت طے کرنے کے بعد وہ خاتون انہیں لیے حیدر آباد کے ایک عام علاقے میں آئی پھر ایک خستہ حال مکان کے دروازے کو بجایا کچھ دیر بعد ایک چوبیس پچاس برس کی لڑکی نے دروازہ کھولا اپنی ماں کے ساتھ دو انجان نفوس کو دیکھ کر اس کے چہرے پر ناسمجھی کے تاثرات ابھرے جبکہ فرحت بی بی نے حُرّہ اور ناہید کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور ایک کمرے میں لیے داخل ہوئی جس میں دو

چار پائیاں بچھی ہوئیں تھیں انہوں نے ایک پر حُرّہ کو دعا کو لٹانے کا کہا اور دوسری پر ناہید کو بیٹھنے کا کہا

"تہمینہ پانی اور کھانا لاؤ۔۔بہت بھوک لگی ہے۔۔"

فرحت بی بی نے سفید چادر کو اتار کر دوپٹہ اچھی طرح لیتے ہوئے بیٹی کو کہا جو کہ نئے چہرے دیکھ کر پہلے ہی حیرت زدہ تھی ماں کے حکم پر سر ہلاتی کمرے سے نکلی

"لیٹ جاؤ آپ دونوں۔۔بہت تھکی ہوئی لگ رہی ہو۔۔آرام کرو۔۔جب تک کھانا آتا ہے"

فرحت بی بی نے باری باری حُرّہ اور ناہید کو دیکھتے ہوئے کہا جو گم سم سی بیٹھیں تھیں ان کے پکارنے پر چونکی مگر بے حرکت رہیں

"ہمارے گھر میں کوئی مرد نہیں ہیں۔۔ہم دونوں ماں بیٹی اکیلی رہتی ہیں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان دونوں کی جھجھک دیکھتے ہوئے فرحت بی بی نے بتایا مگر وہ دونوں ہنوز ساکت بیٹھیں تھیں

"ہم دونوں ماں بیٹی کا بھی اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔ کوئی بھی نہیں۔۔ ہم دونوں کئی سالوں سے اکیلے رہتی ہیں۔۔ میری بیٹی کے شوہر نے اسے چھوڑ دیا ہے اس وقت سے یہ میرے ساتھ رہتی ہے۔۔"

فرحت بی بی کے بتانے پر حُرّہ دکھ سے انہیں دیکھنے لگی جواب اداس سی بیٹھیں تھیں

////////////////////

"آجائیں۔۔!"

دروازے پر ہوتی مسلسل دستک پر عباس نے نماز سے فارغ ہو کر آنے والے کو اجازت دی اور خود ڈریسنگ ٹیبل سے اپنا موبائل فون اٹھا کر چیک کرنے لگا جب سردار شیر دل اور سردار بی بی کمرے میں داخل ہوئیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بابا سرکار۔۔مجھے بلوا لیتے آپ۔۔"

ماں باپ کو دیکھتے عباس نے موبائل قمیض کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا

"ایسے سمجھو کہ آج ہم تمہارے پاس التجا لے کر آئیں ہیں۔۔امید ہے تم ہماری بات پوری کرو گے۔۔"

سردار شیر دل عباس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے اسے لیے صوفے پر آبیٹھے جبکہ سردار بی بی بیڈ کے ایک کونے پر ٹک گئیں

"اگر میں استطاعت رکھتا ہوا تو ضرور پورا کروں گا بابا سرکار۔۔"

عباس نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا جو کافی خوش دیکھائی دے رہے تھے

www.novelsclubb.com

"ہم نے جمعہ کو نورے اور تمہارا نکاح رکھا ہے۔۔"

سردار شیر دل کی بات عباس کو سن کر گئی وہ چند پل تو کچھ بول ہی نہ سکا

"کتنے دن ہو گئے اس لڑکی کو گئے ہوئے۔۔اب اس دھوکے باز لڑکی کی یادوں سے نکالو خود کو۔۔آگے بڑھو زندگی میں۔۔ہم تمہیں پھر سے مسکراتے دیکھنا چاہتے ہیں۔۔"

وہ مزید بولے تو عباس نے بے تاثر چہرہ لیے انہیں دیکھا

"جب میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ میں دوسری شادی نہیں کرنا چاہتا تو آپ لوگ بار بار کیوں زور دیتے ہیں۔۔"

وہ لفظ چبا کر ادا کرتا بولا تھا

"تو ابھی وہ بد کردار لڑکی تمہارے حواسوں پر سوار ہے۔۔"

سردار بی بی دل میں حُرّہ کو کوسنے دیتی عباس سے مخاطب ہوئیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ماں جی وہ لڑکی صرف میرے حواسوں پر نہیں سوار بلکہ۔۔ میرے دل و دماغ میں بس چکی ہے۔۔اور ہمیشہ رہے گی۔۔ مجھے یقین ہے کہ ایک ناایک دن وہ مجھے مل جائے گی۔۔"

ان کے چہرے کو دیکھتاوہ بولا تواس کے لہجے سے یقین جھلک رہا تھا

"اس لڑکی کو چھوڑ کراپنے باپ کی عزت کا بھی سوچ لو۔۔ سارے گاؤں میں یہ خبر پھیل چکی ہے۔۔ اگر جمعے کو نکاح نہ ہوا تمہارااور نورے کا تو کیا عزت رہ جائے گی ہماری۔۔ دنیا کہے گی سردار شیر دل اپنی بھتیجی کے ساتھ انصاف نہیں کر سکا۔۔"

سردار شیر دل رخ عباس کی جانب کرتے ہوئے دبے دبے غصے سے بول رہے تھے

"تو کریں ناانصاف اپنی بھتیجی کے ساتھ۔۔ میرے ساتھ نکاح کرواکر تو ظلم کریں گے آپ نورے کے ساتھ۔۔ میں حُرّہ کے علاوہ کسی دوسری لڑکی کا سوچنا بھی گناہ سمجھتا ہوں۔۔اپنی زندگی میں شامل کرنا تو بہت دور کی بات۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس تحمل سے انہیں جواب دیتا کہہ رہا تھا

"میں نے کہا تھا نا آپ کو سردار جی۔۔ وہ بد کردار لڑکی اتنی آسانی سے نہیں بھولے گی ہماری بیٹی کو۔۔"

سردار بی بی کے بولنے پر عباس نے آنکھیں میچے سر جھٹکا جبکہ سردار شیر دل نے انہیں خونخوار نگاہوں سے گھورا

"تم خاموش رہو۔۔ اگر اب بیچ میں بولی تو بھول جائیں گے تم ہمارے وارث کی ماں ہو۔۔"

وہ غصے میں چیخے تھے جبکہ سردار بی بی ان کے چنگھاڑنے پر کانپ گئی

www.novelsclubb.com

"بابا سرکار پلیز۔۔!"

عباس کو ماں کی توہین برداشت نہ ہوئی تو سردار شیر دل کا ہاتھ تھامتا انہیں مزید غصہ کرنے سے روک گیا

"تمہاری انہیں گھٹیا باتوں کی وجہ سے عباس کو ضد چڑھ گئی ہے۔۔ ورنہ ہمارا بیٹا ہماری کوئی بات نہیں ٹالتا۔۔"

وہ اس بار دبی دبی آواز میں غرائے تھے

"دیکھو عباس ہمیں یا ناعمہ کو یا نورے کو۔۔ کسی کو بھی تمہاری پہلی بیوی سے کوئی سروکار نہیں۔۔ تم اسے بے شک تلاش کرو۔۔ وہ مل جاؤ تو اسے ویسے ہی رکھو اپنے پاس مگر ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ نورے سے شادی کر لو۔۔ اسلام میں تو چار شادیوں کی اجازت ہے۔۔ تمہارے اگر نورے سے شادی کرنے سے نورے کی زندگی سنور جاتی ہے تو کیوں نہیں ہماری بات مان لیتے۔۔"

وہ اپنی باتوں پر زور دیتے ہوئے گویا ہوئے تھے

www.novelsclubb.com

"بے شک اسلام میں چار شادیوں کی اجازت ہے۔۔ بابا اس بات پر کہ بیویوں میں مساوی سلوک رکھا جائے۔۔ انصاف کیا جائے ان میں۔۔ مگر میں پہلے بھی آپ کو یہ بات کہہ چکا ہوں۔۔ میں نورے کے ساتھ انصاف نہیں کر پاؤں گا۔۔ کیونکہ

حُرّہ صرف بیوی نہیں ہیں میری۔۔بلکہ میری محبت ہیں۔۔وہ میرے دل میں خاص مقام رکھتی ہیں۔۔وہ مقام میں کسی اور کو نہیں دے سکتا۔۔کسی کو بھی نہیں ۔۔"

عباس نفی میں سر ہلاتا بول رہا تھا جبکہ سردار بی بی نے عباس کی دیوانگی دیکھ کر غصے سے سر جھٹکا

"مگر اب تو وہ لڑکی یہاں نہیں ہے نا۔۔"

عباس کی تمام باتوں پر ضبط کرتے ہوئے سردار شیر دل نے کہا تو عباس کے لب مسکرائے

"میں پھر بھی بے وفائی نہیں کر سکتا ان کے ساتھ۔۔ان کی غیر موجودگی تو میری محبت کا امتحان ہے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنے باپ کے ضبط کے مارے سرخ ہوئے چہرے کو دیکھتا وہ بڑے آرام سے بولا تھا

"تم سمجھتے کیوں نہیں ہو عباس۔۔ تمہارے علاوہ نورے کی کسی سے شادی نہیں ہو سکتی۔۔"

وہ اس بار چیخے تھے

"کیوں نہیں ہو سکتی بابا سرکار۔۔"

عباس نے حیرت سے انہیں دیکھتے پوچھا

"تم بہتر جانتے ہو ہمارے خاندان کا اصول ہے ایک بار جس لڑکی کا نام کسی سے جڑ جائے پھر ساری عمر اسی کے نام پر گزارتی ہے۔۔ چاہے وہ شخص اسے اپنائے یا نہ اپنائے۔۔ یاد رکھو اگر نورے کو نہیں اپناؤ گے تو وہ ساری زندگی ایسے ہی تمہارے نام پہ گزارے گی۔۔"

www.novelsclubb.com

بولتے ہوئے وہ اسے پتھر دل سردار لگے

"میں نے بہت انتظار کیا کہ شاید آپ خود انصاف کریں بابا سرکار۔۔نورے کو اس خاندانی پست اصولوں سے آزاد کر دیں۔۔ مگر افسوس آپ ایک سنگدل سردار کی حیثیت سے سوچتے رہے۔۔ جس لڑکی کے سر پر باپ کے بعد ہاتھ رکھا تھا۔۔اسی کو اپنے اصولوں کے تحت زندہ درگور کر رہے ہیں۔۔"

عباس کے لہجے سے ہی افسوس عیاں تھا جبکہ سردار بی بی خاموش بیٹھی دونوں باپ بیٹے کو دیکھتی ان کی گفتگو سن رہیں تھیں

"ہاں کر رہا ہوں کیونکہ مجھے اپنے خاندان کی ساکھ برقرار رکھنی ہے۔۔نورے سے تمہارا نکاح کروا کر۔۔"

وہ سر اکڑا کر بولے تھے

www.novelsclubb.com

"اگر ایسی بات ہے بابا سرکار تو میں ان خاندانی اصولوں کے خلاف جاؤں گا۔۔مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ۔۔آپ کو اپنی بھتیجی سے زیادہ یہ ناپید خاندانی اصول پیارے ہیں۔۔آپ نورے سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتے بلکہ آپ صرف اس لیے میری شادی نورے سے کروانا چاہتے ہیں کہ یہ آپ کا خاندانی اصول ہے۔۔تو پھر ٹھیک ہے میری ایک بات بھی سن لیں اب میں نورے کی شادی خاندان سے باہر کرواؤں گا۔۔اور ضرور کرواؤں گا۔۔اور جمعے کو ہی کرواؤں گا۔۔"

عباس مضبوط انداز میں کہتا بالوں میں انگلیاں پھیرتا ان کے برابر سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

"کیا بکواس کر رہے ہو یہ تم۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ بھی دھاڑتے ہوئے اٹھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جو آپ سن رہے ہیں وہی کہہ رہا ہوں۔۔میں نورے کی شادی اس سے کرواؤں گا جو اسے خوش رکھنے کی ضمانت لے۔۔جس کے ساتھ نورے حقیقتاً خوش رہ سکے ۔۔"

دونوں باپ بیٹے کو مقابل دیکھ کر سردار بی بی دل میں حُرّہ کو بددعائیں دیتیں خود بھی کھڑی ہوئیں

"تم میں غیرت نہیں رہی۔۔اپنے سے منسوب لڑکی کی شادی کسی اور سے کرواؤ گے اب۔۔"

سردار شیر دل حقیقتاً صدمے سے دوچار پیچھے تھے

"بے غیرت میں تب ہوتا جب نورے کا میرے ساتھ شرعی رشتہ ہوتا۔۔تب ان کا نام کسی اور کے ساتھ جوڑ کر واقعی میں بے غیرتی کرتا مگر۔۔نورے باقیوں کی طرح نامحرم ہیں میرے لیے۔۔چچا کی بیٹی کی حیثیت سے میں ان کا نکاح جمعہ کو ہی کرواؤں گا۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

باپ کو اطلاع دیتا وہ آگے بڑھنے لگا

"اگر تم نے جمعے کو نورے سے نکاح نہ کیا تو میرا مرا منہ دیکھو گے۔۔ پھر اٹھانا باپ کا جنازہ۔۔ کیونکہ اپنے عزت کا جنازہ تو تمہیں نہیں نکالنے دوں گا میں۔۔"

وہ دھمکی دیتے ہوئے بولے تو عباس کے بڑھتے قدم رکے

"کیا معلوم آپ سے پہلے مجھے موت آجائے باباسرکار۔۔ بیٹے کا جنازہ اٹھانا کافی کٹھن ہوتا ہے۔۔"

عباس جس انداز میں بولا تھا سردار شیر دل اور سردار بی بی ساکت ہو گئے جبکہ عباس کے لب مسکرائے

"جمعہ دو دن بعد ہے باباسرکار۔۔ نورے کا نکاح آج ہی ہو گا۔۔ آپ اپنی بھتیجی کو رخصت کرنے کی تیاری کریں۔۔"

www.novelsclubb.com

موبائل پر نمبر ڈائل کرتا وہ ماں باپ کو سکتے میں چھوڑ کر کمرے سے نکلا مگر دروازے پر نورے کو کھڑا دیکھ کر ٹھٹھکا نورے کے بہتے آنسو بیان کر رہے تھے کہ وہ اندر ہوتی گفتگو سن چکی ہے اس سے نگاہیں چرائے وہ آگے بڑھ گیا جبکہ نورے نے شکوہ کناں نگاہیں اس کی پشت پر ڈالیں

////////////////////

"آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔؟؟"

وہ چاروں عشاء کی نماز پڑھ کر اسی کمرے میں اپنے اپنے بستر پر آ بیٹھیں تھیں ایک چارپائی پر حُرّہ، دعا کو پہلو میں لیے بیٹھی تھی اور دوسری پر فرحت بی بی لیٹیں ہوئیں تھیں جبکہ ناہید اور تہمینہ کا بستر فرش پر تھا وہ دونوں بھی بیٹھی ہوئیں تھیں انہیں یہاں رہتے کافی زیادہ دن گزر گئے تھے مگر فرحت بی بی اور تہمینہ نے اس سے کوئی سوال نہ کیا تھا اب حُرّہ کی آواز کی جانب ان سب کی توجہ مبذول ہوئی جبکہ حُرّہ فرحت بی بی سے مخاطب تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہمم۔۔"

ہنکار بھرتے ہوئے وہ اٹھ بیٹھیں اور چادر سر پر درست کرتی حُرّہ کو دیکھنے لگی

"آپ تو کہہ رہیں تھیں کہ حالات بہت خراب ہیں آج کل کے پھر آپ نے ہم پر بھروسہ کیسے کر لیا اور ہمیں اپنے گھر لے آئیں۔۔ جبکہ ہم تو آپ کے لیے بلکل انجان ہیں۔۔ آپ ہمیں دھوکے باز بھی سمجھ سکتی تھیں۔۔"

وہ پوچھ رہی تھی جبکہ حُرّہ کی بات پر فرحت بی بی کے لب مسکرائے

"زندگی سے اتنے تجربات حاصل ہوئے ہیں کہ انسان کے چہرے دیکھ کر اس کی سچائی محسوس ہو جاتی ہے۔۔ اور تم ہمیں دھوکے باز نہیں لگی۔"

سنجیدہ انداز میں کہتے ہوئے آخر میں وہ پھر سے مسکرائیں ان کی بات کو حُرّہ نے بہت غور سے سنا ناہید اور تہمینہ بھی ان کو خاموشی سے سن اور دیکھ رہیں تھیں ان چند دن میں ہی تہمینہ اور فرحت بی بی دعا سے بہت مانوس ہو گئیں تھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس کا باپ کہاں ہے۔۔؟"

کچھ دیر خاموشی کے بعد فرحت بی بی کی آواز کمرے میں گونجی تو جہاں حُرّہ چونکی وہیں ناہید نے بھی حُرّہ کو دیکھا تہمینہ اور فرحت بی بی حُرّہ کے جواب کی منتظر تھی

"یہاں نہیں ہیں وہ۔۔!"

حُرّہ نے دعا کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں پھیرتے ہوئے نگاہیں جھکائے کہا

"اس نے تمہیں چھوڑا یا تم نے۔۔؟"

حُرّہ کی گول مول بات پر فرحت بی بی نے دوبارہ استفسار کیا

"مم میں نے۔۔!"

www.novelsclubb.com

حُرّہ کی زبان لڑکھڑائی تھی اور ہاتھوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی

"کیا بہت مارتا پیٹتا تھا۔۔"

ان کے اگلے سوال پر حُرّہ تڑپ گئی اور نفی میں سر ہلایا

"نن نہیں بلکل نن نہیں۔۔"

بے ساختہ عباس کا نرم انداز اسے یاد آیا تھا ایک آنسو بہتا ہوا کپڑوں میں جذب ہو گیا تھا

"خرچہ نہیں دیتا تھا۔۔؟؟"

انہوں نے مزید پوچھا

"دیتے تھے۔۔"

دو لفظی جواب دے کر حُرّہ نے آنسو پونچھے عباس تو دنیا کی ہر چیز اس کے قدموں میں لا رکھتا تھا

"بیٹی سے پیار نہیں کرتا تھا۔۔؟؟ کیا اسے بیٹی نہیں چاہیے تھی۔۔؟؟"

سوال کرتے ہوئے انہوں نے دعا کی جانب اشارہ کیا

"بب بہت پیار کرتے ہیں وہ بیٹی سے۔۔!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

روندی آواز میں جواب دیتے ہوئے اس نے دعا کی پیشانی پر ممتا بھرا لمس چھوڑا

"پھر تم سے پیار نہیں کرتا تھا۔۔؟؟"

حُرّہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انہوں نے مزید پوچھا تو حُرّہ نے سر جھکا لیا اب وہ انہیں کیا بتاتی اس شخص کی عنائتیں کہ جہاں باقی حویلی والوں کی طرح عباس کو اس سے نفرت کرنی چاہیے تھی وہیں اس شخص کی محبت کا آغاز ہوا تھا

"ایسی خالص محبت کرتے تھے کہ۔۔ جس کی پاکیزگی کی گواہ میں خود ہوں۔۔!"

وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی جبکہ فرحت بی بی سمیت باقی دونوں نفوس نے بھی اس کے چہرے پر آئے محبت بھرے رنگ کو دلچسپی سے دیکھا

www.novelsclubb.com

"کیا تم پیار نہیں کرتی ہو اس سے۔۔؟؟"

"پیار چھوٹا لفظ ہے میرے احساسات کے آگے۔۔پیار سے اگلی منزل طے کر چکی ہوں کہ ان کی خاطر خود کو ان سے جدا کر دیا۔۔یوں کہہ لیں کہ اپنی ہی روح کو وجود سے کھینچ نکالا۔۔"

بات کرتے ہوئے وہ اذیت سے مسکرائی

"تو پھر وہ یقیناً ناجائز تعلقات رکھتا ہو گا غیر عورتوں کے ساتھ۔۔؟؟"

ان کے سوال پر حُرّہ نے فوراً سر نفی میں ہلایا

"نن نہیں۔۔ بلکل ایسے نہیں وہ۔۔ان کی شرافت۔۔ان کا شفاف کردار۔۔ مجھ سے بہتر خدا جانتا ہے۔۔"

وہ مضبوط انداز میں بولی تھی

www.novelsclubb.com

"مارتا بھی نہیں تھا۔۔ خرچہ بھی دیتا تھا۔۔بیٹی سے بھی پیار کرتا تھا۔۔اور تم سے بھی پیار کرتا تھا۔۔ تم بھی اس سے پیار کرتی ہو۔۔ناجائز تعلقات بھی نہیں تھے۔۔ جب اتنا اچھا تھا تو کیوں چھوڑا تم نے اسے۔۔؟؟"

فرحت بی بی نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا جبکہ ان کی بات پر حُرّہ نے ایک سرد آہ بھری

"حالات کا تقاضا یہی تھا۔۔!"

وہ بولی گو اس کی آنکھیں اس کا درد بیان کرنے لگیں جبکہ زبان سے اپنے دکھ کیسے وہ بیان کرتی کہ قدم قدم پر اتنی ستم ظریفی ہوئی تھی کہ اب تو آنکھوں سے ہی دکھ عیاں تھے

www.novelsclubb.com

فرحت بی بی کو سب بتاتے ہوئے وہ کئی باتوں پر کرب سے آنکھیں میچ گئی اس کے خاموش ہونے پر ناہید نے بات کو جاری کیا

"ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے سے زیادہ تکلیف میں تو اس دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں۔۔ اللہ سے شکوہ کرتی تھی کہ ہمیں ہی ہر آزمائش سے گزارنا تھا۔۔ مگر دیکھو ذرا تمہاری آزمائشوں کے آگے تو میری اور میری بیٹی کی تکلیفیں کچھ بھی نہیں۔۔"

حُرّہ پر بیتی ستم ظریفی سن کر وہ لہجے میں دکھ لیے بولیں تھیں

"تمہاری تو ایک سال کی بچی بھی آزمائش سے گزر رہی ہے۔۔"

وہ مزید بولیں تو حُرّہ نے دعا کا مرجھایا سا چہرہ دیکھا

"مجھ بدنصیب کا سایہ میری بچی پر پڑ گیا۔۔"

حُرّہ، دعا کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ چومتی بولی

www.novelsclubb.com

"ایسے مت کہو بیٹی۔۔ تم تو وہ خوش نصیب ہو جسے خدا نے آزمائش کے لیے چنا ہے ۔۔ جو لوگ دکھ میں، اذیت میں ہوتے ہیں ہم لوگ انہیں بدنصیب تصور کرتے ہیں۔۔ کہ دیکھو کتنا بدنصیب ہے کہ اس کے ساتھ یہ ہوا۔۔ مگر ہم یہ نہیں جانتے

کہ خدا تو انہیں کو آزمائش میں ڈالتا ہے جو اس کے قریب تر ہوتے ہیں۔۔ جو اسے عزیز ہوتے ہیں۔۔ سنا نہیں کے خدا بہترین سے نوازنے سے پہلے آپ کو بدترین سے گزارتا ہے۔۔ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔۔ تمہیں اور تمہاری بیٹی کو دیکھ کر تو مجھے اور میری بیٹی کو ہمت ملی ہے۔۔ ورنہ ہم تو شکوے ہی کرتے تھے خدا سے۔۔ اب تم بھی میری بیٹی ہو یہیں رہو گی اب تم۔۔"

فرحت بی بی اٹھ کر حُرّہ کے پاس آئیں اور اسے گلے لگا لیا

"ہاں دعا کے آنے سے تو ہمارے ویران گھر میں رونق آ گئی ہے۔۔"

تہمینہ بھی اٹھ کر دعا کے پاس آئی اور اسے پیار کرنے لگی

"دیکھا چھوٹی بی بی خدا ایسے وسیلے بناتا ہے۔۔ کہ ہماری سوچ بھی وہاں تک نہیں جاتی۔۔"

ناہید بھیگی آواز میں بولی تو حُرّہ نے اس کی بات پر نم آنکھوں سے اسے دیکھا اور پھر سر ہلایا

//////////////////////////

وہ تیز تیز قدم بڑھاتا حویلی کے مردان خانے میں آیا تھا سیل فون ابھی بھی کان سے لگا تھا

"کہاں ہو تم۔۔؟؟"

عالیان کے کال پک کرتے ہی عباس نے پوچھا تو عالیان جو کہ شام کے اس پہر سڑک کے کنارے گاڑی میں بیٹھا سگریٹ نوشی کر رہا تھا عباس کے پوچھنے پر سٹپٹا گیا

www.novelsclubb.com

"مم میں بس آفس سے گھر جا رہا تھا۔۔"

عالیان نے بات گول مول کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہمم۔۔تم نے کہا تھا کہ تم نورے کا رشتہ لے کر آنا چاہتے ہو۔۔ان سے شادی کرنا چاہتے ہو۔۔!"

عباس کی بھاری آواز فون سے ابھری تو عالیان اس کی بات سنتا سیدھا ہو بیٹھا

"ہہ ہاں ایسا ہی کہا تھا میں نے مگر تم نے کہا تھا کہ تم اپنے بابا سردار سے پہلے بات کرو گے اس بارے میں پھر جواب دو گے۔۔"

عالیان نے دل تھامے بات کی تصدیق کی

"ہاں میری بات ہو گئی ہے بابا سرکار سے۔۔ہمیں یہ رشتہ قبول ہے۔۔تم ایسا کرو انکل کے ساتھ حویلی آجاؤ ہم آج ہی نکاح کرنا چاہتے ہیں۔۔رخصتی کچھ عرصے بعد کر لیں گے۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس نے جیسے اسے خوشی کی نوید سنائی تھی وہ اپنی جگہ منجمد رہ گیا تھا

"کیا ہوا۔۔چپ کیوں ہو گئے۔۔؟"

عالیان کی خاموشی محسوس کرتا وہ پوچھ رہا تھا

"نن نہیں۔۔کچھ نہیں۔۔یہ خبر سنانے پر عباس اگر تم اس وقت میرے سامنے ہوتے تو گلے لگا لیتا تمہیں۔۔"

عالیان کے لہجے سے ہی خوشی عیاں تھی عباس نے پر سکون ہوتے ہوئے کال کاٹ دی

اب سب سے بڑا مرحلہ نورے سے بات کرنا تھا وہ جانتا تھا اگر وہ نورے سے بات نہیں بھی کرے گا تب بھی وہ بے ضرر سی لڑکی اس کے ایک بار کہنے پر نکاح کے لیے رضامند ہو جائے گی مگر کس دل سے راضی ہو گی وہ یہ بھی جانتا تھا

کچھ انتظام کرنے کے بعد وہ وہیں مردان خانے میں موجود کرسی پر بیٹھ گیا

"نورے بی بی کو کہو میں نے بلایا ہے انہیں۔۔"

پاس کھڑے ملازم کو حکم دیتا وہ موبائل سکرین پر نگاہیں جمائے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا

وہ کمرا بند کیے بیڈ پر لیٹی بلند آواز میں سسکیاں بھر رہی تھی جب دروازے پر دستک ہونے لگی اور ہوتی رہی تنگ آ کر نورے اٹھی اور دروازہ کھولا

"چلی جاؤ یہاں سے مجھے پریشان مت کرو۔۔"

سامنے کھڑی ملازمہ پر وہ چلائی تھی جبکہ ملازمہ اس کو روتا چیختا دیکھ کر بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی

"وہ بب بی بی جی۔۔ سرداد نے آپ کو مردان خانے میں بلایا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ سر جھکائے بولی

"کک کون سے سرداد نے۔۔"

یکدم گھبرا کر نورے نے دریافت کیا

"چھوٹے سردار نے۔۔"

ملازمہ نے کہا اور اسے دیکھنے لگی جس کی آنکھیں ساکن ہو چکیں تھیں

"تم جاؤ۔۔ مم میں آتی ہوں۔۔"

"بی بی جی چھوٹے سردار نے حکم دیا ہے۔۔ آپ کو ساتھ لے کر آؤں۔۔"

ملازمہ مزید بولی تو نورے نے آنسو پونچھے اور سر پر دوپٹہ درست کرتی کمرے سے نکلی اس کے قدم دھیمے انداز میں آگے بڑھ رہے تھے مردان خانے میں داخل ہو کر سیدھا نگاہ عباس پر پڑی جو موبائل پر کسی سے بات کرنے پر مصروف تھا اسے دیکھ کر کال کاٹ کر اٹھ کھڑا ہوا

"آپ سے ایک بات کرنی ہے نورے۔۔ امید ہے آپ بہتر فیصلہ کریں گی۔۔ پہلے ہی کہہ دوں کہ آپ کی مرضی میرے لیے بہت اہم ہے۔۔"

نورے کی نم آنکھوں سے نگاہیں چرائے وہ اپنے مخصوص دھیمے انداز میں بول رہا تھا جبکہ نورے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی

"آپ سب طے کر تو چکے ہیں۔۔ پھر بات کرنے کو کیا رہ گیا چھوٹے سردار۔۔؟"

نورے کے لہجے میں طنز کی آمیزش تھی عباس نے لب بھینچے بے شک وہ نورے پر کوئی بھی فیصلہ مسلط نہیں کرنا چاہتا تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ اسے ایسا کرنا پڑ رہا تھا

"آپ سب سن چکی ہیں نورے۔۔ مگر پھر بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔ کہ آج عشاء کے بعد ہم نے نکاح رکھا ہے آپ کا۔۔ایک جاننے والے ہیں۔۔ یقیناً ہمارا یہ فیصلہ غلط نہیں ہو گا۔۔"

عباس دھیمے انداز میں بولتا رخ دوسری جانب کر چکا تھا جبکہ اس کی بات سن کر کئی پل نورے اپنی جگہ ساکت کھڑی رہی تھی پھر تلخ سا مسکرائی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بہت خوب سردار۔۔اپنے سر سے بوجھ اتارنے کا بہترین راستہ چنا ہے آپ نے ۔۔مجھے کسی کے کھونٹے سے باندھنے کا۔۔"

وہ لہجے میں تلخی لیے بولی تھی

"آپ کسی پر بھی بوجھ نہیں ہیں نورے۔۔آپ کا اس حویلی پر اتنا ہی حق ہے جتنا کہ میرا۔۔"

نورے کے تلخ انداز پر بھی عباس کا مخصوص نرم انداز قائم تھا

"ہرگز نہیں چھوٹے سردار۔۔میرا کیا مقابلہ آپ سے۔۔آپ سردار شیر دل کے اکلوتے وارث ہیں۔۔یعنی گاؤں اور حویلی کے سرداد۔۔اور میں۔۔مم میں تو اس حویلی کی وہ بیٹی ہوں۔۔جسے خاندانی اصولوں اور عزت کی خاطر قربان کر دیا جانا کوئی بڑی بات نہیں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نورے مزید تلخ ہوئی تھی کس قدر تکلیف دہ تھا اس کے لیے کسی اور کے ساتھ اپنا نام جوڑنا

"ایسا ہر گز نہیں ہے۔۔ ٹھیک ہے اگر آپ رضامند نہیں ہیں اس نکاح پہ تو ٹھیک ہے یہ نکاح نہیں ہو گا۔۔"

عباس کے کہنے پر نورے کی آنکھوں میں نمی اتری تھی

"ہماری کیا مجال چھوٹے سردار کہ آپ کے فیصلے سے بغاوت کریں۔۔"

پلکیں جھپکائے وہ آنسوؤں کو بہنے سے روکتی بولی

"زندگی آپ کی ہے۔۔ فیصلہ بھی آپ کا ہو گا۔۔ آپ اگر نہیں چاہتی ایسا تو ٹھیک ہے نہیں ہو گا۔۔"

www.novelsclubb.com

نورے کی آنکھوں میں چمکتے موتی دیکھ وہ نگاہیں جھکا کر بولا تھا

"ہم تیار ہیں نکاح کے لیے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس کے جھکے سر کو دیکھتی وہ لمحے بعد بولی

"کسی قسم کا جبر نہیں کیا جائے گا آپ کے ساتھ۔۔آپ سوچ سمجھ لیں ہم نکاح کسی اور دن رکھ لیں گے۔۔"

نورے کے اچانک بولنے پر عباس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو نورے نے اپنا رخ موڑ لیا

"اگر آپ بڑے سردار کو کہہ چکے ہیں کہ آج ہی نکاح ہو گا میرا تو۔۔پھر یہ بات کہنے کا کیا فائدہ۔۔جبکہ میں جانتی ہوں۔۔سردادا اپنی زبان سے نہیں پھرتا۔۔"

نورے طنزیہ انداز میں بولی تھی

"کسی کے احساسات سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔اگر آپ رضامند نہیں ہیں تو میں زبردستی نہیں کر سکتا آپ کے ساتھ۔۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نورے کے رخ موڑنے پر عباس بے چین ہوا تھا فوراً کہتا ہوا نورے کو منتظر نگاہوں سے دیکھنے لگا

"میں ایک شرط پر نکاح کے لیے راضی ہوں گی۔۔"

وہ ہنوز اسی طرح کھڑی گویا ہوئی آواز بھیگی ہوئی تھی

"جی کہیے۔۔"

"آج ہی رخصت ہونا چاہتی ہوں۔۔"

چند لمحوں بعد جب وہ بولی تو عباس کو منجمد کر گئی

"نن نورے۔۔"

www.novelsclubb.com

"اگر آج نہیں تو کبھی نہیں۔۔"

وہ کہتی ہوئی بھاگتے ہوئے آگے بڑھ گئی

"یا اللہ میری مدد کر۔۔"

طویل سانس لیتا وہ حویلی کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا

////////////////////////////

کپکپاتے ہاتھوں اور لرزتے دل سے اس نے نکاح نامے پر دستخط کرنے کے لیے قلم پکڑا وہ نہیں جانتی تھی کہ جسے اپنی زندگی سونپ دی وہ کون ہے کیسا ہے کیا وہ جانتا ہے کہ اس کی بیوی کسی کو پہلے سے دل میں بسائے ہوئے تھی مگر نورے نے بہتے آنسوؤں کو سختی سے پونچھا

"خدا کو حاضر ناظر جان کر آج میں یہ نکاح کرتی ہوں۔۔خدا شاہد رہنا آج میں نے عباس نامی شخص سے صرف تیری رضا کی خاطر ہر دلی تعلق منقطع کر لیا۔۔تو مجھے اس مقام تک لایا کہ میں جان گئی محبت صرف تیری ہے جو ہمیشہ باقی رہے گی۔۔ کسی نامحرم کو دل میں بسانا میری غلطی تھی۔۔میرے مالک میں معافی مانگتی ہوں تجھ سے۔۔"

www.novelsclubb.com

دل میں خالق سے مخاطب وہ نکاح نامے پر دستخط کر چکی تھی اور سرد آہ بھرتی آنکھیں میچ گئی

پاس کھڑی ناعمہ بی بی ساکن نگاہوں سے اسے دیکھ رہیں تھیں سفید سادے جوڑے میں سرخ دوپٹہ اوڑھے شفاف چہرہ کسی بھی آرائش و آسائش کے بغیر وہ کتنی سادہ دلہن تھی جس کی آنکھیں اس کے اندر چلتے طوفان کا پتہ دے رہیں تھیں کیا سوچا تھا انہوں نے اپنی بیٹی کے لیے اور کیا ہو گیا تھا کس حد تک چلی گئیں تھیں وہ اپنی بیٹی کی خوشیوں کی خاطر کہ کسی بے قصور کے ساتھ کتنا بڑا ظلم کر چکیں تھیں عباس تو ان کی بیٹی کا پھر بھی نہ ہو سکا تھا جانے سردار شیر دل اور سردار بی بی کیوں خاموش تھے انہیں بھی تو عباس نے سرسری سا بتایا تھا کہ نورے کا نکاح کر کے اسے شہر کے لیے رخصت کر رہے ہیں اب سرداروں کے فیصلے کے آگے بولنے کی جرات وہ کہاں کر سکتیں تھیں

www.novelsclubb.com

مگر ان کا دل عجیب گھٹن کا شکار ہو رہا تھا جیسے حُرّہ کے آنسو، اس کی آہیں ان کا سانس روک دیں گیں نورے کو مبارک باد دینے کے بجائے انہوں نے باہر کی راہ لی

جبکہ سردار شیر دل نے آگے بڑھ کر نورے کے سر پر ہاتھ رکھا تھا ان کے بیٹے نے خاندان سے بغاوت کر کے یہ فیصلہ کیا تھا مگر وہ بیٹے کی دل دہلا دینے والی بات سے ڈر گئے تھے ایک واحد عباس کا سہارا ہی تو تھا نہیں اگر وہ کچھ لیتا خود کو تو کس سے شکوہ کرتے وہ جانتے تھے کہ عباس پہلے ہی اپنی بیوی اور بیٹی کی وجہ سے پریشان تھا جذبات میں آکر کہیں کچھ غلط ہی نہ کر لے اسی لیے خاموشی سے عباس کا فیصلہ مان لیا بغیر کچھ کہے وہ بھی کمرے سے نکل گئے

جبکہ سردار بی بی خود بھی صدمے میں تھیں بچپن سے انہوں نے نورے کو اپنی بہو بنانے کے خواب دیکھے تھے مگر انسان کے چاہنے نا چاہنے سے کیا ہوتا ہے جو خالق نے جس کے نصیب میں لکھ دیا ہو اسے وہی ملتا ہے پھر انسان کتنی ہی سازشیں، مکاریاں کرتا رہے اسے حاصل کرنے کے لیے جو اس کی تقدیر میں ہوتا ہی نہیں وہ

www.novelsclubb.com

کبھی بھی نہیں ملتا نورے کو دیکھتی سردار بی بی وہیں کرسی کا سہارا لیے بیٹھ گئیں تھیں

"تم چاہ بھی نہیں سکتے اگر اللہ نہ چاہے"

(التکویر 29)

//////////////////////////

نورے کی شرط کے مطابق وہ نکاح کے بعد اسے رخصت بھی کر چکا تھا مگر دل کو یہ بات اذیت دے رہی تھی کہ نورے کے جذبات کو کسی نے کبھی اہمیت نہیں دی تھی آج بھی اچانک اسے نئے بندھن میں باندھ کر اس نے پھر نورے کے ساتھ بظاہر زیادتی کی مگر وہ جانتا تھا عالیان، نورے کے دل کو اپنی محبت سے جیت لے گا عالیان میں آتے بدلاؤ کو وہ نوٹ کر چکا تھا مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بدلاؤ نورے کی محبت میں آیا ہے

"حُرّہ کہاں ہیں آپ۔۔؟؟آئی مس یو جانم۔۔دعا کیسے رہتی ہو گی۔۔ کہاں ہیں آپ دونوں۔۔ پتہ ہے کتنا انتظار کرتا ہوں آپ دونوں کا۔۔آپ دونوں زندگی ہیں میری۔۔ کیوں دور چلی گئیں ہیں مجھ سے۔۔ کیا میں اچھا شوہر نہیں ہوں آپ کا۔۔ کیوں حُرّہ کیوں نہیں مل رہیں آپ مجھے۔۔ میرے خدا میری بیوی اور بیٹی کی حفاظت کرنا۔۔ میں نے انہیں تیری ضمانت میں دیا۔۔ میں جانتا ہوں۔۔ میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ وہ دونوں ٹھیک ہیں کیونکہ میرا دل اپنی رفتار پر چل رہا ہے۔۔ آپ دونوں میری دھڑکن ہیں۔۔"

موبائل کی سکرین پر جگمگاتی کھلکھلاتی حُرّہ اور دعا کی تصویر کو چھوتے ہوئے وہ تخیر میں ان سے مخاطب تھا

www.novelsclubb.com

"جانم آجائیں نا۔۔اب تو سارے وسوسے دور ہو گئے۔۔اب تو کوئی گلٹ نہیں رہا کہ نورے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔ نہیں رہا جاتا آپ کے اور دعا کے بغیر۔۔ پلیز آجائیں۔۔پلیز جانم۔۔"

جذبات سے چور انداز میں بولے ہوئے وہ آنکھیں میچ گیا

///////////////////////////

"آج کہاں گئی تھی حُرّہ تم۔۔؟؟"

وہ ابھی کمرے میں داخل ہی ہوئی تھی کہ تہمینہ جو کہ دعا کو گود میں لیے بیٹھی تھی

اسے دیکھتے ہی مخاطب کیا

"نوکری تلاش کرنے گئی تھی۔۔"

دوسری چارپائی پر بیٹھتے ہوئے حُرّہ نے عام سے انداز میں جواب دیا

"ہم نے تمہیں منع بھی کیا تھا۔۔دعا ابھی چھوٹی ہے۔۔ایسے میں تم بچی کو چھوڑ کر

نوکری کرو گی۔۔؟؟ ہم ہیں نا۔۔اپنا بھی تو گزارا کرتے ہیں نا سلائی کر کے تمہاری

روٹی کیا بھاری ہے ہم پہ۔۔"

خفگی سے کہتی ہوئی وہ حُرّہ کو بلکل بڑی بہن لگی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دعا کا مسئلہ نہیں ہے وہ تو آپ سب کے پاس رہ لیتی ہے۔۔اب کافی بہتر ہو گئی ہے شکر ہے۔۔ لیکن میں ایسے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے تو نہیں بیٹھ سکتی۔۔اگر آپ لوگوں کا ہاتھ بٹا دوں گی تو کوئی فرق نہیں پڑے گا میری شان میں۔۔"

حُرّہ نے بھی اس کو اسی کے انداز میں پچکارا تھا چند دن میں ہی فرحت بی اور تہمینہ کے اچھے اخلاق اور ہمدرد طبیعت نے انہیں آپس میں مانوس کر دیا تھا

"تو پھر کیا بنا نوکری کا۔۔؟"

تہمینہ اندازہ لگا چکی تھی کہ حُرّہ خوددار لڑکی ہے وہ اپنے اخراجات کے لیے ان سے پیسہ نہیں لے گی اس لیے بات بدلتے ہوئے پوچھنے لگی

"ڈوکیومینٹس نہیں ہیں میرے پاس۔۔سب کچھ گاؤں میں ہے۔۔ ظاہر ہے نوکری ملنا اس طرح مشکل ہے۔۔ مگر ایک سکول میں گئی تھی میں۔۔انہوں نے کہا ایک ہفتہ دیکھیں گے پھر بتائیں گے۔۔تو کل سے جاؤں گی پھر۔۔"

تفصیلاً بتاتے ہوئے حُرّہ چارپائی پر چت لیٹ گئی مگر اس کی باتوں کی آواز سن کر دعا نے ماں کے پاس جانے کے لیے شور مچادیا تو تہمینہ اسے لیے حُرّہ کے پاس آئی اور اس کے برابر لٹادیا

"دیکھو تو ماں کے پاس آکر کیسے خوش ہو گئی ہے۔۔"

دعا کو کھلکھلاتے دیکھ کر تہمینہ مسکراتے ہوئے بولی اور کمرے سے چلی گئی جبکہ حُرّہ نے دعا کو اپنے سینے میں بھینچ لیا کتنی مشکل سے دعا سنبھلی تھی ورنہ کتنا یاد کرتی تھی وہ باپ کو کہ رو رو کر کئی روز بیمار رہی تھی

"میری گڑیا بھی بابا کو مس کرتی ہے نا۔۔ بس ماما کی طرح آپ نے بھی صبر کر لیا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

دعا کے ننھے ننھے ہاتھوں کو چومتے ہوئے وہ بول رہی تھی

"بابا بھی مس کرتے ہوں گے۔۔ لیکن ہمیں ان کے لیے ہمیشہ دعا کرنی ہے کہ خدا ان کو خوش رکھیں۔۔ان کی حفاظت کریں۔۔"

عباس کو عقیدت سے یاد کرتے ہوئے وہ دعا کے ساتھ ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے وہ اس کی باتیں سمجھ رہی ہے وہ ایسے ہی عباس کی باتیں دعا سے کرتی تھی آگے سے دعا کھلکھلاتی تھی

"جن ماؤں کی آزمائشیں زیادہ ہوتی ہیں نادعا۔۔ان کی بیٹیوں کے نصیب بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔!! مگر کہتے ہیں دعائیں تقدیریں بھی بدل دیتی ہیں۔۔اور ماں کی دعائیں تو عرش ہلا دیتی ہیں۔۔!! خدا کرے تمہارے نصیب بہت اچھے ہوں۔۔"

دعا کے بالوں کو سہلاتے ہوئے وہ بولی تو ایک آنسو پلکوں کی باڑ سے جھلک کر بالوں میں جذب ہو گیا

"میرے مالک کیا امتحان محض ہمارے لیے ہیں۔۔ جو اتنا برا کرتے ہیں دوسروں کے لیے وہ تو اپنی زندگی میں مگن ہیں۔۔ میں اور میری بچی۔۔!!"

بولتے ہوئے وہ سسک اٹھی تھی کہ بات مکمل نہ کر سکی پھر خود کو مضبوط کرتے ہوئے اس نے آنسو پونچھے

"میرے مالک ہر حال میں تیرا شکر۔۔"

طویل سانس لیتے ہوئے وہ بولی

"آپ کا صبر کسی کے لیے بد دعا ہی ہوتا ہے۔۔وقت آنے پر ہر انسان اپنے کیے کا پا لیتا ہے۔۔

صبر کرنا یا نا کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔۔

معاف کر دینا آپ کے اجر کو بڑھا دیتا ہے اور اس معافی کے بدلے میں ہو سکتا ہے کوئی انعام خالق نے آپ کے لیے رکھا ہو۔۔

مگر بدلا لینے کا حق بھی آپ کو ہے۔۔ لیکن اگر آپ صبر کر رہے ہیں تو بے شک وہ زیادہ افضل ہے۔۔

www.novelsclubb.com

کسی بھی صابر انسان سے ززیادہ بہادر کون ہو سکتا ہے۔۔ صبر بزدل انسان کر ہی نہیں سکتا۔۔ صبر تو بہادر لوگ کرتے ہیں۔۔ جو خالق کی رضا میں راضی رہنا جانتے ہیں۔۔

اپنے صبر پر پچھتائیں مت بس خدا پر چھوڑ دیں۔۔

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔"

یہ سب سوچتے ہوئے اس کے دل میں سکون اترا

//////////////////////

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر اس کی بیوی کی حیثیت سے براجمان تھی خواب ایسے بھی پورے ہوتے ہیں عالیان نے سوچا بھی نہیں تھا سب کچھ اتنا اچانک ہوا تھا کہ اسے سب خواب لگ رہا تھا کہ ابھی آنکھ کھلے گی اور

www.novelsclubb.com

منظر بدل جائے گا مگر یہ حقیقت تھی وہ بہت خوش تھا کہ وہ لڑکی جسے اس نے چاہا وہ آج اسے زندگی میں شامل کر چکا تھا

گاڑی ڈرائیور کرتے ہوئے وہ وقتاً فوقتاً نگاہ نورے پر بھی ڈال لیتا تھا جو گاڑی کے دروازے کے ساتھ چپک کر سر جھکائے بیٹھی تھی دوسری جانب نورے بے حس و حرکت بیٹھی تھی اس کی سوچیں بلکل مفلوج ہو چکیں تھیں اس نے ایک نظر عالیان کو دیکھا تھا وہ پہچان گئی تھی اسے کہ وہ عباس کا دوست ہے مگر کسی طرح کی بات ابھی تک ان دونوں کے درمیان نہیں ہوئی تھی

طویل سفر کے بعد گاڑی ایک خوبصورت بنگلے میں داخل ہوئی عالیان گاڑی سے نکل کر نورے کی جانب آیا اور دروازہ کھول کر ہاتھ بڑھایا نورے ساکن نگاہوں سے اس کے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جو اسے منتظر نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

گود میں رکھا کپکپاتا ہاتھ عالیان کے ہاتھ پر رکھا ایک دلکش مسکراہٹ نے اس پل عالیان کے لبوں کو چھوا

عالیان کی تقلید میں وہ گھر میں داخل ہوئی سامنے عالیان کے ڈیڈ سوٹ بوٹ پہنے ان سے پہلے گھر پہنچ چکے تھے

"ویک کم میرے بچوں۔۔"

نورے کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ خوش دلی سے بولے

"ڈیڈ۔۔!"

ان کو پکارتا عالیان آگے بڑھ کر ان کے سینے سے لگ گیا

"جانتے ہو آج تم نے خوش کر دیا مجھے۔۔زندگی کا سب سے اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔ویل ڈن مائی سن۔۔ایسی ہی خاندانی لڑکی کو تمہاری زندگی میں چاہتا تھا میں۔۔"

www.novelsclubb.com

بلند آواز میں بولتے ہوئے انہوں نے عالیان کی پیٹھ تھپکی جبکہ پاس سر جھکائے کھڑی نورے نے عالیان کے ہاتھ میں مقید اپنے ہاتھ کو کھینچنے کی کوشش کی مگر عالیان نے گرفت مزید مضبوط کر لی

"چلو اب بہو کو روم میں لے چلو۔۔"

ان کے حکمیہ انداز میں کہنے پر عالیان نے سر ہلایا اور نورے کا ہاتھ تھامے اپنے کمرے کی جانب بڑھا

آہستہ آہستہ چلتے ہوئے جب وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو ان کا استقبال گلاب کی مہک نے کیا خوبصورت سجاوٹ کو دیکھ کر دونوں نفوس کے دل تیزی سے دھڑکے مڑ کر دروازہ بند کر کے وہ نورے کے قریب ہوا تو اس کی آنکھوں میں جذبات کی چمک دیکھ کر نورے کا ہاتھ جو کہ عالیان کے ہاتھ میں مقیم تھا کپکپا گیا

"جانتی ہو اس پل کا بہت انتظار کیا ہے میں نے۔۔!"

www.novelsclubb.com

خمار آلودہ انداز میں کہتا وہ نورے کی کمر میں بازو حمائل کر چکا تھا جبکہ نورے کا لرزتا وجود اسے مزید بہکا رہا تھا جبکہ نورے بری طرح لرز رہی تھی

"بہت خوبصورت ہو تم۔۔ بلکل اپنے نام کی طرح۔۔!"

اس کے لرزتے لبوں پر جھکتا وہ بوجھل انداز میں بولا

"پلیز اب یہ آنسو تمہاری آنکھوں میں نہ دیکھوں نورے۔۔"

لبوں کے بعد وہ اس کی بند آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو چنتا ہوا نہایت نرمی سے گویا ہوا اور رک کر اس کا سرخ چہرہ دیکھنے لگا

"میں جانتا ہوں سب بہت جلدی میں ہوا۔۔ تمہارے لیے مشکل ہے سب کچھ قبول کرنا۔۔ لیکن کوشش ہم دونوں کو کرنی ہے تاکہ ہم ایک کامیاب زندگی گزار سکیں۔۔!"

نورے کے بالوں کو کان سے پیچھے کرتے ہوئے وہ گویا ہوا جبکہ نورے اس کی جسارتوں پر بے حال ہو رہی تھی نگاہیں اٹھانا اس کے لیے محال تھا بلاشبہ سامنے کھڑا شخص اس کے حواسوں پر سوار ہو رہا تھا

"لیکن نئی زندگی کو شروع کرنے کے نام پر میں تم پر کسی قسم کی زبردستی نہیں کروں گا۔۔"

سنجیدہ انداز میں کہتا وہ نورے سے جدا ہو چکا تھا جبکہ اس کے پیچھے ہونے پر نورے نے اسے چونک کر دیکھا بے شک وہ اسے سمجھنے سے قاصر تھی

"تم ریسٹ کرو۔۔ گڈ نائٹ۔۔"

مسکرا کر کہتے ہوئے وہ کوٹ کو اتارتا ٹیرس کی جانب بڑھ گیا جبکہ نورے منجمد وہیں کھڑی رہ گئی

////////////////////////

"کیاہوا احمد تم نے اتنی جلدی میں بلایا مجھے۔۔؟؟سب خیریت تھی۔۔؟"

پولیس سٹیشن میں داخل ہونے کے بعد احمد اسے سامنے ہی نظر آیا عباس کے پکارنے پر احمد نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے لیے اپنے کیبن میں آیا

"عباس میری بات غور سے سننا۔۔!"

احمد نے تمہید باندھی عباس ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھ رہا تھا

"ہمم بولو۔۔سن رہا ہوں۔۔"

عباس بے حد سنجیدگی سے گویا ہوا

"ہم جسے قاتل سمجھ رہے تھے۔۔اس نے قتل نہیں کیا۔۔"

www.novelsclubb.com

احمد کی بات پر عباس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"کس کی بات کر رہے ہو۔۔؟؟"

"خاور نے عابی کا قتل نہیں کیا۔۔بلکہ اس کا تو عابی سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔۔"

احمد ایک بار پھر گویا ہوا مگر اس کے الفاظ عباس کی سماعتوں پر بہت بھاری گزرے

کئی پل وہ بے یقینی کی کیفیت میں احمد کا چہرہ تکتا رہا

"کک کیا کہہ رہے ہو تم۔۔؟"

اس کے لب پھڑ پھڑائے تھے

"میں صحیح کہہ رہا ہوں۔۔ خاور اس کیس کا اہم فریق ہے۔۔ مگر وہ قاتل نہیں ہے

۔۔"

احمد مزید بولا تھا نگاہیں عباس کے چہرے پر تھیں

"عابی کے ساتھ ہوئے سانحے کا چشم دید گواہ ہے خاور۔۔ قاتل نے اس کو دیکھ لیا

تھا۔۔ خاور اپنی جان بچا کر بھاگا یہی اس کی غلطی تھی کہ وہ چھپ گیا ملک سے باہر

چلا گیا۔۔ اگر وہ بیان دے دیتا۔۔ جواب اس نے آ کر بتایا ہے وہ اسی وقت بتا دیتا تو

اصل قاتل بہت پہلے ہی اپنے انجام کو پہنچ جاتا۔۔ خاور وہ واحد آدمی تھا جو گاؤں سے

www.novelsclubb.com

اچانک غائب ہوا تھا۔۔ سارے ثبوت اس کے خلاف تھے۔۔ ہمارا شک اس لیے اس کی طرف گیا۔۔ اس لیے سارا الزام ہی خاور پر لگا دیا گیا۔۔ در حقیقت قاتل کوئی اور تھا اور اس قدر شاطر کہ ہمارے سامنے رہا۔۔ ہمیں بے وقوف بناتا رہا۔۔ اور ہم بنتے رہے۔۔"

احمد جیسے جیسے بولتا جا رہا تھا عباس کے ماتھے کے بل بڑھتے جا رہے تھے

"کک کون ہے۔۔ کون قاتل ہے۔۔؟"

عباس کی آواز میں بوجھل پن تھا دو سال تک وہ دھوکے میں رہا تھا جسے ڈھونڈنے کے لیے زمین آسمان ایک کر دیے وہ تو وہ تھا ہی نہیں وہ تو دھوکہ تھا

"تم پہلے خاور سے مل لو۔۔ اسے تم سے بات کرنی ہے۔۔ وہ تمہاری تلاش میں ہی میرے پاس آیا تھا۔۔"

احمد نے کہا اور بیل دی چند لمحوں میں ہی ایک سفید شلوار قمیض پہنے ہوئے آدمی کمرے میں داخل ہوا عباس کی نگاہیں اس پر ٹک گئیں

"چھوٹے سردار۔۔!"

اس نے سر جھکائے عباس کو پکارا جبکہ عباس بے تاثر نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"مم مجھے معاف کر دیں سرکار۔۔ مم میں ڈر گیا تھا اس لیے بھاگ گیا گاؤں سے۔۔ مم میں اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہوں۔۔ میرے علاوہ کوئی سہارا نہیں ان کا۔۔ اگر میں نہ جاتا تو آپ مجھے مار دیتے۔۔"

ہاتھ جوڑے وہ گویا ہوا اور عباس نے اسے سرد نگاہوں سے دیکھا

www.novelsclubb.com

"خدا کے لیے مجھے چھوٹی بی بی سے ملوا دیں۔۔ میرے ماں باپ ان سے معافی مانگنا چاہتے ہیں۔۔ انہیں بے قصور ہو کر بھی ونی کیا گیا۔۔ میرے ابا کی اچانک موت نے میری ماں کے ذہن پر برا اثر ڈالا۔۔ میری ماں یہی کہتی ہے کہ یتیم پر ظلم کیا ہے

اسی کی سزا ہے۔۔! جب تک معافی نہیں مانگ لیتے ان سے خدا بھی معاف نہیں کرے گا ہمیں۔۔ تبھی مصیبتیں ختم ہوں گی ہماری۔۔"

وہ روتے ہوئے ہاتھ جوڑے بول رہا تھا جبکہ عباس کا چہرہ کسی بھی جزبے سے عاری تھا وہ بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا

"قق قتل کس نے کیا تھا۔۔؟؟ کسے دد دیکھا تھا تم نے اس دن۔۔؟؟"

عباس بولا تو خاور کے آنسو تھمے

//////////////////////////

"شہزاد۔۔!!"

حویلی میں داخل ہوتے ہی وہ دھاڑا تھا کہ حویلی کے درو دیوار لرز اٹھے

www.novelsclubb.com

حویلی کے نوکروں کے علاوہ مالکان بھی اپنے کمروں سے نکل کر باہر آچکے تھے عباس کی آنکھوں میں خون دیکھ کر ہر کوئی لرز گیا سرداد شیر دل نے بیٹے کو تاسف سے دیکھا جس کا چہرہ وحشت زدہ تھا

"عباس۔۔! کیا ہوا بیٹا۔۔؟؟"

ابھی سرداد شیر دل نے پوچھا ہی تھا کہ عباس دور سے آتے شہزاد کی جانب لپکا اور اسے لیے حویلی کے اندرونی حصے کی جانب بڑھا پیچھے سرداد شیر دل، سرداد بی بی اور ناعمہ کے علاوہ کسی اور کے آنے کی جرات نہ تھی

"کس چیز کا بدلہ لیا ہے تم نے ہم سے۔۔ کیا قصور تھا میری بہن کا۔۔؟؟"

شہزاد کا گریبان پکڑے وہ دھاڑا تھا جبکہ شہزاد کا رنگ لمحے میں زرد پڑا تھا

"میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا مگر اس سے پہلے میں وہ وجہ جاننا چاہتا ہوں جس کے باعث تم نے اتنا بڑا ظلم کیا۔۔ جانتے ہو کیوں۔۔؟ کیونکہ تمہیں میں نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بچپن سے اپنے ساتھ پایا ہے۔۔آج تک تمہاری آنکھوں میں ہوس نہیں دیکھی میں نے۔۔پھر یہ سب کیسے مان لوں کہ تم۔۔تم ہی میری عزت کے قاتل ہو۔۔"

شہزاد پر دھاڑتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے جبکہ شہزاد کی آنکھوں اور سر ہمیشہ کی طرح عباس کے ادب میں جھکا ہوا تھا مگر لب قفل تھے

"یہ جھکی ہوئی آنکھیں اور جھکا ہوا سر۔۔یقیناً شرمندگی کے باعث تو نہیں ہوگا۔۔ شہزاد مجھے جواب چاہیے۔۔نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔"

شہزاد کا ہنوز احترام میں کھڑے رہنا عباس کو مزید مشتعل کر گیا وہ مکا شہزاد کے چہرے پر مارتا دھاڑا جبکہ شہزاد کے ناک سے خون بہنے لگا وہ ناک پر ہاتھ رکھے لڑکھڑا گیا باقی سب ہنوز اپنی جگہ ساکن کھڑے تھے

"بولو۔۔!!"

ایک اور مکا شہزاد کے چہرے پر مارتے وہ دھاڑا

"مم میری نو سال کی معصوم بہن تو نہیں بھولی ہو گی آپ کو بڑے سردار۔۔؟؟"

شہزاد لہجے میں نفرت لیے اور آنکھوں میں انتقام لیے سرداد شیر دل کی جانب رخ کیے پوچھ رہا تھا جبکہ اس کے غیر متوقع سوال پر سب نے اسے نا سمجھی سے دیکھا مگر ایک لمحے سے بھی کم وقت میں سردار شیر دل کے چہرے پر موت کی زردی اتری

"کیا بکواس کر رہے ہو۔۔اس بات کا کیا مقصد۔۔؟؟"

چند لمحے خاموشی کے بعد عباس پھر سے غرایا جبکہ شہزاد نے اپنی آنکھیں سردار شیر دل کی آنکھوں میں گاڑیں ہوئیں تھیں

"یہیں سے تو کہانی شروع ہوئی تھی چھوٹے سردار۔۔!"

www.novelsclubb.com

ہنوز سردار شیر دل کو دیکھا وہ بولا

"کک کیا کک کہنا چچ چاہتے ہو۔۔؟؟"

بے ربط الفاظ میں سردار شیر دل نے سوال کیا انہیں بہت سے اندیشوں نے جکڑ لیا تھا جبکہ عباس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لیا ہو وہ شہزاد کے بولنے کا منتظر تھا

"تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے میری نو سالہ بہن کو وحشیوں نے نوچ کھایا۔۔

صرف تمہاری وجہ سے۔۔!"

شہزاد کے لہجے میں درد تھا وہ بولا تو اپنے الفاظ سے وہاں موجود ہر شخص کو منجمد کر گیا

"تم جانتے بھی ہو کس سے مخاطب ہو۔۔؟؟"

عباس نے غصے سے اس کے گریبان پر گرفت سخت کی

"جی چھوٹے سردار۔۔ میں اپنی بہن کے مجرم سے مخاطب ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

شہزاد لہجے میں نفرت لیے بولا

"خبردار اگر میرے بابا کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا تم نے۔۔!"

عباس پھر سے غرایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سردار شیر دل میں اتنی ہمت نہیں ہے چھوٹے سردار۔۔ کہ وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے۔۔ اس لیے میں ہی بتادیتا ہوں۔۔"

شہزاد اس بار عباس کی جانب دیکھتا گویا ہوا

"آج سے بیس سال پہلے۔۔ سرداد شیر دل نے مجھے اور میری بہن کو حویلی میں پناہ دی کیونکہ ہم لاوارث تھے۔۔ یتیم تھے۔۔ حویلی کے ایک خاص ملازم نے میری معصوم بہن کے ساتھ غلط کرنے کی کئی بار کوشش کی۔۔ میری بہن نے مجھے بتایا اس وقت میں بارہ سال کا تھا۔۔ میں نے یہ بات سردار شیر دل کو بتائی کہ ان کا وفادار ملازم ایک گھٹیا شخص ہے جس کی نگاہیں میری معصوم بہن کو بھی نہیں چھوڑتی۔۔"

www.novelsclubb.com

الفاظ جیسے جیسے شہزاد کی زبان سے ادا ہو رہے تھے وہاں موجود ہر زی روح کی سانسیں مدھم ہو گئیں لمحہ بھر کے لیے شہزاد خاموش ہوا گریبان ابھی بھی عباس کی گرفت میں تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مگر سردار شیر دل نے مجھے بچہ کہہ کر خاموش کروا دیا۔۔اور پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔۔اس شخص نے میری نو سالہ بہن کو اپنی ہوس کا نشان بنالیا اور میں کچھ نہ کر سکا ۔۔میری بہن مر گئی مگر انتقام کی آگ میرے اندر جلا گئی۔۔"

وہ پھر لمحے بھر کے لیے خاموش ہوا تھا

"میں نے ساری بات سردار شیر دل کو بتائی مگر انہوں نے اپنے خاص ملازم کو کچھ نہ کہا۔۔اور مجھے ہی آپ کے ساتھ شہر بھیج کر حویلی سے دور کر دیا۔۔ مگر اس سے پہلے میں نے اپنا انتقام لینا نہ بھلایا۔۔میں نے بارہ سال کی عمر میں ہی اس شخص کو قتل کر دیا۔۔"

"مگر انتقام تو مجھے سردار شیر دل سے بھی لینا تھا۔۔اس لیے صحیح وقت کا انتظار کرنے لگا۔۔اس دوران میں نے یہ ظاہر کیا کہ میں سب بھول چکا ہوں۔۔میں اپنے دشمن پر اچانک حملہ کرنا چاہتا تھا۔۔پھر کئی سال بعد میرا وقت آیا۔۔جیسا ظلم

www.novelsclubb.com

میری بہن کے ساتھ ہوا۔۔ویسا ہی سردار شیر دل تمہاری بیٹی کے ساتھ کیا میں نے ۔۔کیونکہ دنیا مکافات عمل ہے۔۔"

شہزاد خاموش ہوا تو سردار شیر دل نے سر جھکا لیا جبکہ شہزاد کے گریبان پر عباس کی گرفت خود بخود ڈھیلی پڑ گئی

"مم میری بیٹی بے قصور تھی۔۔تت تم نے اپنے مجرم کو مار تو دیا تھا۔۔میں جانتا تھا کہ اسے تم نے قتل کیا ہے مگر میں خاموش رہا۔۔پھر کیوں۔۔کک کیوں بدلہ لیا تم نے میری بیٹی سے۔۔"

سردار شیر دل غصے اور دکھ کی کیفیت میں چنگھاڑے تھے جبکہ شہزاد کے لبوں پر اب زہریلی مسکراہٹ بکھری سردار شیر دل کا مچلنا،تڑپنا دیکھ کر شہزاد کو سکون پہنچا جیسے برسوں کی بے چینی ختم ہو گئی انتقام کی آگ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے پڑے ہوں

www.novelsclubb.com

"میری بہن کا کیا قصور تھا جو صرف تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے زیادتی کا شکار ہوئی ۔۔؟؟"

شہزاد بھی چیخا تھا جبکہ عباس بے حس و حرکت تھا اس کی بے تاثر نگاہیں سردار شیر دل پر تھیں سردار بی بی بھی گم صم کھڑیں تھیں اب وہ دوبارہ عباس کی جانب مڑا

"خاور نے مجھے قتل کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔میں اسے بھی مارنا چاہتا تھا مگر وہ بھاگ گیا۔۔مجھے موقع مل گیا میں نے الزام اسی کے سر لگا دیا۔۔مجھے لگا تھا وہ اب کبھی گاؤں نہیں آئے گا کیونکہ وہ جانتا تھا آپ اس کو نہیں چھوڑیں گے مگر کچھ عرصے بعد وہ جذبات میں آکر اپنے ماں باپ سے ملنے آگیا۔۔یہی سے سب خراب ہو گیا۔۔ حُرّہ بی بی کے ساتھ ہوئے ظلم نے سب کو ہلا دیا۔۔بے شک یہ دنیا مکافات عمل ہے۔۔خاور کے ماں باپ کو بھی سزا ملی۔۔اور میں بھی جانتا ہوں میں بھی گناہگار ہوں۔۔میری سزا کا وقت بھی شروع ہو چکا ہے۔۔ مگر اس سے پہلے میں ایک اور بات بھی آپ کو بتانا چاہتا ہوں چھوٹے سردار۔۔"

www.novelsclubb.com

شہزاد بولتا جا رہا تھا مگر عباس سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا

"حُرّہ بی بی کو حویلی سے جانے پر سردار بی بی اور ناعمہ بی بی نے مجبور کیا تھا۔۔انہوں نے ہی شہر آپ کے گھر پر اپنے آدمی بھیجے تا کہ حُرّہ بی بی کی عزت داغدار کرے مگر اللہ نے ان کا ساتھ دیا وہ وہاں سے اپنی بیٹی کو لیے بچ نکلیں۔۔وہ بہت بری حالت میں یہاں آئیں تھیں۔۔بار بار ہاتھ جوڑ کر یہاں رہنے کی التجا کرتی رہیں مگر ناعمہ بی بی اور سردار بی بی نے انہیں حویلی میں پناہ نہ دی۔۔"

شہزاد کے مزید انکشاف پر عباس کی نگاہیں اس پرست ہوتی ہوئیں سردار بی بی اور ناعمہ بی بی پر ٹک گئیں

"میرے انتقام میں جس کا سب سے زیادہ نقصان ہوا وہ حُرّہ بی بی ہیں۔۔بنا قصور کے ان پر ظلم ہوا۔۔میں نے آج تک کچھ بھی کیا اپنے انتقام کے لیے مجھے پچھتاوا نہیں کیونکہ جو مستحق تھے ان کو سزا ملی مگر حُرّہ بی بی اور آپ اس کی لپیٹ میں آ گئے

۔۔"

www.novelsclubb.com

شہزاد نے بولتے ہوئے عباس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے کیونکہ احمد آ چکا تھا اس کے پیچھے سپاہی بھی تھے

"آخری بات سردار شیر دل تم سے کہنا چاہوں گا۔۔اب ساری زندگی اپنی بیٹی کی بربادی کا سوگ منانا۔۔اس سوچ کے ساتھ کے تمہاری بیٹی کے ساتھ جو بھی ہوا وہ تمہاری وجہ سے ہوا۔۔تمہارے کیے کی سزا ملی تمہاری بیٹی کو۔۔"

احمد کے ہتھکڑی لگانے تک وہ اپنی بات مکمل کر چکا تھا جبکہ سردار شیر دل کا غم دوگنا ہوا تھا کہ مکافات عمل کی لپیٹ میں اس کی بے قصور بیٹی آئی

عباس نے سر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑ لیا سردار شیر دل کا سر جھکا ہوا تھا اور وہ زارو قطار رو رہے تھے

www.novelsclubb.com

بوجھل قدموں سے چلتا عباس ان کے پیچھے چلا تھا کیونکہ ابھی بہت سے سوال تھے جو شہزاد سے اسے پوچھنے تھے تھانے پہنچ کر وہ سیدھا شہزاد کے پاس آیا تھا

"ابھی بھی آدھا سچ بتایا ہے تم نے۔۔مجھے حقیقت بتاؤ۔۔!"

انداز حکمیہ تھا مگر آواز میں زمانوں کی تھکن تھی جبکہ شہزاد سلاخوں کے قریب آیا

"میں جانتا تھا آپ ضرور آئیں گے۔۔"

وہ ہنوز ادب سے گویا ہوا

"میں نے تو پوسٹ مارٹم کروایا ہی نہیں تھا عابی کا۔۔پھر رپورٹس کیسے آ گئیں۔۔ شک مجھے اسی وقت ہو گیا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔۔مگر تم نے چال ہی ایسی چلی کہ میرا دھیان ان رپورٹ سے ہٹا کر اس بات پر لگا دیا کہ قتل تین لوگوں نے کیا ہے۔۔"

عباس مٹھیاں بھینچے بولا جبکہ شہزاد کے لب مسکرائے

www.novelsclubb.com

"عابی بی بی کا دامن داغدار نہیں تھا۔۔میں نے یا کسی نے زیادتی نہیں کی تھی ان کے ساتھ۔۔چاہتا تھا کرنا۔۔کیونکہ انتقام کی آگ میں جل رہا تھا مگر آپ کی شرافت نے مجھے بے بس کر دیا۔۔آپ کی عزت کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے

پہلے میں نابینا ہو جاتا۔۔ لیکن سردار شیر دل کو تڑپتا دیکھنا بھی خواہش تھی میری۔۔ میں نے صرف یہ ظاہر کروایا عابی بی بی کا حلیہ بگاڑ کر کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔اور پھر انہیں قتل کر دیا۔۔اور ڈاکٹر کو پیسے دے کر جھوٹی رپوٹ بنوائی۔۔ یہ حقیقت میں نے سردار شیر دل کے سامنے اس لیے نہیں بتائی تا کہ وہ ساری زندگی تڑپے کہ اس کے کیے کی سزا اس کی بے قصور بیٹی کو ملی۔۔"

وہ خاموش ہوا تو عباس اس کی جانب لپکا

"میری بہن بے قصور تھی۔۔ تمہیں ترس نا آیا اتنی بے رحمی سے اسے قتل کرتے ہوئے۔۔؟"

وہ شہزاد کے چہرے پر مکے مارتا دھاڑا شہزاد خاموشی سے اس کی مار کھاتا رہا

ایک طرف عباس کے دل میں سکون اترا تھا کہ اس کی بہن کی عزت پر داغ نہیں لگا تھا مگر دوسری طرف وہ تڑپ گیا تھا کہ سزا اس کی معصوم بہن کو کیوں ملی

www.novelsclubb.com

"عباس۔۔!"

احمد نے عباس کو بمشکل سنبھالا اور پیچھے کیا

عباس ایک نگاہ شہزاد پر ڈالے خود کو احمد کی گرفت سے چھڑایا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی سمت بڑھ گیا

//////////////////////////

وقت تیزی سے گزر رہا تھا ہر کوئی اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا سردار شیر دل کو اسی دن دل کا دورہ پڑا تھا جس کے باعث ان کی حالت تشویشناک تھی عباس کے اتنا علاج کروانے سے بھی کوئی بہتری نہیں آئی مگر وقت کے ساتھ ساتھ حالت بہتر ہونے کے بجائے وہ قومے میں چلے گئے اور پھر کچھ مہینوں بعد زندگی کی بازی ہار گئے

سردادبی بی کو فالج کا اٹیک ہونے سے وہ بستر سے لگ گئیں تھیں، نورے اور عالیان بیرون ملک رہائش پذیر ہو چکے تھے اسی باعث ناعمہ بی بی حویلی میں اکیلی تڑپتی

رہتیں نورے انہیں ساتھ لے جانا چاہتی تھی مگر یہ اکیلے پن کی سزا انہوں نے اپنے لیے خود چنی تھی

عباس کی زندگی جیسے رک گئی تھی ہر روز وہ حُرّہ اور دعا کی تلاش میں نکلتا مگر کوئی سرا ہاتھ نہ لگتا سب حقیقت جاننے کے بعد کہ اس کے باپ کی غلطی کی وجہ سے اس نے اپنی بہن کھوئی اور اپنی ماں اور چچی کی وجہ سے وہ اپنی بیوی اور بیٹی سے دور تھا اس نے کبھی ماں، باپ اور چچی کے احترام میں کمی نہیں آنے دی سردار بی بی کا علاج کرواتے ہوئے بھی وہ پر امید تھا کہ وہ ٹھیک ہو جائیں گی اس دوران اس نے حُرّہ کو بہت ڈھونڈا مگر شاید وہ ملنا ہی نہیں چاہتی تھی اس لیے لاکھ کوشش کے باوجود نہیں مل رہی تھی

www.novelsclubb.com

//////////////////////////

ہم نہیں جانتے کہ ہمارے لیے کیا بہتر ہے خدا جانتا ہے کہ ہمارے حق میں کیا بہتر ہے اس وقت ہم خدا کی مصلحت نہیں سمجھ پاتے کیونکہ ہماری عقل میں بس اپنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خواہشات حاصل کرنے کی جستجو ہوتی ہے ہم سمجھ ہی نہیں سکتے کہ ہم صرف ایک پھول کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور خدا ہمیں پھولوں سے بھرا گلدستہ دینا چاہتا ہے

نورے وہ لڑکی تھی جو ہر طرح کے حالات میں خالق کی رضا میں راضی رہی جس سے اس نے بچپن سے محبت کی وہ اسے نہیں ملا مگر جو ملا وہ کسی سے کم نہیں تھا اس نے حقیقت کو قبول کیا کہ اس کے نصیب میں خالق نے عالیان کو لکھا تھا

عالیان اسے متاع جاں کی طرح تصور کرتا تھا محبت، عزت سے اس نے نورے کے دل کو جیت لیا تھا کبھی بھی عالیان نے اس کی پہلی محبت کا ذکر نہیں کیا تھا نورے نے اپنے ماضی کے بارے میں اسے بتانا چاہا تو عالیان نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے حال اور مستقبل کے جوابدہ ہیں ماضی کو بھول جائیں تو بہتر ہے امریکہ وہ عالیان کے بزنس کی وجہ سے آئے تھے مگر سب حقیقت انہیں معلوم ہو چکی تھی وہ دونوں عباس اور حُرّہ کے لیے دعا گو تھے کہ عباس کو اس کی بیوی اور بیٹی مل جائیں

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

////////////////////////

دو سال ہو گئے تھے اسے عباس سے بھاگتے ہوئے، چھپتے ہوئے، دعا تین سال کی ہو چکی تھی کتنا تکلیف دہ تھا ان کے لئے کہ جب پہلی بار دعا نے بابا کہا تھا اس وقت بھی عباس ان کے پاس نہیں تھا اس وقت حُرّہ کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں

پھر جب دعا نے چلنا شروع کیا تھا اس وقت بھی عباس ان سے دور تھا حالات کی ستم ظریفی ایسی تھی کہ چاہ کر بھی وہ عباس کے پاس نہیں جا سکتی تھی نورے اور عباس کی زندگی پر اپنا سایہ بھی نہیں ڈالنا چاہتی تھی مگر کسک تھی کہ کیا وہ اور اس کی بیٹی ساری زندگی محرومی کی زندگی گزاریں گیں دن بھر محنت کر کے رزق حلال کما کر وہ لاتی تھی تو رات کو اکثر عباس کی یاد سونے نہ دیتی تھی فرحت بی اور تہمینہ نے کئی مرتبہ اس کا حال دیکھ کر اسے سمجھایا کہ وہ عباس کے پاس چلی جائے اگر عباس نے دوسری شادی کی بھی ہے تو پھر بھی اس پر دعا اور تمہارا حق ہے مگر حُرّہ خاموشی سے ان کی نصیحتیں سنتی رہتی مگر جواب نہ دیتی

www.novelsclubb.com

//////////////////////////

جولائی کی گرمی اپنے جوبن پر تھی سورج گویا آگ برسا رہا تھا یہ حیدر آباد کے ایک عام سے علاقے کا منظر تھا یہاں تقریبا تمام ہی معمولی سے مکانات تھے ہر کوئی اپنی زندگی میں مصروف نظر آرہا تھا کچھ لوگ درختوں کے سائے تلے کھڑے تھے تو کوئی گنے کے ٹھیلے کے پاس کھڑا اس گرمی سے بچنے کے لیے گنے کے جوس سے لطف اندوز ہو رہا تھا

اس تپتی دھوپ میں وہ تیز تیز قدم بڑھا رہی تھی معمولی سا ایک سفید رنگ کا لان کا سوٹ پہنے وہ بڑی سی مہرون چادر سر پر سلیقے سے اوڑھے ہوئے تھی وقفے وقفے سے اسی چادر سے چہرے اور گردن پر آیا پسینہ صاف کر رہی تھی عمر لگ بھگ بائیس سال تھی مگر جانے کیوں اس لڑکی کے چہرے پر زمانوں کی تھکن تھی جیسے لمبا سفر طے کر کے آرہی ہو

www.novelsclubb.com

وہ چھوٹی تنگ گلی میں داخل ہو کر تیز تیز قدم بڑھاتی ایک ہاتھ میں دوائیوں کا شاپر تھامے کچھ تھکی تھکی سی لگ رہی تھی

ایک معمولی سے تین کمرے کے مکان کے گھر میں جب وہ داخل ہوئی تو ہمیشہ کی طرح سلائی مشین کی آواز نے اس کا استقبال کیا

کچے پکے مکان کے چھوٹے سے صحن کو عبور کرتی ہوئی وہ ایک کمرے میں داخل ہوئی جہاں دو چار پائیاں اس طرح پڑیں تھیں کہ ایک کمرے کے وسط میں اور دوسری چار پائی کھڑکی کے پاس تھی کمرے میں مزید کوئی چیز نہ تھی

حرّہ نے کمرے میں داخل ہو کر چادر اتار کر دوائیوں کے شاپر سمیت اسی چار پائی پر رکھی جو کھڑکی کے ساتھ تھی اور خود بھی اب وہ اسی چار پائی پر براجمان ہو چکی تھی بیٹھے سے اب وہ چپل سمیت ہی لیٹ گئی تھی کئی دن سے بے آرامی کے باعث آج وہ اپنے سر میں بھی شدید سر درد محسوس کر رہی تھی لیکن نہیں یہ سر درد تو اسے اب ہمیشہ ہی رہنے لگا تھا بیشک وہ بہت زیادہ خوبصورت نہیں تھی مگر جانے کیا دکھ

www.novelsclubb.com

تھے اسے کہ اچھی خاصی ہونے کے باوجود اپنی حالت یوں بگاڑ کر رکھتی کہ بالوں کی لمبی چٹیا میں سے آدھے بال نکلے رہتے اور آنکھیں ہمہ وقت نم رہتیں

چارپائی پر چت لیٹی وہ آنکھیں میچے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی ابھی اس کا پسینہ خشک نہ ہوا تھا کہ چھت پر لگا پنکھا بند ہو گیا مگر حرّہ نے آنکھیں وا نہ کیں اور نہ اس کے وجود نے کوئی حرکت کی جیسے اسے معلوم تھا کہ بجلی بند ہونے والی ہے

"ماما۔۔ماما۔۔"

وہ ہنوز آنکھیں موند کر لیٹی ہوئی تھی جب ایک تین سالہ بچی کی چہکتی آواز نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کیا حرّہ کے تھکان زدہ چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھری تھی آنکھیں کھول کر اس نے اپنے پاس کھڑی بچی کو دیکھا جس کی خوبصورت آنکھیں بھی آج مسکرا رہیں تھی اس بچی کی مسکراہٹ دیکھ کر حرّہ کی ساری تھکاوٹ اور سر درد جیسے دور ہو گیا خود بیٹھ کر اس نے بچی کو اپنی گود میں بیٹھایا اور اس کے چہرے پر بوسا دیتے ہوئے ماما کی پیاس بجھانے لگی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ماما کی جان اتنی خوش ہے آج تو لگتا ہے ماسی ماں نے پرنسز کی ساری باتیں مانی۔۔"

حُرّہ دُعا کو پیار کرتی ہوئی مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی جب اسے آدھے ٹوٹے پھوٹے فرش پر کسی بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی یہ آواز اس کے دل کو شدت سے دھڑکنے پر مجبور کر گئی ہاتھوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی ہونٹ کپکپا گئے دل نے بس اُسی کی آمد کی گواہی دی جس سے وہ ہمیشہ سے بھاگ رہی تھی مگر شاید آج وہ وقت آن پہنچا تھا جس سے وہ فرار چاہ رہی تھی رکی ہوئی سانس کو بحال کرتی وہ خشک ہونٹوں پر لب پھیرتی اٹھی اس نے دعا پر گرفت سخت کی جیسے آنے والا اس سے اس کی دعا کو چھین لے گا

عباس نے خستہ حال دروازے پر ہلکی سی دستک دی جیسے اپنے آنے کا احساس دلایا ہو مگر وہ جانتا تھا کہ حُرّہ تو دور سے ہی اس کی خوشبو پہچان گئی ہو گی دستک دے کر وہ چند پل وہیں کھڑا رہا جبکہ اس کی جائزہ لیتی نگاہیں اس کمرے سے ہوتی ہوئیں حُرّہ پر جا ٹھہریں جو رخ موڑے یوں بے حرکت کھڑی تھی جیسے پتھر کی ہو عباس نے اپنے

سیاہ کوٹ کے بٹن کو کھول دیا شاید اسے گرمی کا احساس ہوا تھا پینٹ کی جیب سے رمال نکال کر پیشانی پر آئے پسینے کو صاف کر کے وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا حُرّہ تک پہنچ چکا تھا دعا، حُرّہ سے خود کو چھڑوا کر لپک کر عباس کی ٹانگوں سے آلپٹی جبکہ عباس نے لمحہ ضائع کیے بنا دعا کو اپنی گود میں اٹھا کر پیار کیا اب حُرّہ بھی مڑ چکی تھی جھکی نگاہوں سے بھی وہ عباس کی شخصیت کے سحر میں جکڑ چکی تھی جبکہ عباس کی نگاہیں حُرّہ کے وجود کو یوں تکنے لگی جیسے صدیوں کی پیاس بجھا رہیں ہوں حُرّہ کو اس طرح عجیب حالت میں دیکھ کر عباس کے دل پر جانے کیوں بوجھ سا محسوس ہوا اپنے تڑپتے دل کو مضبوط کرتے ہوئے عباس نے بھاری آواز میں اسے پکارا جو سر اور نگاہیں جھکائے کھڑی جیسے سانسیں بھی روکے کھڑی تھی

www.novelsclubb.com

"کیسی ہیں حُرّہ۔۔؟"

دعا کو گود میں اٹھائے عباس بولا تو پہلی مرتبہ حُرّہ نے پلکوں کے گھنے جھالڑ اٹھا کر اس مہرباں کو دیکھا یقیناً وہ اس سوال کی توقع تو ہرگز نہیں کر رہی تھی دونوں کی

آنکھیں ملیں تو دل بے قابو ہو گئے عباس اور اس کی گود میں دعا کو دیکھ کر حُرّہ کے حلق سے دبی دبی سسکی نکلی جس کا منہ پر ہاتھ رکھ کر حُرّہ نے گلا گھونٹ دیا جبکہ عباس نے تڑپ کر حُرّہ کو دیکھا وہ جو سوچ رہا تھا آج ہر سوال کا جواب لے گا حُرّہ سے ہر حساب برابر کرے گا مگر ہونٹ قفل ہو گئے تھے

"کیوں اتنا بڑا ظلم کیا حُرّہ آپ نے۔۔ آپ اتنی ظالم کیسے ہو سکتیں ہیں۔۔ کس چیز کی سزا دی آپ نے مجھے۔۔؟"

یہ وہ سارے سوال تھے جو وہ حُرّہ سے پوچھنا چاہتا تھا مگر وہ یہ سوال کر کے حُرّہ کو اذیت نہیں دے سکتا تھا اس لیے

کچھ پل گزرے تھے کہ عباس نے بولنے کی ہمت جمع کی

"بات نہیں کریں گی کیا۔۔؟"

عباس کے دھیمے لہجے اور محبت بھرے انداز پر حُرّہ کا دل تڑپ اٹھا

www.novelsclubb.com

"آج بھی غصہ نہیں آرہا اس شخص کو۔۔؟؟ نفرت کیوں نہیں کرتا یہ شخص مجھ سے۔۔؟"

عباس کے سینے سے لگی دعا کو دیکھتی وہ دل میں سوچ رہی تھی

جب عباس کی پینٹ کی جیب میں موجود موبائل بج اٹھا عباس سیل فون نکال کر ہاتھ میں لیتے سکرین پر موجود نام دیکھ کر ٹھٹھکا اور حُرّہ اس کے چہرے کو دیکھ کر پہچان گئی کہ کال کرنے والی ہستی کون ہے

"میں کبھی بھی نورے اور آپ کے درمیان نہیں آسکتی چھوٹے سرکار۔۔آپ بات کرلیں ان سے۔۔"

عباس کو کال کاٹ کر موبائل واپس جیب میں رکھتے دیکھ کر حُرّہ نگاہیں چرا کر بولی اور ساتھ ہی وہ دُعا کو اپنی گود میں لے چکی تھی

"آپ آج بھی غلطی پر ہیں حُرّہ۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حُرّہ کی بات پر عباس مٹھیاں سختی سے بھینچتا سرد مہری سے بولا

"میں ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنی تمام غلطیاں قبول کرتی ہوں۔۔ سرکار"

وہ آنسو حلق میں اتارتی دھیمی آواز میں بولی

"دُعا کے ساتھ ظلم کر رہیں ہیں آپ۔۔"

وہ ملامت بھری نگاہوں سے حُرّہ کی جھکی آنکھوں میں دیکھتا شکایت کر رہا تھا جبکہ دعا اپنی جانب کسی کو متوجہ نہ پا کر ہاتھ میں پکڑی گڑیا کو لے کر کمرے سے بھاگتی ہوئی چلی گئی

"ظلم تو قسمت نے کیا ہے ہم پر۔۔ عباس ہمدانی صاحب۔۔"

پہلی بار وہ عباس کی آنکھوں میں اپنی نم آنکھوں سے دیکھتی دبی دبی آواز میں غرائی تھی جب عباس نے حُرّہ کی جانب قدم بڑھائے ہوش حُرّہ کو تب آیا جب عباس نے اس کے قریب جا کر اس کی پیشانی پر اپنے گرم لبوں کا لمس چھوڑا

www.novelsclubb.com

"حُرّہ میری جان۔۔!"

سختی سے حُرّہ کو خود میں بھینچے وہ اس کو مکمل اپنے حصار میں لے چکا تھا جبکہ حُرّہ دم سادھے اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی

"کیوں حُرّہ کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔اتنے بڑی بڑی آزمائشوں میں اتنا صبر کیا آپ نے۔۔پھر کیوں حالات سے فرار چاہی آپ نے۔۔؟؟"

حُرّہ کو خود سے جدا کیے اب وہ اس کے چہرے کو والہانہ انداز میں تکتا پوچھ رہا تھا جبکہ اس کے سوال پر حُرّہ سسک اٹھی تھی سوچتی تھی کہ اب وہ مضبوط ہو گئی ہے مگر اس مہرباں کو دیکھ کر جیسے ہجر کی اذیت کی آنکھیں گواہی دے رہیں تھی

"تت تھک گئی میں۔۔سس سرداد۔۔تت تھک گگ گئی تت تھی۔۔"

وہ عباس کی شرٹ کے کالر کو مٹھیوں میں دبوچے شدت سے روتے ہوئے بے ربط الفاظ ادا کر پائی

"میں آپ کی ہمت نہیں تھا کیا۔۔۔؟؟ ہمارا رشتہ ڈھال نہیں تھا کیا۔۔؟؟"

عباس اس کے ہاتھوں کو اپنے شکنجے میں لیتے ہوئے آنچ دیتی نگاہوں سے اسے تکتا لہجے میں شدت لیے بولا

"کیوں خاموش ہیں اب۔۔؟؟ حُرّہ مم میری بیٹی۔۔ ہماری بیٹی۔۔ ہمارے رشتے کی مضبوط ضمانت ہے۔۔ کیوں پھر اپنے حق سے پیچھے ہٹیں تھیں آپ۔۔"

حُرّہ کی خاموشی پر وہ مشتعل ہوا اس کے ہاتھوں پر ذرا سا دباؤ ڈالتا ہوا وہ دبی دبی آواز میں بولا

"میرا پیچھے ہٹنا حالات کا تقاضا تھا سردار۔۔"

چہرے کو ذرا سا موڑتے ہوئے وہ خود کو مضبوط کرتی بولی تھی مگر عباس کی والہانہ نگاہیں اس کے وجود کو لرزنے پر مجبور کر رہیں تھیں

"حالات کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔۔!"

www.novelsclubb.com

عباس نے اس کے چہرے کو اپنے قریب کرتے ہوئے کہا اس کے انداز میں شدت واذیت تھی

"میں کمزور تھی۔۔ نن نہیں کر سکی مقابلہ۔۔!"

اپنے چہرے پر عباس کی گرم سانسوں کو محسوس کرتی وہ نگاہیں جھکائے سرد انداز میں بولی

"باخدا عورت جتنا مضبوط میں نے کسی کو نہیں پایا۔۔اور پھر آپ تو ماں ہیں میری بیٹی کی۔۔ماں کمزور نہیں ہو سکتی۔۔ پھر دعا کی خاطر ہی تھوڑا سا اور لڑ لیتی حالات سے۔۔"

عباس کے لہجے میں دو سالوں میں سہی گئی اذیت کی آمیزش تھی

"آپ پلیز چلے جائیں یہاں سے۔۔ نورے بی بی کے ساتھ خوش رہیں۔۔ خدارا میری قربانی رائیگاں مت جانے دیں۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ دل برداشتہ ہو کر بولی تھی اس شخص کی قربت اسے بے حال کر رہی تھی

"خودی سے ہر چیز کا حساب لگا لیتیں ہیں آپ۔۔؟؟"

اس بار عباس نے افسوس سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"پپ پلیز جائیں چھوٹے سردار۔۔ نورے انتظار کر رہیں ہوں گی آپ کی۔۔!"

وہ اس سے نگاہیں چرائے خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی بھرپور کوشش میں تھی جبکہ اس کی بات پر عباس نے لب بھینچے

"آپ کے انہیں غلط اندازوں کی وجہ سے دعا اور آپ سے دو سال دور رہا ہوں میں۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس سے اس انداز میں شکوہ کر رہا تھا کہ حُرّہ اسے دیکھتی رہ گئی آواز دھیمی اور انداز میں بچوں جیسی ضد تھی

"مم میں معافی چاہتی ہوں آپ سے سردار۔۔"

وہ فوراً بولی تو اس کے انداز میں طنز کی آمیزش تھی جبکہ عباس نے ابرو اچکائے

"میری وجہ سے آپ اپنی بیٹی سے دور رہے مگر مم میں ایک معمولی لڑکی ہوں میری اولاد بھی عام سی ہے۔۔ مجھے لگا ہماری کسی کو کیا ضرورت۔۔!"

وہ مزید بولی تھی جیسے وہ خود نہیں عباس نے اسے دور کیا ہو دو سال پہلے جبکہ عباس اس کے شکایت کرتے ہوئے انداز پر سرد نگاہوں سے اسے گھورنے لگا

"جتنا عرصہ آپ میری دسترس میں رہیں۔۔ایک بار بھی آپ کو محسوس ہوا کہ آپ محض میری ضرورت ہیں۔۔؟؟"

وہ سپاٹ انداز میں پوچھ رہا تھا جبکہ حُرّہ نے اس مرتبہ شرمندگی سے سر جھکا لیا وہ کتنی پاگل تھی جو عباس سے ہی شکوے کر رہی تھی جبکہ دوری کا فیصلہ تو اس کا اپنا تھا

"آپ میری بیوی ہیں حُرّہ۔۔ میری بیٹی کی ماں۔۔ میں نے اپنی بیوی سے محبت کی یعنی آپ سے۔۔ اور بے حد کی۔۔ ہمیشہ کرتا رہوں گا۔۔ میں وہ مرد نہیں ہوں جن

کے لیے بیوی محض ضرورت ہوتی ہے۔۔ میرے لیے میری فیملی ہر چیز سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔۔"

شدت جذبات سے بولتا ہوا وہ یکدم خاموش ہو گیا اور حُرّہ سے جدا ہوا رخ دوسری جانب پھیر لیا جبکہ حُرّہ اسے دیکھتی گھبرا گئی

"مم می میں نے صرف آپ کا سکون چاہا تھا۔۔ جو کہ بڑے سردار اور سردار بی بی کی بات ماننے میں تھا۔۔"

عباس کی پشت کو دیکھتی اس بار اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا

"میرا سکون آپ ہیں حُرّہ۔۔ کتنی بار یہ بات میں نے اپنے عمل اور باتوں سے جتائی آپ کو۔۔ کیوں نہیں سمجھیں آپ۔۔ جانتیں ہیں۔۔ آپ کے بغیر۔۔ دعا کے بغیر کس طرح دو سال۔ حُرّہ دو سال۔۔ کس طرح رہا ہوں میں۔۔ پل پل آپ کو یاد کیا ۔۔ دعا کو یاد کیا۔۔ کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا آپ کو۔ اگر ناہید مجھے نہ ملتی اور مجھے سب کچھ نہ بتاتی تو۔۔ جانے اور کتنے عرصے مزید امتحان لیتی آپ میرا۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ شکوہ کرتے ہوئے بولا تھا حُرّہ نے سر جھکا لیا

"مم میں آپ کو اپنی وجہ سے کوئی پریشانی نہیں دینا چاہتی تھی۔۔ ہمارا ایک دوسرے سے دور رہنا بہتر ہے سردار۔۔"

وہ نگاہوں کا رخ دوسری سمت کرتے ہوئے اپنے دل پر پتھر رکھتے ہوئے بولی جبکہ عباس نے افسوس سے اس بے رحم لڑکی کو دیکھا جو ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھی

"حُرّہ میں اپنی بیٹی سے دو سال تک دور رہا ہوں۔۔ آپ ابھی بھی اتنے آرام سے دور ہونے کی بات کر رہیں ہیں۔۔ جانتی ہیں بہت ظظ ظالم ہیں آپ۔۔!"

وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا

"حُرّہ کیا یہ معمولی بات ہے۔۔ میں نے وہ وقت نہیں دیکھا جب میری بیٹی نے پہلا قدم خود اٹھایا تھا۔۔ اور۔۔ اور جب میری بیٹی نے پہلا لفظ بولا تھا۔۔ دو سال میں اپنی بیٹی سے دور رہا۔۔ کیا آپ کو ذرا ترس نہیں آیا مجھ پر۔۔"

حُرّہ کی ہنوز خاموشی پر وہ اس کے چہرے کو ہاتھ میں تھامے رنج و غم کی کیفیت میں پوچھ رہا تھا

"معاف کیجئے گا سردار مگر۔۔ دعا صرف میری بیٹی ہے۔۔ سردار شیر دل اور سرداد بی بی کی خواہش آپ کی خاندانی بیوی سے اولاد ہونا ہے نا تو میری یا میری اولاد کی اوقات تو آپ کی خاندانی بیوی اور اولاد کے آگے کچھ بھی نہیں۔۔ خدا کا واسطہ ہے چھوٹے سردار مم مجھے اور میری بیٹی کو اکیلا چھوڑ دیں۔۔ نورے بی بی کے پاس چلے جائیں پپ پلیز۔۔"

روندی ہوئی آواز میں کہتی حُرّہ نے خود کو اس کے حصار سے نکالا

"نورے کا نام بار بار میرے ساتھ جوڑ کر آپ توہین کر رہیں ہیں ہمارے مابین رشتوں کی۔۔"

حُرّہ کی باتیں کسی بھی مخلص شخص کو اشتعال میں لا سکتیں تھیں مگر عباس کے لیے حُرّہ وہ ہستی تھی جس سے وہ ذرا سی بھی بلند آواز میں بات نہیں کر سکتا تھا

"میں اپنے ہر کہے گئے لفظ کی معافی چاہتی ہوں۔۔پلیز چلے جائیں یہاں سے۔۔"

سفاکیت سے کہتے ہوئے وہ عباس کا مزید دل دکھا رہی تھی

"نورے کی شادی دو سال پہلے ہی عالیان سے ہو چکی ہے۔۔وہ الحمداللہ اس وقت سے امریکہ میں خوش حال زندگی گزار رہے ہیں۔۔"

عباس کے الفاظ کئی پل کے لیے حُرّہ کو سکتے میں لے گئے وہ ہونق بنی پھٹی آنکھوں سے عباس کو تک رہی تھی جب عباس نے چند قدم بڑھا کر بے حد نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا

"بھلا اپنی بیوی سے بے وفائی کر سکتا تھا میں۔۔آپ کے علاوہ کسی لڑکی کو آنکھ بھر کے دیکھنا بھی گناہ سمجھتا ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

اپنے چہرے کو حُرّہ کے چہرے کے قریب کر کے وہ ذرا سا جھکا تھا اور مدھم آواز مگر مضبوط انداز میں بولا تھا حُرّہ ساکت نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"عالیان نے نورے کا رشتہ بہت محبت سے مانگا تھا اور نورے نے بھی خدا کی رضا سمجھ کر قبول کر لیا۔۔ وہ ایک حقیقت پسند لڑکی تھی۔۔ حالات کے مطابق ڈھل گئی۔۔اور آج اپنے صبر کا پھل بھی پا چکی ہے۔۔ابھی اس لیے نورے کی کال آ رہی تھی کہ وہ دونوں پاکستان آنے والے تھے۔۔اور مجھے ان دونوں کو ریسیو کرنے جانا تھا مگر مجھے آپ کے پاس اور اپنی بیٹی کے پاس آنا تھا کیونکہ پہلا حق آپ دونوں کا ہے مجھ پہ۔۔"

وہ اپنے مخصوص دھیمے انداز میں بولتا اسے تفصیلی جواب دے کر چپ ہوا اور اب حُرّہ کا پر سوچ چہرہ تکنے لگا

"یہ یہ کیا ہو گیا مم مجھ سے۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

بے ربط الفاظ ادا کرتی وہ خود سے مخاطب تھی جبکہ عباس نے سرد آہ بھری

کئی لمحے وہ اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا تھا مگر وہ جیسے گہرے صدمے میں کھڑی تھی یقیناً اگر عباس نے اسے کمر سے جکڑا ہوا نہ ہوتا تو ضرور گر جاتی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حُرّہ۔۔!"

کمرے کی خاموشی میں عباس کی بھاری آواز گونجی مگر حُرّہ ساکن کھڑی تھی اس کی نگاہوں میں اب ندامت کے اثرات ابھرے تھے

"حُرّہ جانم پلیز کچھ بولیں۔۔"

حُرّہ کی پتھرائی ہوئی نگاہوں میں دیکھتا وہ لہجے میں صدا کی نرمی و فکر لیے پوچھ رہا تھا مگر حُرّہ کے حلق سے الفاظ نکلنے سے انکاری تھے

"چلیں گھر چلیں۔۔!"

حُرّہ کے گرد حصار بنائے وہ بولا اور اسے لیے کمرے سے نکلا جبکہ حُرّہ بے جان وجود کی طرح اس کے ساتھ ہولی

www.novelsclubb.com

باہر آکر اس نے فرحت بی کا شکریہ ادا کیا اور دعا کو گود میں اٹھائے حُرّہ اور ناہید جو ساتھ لیے چل دیا

گاڑی دعا کو اس نے اپنی گود میں بیٹھائے ڈرائیور کی دعا ایک دن میں ہی اس سے اس قدر مانوس ہو گئی تھی کہ عباس کے دل نے گواہی دی خون کی کشش ضرور ہوتی ہے مگر ایک طرف اس کے دل میں ٹیس بھی اٹھی تھی کہ اس کی بیٹی اتنے عرصے تک اپنے باپ کے پیار سے محروم رہی تھی

////////////////////////

گاڑی جب حویلی کی حدود میں داخل ہوئی تو حُرّہ نے بے ساختہ چہرے کا رخ عباس کی جانب کیا عباس اسے بغیر دیکھے اب دعا کو گود میں اٹھائے گاڑی سے نکلا اور اس کی جانب بڑھا گاڑی کا دروازہ کھولے اس نے حُرّہ کا گود میں رکھا ہاتھ خود ہی استحقاق سے تھاما اور نرمی سے اسے باہر نکالا اور قدم بڑھانے لگا مگر حُرّہ نے چند قدم چلنے کے بعد اپنے قدم روک لیے

یہ وہ جگہ تھی جہاں ہمیشہ اس کی تذلیل کی جاتی تھی جہاں سے اسے اور اس کی بیٹی کو نکالا گیا تھا کتنی منتیں کیں تھی اس نے حویلی کے مکینوں کی کہ اسے پناہ دے دیں

www.novelsclubb.com

مگر ان سخت دل عورتوں نے اسے جانے پر مجبور کر دیا تھا آنسو پلکوں کی باڑ سے گرے تو وہ ہوش میں آئی

عباس نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا حُرّہ نے عباس کو دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

عباس نے طویل سانس خارج کیا اور حُرّہ کا ہاتھ چھوڑ کر اپنا بازو اس کے گرد حمائل کیا اور اپنے ہونے کا احساس دلایا نا چاہتے ہوئے بھی حُرّہ کو عباس کے ساتھ قدم ملانے پڑے

یہ حویلی آج بھی اپنی پوری شان و شوکت سے کھڑی تھی حُرّہ اطراف پر نگاہیں رکھتے سوچ رہی تھی ملازمین ہاتھ باندھے احترام سے کھڑے یکے بعد دیگرے اسے اور عباس کو سلام کر رہے تھے

www.novelsclubb.com

"سردار۔۔رب آپ کو سلامت رکھے۔۔حویلی کی رونق واپس لے آئے۔۔ ہماری چھوٹی بی بی کو واپس لے آئے۔۔"

ایک پرانی عمر رسیدہ ملازمہ نے عباس کی گود سے دعا کو لیتے ہوئے دعائیں دیں اور حُرّہ کو بھی سلام کیا جبکہ حُرّہ کی نگاہیں حویلی کے مکینوں کو تلاش کر رہیں تھیں تبھی ناعمہ بی بی اسے اپنے قریب آتی دیکھائی دیں

"شکر ہے آپ آگئیں۔۔ شکر ہے خدا کا۔۔!"

نم آنکھوں سے حُرّہ کے قریب پہنچ کر انہوں نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے

"روز دعا مانگتی تھی کہ مرنے سے پہلے آپ سے معافی مانگ لوں۔۔ کیونکہ جب تک آپ معاف نہیں کریں گیں تب تک خدا بھی معاف نہیں کرے گا۔۔ خدا کے لیے مجھے معاف کر دیں۔۔ میری وجہ سے آپ حویلی سے جانے پر مجبور ہو گئیں تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

ہاتھ جوڑے وہ روتے ہوئے کہہ رہیں تھیں عباس کی نگاہیں حُرّہ کے چہرے پر تھیں جو الجھ کر ناعمہ بی بی کو دیکھ رہیں تھیں

"چھوٹے سردار۔۔خدا کے لیے۔۔ حُرّہ کو بولیں مجھے معاف کر دیں۔۔!"

حُرّہ کو حیرت زدہ دیکھ کر وہ اس بار عباس سے سفارش کرتی بولیں تھیں

"حُرّہ۔۔!"

عباس کے پکارنے پر وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی

"پلیز بیٹا معاف کر دو۔۔!"

وہ حُرّہ کے قدموں کی جانب جھکیں تھیں جب حُرّہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی

"پلیز۔۔ایسے نہیں کریں۔۔!"

www.novelsclubb.com

ناعمہ بی بی کو کاندھے سے تھامے وہ بولی تو ناعمہ بی بی رونے لگیں

"میں نے بہت غلط کیا تھا آپ کے ساتھ بیٹا۔۔میں نے چھوٹے سردار کو اپنی بیوی اور بیٹی کے لیے تڑپتا ہوا دیکھا ہے۔۔خدا پتہ نہیں مجھے معاف کرے گا بھی یا نہیں ۔۔"

وہ روتے ہوئے بولیں تو حُرّہ نے عباس کی جانب دیکھا

"پلیز چچی جان روئیں نہیں۔۔میں نے کتنی بار آپ سے کہا ہے۔۔بھول جائیں اس بات کو۔۔اب دیکھیں ہماری دعائیں رنگ لے آئیں۔۔حُرّہ اور دعا مل گئیں نا مجھے ۔۔پھر پرانی باتیں دہرا کر آپ خود کو اذیت دے رہیں ہیں۔۔"

عباس ان کے جڑے ہاتھوں کو عقیدت سے تھامتا ہوا کہہ رہا تھا جبکہ حُرّہ ابھی بھی الجھن کا شکار تھی

www.novelsclubb.com

"آپ دونوں کا دل بہت بڑا ہے چھوٹے سردار۔۔"

باری باری حُرّہ اور عباس کے چہرے کو دیکھتی وہ کہنے لگی تو عباس ان کی بات پر محض مسکرایا

"ماشااللہ۔۔ ہماری چھوٹی بی بی تو بڑی ہو گئی۔۔ بلکل چھوٹے سردار آپ جیسی ہے دعا۔۔"

دعا کی جانب مڑ کر وہ اسے پیار کرتیں محبت سے کہہ رہی تھیں

"حُرّہ ماں جی سے مل لیتے ہیں۔۔"

حُرّہ سے کہتے ہوئے اب وہ اسے لیے سردادبی بی کے کمرے کی جانب بڑھے جبکہ حُرّہ کا دل ان سے ملنے پر ہرگز بھی آمادہ نہیں تھا مگر مجبوراً عباس اسے لیے کمرے میں داخل ہوا

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم ماں جی۔۔!"

کمرے میں داخل ہو کر عباس نے باآواز بلند سلام کیا جبکہ حُرّہ کی نگاہیں بستر پر پڑے وجود کو دیکھ کر پھیل گئیں سردار بی بی کے بیمار وجود کو دیکھ کر اس نے تعجب سے عباس کو دیکھا جبکہ سردار بی بی عباس کی آواز سن کر منہ سے عجیب آوازیں نکالنے لگیں چند لمحے لگے تھے حُرّہ کو سردار بی بی کو دیکھ کر سمجھنے میں کہ انہیں کیا بیماری ہے

"یہ دیکھیں ماں۔۔کون آیا ہے۔۔آپ کی بہو اور پوتی۔۔"

خوش دلی سے کہتے ہوئے عباس نے دعا کو ملازمہ کی گود سے لیا اور حُرّہ کا ہاتھ تھامے ان کے بیڈ کے قریب آرکا جبکہ سردار بی بی کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے وہ بلند آواز میں عجیب کچھ کہہ رہی تھیں انہیں دیکھ کر حُرّہ کو مزید تشویش ہوئی تھی آخر دو سالوں میں یہ ہو کیا گیا تھا مگر در حقیقت ہر کوئی اپنے اچھے برے عمل کا صلہ پا لیتا ہے

www.novelsclubb.com

"جی جی ماں۔۔ دونوں بلکل ٹھیک ہیں ماشااللہ سے۔۔ یہیں رہیں گی اب۔۔ کہیں نہیں جاتی۔۔"

حُرّہ نے دیکھا عباس ان کی آنکھوں کے اشاروں اور عجیب آوازوں کے جواب دے رہا تھا

" حُرّہ ماں آپ سے معافی مانگ رہیں ہیں۔۔ پلیز ان سے بات کریں۔۔؟"

عباس سنجیدگی سے اس سے مخاطب ہوا تو حُرّہ کے آنسو خود بخود بہنے لگے چند لمحوں میں ہی حُرّہ کا مدھم رونا اب بلند سسکیوں میں بدل گیا تھا

" حُرّہ پلیز روئیں نہیں۔۔ ٹھیک ہے آپ بات نہ کریں ماں سے مگر پلیز روئیں نہیں ۔۔ آپ کو ایسے روتے دیکھ کر ماں کو برا لگے گا۔۔"

حُرّہ کی جانب جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے وہ بولا تو حُرّہ عباس کے سینے سے لگ گئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مم میں۔۔ نن نے۔۔ یی یہ۔۔ نن نہیں۔۔ چچ چاہا تھا۔۔ سر داد۔۔"

عباس کے سینے میں منہ چھپائے وہ سسکتے ہوئے کہہ رہی تھی

"میری جان کس نے کہا کہ آپ نے یہ چاہا ہے۔۔"

اس کی کمر سہلاتے ہوئے عباس نے کہا اور اسے لیے کمرے سے نکلا حُرّہ اور دعا کو اپنے کمرے میں لانے کے بعد اس نے دعا کو حُرّہ کی گود میں دیا

"آپ ریلیکس رہیں۔۔ میں آتا ہوں ابھی۔۔ پھر ساتھ میں کھانا کھائیں گے۔۔"

حُرّہ کی گود میں موجود دعا کے ماتھے پر بوسہ دینے کے بعد وہ حُرّہ کے چہرے پر جھکا اور اس کے ماتھے پر مہر ثبت کرنے کے بعد پیار سے کہہ کر وہ دوبارہ سردار بی بی کے کمرے کی جانب بڑھ گیا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کی ماں رو رہیں ہو گی

جبکہ حُرّہ نم آنکھوں سے کمرے کو دیکھنے لگی جو آج بھی ویسا ہی تھا اس حویلی میں یہ واحد جگہ تھی جہاں اس کی زندگی کے حسین لمحات بسر ہوئے تھے عباس کے ساتھ گزارے گئے حسین پل آج بھی یہاں زندہ تھے

////////////////////////

"بی بی جی چھوٹے سردار آپ کو باہر بلا رہے ہیں۔۔وہ جی نورے بی بی اور عالیان صاحب آئیں ہیں۔۔"

وہ اپنی سوچوں میں گم بیٹھی دعا کے سوالوں کے جواب غائب دماغی سے دے رہی تھی جب ایک ملازمہ مؤدب سی آکر اسے کہہ رہی تھی حُرّہ نے اپنی چادر کو لپیٹا اور دعا کی انگلی پکڑی کمرے سے نکلی

"السلام علیکم حُرّہ کیسی ہو۔۔؟"

www.novelsclubb.com

جیسے ہی حُرّہ دھڑکتے دل کے ساتھ لاؤنج میں داخل ہوئی اسے دیکھتے ہی نورے لپک کر اس کی جانب بڑھی اور سلام کرتی اسے گلے ملی

"واؤ یہ تو بلکل اپنے بابا جیسی ہے۔۔پرنسز بہت مس کیا آپ کو۔۔"

حُرّہ کے بعد نورے دعا سے لپٹی جبکہ حُرّہ، نورے کو دیکھتی رہ گئی جو پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی شاید یہ اس کے چہرے پر سجی خوبصورت مسکراہٹ کا کمال تھا ورنہ اس نے نورے کو اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا تھا

"السلام علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ۔۔؟"

عالیان بھی احتراماً کھڑا ہوا حُرّہ کو سلام کرتا اب وہ دعا کو نورے کی گود سے لے رہا تھا

"ارے عباس دعا تو بلکل تمہاری کاپی ہے نا نورے۔۔ کیوٹ پرنسز۔۔"

دعا کو گود میں لیتے وہ باری باری عباس اور نورے سے مخاطب ہوا

"ہمم میری بیٹی جو ہے۔۔ مجھ پر ہی جانا تھا اس نے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عباس بھی مسکراتا ہوا بولا تھا جبکہ نائمہ بی بی سمیت ملازمہ نے بھی عباس کو اتنے عرصے بعد مسکراتے دیکھ کر شکر ادا کیا ان سب کی مسکراہٹیں دیکھ کر حُرّہ کے لب بھی ہولے سے مسکرائے

"اچھا لگا آپ دونوں کو ایک بار پھر ساتھ دیکھ کر۔۔ خدا آپ دونوں کی جوڑی سلامت رکھیں۔۔"

حُرّہ اور عباس کو دیکھتے ہوئے نورے بولی تو سب نے آمین بولا حُرّہ نے عباس کو دیکھا جو نگاہیں دعا کی جانب رکھتے ہوئے مسکرایا تھا

"نورے ڈیڈ کی کال آرہی ہے۔۔"

عالیان کا موبائل بجا تو سکرین پر چمکتا نام دیکھ کر بولا

"چلیں ٹھیک ہے پھر۔۔ ہم لوگ کل آئیں گے۔۔ ابھی چلتے ہیں۔۔!"

نورے سر ہلاتی بولی

"ڈنر کر کے جانا۔۔"

ان دونوں کو اٹھتا دیکھ کر عباس گویا ہوا

"یار ڈیڈ ویٹ کر رہے ہیں ابھی۔۔ کل کر لیں گے ڈنر۔۔اوکے بھابھی آپ کے ہاتھ سے بنا ہوا کھانا کھائیں گے کیونکہ۔۔نورے میڈم کھانا بنانے کے معاملے میں کچھ زیادہ اچھی نہیں ہیں۔۔"

عباس کے گلے ملتا وہ حُرّہ کو کہتا آخر میں نورے کو تنگ کر رہا تھا جبکہ نورے اس کی بات پر مسکرائی

"حُرّہ میں بہت اچھا کھانا بناتی ہوں کل جلدی آؤں گی۔۔ تمہارے ساتھ بنواؤں گی کھانا پھر بتانا کہ میں کیسا کھانا بناتی ہوں۔۔"

وہ عالیان کو گھورتی حُرّہ سے مخاطب تھی حُرّہ مسکراتے ہوئے نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چلیں میڈم۔۔"

نورے کی گھوری پر وہ فوراً بولا تو دونوں خداحافظ کرتے حویلی سے نکل گئے

//////////////////////////

"بی بی جی۔۔!"

نورے اور عالیان کے جانے کے بعد کھانا کھا کر عباس، سردادبی بی کے پاس چلا گیا جبکہ اس نے ناہید کو حُرّہ کے پاس بھیجا تھا تب سے ناہید حُرّہ کو گم صم بیٹھا دیکھ رہی تھی بالآخر اسے پکار بیٹھی

"ہمم۔۔!"

www.novelsclubb.com

حُرّہ نے گود میں لیٹی سوئی ہوئی دعا کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے ہنکار بھرا

"آپ مجھ سے ناراض ہیں نا۔۔ تبھی بات نہیں کر رہیں۔۔"

ناہید نے حُرّہ کے پریشان چہرے کو دیکھ کر پوچھا

"میں نے کیوں ناراض ہونا ہے آپ سے۔۔؟"

وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی

"میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ۔۔ چھوٹے سردار سے نہیں ملوں گی۔۔ لیکن میں ان سے ملنے حویلی آئی اور انہیں آپ کے بارے میں بتایا۔۔"

سر جھکائے وہ اعتراف کر رہی تھی جبکہ حُرّہ نے خاموش نگاہوں سے اسے دیکھا

"خدا کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔۔!"

مختصر کہہ کر حُرّہ نے لب بھینچ لیے

"مجھے معاف کر دیں بی بی جی۔۔ لیکن میں آپ کی یہ حالت نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔ سارا دن نوکری کرنے کے بعد جب آپ گھر آتی تھی تو مرجھایا ہوا چہرہ۔۔ اور کیا رات کو آپ کے رونے کی آواز مجھے چین لینے دیتی تھی۔۔ ہماری دعا بی بی کا حق ہے سردار پہ۔۔ سوچ سوچ کر، رو رو کر آپ نے خود کا کیا حال کر لیا سر درد ہوتا تھا تو

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوائی بھی نہیں لیتی تھیں۔۔بس پھر مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں چھوٹے سردار کے پاس آگئی۔۔"

ناہید کے لہجے میں فکر مندی تھی

"ناہید باجی۔۔یی یہ سس سردار بی بی۔۔کک کو کک کیا۔۔مطلب آپ کو معلوم ہے یہ کک کیسے ہوا نہیں۔۔؟"

بے ربط الفاظ ادا کرتی وہ بمشکل خود کو رونے سے روک پائی تھی کیونکہ جس مغرور سردادبی بی کو اس نے دیکھا تھا وہ یہ تو بلکل بھی نہیں تھیں کون سوچ سکتا تھا کہ ان کا یہ انجام بھی ہو سکتا تھا

"میں جب گاؤں آئی تو۔۔گاؤں والوں سے حویلی کے حالات پوچھے۔۔انہوں نے بتایا کہ۔۔عابی بی بی کا قاتل خاور نہیں بلکہ شہزاد تھا۔۔یہ حقیقت جاننے کے بعد شہزاد کو چھوٹے سردار نے جیل میں ڈلوا دیا۔۔اور بی بی جی اس وقت بڑے سردار کو دل کا دورہ پڑا وہ انتقال کر گئے۔۔ان سارے صدموں میں سردار بی بی کو فالج ہو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گیا۔۔ چھوٹے سردار نے بڑے علاج کروائے لیکن بستر سے لگ گئیں وہ۔۔ خدا معاف کرے بی بی جی۔۔ آپ کے ساتھ تھوڑے ظلم کیے ان لوگوں نے۔۔ بندے بھول جاتے ہیں لیکن خدا تھوڑی بھولتا ہے اپنے بندے کے ساتھ ہوئی زیادتی۔۔ میں تو آپ کے ہر پل کی گواہ ہوں بی بی جی۔۔ سرداد کی بیوی اور بیٹی ہو کر آپ نے اور دعا بی بی نے کیسے کیسے وقت گزارا۔۔"

ناہید اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی مگر حُرّہ کے چہرے پر کئی رنگ گزرے

"مم میں نے یہ نہیں چاہا تھا ناہید باجی۔۔ وووہ معزور ہو گئیں۔۔ یہ یہ۔۔ نہیں چاہا تھا میں نے۔۔ وہ تکلیف میں ہیں۔۔ مم میں اتنی پتھر دل نہیں ہوں کہ کسی کو اس حال میں دیکھنے کی خواہش کروں۔۔ اللہ انہیں شفاء دیں۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ سچے دل سے دعا کرتی بولی تھی

"ہاں جی آمین۔۔"

ناہید بھی سر ہلاتی بولی اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا اور عباس اندر داخل ہوا اسے دیکھتے ہی ناہید سلام کرتی کمرے سے نکل گئی جبکہ حُرّہ آنسو پونچھ کر نگاہیں چرانے لگی

"سو گئی میری بیٹی۔۔؟"

حُرّہ کی گود میں سوئی دعا کو دیکھتا وہ پوچھ رہا تھا پھر دروازہ لاکڈ کرنے کے بعد وہ بیڈ پر حُرّہ کے برابر آ کر لیٹ گیا حُرّہ نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا وہ کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا

"عالیان اور نورے کل دوبارہ آئیں گے حویلی۔۔آج جلدی میں تھے کیونکہ عالیان کے ڈیڈ ویٹ کر رہے تھے ان دونوں کا مگر انہیں آپ سے اور دعا سے ملنے کی جلدی تھی۔۔اس لیے پہلے یہاں آئے۔۔"

حُرّہ کو سرسری انداز میں مطلع کرنے کے بعد وہ دعا کو بہت نرمی سے اس کی گود سے اٹھا کر اپنے برابر لٹا رہا تھا اب ان دونوں کے درمیان دعا تھی

www.novelsclubb.com

"آرام کر لیں آپ تھک گئی ہوں گی۔۔"

اپنی جانب کا لیمپ آف کرتے ہوئے وہ دعا کو اپنے سینے سے لگاتا آنکھیں موندے نہایت سنجیدگی سے بولا جبکہ عباس کا اسے نظر انداز کرنا حُرّہ کو اضطراب میں مبتلا کر گیا

"سس سنیں۔۔!"

بے اختیار اس نے عباس کو پکارا تھا اسے عباس کا رویہ عجیب لگا تھا

"جی حکم۔۔؟"

آنکھیں میچے وہ مدھم آواز میں بولا تو اس کے انداز پر حُرّہ سسک اٹھی

www.novelsclubb.com

"سس سردار۔۔!"

سسکتے ہوئے وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بولی تو عباس نے لمحے سے پہلے آنکھیں وا کیں اور اٹھ کر حُرّہ کی جانب آیا

"میری جان۔۔ کیا ہوا۔۔؟"

حُرّہ کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتا وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا جبکہ حُرّہ اس کے گرد اپنے بازو حمائل کرتی لپٹ گئی

"مم مجھ سے ناراض مت ہوں پپ پلیز۔۔ مم میں۔۔ ااا اس لیے۔۔ چچ چلی۔۔ گئی تھی۔۔ کک کہ اس وقت چلے۔۔ چچ چلے جانا بب بہتر تھا۔۔"

روتے ہوئے وہ بمشکل بولی تھی

"اااپنے لیے۔۔ دد دعا کے لیے۔۔ ااا اور آپ کے لیے۔۔ یہ فیصلہ کک کیا تھا۔۔ اا اس وقت اور کوئی رر راستہ۔۔ نہیں تھا مم میرے۔۔ پپ پاس۔۔ آپ کو بب بہت پپ پکارا۔۔ لیکن آپ نہیں آئے۔۔"

www.novelsclubb.com

عباس کو مزید بتاتے ہوئے وہ جیسے اپنی صفائی کے ساتھ شکوہ بھی کر رہی تھی عباس خاموشی سے اسے سن رہا تھا کیونکہ وہ اسے سننا چاہتا تھا جو رب کے سوا کسی کو اپنے دکھ نہیں سناتی تھی

"دعا سے دور رہے اتنا ٹائم۔۔آپ ناراض ہیں نا اس لیے میرے ساتھ۔۔ااا سی لیے دیکھ بھی نہیں رہے مجھے۔۔"

وہ اب سوں سوں کرتی شکوہ کر رہی تھی جبکہ عباس کے لپ ہولے سے مسکرائے

"میں آپ سے ناراض ہو سکتا ہوں کبھی۔۔؟"

اسے شانوں سے تھامے وہ سوال کر رہا تھا جبکہ حُرّہ کا سر خود بخود نفی میں ہلا

www.novelsclubb.com

"تو پھر کیوں رو رہیں ہیں آپ۔۔؟"

"پپ پھر ابھی ایسے ہی کیوں سونے لگے تھے۔۔؟"

"تو کیا کر کے سوتا۔۔؟"

سنجیدہ تاثرات لیے وہ ذو معنی انداز میں بولا تو اس کی بات سمجھتی حُرّہ کے رخسار سرخ ہوئے وہ خفت مٹانے کو اسی کے سینے میں منہ چھپا گئی

"مم میں نے بہت یاد کیا آپ کو۔"

چند لمحے خاموشی کے بعد وہ پھر بولی

"واپس کیوں نہیں آئی پھر۔؟"

عباس کے سوال پر وہ بلکل خاموش ہو گئی اور اس سے نظریں چرانے لگی

"آپ نے سوچا کہ میں آپ کے جانے کے بعد دوسری شادی کر لوں گا۔۔!"

وہ حُرّہ کی جھکی آنکھوں پر اپنی آنکھیں جمائے طنز کر رہا تھا اس کے انداز پر حُرّہ کا سر مزید جھک گیا اور عباس جو کہ ہمیشہ کا نرم دل، جھک کر اس کے رخسار کو لبوں سے چھوا

www.novelsclubb.com

"ایم سوری۔۔ جانتا ہوں اس سب میں آپ کا قصور نہیں تھا حالات ہی ایسے تھے ۔۔یقیناً دوری جتنی میرے لیے تکلیف دہ تھی اتنی ہی آپ کے لیے بھی تھی۔۔"

محبت سے کہتے ہوئے وہ باری باری اس کی ہتھیلیاں لبوں سے چھو رہا تھا حُرّہ کو ہمیشہ کی طرح اس کی قربت اور حدت بھرا لمس سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا عباس نے بہت عقیدت سے اسے خود میں بھینچا عباس کا حصار اسے ہمیشہ کی طرح معتبر کر رہا تھا لب قفل تھے مگر دو سالوں کا ہجران دونوں کی آنکھوں سے اپنی اذیت کی گواہی بیان کر رہا تھا ایک ایک پل ایک دوسرے کے بغیر کیسے گزارا یہ حُرّہ کے آنسو اور عباس کی آنکھوں کی نمی ایک دوسرے کو آنکھوں سے ہی داستان سنا رہے تھے عباس نے بھی اسے رونے دیا کیونکہ اس کے بعد وہ کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دے گا اس نے خدا سے تہجد میں حُرّہ کی خوشیوں کی دعائیں مانگی تھیں اور اسے یقین تھا کہ اس کی دعاؤں پر ضرور قبولیت کی مہر لگے گی کیونکہ جو خدا پر توکل رکھتے ہیں کامیاب ضرور ہوتے ہیں

www.novelsclubb.com

//////////////////////////

"ماما یہ اِتنا بڑا کس کا گھر ہے۔۔؟"

دعا، حُرّہ کا چہرہ اپنے دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں لیے شوق سے پوچھ رہی تھی یقیناً رات کو نیند کی وجہ سے بہت سے سوال وہ اپنی ماں سے نہیں کر پائی تھی وہ دعا کی انہیں چھوٹی چھوٹی شرارتوں کے باعث نیند سے بیدار ہوئی تھی بوجھل آنکھیں کھول کر دیکھا تو خود کو عباس کے کمرے میں پایا نگاہیں دوڑائیں تو اندازہ ہوا کہ عباس کمرے میں نہیں ہے

"دعا یہ آپ کے بابا کا گھر ہے۔۔"

دعا کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو تھام کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے وہ بولی دونوں ماں بیٹی ہنوز بیڈ پر لیٹی ہوئیں تھی

"تمہی خالہ نے تو کہا تھا کہ میں اپنے گھر جا رہی ہوں۔۔!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چھوٹے سے معصوم چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھرے تھے بے ساختہ حُرّہ نے اس کے رخسار پر بوسہ دیا

"میری جان بابا کا گھر۔۔ مطلب دعا کا گھر۔۔اب ٹھیک ہے۔۔"

حُرّہ نے لاڑ کرتے ہوئے کہا تو دعا نے سر ہلایا

"ہم تھمی خالہ کو اور نانو کو یہاں نہیں بلا سکتے ماما۔۔؟؟"

دعا ہنوز پریشانی کے عالم میں بولی تھی یقیناً اسے ان سب کی یاد آرہی تھی

"دعا آپ نانو اور خالہ کو مس کر رہی ہو۔۔؟؟"

حُرّہ نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا تو دعا نے زور زور سے سر کو ہلایا

www.novelsclubb.com

"میری جان۔۔ نانو اور خالہ اپنی گڑیا کو ملنے آئیں گی نا۔۔ آپ سیڈ نہیں ہو۔۔"

دعا کی گال پر پیار کرتے ہوئے وہ بولی تو خوشی دعا کے چہرے سے جھلکنے لگی حُرّہ اس کا چہرہ دیکھ کر سوچھنے لگی کہ رشتے محض خون کے نہیں ہوتے بلکہ رشتے تو احساس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوتے ہیں اب فرحت بی اور تہمینہ کے ساتھ کوئی خونی رشتہ نہیں تھا دعا کا مگر ان دونوں نے اسے اس کے خونی رشتوں سے بڑھ کر محبت دی جہاں اس کی سگی دادی نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا وہیں فرحت بی نے اسے ہمیشہ کسی شفیق نانی دادی کی طرح پیار کیا تھا

"ماما وہ کون ہیں جسے بابا ماں بولتے ہیں۔۔وہ سٹرینج ہیں نا بہت۔۔"

دعا کی آنکھوں کے سامنے سردار بی بی کا چہرہ لہرایا تھا وہ پہلی نظر میں تو نہیں دیکھتی ان سے خوفزدہ ہو گئی تھی

"وہ دادی ہیں آپ کی۔۔یعنی بابا کی ماما۔۔جیسے میں آپ کی ماما ہوں۔۔"

دعا کے سلکی بالوں پر ہاتھ پھیرتے وہ بولی تھی

"ماما مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔۔"

دعا نے اس کے گلے لگتے ہوئے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دعا ایسے نہیں بولتے میری جان۔۔وہ بابا کی ماما ہیں نا۔۔دیکھو بابا کتنا پیار کرتے ہیں ان سے آپ نے بھی کرنا ہے۔۔"

حُرّہ اسے پیار سے سمجھا رہی تھی

"دعا ایک بات سنو بیٹا۔۔"

حُرّہ لیٹے سے اٹھ بیٹھی تھی وہ جانتی تھی دعا شرارتی نہیں ہے مگر وہ چھوٹے چھوٹے بہت سے سوال کرتی تھی کہیں کچھ سردار بی بی کے متعلق ایسا بول دیا کہ عباس کو برا لگے تو اسی ڈر سے وہ دعا کو سمجھاتے ہوئے بولی

"اور یہاں کسی بھی چیز کو نہیں چھیڑنا آپ نے۔۔مجھے پتہ ہے میری بیٹی بہت سویٹ ہے وہ ماما کی ہر بات مانتی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ مزید کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن عباس کو اندر آتے دیکھ کر بات بدل دی، عباس کی کمرے میں آمد پر خاموش ہو گئی جبکہ عباس مسکراتا ہوا ان دونوں کی جانب بڑھا اور بیڈ پر بیٹھ کر دعا کو گود میں لے لیا

"بابا کی جان۔۔جاگ گئی۔۔"

دعا کو پیار کرتا وہ محبت سے پوچھ رہا تھا حُرّہ نے عباس کے حلیے کو دیکھا براؤن کلر کے قمیض شلوار میں وہ خاصا دلکش لگ رہا تھا کیا وہ کہیں باہر سے آرہا تھا

"ماں کے پاس تھا۔۔!"

حُرّہ کو اپنی جانب پر سوچ انداز میں تکتا پا کر وہ دھیمے سے بولا تھا جبکہ حُرّہ نے نگاہیں چرا لیں

www.novelsclubb.com

"تیار ہو جائیں پھر ساتھ ہی ناشتہ کرتے ہیں۔۔"

حُرّہ کی معصوم حرکت پر عباس نے مسکراتے ہوئے اسے مخاطب کیا

حُرّہ بھی مسکراہٹ دبائے بیڈ سے اتری اور کپڑے لیے واشروم کی جانب بڑھ گئی

جبکہ عباس دعا کو دیکھنے لگا

"باباکی جان۔۔ مس نہیں کرتی تھی بابا کو۔۔؟؟"

دعا کے رخساروں کو باری باری پیار کرتا وہ پوچھ رہا تھا

"کرتی تھی۔۔"

دعا کو اس کی داڑھی چبھی تھی کسمسا کر بولی

"پھر آتی کیوں نہیں تھی۔۔"

عباس نے مزید پیار کرتے ہوئے اسے سینے سے لگایا

www.novelsclubb.com

"ماما کہتی تھی بابا خود آئیں گے۔۔"

دعا نے فوراً کہا حُرّہ اکثر دعا کے ساتھ عباس کی باتیں کرتی تھی جب وہ کہ اسے اپنے باپ کے پاس جانا ہے تو حُرّہ اسے مختلف بہانوں سے ٹال دیتی اور کہتی کہ اس کے بابا خود آئیں گے وہ چھوٹی سی بچی اپنے باپ کا شدت سے انتظار کرتی تھی

"اوہ تو جانم اتنا یقین تھا آپ کو کہ میں آؤں گا۔۔!"

عباس بڑبڑایا تھا لبوں پر دلکش مسکراہٹ تھی

"آؤ دعا دادی ماں کے پاس چلتے ہیں۔۔"

دعا کو گود میں اٹھا وہ کمرے سے نکلا تھا

////////////////////////

www.novelsclubb.com

" حُرّہ یہ صرف میرا نہیں آپ دونوں کا بھی گھر ہے۔۔"

عباس یقیناً اس کی گفتگو دعا کے ساتھ سن چکا تھا دعا باہر کھیل رہی تھی اس کے آنے سے جیسے اس وحشت زدہ حویلی میں رونق آگئی تھی اور حُرّہ کو اکیلا کمرے میں دیکھ کر وہ اس کے پاس آیا تھا

"جج جی۔۔"

"پلیز ایسے بی ہیو نہ کریں۔۔ میری ہر چیز پر پہلا حق آپ دونوں کا ہے جان۔۔ آپ ایسے اسے سیکھا رہیں ہیں جیسے وہ یہاں مہمان ہے۔۔"

عباس کی بات وہ سمجھ رہی تھی

"نن نہیں تو۔۔!"

"ایسی ہی بات ہے۔۔ میں جانتا ہوں ایک وقت آیا تھا جب مجھے آپ کو یہاں سے لے جانا پڑا تھا۔۔ اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا تھا جب۔۔ جب آپ کو یہاں سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نکالا گیا تھا۔۔ لیکن ہر وقت ایک جیسا نہیں رہتا۔۔ حالات ٹھیک ہونے میں وقت لگتا ہے۔۔ اور اللہ کے کرم سے اب سب کچھ ٹھیک ہے۔۔"

عباس اس کے وجود کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لیتا نرمی سے کہہ رہا تھا

"جج جی۔۔"

حُرّہ نے یک لفظی جواب دیا

"میں جانتا ہوں آپ نے مشکل وقت یہاں گزارا ہے لیکن یہ وعدہ ہے میرا کہ آپ اچھا وقت بھی یہاں گزاریں گیں۔۔"

وہ اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتا اسے سمجھا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"میں نے کچھ دن کے لیے چھٹیاں لیں ہیں۔۔"

حُرّہ کا نگاہیں چرانا نوٹ کرتا وہ بات بدل گیا

"کل شام احمد کی شادی ہے۔۔نورے اور عالیان بھی شرکت کریں گے۔۔ہم بھی انوائیٹڈ ہیں۔۔"

وہ مزید بولا تھا جبکہ حُرّہ نے اس کی بات پر سر ہلایا

"سائیڈ ڈرا میں دوائیاں پڑی ہیں۔۔وہ کس لیے ہیں۔۔؟؟"

وہ اچانک بولا تھا جبکہ حُرّہ نے بوکھلا کر اسے دیکھا

"ووو وہ۔۔"

وہ اٹکی تھی عباس بغور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا

"آپ کو یاد ہے۔۔آپ مجھ سے کوئی بھی بات نہیں چھپاتی تھی۔۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ شاید اسے کچھ جتا رہا تھا کل رات ہی اس نے وہ دوائیاں دیکھیں تھی تب سے اسے بے چینی ہو رہی تھی ڈاکٹر سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ مائیگرین کی میڈیسنز ہیں اسے تشویش ہوئی تھی کہ یہ دوائی حُرّہ کے سامان میں کیوں ہیں تب اس نے فرحت بی

اور تہمینہ سے بات کی تھی انہوں نے بتایا کہ حُرّہ مسلسل پریشان رہتی تھی رات رات بھر روتی تھی اس لیے اسے یہ مسئلہ ہوا تھا تب سے وہ یہ دوائیاں استعمال کر رہی تھی

"جی۔۔"

اسے سمجھ نہ آئی کیا کہے پہلی ملاقات کی طرح آج بھی عباس کی قربت میں اس کی سانسیں تیز ہو جاتی تھیں

"مائیگرین کب سے ہے آپ کو۔۔؟"

وہ کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھتا پوچھ رہا تھا حُرّہ کی تکلیف اسے خود میں محسوس ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

"ددو سال۔۔!"

وہ نگاہیں چرائے جیسے کسی جرم کا اعتراف کر رہی تھی

"میری جدائی میں کیا حال کر لیا آپ نے۔۔اتنی محبت۔۔؟؟"

وہ ابرو اچکا کر جیسے اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا یہ تو طے تھا کہ اب وہ حُرّہ کی آنکھوں میں آنسو تو دور اداسی بھی آنے نہیں دے گا

"مجھے لگا تھا میں سب کچھ ہار گئی۔۔میں نے آپ کو ہار دیا۔۔"

وہ اپنے ڈر بیان کر رہی تھی عباس نے دلچسپی سے اسے دیکھا

"مم مجھے لگا تھا۔۔مم میں۔۔دور جاؤں گی تت تو۔۔آپ نن نورے۔۔سے۔۔ شش شادی۔۔کر۔۔"

وہ پھر بھیگی آواز میں بولی تھی

www.novelsclubb.com

"آآپ یقین کریں۔۔اپنی عزت کک کو بب بچانے کی خک خاطر۔۔مجھے جانا پڑا۔۔"

وہ روندی ہوئی آواز میں بولی تھی اسے یاد آیا کیسے سردادبی بی نے اسے دھمکی دی تھی کہ اگر وہ حویلی سے نہ گئی تو وہ عزت و آبرو کھو دے گی وہ رات قیامت جیسی تھی اسے یاد کر کے اس کی آنکھوں میں خوف در آیا تھا

"اللہ کے بعد آپ کا شکریہ حُرّہ آپ نے اپنی حفاظت کی۔۔اگر اس وقت آپ ہمت نہ دیکھاتی تو بہت کچھ برا ہو سکتا تھا کیونکہ۔۔میرے اپنوں نے دھوکا دیا ہے مجھے۔۔"

عباس کے لہجے میں بھی درد تھا جب ناعمہ بی بی نے اسے سب کچھ بتایا کہ کیسے سردار بی بی نے اور انہوں نے مل کر حُرّہ کے لیے سازش رچی تھی اتنا بھی خیال نہ کیا کہ وہ ان کے بیٹے کی عزت ہے

www.novelsclubb.com

"مجھے اا س وقت وہی ٹھیک لگا تھا۔۔لل لیکن خدا گواہ ہے۔۔میں نے اپنی آبرو کی حفاظت کی۔۔آج بھی میرا دامن پپ پاک ہے۔۔آپ کے علاوہ مجھے کسی نامحرم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے پچ چھوا تک نہیں۔۔ مم میں آپ سے جدائی برداشت کر سکتی تھی لل لیکن۔۔ دامن پہ داغ نن نہیں۔۔"

وہ جانے کیوں یہ سب بول رہی تھی شاید اسے لگا ہو کہ سردار بی بی نے اس کے جانے کے بعد عباس کو کہیں کچھ غلط نہ بتایا ہو مگر وہ شاید یہ نہیں جانتی تھی عباس اس کے کردار کی گواہی دیتا تھا وہ کسی کی باتوں میں آنے والا نہیں تھا

"کیا آپ کو مجھے یہ سب کہنے کی ضرورت ہے۔۔؟؟ شوہر سے بہتر بیوی کا کردار کوئی نہیں جانتا۔۔ حُرّہ آپ کا کردار آئینے کی طرح شفاف ہے۔۔ آپ کا دامن پاک ہے۔۔ میری حُرّہ معصوم و نازک کلی ہے جسے صرف میں نے چھوا ہے۔۔"

وہ لہجے میں عقیدت لیے بولا تھا

"مم میں بہت پیار کرتی ہوں آپ سے۔۔ بہت زیادہ۔۔"

اس کے شیریں الفاظ پر بے اختیار حُرّہ بولی

www.novelsclubb.com

"میں بھی عشق کرتا ہوں آپ سے۔۔"

ایک دوسرے کو محسوس کرتے وہ دونوں اظہار محبت کر رہے تھے افق پر چاند بھی مسکرا رہا تھا ہر طرح کے حالات کو شکست دے کر وہ دونوں پھر بھی ایک ساتھ تھے کیونکہ ان کا رشتہ ،اور تعلق کسی بھی مطلب سے پاک تھا

////////////////////////

"سلام بی بی جی۔۔"

وہ دعا کو ڈھونڈتے ہوئے لاؤنج کی جانب آئی تھی جب اسے دعا ایک لڑکی کے ساتھ کھڑی دیکھائی دی وہ لڑکی شاید حویلی کی پرانی ملازمہ تھی حُرّہ پہلے بھی حویلی میں دیکھ چکی تھی اس کے قریب جانے پر اس لڑکی نے اسے دیکھتے ہی باادب ہو کر سلام کیا حُرّہ نے ہلکی ہی مسکراہٹ سمیت اسے جواب دیا وہ لڑکی جوابا اسے اور عباس کو دعائیں دینے لگی اور نم آنکھیں لیے لاؤنج سے چلی گئی جبکہ حُرّہ اس کی حرکت پر یکدم چونکی

"ماں باپ مر گئے تھے اس کے۔۔ شہزاد نے پالا تھا اسے۔۔ جب سے شہزاد جیل گیا ہے بہت روتی ہے۔۔ لیکن چھوٹے سردار نے بہنوں کی طرح سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا اس کے۔۔ تب سے انہیں بہت دعائیں دیتی ہے۔۔"

ایک ملازمہ پاس کھڑی بولی تھی تو حُرّہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا

"ہمارے چھوٹے سردار تو جی ہیرا ہیں ہیرا۔ خدا انہیں سلامت رکھے۔۔ ان بوڑھی آنکھوں نے بڑے بڑے سردار دیکھے لیکن ان جیسا سردار کوئی نہیں۔۔"

ایک دوسری ملازمہ نے بھی گفتگو میں حصہ لیا جبکہ حُرّہ کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ بکھری

www.novelsclubb.com

//////////////////////

ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے وہ دونوں جب بینکوئٹ میں داخل ہوئے تو ہر آنکھ ستائش سے انہیں دیکھ رہی تھی وہ بلکل مکمل تھے عباس بلیک تھری پیس پہنے اس

قدر ڈیشنگ لگ رہا تھا کہ دیکھنے والا آنکھ بھر کر دیکھ رہا تھا جبکہ حُرّہ پر سرخ رنگ جگ مگ کر رہا تھا اس کا چہرہ عباس کی محبت بھری قربت میں کئی خوبصورت رنگ بکھیر رہا تھا جبکہ ان سے آگے ان کی تین سالہ بیٹی اسٹائلش فراک پہنے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اپنے ماں باپ سے آگے چل رہی تھی

ان کی اینٹری ہی اتنی کمال تھی کہ ہر کوئی اس پیاری سی فیملی کو دیکھ رہا تھا ہال میں کھڑے عالیان، نورے اور احمد بھی مبہوت سے انہیں ہی تک رہے تھے وہ پیاری سی فیملی اسٹیج پر پہنچ کر دلہا دلہن کو مبارک باد دے رہے تھے احمد اور نمرہ نے اپنی نشستوں سے اٹھ کر مبارک باد وصول کی جبکہ عالیان اور نورے دعا کو پیار کرنے لگے

www.novelsclubb.com

"حُرّہ بہت کیوٹ لگ رہی ہو۔۔"

نورے نے عباس کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر حُرّہ کی تعریف کی

"آپ بھی بہت اچھی لگ رہی ہیں نورے۔۔"

حُرّہ بھی جواباً مسکراتے ہوئے بولی اس کے لہجے کا اعتماد ہر کسی کو چونکا رہا تھا جبکہ عباس نے مسکراہٹ دبائے حُرّہ کو دیکھا یقیناً اب وہ ہر فکر سے آزاد تھی جو اسے پہلے لاحق رہتی تھیں

" حُرّہ بھابھی دعا کریں ہماری بھی دعا جیسی پیاری بیٹی ہو۔۔ ہنا نورے۔۔ شی از سو کیوٹ نا۔۔"

عالیان دعا کو گود میں اٹھاتے ہوئے بولا تو نورے نے اس کی بے باکی پر گھور کر اسے دیکھا جبکہ باقی سب اس کی بات پر ہنسنے لگے

"ہاں حُرّہ دعا کرنا۔۔"

نورے نے بھی اب کی بار حُرّہ کے کان میں سرگوشی کی تھی حُرّہ اس کی بات پر چونکی تھی جبکہ نورے اب معنی خیزی سے مسکرا رہی تھی

"آئی ایم پریگننٹ۔۔"

حُرّہ کی آنکھوں میں سوال پڑھ کر نورے نے جواب دیا تھا وہ دونوں بہت آہستگی سے آپس میں بات کر رہی تھی کوئی بھی اب ان دونوں کی جانب متوجہ نہیں تھا

"کانگریچولیشن نورے۔۔"

حُرّہ نے اسے گلے لگا کر مبارک باد دی تھی

"تھینک یو ڈیئر۔۔"

نورے شرماتے ہوئے بولی تھی

"آپ بہت اچھی ہیں نورے۔۔"

بے ساختہ حُرّہ کے لبوں سے بات نکلی نورے کھلکھلا کر ہنسی

www.novelsclubb.com

"تم سے زیادہ نہیں حُرّہ۔۔ تم بہت کیوٹ لڑکی ہو۔۔ عباس جیسے مرد کو ڈیزرو کرتی ہو۔۔"

نورے بھی خوش دلی سے بولی تھی جبکہ حُرّہ نے جواباً پلکیں جھپکا کر اس کی تائید کی جبکہ یکدم نورے کے لب سکڑے

"مم میں ماں کی طرف سے معافی چاہتی ہوں۔۔مجھے بتایا تھا انہوں نے۔۔جو کیا انہوں نے سردار بی بی کے ساتھ مل کر۔۔"

ندامت چہرے سے جھلک رہی تھی حالانکہ وہ شامل نہیں تھی کسی بھی سازش میں

"پتہ ہے نورے میں وہ سب بہت پیچھے چھوڑ آئی ہوں۔۔حالانکہ وہ اذیت بھولنا آسان نہیں تھا جو میں نے اور میری بیٹی نے سہی لیکن جب سردار جیسے شوہر ہوں نا تو بس خدا کا شکر یاد رہتا ہے۔۔یاد ہے آپ نے ایک بار کہا تھا مجھے کہ بے شک میں بہت بڑے امتحان سے گزر رہی ہوں۔۔مگر سردار میرے ہر دکھ کا مداوا ہیں، ہر خزاں میں بہار جیسے ہیں۔۔بلکل درست کہا تھا آپ نے۔۔"

وہ مضبوط انداز میں بولتی نورے کو بھی مطمئن کر گئی

آج وہ آنکھیں مسکرا رہی تھیں جو دکھوں کو محسوس کر کے برسی تھیں، آج وہ لب مسکرا رہے تھے جن سے سسکیاں نکلی تھیں، آج ان چہروں پر خوشی جھلک رہی تھی جن پر زمانے کی ستم ظریفی کے سائے لہرائے تھے

عالیان نے عشق مجازی سے عشق حقیقی کا سفر طے کیا تھا ایک بگڑا ہوا رئیس زادہ ہو کر وہ نیکی کے راستے پر مائل ہوا تھا

نورے نے خدا کی رضا کی خاطر اپنی حدود سے تجاوز نہیں کیا، اس نے انتظار کیا، صبر کیا، محبت چھوڑ دی محض خدا کے حکم کے آگے کہ وہ کہتا ہے کہ محرم سے محبت کرو

عباس وہ مرد ثابت ہوا جو اگر بیٹا تھا تو ماں باپ کی غلط باتوں کو بھی ادب کے دائرے میں رہ کر مخالفت کرتا تھا، اور اگر بھائی کی صورت میں ہے تو یہ سوچ کر نگاہیں جھکا کر رکھتا ہے کہ دنیا مکافات عمل ہے آج اگر وہ آنکھوں میں احترام رکھے گا نیت صاف رکھے گا تو شہزاد جیسے انتقام میں جلتے ہوئے شخص بھی اس کی بہن کی عزت کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خراب نہ کر سکا، اور اگر عباس شوہر ہے تو اس نے اپنی بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے

بھی لہجے میں دھیما پن اور نرمی رکھی کہ جانتا ہے کہ عورت کتنی نازک ہوتی ہے،

سخت لہجے اسے کھوکھلا کر دیتے ہیں، اور اگر عباس باپ ہے تو وہ بیٹی پیدا ہونے پر

خوشی منا رہا ہے کہ خدا مجھ سے رضی ہے جبھی بیٹی کی صورت رحمت سے نوازا ہے

اور حُرّہ وہ خوش نصیب لڑکی ٹھہری جس کو صبر کے بدلے عباس ملا وہ صبر جو اس نے

اس قدر کیا ہے چہرے پر اذیتوں کے بعد بھی سکون تھا

زندگی نے ان سب سے بہت امتحان لیے تھے لیکن وہ چاروں ثابت قدم رہے تھے

خدا پر بھروسہ رکھا کہ جس نے آزمائش میں ڈالا ہے وہی نکالے گا

//////////////////////

www.novelsclubb.com

آج بھی یہاں مکمل سکوت تھا اس جگہ کی وحشت اپنی جگہ برقرار تھی وہ سر پر دوپٹہ

اوڑھے، اپنے شانوں کے گرد مہرون شال اچھی طرح لپیٹے دھیرے دھیرے قدم

اٹھاتی چلتی جا رہی تھی مٹی کی قبریں آج بھی ویسی ہی تھی ہاں اس نے محسوس کیا کہ

قبروں میں اضافہ ہو چکا تھا وہ اپنے بابا کی قبر کے پاس جا کر رکی تھی ساتھ ہی ایک اور قبر تھی وہ جانتی تھی یہ اس کی ماں کی قبر ہے پہلی بار وہ اپنی ماں کی قبر دیکھ رہی تھی بے اختیار سسک اٹھی

ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کی آنکھیں اپنے پیاروں سے بچھڑنے کے غم میں بھیگ گئی تھی مگر آج پہلے کی طرح وہ اپنے بابا کو زمانے کی ستم ظریفی نہیں سنا رہی تھی بلکہ آج وہ اپنے ماں باپ کو اپنی بیٹی اور شوہر کی باتیں بتا رہی تھی کیونکہ اب اس کے پاس انہیں بتانے کے لیے اچھی یادیں تھیں آنکھیں نم تھی مگر آج اس کے انداز میں اذیت نہیں تھی

//////////////////////////

www.novelsclubb.com

عباس آج کل زیادہ تر گاؤں میں رہنے لگا تھا حرہ کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ چاہیں تو شہر رہائش پذیر ہو سکتے ہیں مگر سردار شیر دل کی وفات کے بعد ان کی پگ کا وارث چونکہ اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے عباس تھا

اس لیے گاؤں کے تمام معاملات کو وہی دیکھنے لگا تھا ایک بار عباس نے سوچا کہ گاؤں چھوڑ کر چلے جائیں لیکن اس کے ضمیر نے اسے اس سوچ پر ملامت کی وہ جانتا تھا اگر اس نے یہ جگہ چھوڑ دی تو کوئی اور اس کی جگہ آ جائے گا اور حقیقتاً وہ بھی روایتی سرداروں کی طرح ظالم اور سفاک ہو گا اور جاہلانہ تصورات اور رسوم کو جاری رکھے گا اس گاؤں کے ساتھ بہت سے چھوٹے گاؤں بھی منسلک تھے بہت سوچنے کے بعد عباس نے فیصلہ کیا کہ گاؤں نہ چھوڑا جائے کہ وہ لوگوں میں شعور لانا چاہتا تھا جو سراسر غلط فیصلوں پر سر جھکا لیتے تھے

آج پنچایت میں ایک اہم مسئلہ آیا تھا قتل کے بعد مقتول کے ورثاء نے قاتل کے خاندان سے خون بہا میں ونی مانگی تھی یہ سن کر جہاں عباس بے سکون ہوا تھا وہیں حرہ کے چہرے کا رنگ سفید پڑا تھا پانچ بجے قاتل اور مقتول کے خاندانوں سمیت گاؤں کا ہر فرد پنچایت میں مدعو تھا وہ جانتی تھی عباس کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کر سکتا مگر صدیوں سے چلی آ رہی یہ رسمیں ختم کرنا بھی تو آسان نہ تھا وہ جانے کی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تیاری کر رہا تھا اور حرہ اس کی مدد کر رہی تھی اس کا سر اور نگاہیں جھکی ہوئی تھیں مگر عباس اس کی لرزتی پلکیں اور ہاتھ کی لرزش دیکھ کر باخوبی اس کی حالت سمجھ رہا تھا

بے ساختہ عباس نے اسے اپنی جانب کھینچتا جو ڈریسنگ سے اس کا والٹ اور موبائل اٹھانے کے لیے مڑی تھی

"کیوں پریشان ہیں۔۔؟"

اس نے دھیمی آواز میں پوچھا جبکہ جواباً حرہ نے اسے شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا

"آپ جانتے ہیں وجہ۔۔"

وہ بھی مدھم سا گویا ہوئی تو عباس نے سرد آہ بھری

www.novelsclubb.com

وہ یہاں سے جانا چاہتی تھی وجہ اس کے یہاں کی آب و ہوا کے ساتھ بہت سے دکھ جڑے تھے جس کا ذکر اس نے دانستہ عباس سے بھی کیا مگر عباس نے بہت طریقے سے اسے سمجھایا تھا کہ اگر وہ چلے گئے تو یہ ظلم جاری رہے گا چونکہ اب ہر کسی کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈور اس کے اپنے ہاتھوں میں آگئی تھی اس لیے اب کوئی بھی اس کے فیصلے سے بغاوت کرتے ہوئے ہزار بار سوچے گا اور پھر وہ دیکھتی تھی کہ عباس آج کل سکول اور ہسپتال بنوانے میں مصروف تھا اس لیے وہ خاموش ہو گئی تھی بہر حال وہ اس شخص کی ہر بات آنکھیں بند کر کے مان سکتی تھی

"کیا مجھ پر یقین نہیں۔۔میں کسی کے ساتھ ظلم ہونے دوں گا۔۔"

اس کے سوال پر فوراً حرہ نے نفی میں سر ہلایا

"آپ پر یقین ہے۔۔ مگر ہر خون بہا میں جانے والی حرہ کو عباس بھی تو نہیں ملتا۔۔"

وہ لرزتی آواز میں گویا ہوئی اس کے انداز سے ہی وہ مضطرب لگ رہی تھی

"ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا میں۔۔"

اس کے لہجے سے پختہ ارادے جھلک رہے تھے

"سب کے خلاف جانا بہت مشکل ہے۔۔!"

وہ شاید مایوس تھی کہ بچپن سے اس نے یہ روایتی نظام دیکھے تھے

"آپ میری ہمت ہیں حرہ۔۔اور ہر چیز مشکل ہو سکتی ہے لیکن نا ممکن نہیں۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ایک ہاتھ سے اس کے رخسار کو سہلاتا بولا

اسے نرم انداز میں دیکھتے اس نے پھر بات جاری کی

"اس وقت وہ سب روکنے کا اختیار نہیں رکھتا تھا۔۔ لیکن اپنی طرف سے میں نے دلی رضامندی سے آپ سے نکاح کیا تھا۔۔میں ونی نہیں لایا تھا بلکہ بیوی لایا تھا۔۔ میں نہیں جانتا تھا کہ جس لڑکی کا نکاح مجھ سے ہو رہا ہے وہ کیسی دکھتی ہے۔۔اس کا نام کیا ہے۔۔ کیا کرتی ہے۔۔بس اتنا جانتا تھا کہ وہ میری بہن کے قاتل کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔۔اور میرے خاندان والے اسے انتقام لینے کی غرض سے میرے ساتھ وابستہ کر رہے ہیں۔۔ لیکن میرے ضمیر نے مجھے للکارا کہ مرد بنو

www.novelsclubb.com

عباس۔۔انصاف کرو کہ تم انصاف کی کتابیں پڑھ چکے ہو۔۔ قانون کی کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ ۔۔ جس نے جرم کیا ہو اسے چھوڑ دو اور بے قصور پر ظلم کرو۔۔ بس پھر سوچ لیا کہ جرم کرنے والے کو ہی سزا ملے گی۔۔۔بے قصور کے ساتھ انصاف کروں گا۔۔اور الحمداللہ میں سرخرو ہوں خدا کے آگے کہ میں نے کسی حد تک ایسا ہی کیا ہے۔۔"

وہ اسے ہمیشہ کی طرح بنا پلکیں جھپکائے پوری توجہ سے سن رہی تھی بلاشبہ وہ الفاظ سے کھیلنا جانتا تھا اس کے الفاظ دوسرے کے دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالتے تھے

"سمجھ رہی ہیں نا میری باتیں۔۔؟"

وہ ہنوز خاموش تھی جب اس نے سکوت توڑا

"جی۔۔"

زبان کے ساتھ سر بھی ہلاتی وہ یک لفظی بولی

"اب پریشان تو نہیں ہیں نا۔۔؟"

اس کے سوال کر وہ اس بار ہلکا سا مسکرائی تھی اور نفی میں سر ہلایا تھا

"بلکل نہیں۔۔"

"اجازت ہے۔۔اب جا سکتا ہوں میں۔۔"

وہ بھی مدھم سا مسکراتا پوچھ رہا تھا جوابا وہ مڑی اور ہینگر میں لٹکی ہوئی سیاہ رنگ کی چادر اتار کر عباس کے کاندھے پر پھیلائی پھر اس کا والٹ اور موبائل اسے تھمایا

"خیر سے جائیں اور خیر سے آئیں سرکار۔۔"

وہ احتراماً بولی تو عباس اس کی پیشانی پر بوسہ دیتا باہر کی سمت بڑھ گیا

www.novelsclubb.com

////////////////////////

وہ جب اپنے پورے جاہ و جلال اور سحر انگیز شخصیت کے ساتھ پنچایت میں پہنچا تو اس کے احترام میں ہر زی روح جس میں سے معزز شخصیات کرسی اور چارپائی پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹھیں تھیں اور کچھ مٹی پر، سب ہی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے وہ اپنی مخصوص نشست تک پہنچ چکا تھا براجمان ہونے کے بعد ایک ہاتھ سے سامنے موجود لوگوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اس کا اشارہ سمجھتے سب بیٹھ گئے

چند لمحوں بعد اس نے فیصلہ سنانا تھا چونکہ اس سے پہلی پنچایت میں جرم مجرم پر ثابت ہو چکا تھا

"از باز خان تم نے قتل کیا ہے۔۔؟"

عباس نے آخری مرتبہ قاتل سے پوچھا جو پہلے ہی اقبال جرم کر چکا تھا لیکن جانتا تھا کہ کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ وہ اور اس کے بھائی اپنی بہن ونی کرنے کے لیے تیار تھے

www.novelsclubb.com

"جی سرکار۔۔ مم مجھ سے غصے میں گولی چل گئی تھی۔۔"

ار باز خان بہت آرام سے بولا تھا جبکہ عباس کا دل کیا اس کی زبان پر دہکتا ہوا انگارہ رکھ دے جو کسی کا بیٹا، کسی کا سہاگ، کسی کا باپ مار کر پر سکون تھا کیونکہ جانتا تھا کہ بہنیں تو بھائی کی زندگی کی خاطر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں

"محمد بخش۔۔!"

عباس کی ٹھٹھرتی پکار پر ہر کوئی لرز اٹھا جو مٹھیاں بھینچے بیٹھا تھا

"حکم سرکار۔۔!"

ایک گارڈ فوراً حاضر ہوا اور مؤدب بولا

"سارے گاؤں کو مدعو کیا تھا۔۔ کیا کوئی اپنے گھر تو نہیں ہے۔۔"

ٹھنڈے ٹھار انداز میں چاروں اطراف میں نگاہیں دوڑا کر پوچھا گیا

"جی سرکار سب آئے ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

محمد بخش نے جواب دیا تو عباس کی نگاہ ارباز خان کے ساتھ بیٹھی چادر میں لپٹی لڑکی پر نگاہ پڑی جو ویران آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی عباس نے فوراً کرب سے آنکھیں میچ لیں یقیناً یہ وہی لڑکی تھی جسے بھینٹ چڑھانے کے لیے لایا گیا تھا

"ہمم۔۔ایک انسان کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہے۔۔چونکہ ارباز خان اپنا جرم قبول کر چکا ہے۔۔تو کسی بات کی اب گنجائش نہیں رہی۔۔ابھی اسی وقت ازباز خان کو سب کے سامنے پھانسی پر لٹکایا جائے گا کہ قتل کی سزا یہی ہے۔۔"

وہ مضبوط انداز میں حتمی فیصلہ کرتے ہوئے بولا تھا جبکہ اتنے لوگوں کی موجودگی میں بھی ہر طرف گہرا سکوت چھا گیا تھا

"یہ کک کیا کہہ رہے ہیں آپ سرکار۔۔انہوں نے خون بہا میں ونی مانگی ہے تو ہم دینے کو تیار ہیں۔۔پھر آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔"

ارباز خان زرد پڑتے رنگ کے ساتھ بولا تو عباس نے ملامتی نگاہوں سے اسے دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی سرکار۔۔ ہمیں خون بہا میں ونی چاہیے۔۔"

یہ مقتول کا بھائی تھا جس کے ہر انداز سے از باز خان اور اس کی بہن کے لیے نفرت جھلک رہی تھی

"یہ میری عدالت ہے جہاں میرے بنائے ہوئے اصولوں کے تحت فیصلے ہوں گے ۔۔اور میں کسی کی رائے لینا ضروری نہیں سمجھتا۔۔اور میرے اصولوں کے مطابق سزا مجرم کو ہی ملے گی۔۔ کسی میں اگر ہمت ہے تو وہ سامنے آئے۔۔"

عباس کی گرجدار آواز ہر سو گونجی تو ہر کوئی دبک کر بیٹھ گیا وہ بھی جو سرکش اور بغاوت کرنا چاہتے تھے جبکہ وہ لڑکی آنکھوں میں آنسو بھرے مسلسل عباس کو دیکھ رہی تھی جو اسے موت بے بجائے زندگی سنا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"معاف کیجئے گا سرکار۔۔ یہاں کے قانون صدیوں سے نہیں بدلے۔۔ باقی سب کی تو الگ بات ہے۔۔ لیکن آپ بھی خون بہا میں ونی لے کر گئے تھے ہم اس پنچایت میں موجود تھے۔۔"

ارباز خان کے بڑے بھائی نے سر جھکائے کہا تو باقی سب کو بھی ذرا سی ہمت ملی

"اس وقت یہاں بیٹھے میرے باپ سردار شیر دل نے مجھے حکم دیا تھا۔۔ سو میں ان کے حکم کا پابند تھا اور آج میں یہاں بیٹھا حکم دے رہا ہوں تو کیا آپ بغاوت کریں گے۔۔ جانتے ہی ہوں گے بغاوت کی سزا۔۔؟"

ڈھکے چھپے الفاظ میں وہ بولا تو سب کو سانپ سونگھ گیا

"آج کے بعد۔۔ کسی کی بہن، بیٹی کا پنچایت آنا تو بہت دور۔۔ کسی نے نام بھی لیا تو زبان کاٹ کر کتوں کے آگے ڈال دوں گا۔۔"

سرد انداز میں کہا گیا ہر کوئی دم سادھے اپنے سردار کو دیکھ رہا تھا جبکہ عباس اپنی نشست سے اٹھا اور اس لڑکی کی سمت بڑھا جو اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر کھڑی ہو گئی باقی سب بھی کھڑے ہو چکے تھے

"شکریہ سرکار جی۔۔!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ لڑکی تشکرانہ انداز میں کہتی ہاتھ جوڑ گئی جبکہ عباس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور آگے بڑھ گیا جبکہ اس لڑکی کا روم روم عباس کے لیے دعا گو ہوا جو اسے دلدل میں پھنسنے سے بچا گیا بہت سے لوگ آنکھوں میں آنسو لیے اپنے سردار کو دعائیں دینے لگے کہ اس فرسودہ رسم کے باعث بہت سی ماؤں نے اپنی بیٹیاں بھینٹ چڑھتی دیکھی تھیں

پنچایت سے آئی خبر سن کر بے ساختہ حرہ نے تشکرانا انداز میں سر آسمان کی جانب بلند کیا جب عباس اسے اپنی جانب آتا دکھائی دیا اسے دیکھتے ہی ملازمائیں لاونج سے نکل گئی

"میں نے کہا تھا نا۔۔ مشکل ہے نا ممکن نہیں۔۔اور پھر جب آپ کی نیت صاف ہے۔۔آپ حق پہ ہیں تو پھر خدا پہ چھوڑ دیں۔۔بے شک وہ بہتر کرنے والا ہے۔۔ "

اس کے لہجے کی مضبوطی دیکھ کر حرہ اس کی گرویدہ ہو گئی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میری دعاؤں کا اثر ہے سب۔۔"

وہ اتراتے ہوئے بولی تو عباس نے جاندار قہقہہ لگایا

////////////////////////

"یہ۔۔؟"

حرہ کی حیرت زدہ سی آواز پر عباس جو کہ دعا کو گود میں بیٹھائے سامنے پڑے لیپ ٹاپ پر کارٹون دیکھ رہا تھا نے اسے رخ موڑ کر دیکھا جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ہاتھ میں دو بالیاں تھامے کھڑی تعجب سے کبھی ان سونے کی چھوٹی چھوٹی بالیوں کو دیکھ رہی تھی تو کبھی عباس کو دیکھ رہی تھی عباس نے دعا کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود حرہ کی جانب بڑھا

www.novelsclubb.com

"ڈرا میں ایک ہی پڑی تھی۔۔ مجھے لگا دوسری آپ کی کھو گئی ہے۔۔ اس لیے اس کے ساتھ کی دوسری بنوالی۔۔ سوری جانم آپ کو بتایا یاد نہیں رہا۔۔"

وہ کاندھے آچکا کر عام سے انداز میں بولا تھا جبکہ حرہ کی آنکھوں میں اس کے لیے سرشاری تھی یہ شخص ہمیشہ اس کا دل جیت لیتا تھا یہ چھوٹی سی سونے کی بالیاں اس کے ماں باپ نے بچپن میں اسے پہنائی تھی وہ ہر وقت اسے پہنے رکھتی تھی جیسے یہ اس کے وجود کا حصہ ہوں مگر جب اسے حویلی چھوڑنی پڑی تھی تب مجبوراً اسے اپنے ماں باپ کی دی ہوئی آخری نشانی بیچنی پڑی تھی جس سے اس نے دعا کا ہسپتال میں علاج کروایا تھا ایک بالی اس نے بہت سنبھال کر رکھ لی تھی کہ اب ایک تو پہن نہیں سکتی تھی

"تھینک یوز۔۔!"

وہ تشکرانہ انداز میں بولی تو عباس نے سر کو ذرا سا خم دے کر اس کا شکریہ وصول کیا اور پھر خود اپنے ہاتھوں سے اسے وہ بالیاں پہنائی

"پرفیکٹ۔۔"

وہ اس کا رخ آئینے کے سامنے کرتا مسکراتا بولی تو حرہ کے لب بھی مسکرائے

"آپ بہت اچھے ہیں۔۔"

الفاظ بے ساختہ اس کے لبوں سے نکلے تھے عباس اس کی بات پر کھل کر مسکراتا اس کے چہرے پر جھکا جب حرہ مزاحمت کرتے کو تھوڑا پیچھے ہوئی اور آنکھوں سے بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ میں مگن دعا کی جانب اشارہ کیا

"چلیں رات کو کنٹینیو کریں گے۔۔"

وہ مسکراتا ہوا ذو معنی سے کہتا واپس دعا کی جانب بڑھ گیا جبکہ حرہ اس کی تابعداری پر مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گئی

//////////////////////

وہ اپنا حق، مقام و حیثیت صبر کے عوض پا چکی تھی یقیناً وقت برا ہو یا اچھا گزر ہی جاتا ہے بات صرف ثابت قدم رہنے کی ہوتی ہے زندگی کی تلخیوں سے ہم اکثر دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یہی زندگی کی تلخیاں ہماری شخصیت پر اثرات چھوڑتی ہیں

www.novelsclubb.com

وہ اثرات منفی یا مثبت دونوں ہو سکتے ہیں کیونکہ ہم فرشتے نہیں ہیں ہم انسان ہیں اور انسان خطا کا پتلا ہے انسان سے غلطیاں اور گناہ بھی ہوتے ہیں

انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے لیکن ہر انسان، انسان نہیں ہوتا کچھ انسانوں کے روپ میں حیوان بھی ہوتے ہیں کیونکہ جن میں انسانیت نہیں ہوتی وہ انسانی صورت میں درندے ہوتے ہیں اور ہمیں انسان ہی رہنا ہے درندہ نہیں بننا کہ انسان میں احسان ہوتا ہے جو دوسروں کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اور جو بذات خود دوسروں کی تکلیفوں کا سبب بنتے ہیں تو پھر وہ کیا ہوتے ہیں یہ ہم خوب جانتے ہیں

اور ہاں ہم نہیں سمجھ سکتے لیکن ہر کوئی اپنے اندر ایک جنگ لڑ رہا ہوتا ہے، کوئی اپنے نفس کو مار کر خدا کی اطاعت کر رہا ہوتا ہے اور کچھ لوگ اپنے ضمیر کو مار کر گناہ کی طرف مائل ہوتے ہیں بہر حال کوئی کچھ بھی خواہ وہ نیک کام ہو یا برا، اس کا جواب اسے اللہ کو دینا ہوتا ہے ہم کون ہوتے ہیں یہ فیصلہ کرنے والے کہ فلاں نے یہ برا کام کیا ہے سو وہ تو جہنمی ہے

www.novelsclubb.com

اس کے تایا تائی، اور حویلی کے مکین خواہ وہ مالک ہوں یا ملازمین، سب نے ہی اس کے ساتھ ہتک آمیز رویہ رکھا تھا اس پر زندگی تنگ کر دی تھی، ونی جیسی فرسودہ رسم کے تحت اسے بھینٹ چڑھا دیا گیا تھا اگر عباس رحم دل نہ ہوتا باقی سرداروں کی طرح ظالم ہوتا تو کیا وہ ابھی تک زندہ ہوتی، اور پھر کس بے بسی اور مجبوری میں اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کی خاطر اس نے حویلی چھوڑی تھی یہ وہی جانتی تھی گود کی بچی کو لے کر وہ دربدر ہو گئی تھی لیکن ہر دکھ پر یہ دکھ حاوی تھا کہ جانے کس عالم بے بسی میں اس کی ماں اس دنیا سے رخصت ہوئی ہوں گی اسے تو ماں کا آخری دیدار بھی نصیب نہ ہوا تھا سردار بی بی کی وجہ سے وہ آخری وقت میں اپنی ماں سے نہیں مل سکی تھی

www.novelsclubb.com

اگر گناہ بڑا ہوتا تو موت بھی آسانی سے نہیں آتی یہ اس نے سنا تھا لیکن وہ اتنی پتھر دل نہیں تھی کی سردار بی بی کو معزوری اور ناعمہ بی بی کو بے سکونی کی کیفیت میں دیکھ کر خوش ہوتی، دل مضبوط کرتی وہ سب کو معاف کر کے زندگی میں آگے بڑھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گئی تھی کہ اگر اس کے ساتھ انصافیاں ہوئی تھی تو اللہ نے وہ کڑا وقت بھی اس کا کاٹ دیا تھا کہ وہ کہتا ہے مشکل کے ساتھ آسانی ہے اور عباس کی صورت میں انعام بھی اسے کیا خوب ملا تھا

اچھائی کے لیے لازم نہیں ہوتا کہ لوگوں کے ساتھ اچھا کیا جائے، اچھائی تو یہ بھی ہے کہ کسی کے ساتھ برا نہ کیا جائے اور نورے وہ مضبوط لڑکی ہے جس نے اپنے ہر معاملے کو خدا پر چھوڑ دیا اگر وہ تھوڑا سا بھی اپنی ماں اور سردار بی بی کی سازشوں میں ان کا ساتھ دیتی تو یقیناً آج انہیں کی طرح خدا کے عتاب کا شکار ہوتی مگر اس نے حُرّہ سے حسد نہیں کی یقیناً اپنے محبوب کو کسی دوسرے کی دسترس میں دیکھنا آسان نہیں ہوتا، جب وہ حُرّہ اور عباس کو ایک ساتھ دیکھتی تھی عباس کا حُرّہ کے حق کے لیے بولنا، حُرّہ کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھنا اس کے لیے مشکل ترین مرحلہ ہوتا تھا اس کے دل پر کئی تیر پیوست ہوتے ہیں مگر اس نے صبر کیا اور اپنے رب کے فیصلے کا انتظار کیا اور پھر اپنے صبر کا پھل عالیان کی صورت میں پایا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یقیناً ہر مرد کا ظرف اتنا اعلیٰ نہیں ہوتا کہ جانتے بوجھتے ہوئے ایسی لڑکی سے محبت کرے جس کے دل پر پہلے سے ہی کوئی دوسرا مرد قابض ہو لیکن عالیان نے ہر بات کو پس پشت ڈال کر بہت محبت سے نورے کی جانب ہاتھ بڑھائے تھے اور پھر نورے کا مثبت انداز اس کے ارادوں کو مزید مضبوط کر گئے تھے دونوں کی کاوشوں نے ایک دوسرے سے محبت کرنے کا ڈھنگ سیکھا دیا

ہر اذیت کی ایک مدت مقرر ہوتی ہے جس کے گزر جانے کے بعد نہ تو درد کی شدت پہلے جیسی رہتی ہے اور نہ ہی انسان پہلے جیسا رہتا ہے اور حُرّہ نے جس قدر اذیتیں سہی تھیں اس کے بعد اب کی آسانیاں آئیں تھی مگر اب اسے سردادبی بی یا کوئی بھی وہ شخص جس نے اس کے ساتھ ظلم کیا تھا اسے کسی سے کوئی سروکار نہیں رہا تھا عباس نے اسے اس کے تایا کے انتقال کا بتایا، یہ بھی بتایا کہ خاور آتا ہے معافی چاہتے ہیں وہ اور اس کی ماں حُرّہ سے تو حُرّہ نے تائی سے ملنے کی حامی بھر لی وہ اس سے رو رو کر ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہیں تھی اپنے کیے گئے ہر ظلم کی، حُرّہ نے

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سنجیدگی سے اس کے ہاتھوں کو تھام کر ان کی معافی قبول کی تھی ایسے اسے قدرے سکون پہنچا تھا یقیناً کسی کو معاف کر کے جو سکون ملتا ہے وہ انتقام لے کر نہیں ملتا اس کی مثال اس کے خود کے سامنے تھی کہ وہ انتقام کی نیت سے حویلی میں لائی گئی تھی، اتنا ظلم کر کے بھی انتقام لینے والے بے سکون تھے اور وہ اتنی اذیتیں سہہ کر بھی مطمئن تھی

ناعمہ بی بی اس سے بہت احترام سے پیش آتیں تھیں کئی مرتبہ وہ اس سے اپنے کیے کی معافی مانگ چکی تھیں دوسری طرف سردار بی بی تھیں جو اسے دیکھتے ہی رونے لگتیں عجیب عجیب آوازیں نکالتیں جیسے بہت کچھ کہنا چاہتی ہوں مگر بے بس تھیں بول نہیں سکتی تھی انہیں اس بے بسی کے عالم میں دیکھ کر حُرّہ کو ان کا اس کے لیے ہتک آمیز رویہ یاد آتا تھا جب سردار بی بی بہت حقارت اور نفرت سے اسے مخاطب کرتی تھیں بے شک دنیا کھیتی ہے جیسا بیج بو گے ویسا ہی کاٹو گے لیکن حُرّہ نے خدا کے

www.novelsclubb.com

بعد عباس کی وجہ سے انہیں معاف کر دیا کہ اس شخص کی خاطر وہ کچھ بھی کر سکتی تھی

حویلی کی بلند دیواروں کو دیکھ کر آج وہ احتساب کر رہی تھی جب اسے یہاں لایا گیا تھا اسے سب یاد تھا کہ کیا کیا گیا تھا اس کے ساتھ، آج بھی کسی کی آہنی گرفت، نفرت بھری آنکھیں اور ہتک آمیز رویہ اسے یاد تھا کیسے یہ بلند و بالا حویلی میں چھوٹے لوگ رہتے تھے اس خوبصورت و قدیم حویلی میں پست اور غلیظ ذہن کے لوگ قیام پذیر تھے

لیکن انہیں لوگوں کے بیچ ایک پاکیزہ نفس اور اعلی ظرف شخص بھی تھا جس نے اس کے وجود کے ساتھ روح پر لگے زخموں پر اپنے بلند اخلاق و کردار سے مرہم رکھے تھے

وہ اکثر سوچتی تھی کہ وہ اتنی نیک تو نہیں تھی نہ اتنی تہجد گزار کہ جس کے ثواب میں اتنا اعلی انسان اس کے نصیب میں لکھا گیا

www.novelsclubb.com

جنہوں نے خدا کے فیصلوں پر سر جھکا لیا وہ آنے والے وقت میں خود بخود مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن جو چالاکیوں، مکاریوں سے حالات بدلنے کی کوشش کرتے ہیں خدا انہیں زمین پر پٹک دیتا ہے بے شک وہ بہتر کرنے والا ہے

ملے عروج تو انسانیت کی حد میں رہو

یہی وقت ہے قدرت کے آزمانے کا

مکمل کوئی نہیں ہوتا بلکہ کوشش کرتے رہنا چاہیے اپنے کردار میں مزید نکھار لانے کے لیے

خدا کی رضا میں راضی ہو جائیں، زندگی پر سکون ہو جائے گی

اس کے لکھتے ہاتھ رکے تھے ڈائری کو بند کر کے اس نے گہرا سانس لیا اس کی خوشبو اسے اپنے بہت قریب محسوس ہوئی تھی بلکہ وہ تو پورا کا پورا اس کے دل اور سانسوں میں بس چکا تھا ایک احساس کے تحت کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی ذرا سا رخ موڑا تو وہ

www.novelsclubb.com

سامنے ہی دروازے سے ٹیک لگائے سینے پر ہاتھ باندھے چہرے پر نہایت نرمی اور اپنی مخصوص مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا ہمیشہ کی طرح وہ اسے نہایت احترام سے دیکھ رہی تھی وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس تک آیا اور اس کے ہاتھ اپنے شکنجے میں لے کر اسے اپنے سامنے کھڑا کیا

"میری جان نے اگر ڈائری لکھ لی ہو تو چلیں اب۔۔؟"

وہ اسے اپنے بے حد قریب کرتا مصنوعی سنجیدگی سے پوچھا

"جی سردار۔۔"

وہ مدھم سا بولی تھی جبکہ وہ ہنوز اسے گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

"ویسے میں کچھ سوچ رہا تھا۔۔"

وہ بولا تو حرہ نے بے ساختہ اسے دیکھا وہ چہرے پر بھرپور سنجیدگی سجائے ہوئے تھا

"کیا جی۔۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ چہرہ ذرا سا بلند کرتی پوچھ رہی تھی عباس نے قمیض کی جیب سے کچھ نکالا اور حرہ کو تھمایا حرہ نے نا سمجھی سے دیکھا

"ٹکٹس۔۔!"

ٹکٹ کو الٹ پلٹ کے بعد وہ بولی تو عباس نے اثبات میں سر ہلایا

"لیکن کیوں۔۔؟"

وہ شاید سمجھ نا تھی

"ہنی مون سمجھ لیں۔۔"

عباس نے عام انداز میں کہتے ہوئے شانے آ بنائے

www.novelsclubb.com

"ایک بیٹی کے بعد آپ کو ہنی مون یاد آ رہا ہے۔۔ سرکار!"

وہ مسکراہٹ دبائے طنزیہ گویا ہوئی

"ہم یونیک کپل ہیں ناجانم۔۔لوگ شادی کے فوراً بعد ہنی مون پہ جاتے ہیں اور ہم بیٹی کو لے کر جائیں گے۔۔یونیک لوگوں کا یونیک ہنی مون۔۔!"

وہ شرارت سے اس کی جمبات کا جواب دیتا گویا ہوا حرہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی

"ایگری۔۔؟"

اس نے پھر پوچھا تو حرہ نے اثبات میں سر ہلایا

"ویسے میں کچھ اور بھی سوچ رہا تھا۔۔!"

وہ پھر سے گویا ہوا

"حکم سرکار۔۔"

www.novelsclubb.com

حرہ نے سر خم کرتے ہوئے پوچھا

"پہلے بتائیں۔۔بات مانیں گی میری۔۔؟"

وہ جانے کیا سوچ کر بولا تھا حالانکہ جانتا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی آنکھیں بند کر کے بھی اس کے ہر حکم کی تعمیل کر سکتی ہے یہ الگ بات تھی کہ اس نے کبھی اسے حکم نہیں دیا تھا بلکہ بہت احترام اور محبت سے اس سے بات منواتا تھا

"آپ حکم کریں۔۔؟"

وہ دھیمی آواز میں بولی لہجے میں آنکھوں کی طرح احترام اور عزت تھی

"آپ نے نوٹ کیا کچھ۔۔؟"

"کیا؟"

اس کی ادھورہ بات پر وہ فوراً بولی

www.novelsclubb.com

"دعا اکیلا فیل کرتی ہے۔۔"

اس کے معصوم چہرے پر نگاہیں جمائے وہ آنکھوں میں شرارت سموئے بھرپور سنجیدگی کا مظاہرہ کرتا بولا تھا اور پھر سے اپنی بات جاری کرنے کے لیے لب وا کیے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیوں نہ دعا کی دوسری بہن کو لانے کا سوچیں۔۔"

اس کی معنی خیز بات کو سمجھنے میں حرہ کو چند لمحے لگے تھے اور جب سمجھ آئی تو

جب سمجھ آئی تو وہ بے ساختہ سر اور چہرہ جھکا گئی

"آپ نے جواب نہیں دیا۔۔"

وہ اپنی بات پر زور دیتا ذرا سا اس کے چہرے پر جھکتا مسکراہٹ دبائے پھر سے گویا

ہوا تو حرہ نے اپنی حیا سے جھکی آنکھیں اس کی شرارت بھری نگاہوں پر جمائی اور اس

کے سینے پر دھرے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں سمویا

جبکہ اس کے نرم و نازک ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے عباس پر سکون ہوا وہ

اب اس کا چہرہ اپنے چہرے کے مزید قریب کرتی اس کی پیشانی پر جھکی اور محبت سے

مہر ثبت کی پھر دائیں رخسار پر اپنے لب رکھے، اسی طرح پھر بائیں رخسار پر جھکی وہ

سانس روکے اس کی پہلی مرتبہ کی گئی پیش قدمی کو محسوس کر رہا تھا جبکہ وہ اب اپنے

بازو عباس کے چہرے سے ہٹا کر اس کے گرد حمائل کر رہی تھی اور پھر اس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سینے پر سر ٹکا کر آنکھیں موند گئی جبکہ عباس نے کھل کر مسکراتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لے لیا وہ زبان سے نہ بول کر بھی بہت خوبصورت انداز میں اسے بہت کچھ کہہ گئی تھی

///////////////////////////

ختم شد

www.novelsclubb.com